فلسفۂ اسمائے رسول ﷺ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فلسفہ اسمائے رسول ﷺ

ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ

الفیصل
ناشران و تاجرانِ کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

نومبر 2008ء
محمد فیصل نے
آر۔آر پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔

قیمت
Rs600-00

AI-FAISAL NASHRAN
Ghazni Street,Urdu Bazar,Lahore.Pakistan
Phone : 042-7230777 Fax : 09242-7231387
http : www.alfaisalpublishers.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انتساب

جان نثارِ ختم المرسلین ﷺ

تاریخ کے نامور عاشق رسول ﷺ

غازی علم دین شہید

اپنے ابا جی

❀ مولانا عبدالمجید عارف (مرحوم)

اپنے عم مکرم

❀ جناب عبدالحمید قیصر

کے نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمومی اشارات و اختصارات

- متن میں جہاں قرآنی آیات آئی ہیں ان کا حوالہ سورت کے نام اور آیت نمبر کے ساتھ اسی جگہ دے دیا گیا ہے۔
- صحاح ستہ کے حوالہ جات میں مؤلف کا نام دے کر اس کے بعد ان کے مجموعۂ حدیث میں کتاب کا نام اور باب کا نام دیا گیا ہے۔
- اس کے علاوہ تحریر میں جن کتب تفسیر، سیرت یا تاریخ کا بار بار حوالہ آیا ہے اُن کتب کا ایک بار مکمل حوالہ مع مصنف یا مؤلف کا نام، کتاب کا نام، مقامِ اشاعت اور سنِ اشاعت (جو معلوم ہو سکے) وغیرہ کا التزام کیا گیا ہے۔ بعد ازاں مصنف/مؤلف یا کتاب کے نام کو مختصر طور پر لکھا گیا ہے۔

جن کتب کے لیے رموز و اختصارات استعمال کیے گئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

① بخاری "الصحیح" للامام بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن مغیره

② مسلم "الصحیح" للامام مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشا پوری۔

③ ترمذی "الجامع الصحیح" لامام ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سوره بن موسیٰ بن ضحاك سلمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ابی داوٗد "السنن" للامام ابی داؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی

⑤نسائی "السنن" للامام ابو عبد الرحمن بن علی النسائی

⑥ابن ماجہ "السنن" للامام ابن ماجہ، ابو عبدُاللہ محمد بن یزید قزوینی

⑦ابن سعد "الطبقات الکبریٰ" للابن سعد، ابو عبداللہ محمد

⑧الشمائل "الشمائلِ محمدیہ" للامام ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

○ دیباچہ ۲۳

○ مقدمہ ۲۷

باب اول :

اسماءُ الِانس کی بنیادی ضرورت، اہمیت اور اثرات

○ اسماء کا معنی و مفہوم اور بنیادی ضرورت ۴۰

○ اسماء الانس کی بنیادی ضرورت و اہمیت ۴۱

○ دین اسلام اور ''اسماء'' ۴۲

○ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ اور ناپسندیدہ اسماءُ الانس ۴۴

○ مدینہ کا سابقہ نام ''یثرب'' تھا اسے بھی رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کیا ۴۹

○ بہت سے اصحاب کے نام جن کو رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کر دیا ۵۰

○ اسماء کے انسانی شخصیت پر اثرات ۵۸

○ کچھ اسماء کے اثرات کا ظہور تکوینی ہے اور کچھ کا تشریعی ۶۸

باب دوم :

علم الاسماء اور علم اسمائے رسول ﷺ

○ انسان کو سب سے پہلے عطا کیا جانے والا علم ''علم الاسماء'' ۷۶

○ ''علم آدم الاسماء کلها'' اور ''اسمائے رسول ﷺ'' ۸۵

○ علم الاسماء اور اسمائے رسول ﷺ: انسانی ذات و صفات کے اکمال کی بنیادی ضرورت ۸۹

○ مقام انسانی کو متعین کرنے میں غیر مذہبی نظریہ ۹۵

○ عظمت انسان کے تعین میں مذہبی طبقے کا رویہ ۹۶

○ اسلام کا تصور انسان ۹۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ کائنات میں انسان کا اصل مرتبہ و مقام: خلیفہ فی الارض............ ۱۰۷

○ فلسفۂ تخلیقِ انسان کا پہلا بنیادی مقصد۔ خلافت اور اس کا لازمہ علم الاسماء... ۱۰۸

○ مقاصد خلافت کی تکمیل میں علم الاسماء کی بنیادی ضرورت............ ۱۰۹

○ تخلیق انسان کا دوسرا بنیادی مقصد۔ عبادت اور اس کا لازمہ اسمائے رسول ﷺ.. ۱۱۴

○ اسلام کا تصورِ عبادت............ ۱۱۸

○ عبدیت کے تقاضوں کے ساتھ اسمائے رسول ﷺ کا تعلق............ ۱۲۲

○ حوالہ جات............ ۱۲۷

باب سوم:

اُسوۂ رسول ﷺ اور اسمائے رسول ﷺ

○ حسن و جمالِ صورت............ ۱۳۴

○ خالق کی شہادتیں............ ۱۳۴

○ مخلوق کی شہادتیں............ ۱۳۷

○ اسمائے رسول ﷺ............ ۱۴۱

○ حسن و جمال سیرت............ ۱۴۲

○ مکی زندگی کا نقشہ............ ۱۴۲

○ اسمائے رسول ﷺ............ ۱۴۴

○ مدنی زندگی کا نقشہ............ ۱۴۴

○ فرضیت جہاد............ ۱۴۶

○ سیرت کی حقیقت............ ۱۵۱

○ اسمائے رسول ﷺ............ ۱۵۳

○ افضلیت رسول سے اسمائے رسول ﷺ............ ۱۵۴

○ تماثیل افضلیت............ ۱۵۵

○ حوالہ جات............ ۱۷۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم:

اسمائے رسول ﷺ کے مآخذ

○ قرآن حکیم ۱۸۳
○ کتب احادیث ۱۸۷
○ کتب مغازی و سیر ۱۹۱
○ اردو کتب سیرۃ ۱۹۷
○ کتب تاریخ ۱۹۹
○ کتب تفاسیر ۲۰۱
○ کتب اسماء الرجال ۲۰۸
○ نعتیہ شاعری ۲۰۹
○ مسجد نبوی میں (باب السلام سے باب البقیع تک) مکتوب اسماء الرسول ﷺ ۲۱۷
○ حوالہ جات ۲۲۲

باب پنجم:

قرآن حکیم سے ماخوذ اسمائے رسول ﷺ

۱۔ سیّدنا اَلْاَبْرَارُ ﷺ ۲۳۸
۲۔ سیّدنا اَجْرٌ کَرِیْمٌ ﷺ ۲۳۹
۳۔ سیّدنا اَلْاَحْسَنُ ﷺ ۲۳۹
۴۔ سیّدنا اَحْمَدُ ﷺ ۲۴۰
۵۔ سیّدنا اَخِیْ فِی الدِّیْنِ ﷺ ۲۴۰
۶۔ سیّدنا اُکُلُ الْحَلَالِ ﷺ ۲۴۰
۷۔ سیّدنا اَلْاَکْمَلُ ﷺ ۲۴۱
۸۔ سیّدنا اَلْاِمَامُ ﷺ ۲۴۱
۹۔ سیّدنا اَلْاٰمِرُ ﷺ ۲۴۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ سیّدنا اَلْاُمّی ﷺ ۲۴۲

۱۱۔ سیّدنا اَلْاَمِیْنُ ﷺ ۲۴۳

۱۲۔ سیّدنا اَلْاَوَّلُ ﷺ ۲۴۳

۱۳۔ سیّدنا اَلْاَوْلٰی ﷺ ۲۴۴

۱۴۔ سیّدنا اَلْبُرْھَانُ ﷺ ۲۴۴

۱۵۔ سیّدنا اَلْبَشَرُ ﷺ ۲۴۴

۱۶۔ سیّدنا اَلْبُشْرٰی ﷺ ۲۴۴

۱۷۔ سیّدنا اَلْبَشِیْرُ ﷺ ۲۴۶

۱۸۔ سیّدنا اَلْبَصِیْرُ ﷺ ۲۵۱

۱۹۔ سیّدنا اَلْبَلِیْغُ ﷺ ۲۵۱

۲۰۔ سیّدنا اَلْبَیِّنَۃُ ﷺ ۲۵۱

۲۱۔ سیّدنا اَلتَّذْکِرَۃُ ﷺ ۲۵۳

۲۲۔ سیّدنا اَلتَّالِی ﷺ ۲۵۳

۲۳۔ سیّدنا اَلتَّائِبُ ﷺ ۲۵۵

۲۴۔ سیّدنا ثَانِی اثْنَیْنِ ﷺ ۲۵۶

۲۵۔ سیّدنا حَاذِرُ الاٰخِرَۃِ ﷺ ۲۵۷

۲۶۔ سیّدنا اَلْحَامِدُ ﷺ ۲۵۷

۲۷۔ سیّدنا حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ ﷺ ۲۵۸

۲۸۔ سیّدنا اَلْحَافِظُ ﷺ ۲۵۸

۲۹۔ سیّدنا اَلْحَقُّ ﷺ ۲۵۹

۳۰۔ سیّدنا اَلْحَکِیْمُ ﷺ ۲۶۲

۳۱۔ سیّدنا اَلْحَکَمُ ﷺ ۲۶۳

۳۲۔ سیّدنا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ ۲۶۶

۳۳۔ سیّدنا اَلْخَاشِعُ ﷺ ۲۶۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۴۔ سیدنا اَلْخَافِضْ ﷺ ۲۶۸
۳۵۔ سیدنا اَلْخَلِیْفَۃ ﷺ ۲۶۸
۳۶۔ سیدنا اَلْخَیْرُ ﷺ ۲۶۹
۳۷۔ سیدنا اَلْدَّاعِ ﷺ ۲۷۰
۳۸۔ سیدنا اَلْدَّاعِیْ ﷺ ۲۷۰
۳۹۔ سیدنا اَلْذَّاکِرْ ﷺ ۲۷۲
۴۰۔ سیدنا ذَاکِرُالْقُرآن ﷺ ۲۷۴
۴۱۔ سیدنا ذُوْحَظٍّ عَظِیْم ﷺ ۲۷۵
۴۲۔ سیدنا رَاجِعُ الرَّحْمَۃ ﷺ ۲۷۵
۴۳۔ سیدنا اَلرَّاجِعُ اِلَی اللّٰہِ ﷺ ۲۷۵
۴۴۔ سیدنا اَلرَّاشِدْ ﷺ ۲۷۶
۴۵۔ سیدنا اَلرَّاکِعْ ﷺ ۲۷۶
۴۶۔ سیدنا اَلرَّجُلْ ﷺ ۲۷۷
۴۷۔ سیدنا اَلرَّحْمَۃ ﷺ ۲۷۸
۴۸۔ سیدنا رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﷺ ۲۷۹
۴۹۔ سیدنا اَلرَّحِیْقُ الْمَخْتُوْم ﷺ ۲۷۹
۵۰۔ سیدنا رَحِیْمٌ ﷺ ۲۸۰
۵۱۔ سیدنا رَسُوْلٌ ﷺ ۲۸۰
۵۲۔ سیدنا رَؤُفٌ ﷺ ۳۲۷
۵۳۔ سیدنا اَلسَّاجِدُ ﷺ ۳۲۸
۵۴۔ سیدنا اَلسَّامِعُ ﷺ ۳۲۹
۵۵۔ سیدنا سِرَاجٌ مُّنِیْرٌ ﷺ ۳۲۹
۵۶۔ سیدنا سُلْطَانٌ مُّبِیْنٌ ﷺ ۳۲۹
۵۷۔ سیدنا اَلشَّارِحُ ﷺ ۳۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۸۔ سیّدنا الشَّاکِرُ ﷺ ۳۳۰

۵۹۔ سیّدنا الشَّاهِدُ ﷺ ۳۳۵

۶۰۔ سیّدنا الشَّفِیْعُ ﷺ ۳۳۷

۶۱۔ سیّدنا اَلشَّهِیْدُ ﷺ ۳۳۸

۶۲۔ سیّدنا اَلصَّابِرُ ﷺ ۳۳۹

۶۳۔ سیّدنا الصَّاحِبُ ﷺ ۳۴۷

۶۴۔ سیّدنا صاحِبُ الْاُفُقِ الْاَعْلٰی ﷺ ۳۴۸

۶۵۔ سیّدنا صاحِبُ الْاَمَانَةِ ﷺ ۳۴۸

۶۶۔ سیّدنا صاحِبُ الْجَنَّةِ ﷺ ۳۴۹

۶۷۔ سیّدنا صَاحِبُ الْخَوْفِ ﷺ ۳۵۰

۶۸۔ سیّدنا صَاحِبُ الرَّحْمَةِ ﷺ ۳۵۰

۶۹۔ سیّدنا صَاحِبُ الْمَدَاوِمَةِ ﷺ ۳۵۰

۷۰۔ سیّدنا صَاحِبُ الْمَیْمَنَةِ ﷺ ۳۵۱

۷۱۔ سیّدنا صَاحِبُ الْوَحْیِ ﷺ ۳۵۱

۷۲۔ سیّدنا صَاحِبُ الْیَمِیْنِ ﷺ ۳۵۱

۷۳۔ سیّدنا الصَّادِقُ ﷺ ۳۵۲

۷۴۔ سیّدنا الصَّالِحُ ﷺ ۳۵۴

۷۵۔ سیّدنا الصَّائِمُ ﷺ ۳۵۷

۷۵۔ سیّدنا صِبْغَةَ اللّٰهِ ﷺ ۳۵۸

۷۷۔ سیّدنا ضَارِبُ الْاَمْثَلِ ﷺ ۳۵۸

۷۸۔ سیّدنا الضِّیَاءُ ﷺ ۳۵۹

۷۹۔ سیّدنا الطَّاهِرُ ﷺ ۳۵۹

۸۰۔ سیّدنا طٰهٰ ﷺ ۳۶۰

۸۱۔ سیّدنا اَلطَّیِّبُ ﷺ ۳۶۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۲۔ سیّدنا اَلْعَابِدُ ﷺ ۳۶۱
۸۳۔ سیّدنا اَلْعَادِلُ ﷺ ۳۶۳
۸۴۔ سیّدنا اَلْعَاقِلُ ﷺ ۳۶۴
۸۵۔ سیّدنا اَلْعَالِمُ ﷺ ۳۶۵
۸۶۔ سیّدنا اَلْعَامِلُ ﷺ ۳۶۶
۸۷۔ سیّدنا عَامِلُ الصّٰلِحٰتِ ﷺ ۳۶۶
۸۸۔ سیّدنا اَلْعَبْدُ ﷺ ۳۶۶
۸۹۔ سیّدنا اَلْعَرَبِیُّ ﷺ ۳۷۰
۹۰۔ سیّدنا اَلْعَزِیْزُ ﷺ ۳۷۰
۹۱۔ سیّدنا اَلْغَالِبُ ﷺ ۳۷۱
۹۲۔ سیّدنا اَلْغَفُوْرُ ﷺ ۳۷۱
۹۳۔ سیّدنا اَلْغَنِیُّ ﷺ ۳۷۱
۹۴۔ سیّدنا فَاعِلُ الزَّکٰوۃ ﷺ ۳۷۱
۹۵۔ سیّدنا اَلْفَتْحُ ﷺ ۳۷۲
۹۶۔ سیّدنا اَلْفُرْقَانُ ﷺ ۳۷۲
۹۷۔ سیّدنا فَضْلٌ کَبِیْرٌ ﷺ ۳۷۲
۹۸۔ سیّدنا فَضْلُ اللّٰهِ ﷺ ۳۷۳
۹۹۔ سیّدنا اَلْفَقِیْهُ ﷺ ۳۷۳
۱۰۰۔ سیّدنا اَلْفَوْزُ الْکَبِیْرُ ﷺ ۳۷۴
۱۰۱۔ سیّدنا اَلْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ﷺ ۳۷۴
۱۰۲۔ سیّدنا قَارِیُ الْقُرْآنِ ﷺ ۳۷۴
۱۰۳۔ سیّدنا اَلْقَانِتُ ﷺ ۳۷۵
۱۰۴۔ سیّدنا قَائِمُ الصَّلٰوۃ ﷺ ۳۷۶
۱۰۵۔ سیّدنا اَلْقَلْبُ الْمُنِیْبُ ﷺ ۳۷۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۶۔ سیّدنا اَلْقَوِیُّ ﷺ ۳۷۷

۱۰۷۔ سیّدنا اَلْکَاسِبُ ﷺ ۳۷۷

۱۰۸۔ سیّدنا کَاظِمُ الْغَیْظِ ﷺ ۳۷۷

۱۰۹۔ سیّدنا اَلْکَرِیْمُ ﷺ ۳۷۸

۱۱۰۔ سیّدنا لَاقِیُّ ﷺ ۳۷۸

۱۱۱۔ سیّدنا اَلْمَاجُوْرُ ﷺ ۳۷۸

۱۱۲۔ سیّدنا اَلْمُبَارِکُ ﷺ ۳۷۹

۱۱۳۔ سیّدنا اَلْمُبَشِّرُ ﷺ ۳۷۹

۱۱۴۔ سیّدنا اَلْمُبَصِّرُ ﷺ ۳۸۱

۱۱۵۔ سیّدنا اَلْمَبْعُوْثُ ﷺ ۳۸۲

۱۱۶۔ سیّدنا اَلْمُبَلِّغُ ﷺ ۳۸۳

۱۱۷۔ سیّدنا اَلْمُبِیْنُ ﷺ ۳۸۵

۱۱۸۔ سیّدنا اَلْمُتَّبَعُ ﷺ ۳۸۷

۱۱۹۔ سیّدنا اَلْمُتَفَکِّرُ ﷺ ۳۸۸

۱۲۰۔ سیّدنا اَلْمُتَّقِیُ ﷺ ۳۸۸

۱۲۱۔ سیّدنا مُتِمَّ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ ﷺ ۳۹۳

۱۲۲۔ سیّدنا اَلْمُتَوَکِّلُ ﷺ ۳۹۳

۱۲۳۔ سیّدنا اَلْمُجَاهِدُ ﷺ ۳۹۷

۱۲۴۔ سیّدنا اَلْمُحَافِظُ ﷺ ۳۹۹

۱۲۵۔ سیّدنا مُحِبُّ اللّٰهِ ﷺ ۴۰۰

۱۲۶۔ سیّدنا اَلْمُحَدِّثُ ﷺ ۴۰۱

۱۲۷۔ سیّدنا مُحَرِّضُ الْقِتَالِ ﷺ ۴۰۱

۱۲۸۔ سیّدنا اَلْمُحَرِّمُ ﷺ ۴۰۲

۱۲۹۔ سیّدنا اَلْمُحْسِنُ ﷺ ۴۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۵۴۔ سیّدنا اَلْمَشْهُوْدُ ﷺ ۴۲۸
۱۵۵۔ سیّدنا اَلْمُشِیْرُ ﷺ ۴۲۹
۱۵۶۔ سیّدنا اَلْمُصَدِّقُ ﷺ ۴۲۹
۱۵۷۔ سیّدنا اَلْمُصْطَفٰے ﷺ ۴۳۲
۱۵۸۔ سیّدنا اَلْمُصْلِح ﷺ ۴۳۴
۱۵۹۔ سیّدنا اَلْمُصَلِّی ﷺ ۴۳۵
۱۶۰۔ سیّدنا اَلْمُطَهِّرُ ﷺ ۴۳۶
۱۶۱۔ سیّدنا مَطِیْعُ اللّٰهِ ﷺ ۴۳۶
۱۶۲۔ سیّدنا اَلْمُعَافُ ﷺ ۴۳۷
۱۶۳۔ سیّدنا مُعَافِیُ النَّاسِ ﷺ ۴۳۷
۱۶۴۔ سیّدنا اَلْمُعْرِض عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﷺ ۴۳۸
۱۶۵۔ سیّدنا اَلْمُعْرِضْ عَنِ اللَّغْوِ ﷺ ۴۳۹
۱۶۶۔ سیّدنا اَلْمُعْطِیُ ﷺ ۴۳۹
۱۶۷۔ سیّدنا اَلْمُعَلِّم ﷺ ۴۳۹
۱۶۸۔ سیّدنا اَلْمُعَوِّذُ ﷺ ۴۴۱
۱۶۹۔ سیّدنا اَلْمَغْفُوْرُ ﷺ ۴۴۱
۱۷۰۔ سیّدنا اَلْمَفْتُوْحُ ﷺ ۴۴۱
۱۷۱۔ سیّدنا اَلْمُفْلِحُ ﷺ ۴۴۲
۱۷۲۔ سیّدنا اَلْمُكَبِّرُ ﷺ ۴۴۳
۱۷۳۔ سیّدنا اَلْمُكَرَّم ﷺ ۴۴۴
۱۷۴۔ سیّدنا اَلْمُفَكِّرُ ﷺ ۴۴۴
۱۷۵۔ سیّدنا اَلْمُقَرَّبُ ﷺ ۴۴۵
۱۷۶۔ سیّدنا مُقْرِضُ اللّٰهِ ﷺ ۴۴۵
۱۷۷۔ سیّدنا اَلْمُقْسِطُ ﷺ ۴۴۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷۸۔ سیدنا اَلْمُقَفّٰی ﷺ ۲۴۶
۱۷۹۔ سیدنا مُقِیْمُ الْوَجْہِ لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ ﷺ ۲۴۷
۱۸۰۔ سیدنا اَلْمُقِیْتُ ﷺ ۲۴۷
۱۸۱۔ سیدنا مُقِیْمُ الصَّلٰوۃِ ﷺ ۲۴۷
۱۸۲۔ سیدنا اَلْمُسَدَّدُ ﷺ ۲۴۹
۱۸۳۔ سیدنا اَلْمُنْتَظَرُ ﷺ ۲۵۰
۱۸۴۔ سیدنا اَلْمُنْذِرُ ﷺ ۲۵۰
۱۸۵۔ سیدنا اَلْمَنْصُوْرُ ﷺ ۲۵۲
۱۸۶۔ سیدنا اَلْمُنْفِقُ ﷺ ۲۵۴
۱۸۷۔ سیدنا اَلْمُنْہِجُ ﷺ ۲۵۶
۱۸۸۔ سیدنا مَوْضُوْعُ الْوِزْرِ ﷺ ۲۵۷
۱۸۹۔ سیدنا اَلْمَوْعِظَۃُ ﷺ ۲۵۷
۱۹۰۔ سیدنا اَلْمُوْصِیْ بِالْحَقِّ ﷺ ۲۵۷
۱۹۱۔ سیدنا اَلْمُوْصِیْ بِالصَّبْرِ ﷺ ۲۵۸
۱۹۲۔ سیدنا اَلْمُوْصِیْ بِالْمَرْحَمَۃِ ﷺ ۲۵۸
۱۹۳۔ سیدنا اَلْمُؤْتِیْ ذِی الْقُرْبٰی ﷺ ۲۵۸
۱۹۴۔ سیدنا اَلْمُوَلّٰی اِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ﷺ ۲۵۹
۱۹۵۔ سیدنا اَلْمُؤْمِنُ ﷺ ۲۵۹
۱۹۶۔ سیدنا اَلْمُہَاجِرُ ﷺ ۲۶۲
۱۹۷۔ سیدنا اَلْمُہْتَدِیْ ﷺ ۲۶۴
۱۹۸۔ سیدنا اَلْمُہَیْمِنُ ﷺ ۲۶۵
۱۹۹۔ سیدنا مُیَسِّرُ الْحُسْنٰی ﷺ ۲۶۶
۲۰۰۔ سیدنا اَلنَّاصِرُ ﷺ ۲۶۶
۲۰۱۔ سیدنا نَافِعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﷺ ۲۶۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۰۲۔ سیّدنا النّاھِرُ ﷺ ۴۶۸
۲۰۳۔ سیّدنا النّاھِی ﷺ ۴۶۸
۲۰۴۔ سیّدنا النَّبِیُّ ﷺ ۴۷۰
۲۰۵۔ سیّدنا النَّذِیرُ ﷺ ۴۸۰
۲۰۶۔ سیّدنا نَصرُ اللہ ﷺ ۴۸۷
۲۰۷۔ سیّدنا النَّصِیرُ ﷺ ۴۸۸
۲۰۸۔ سیّدنا النَّعِیمُ ﷺ ۴۸۹
۲۰۹۔ سیّدنا نُورٌ ﷺ ۴۸۹
۲۱۰۔ سیّدنا اَلْوَاضِعُ ﷺ ۴۹۱
۲۱۱۔ سیّدنا وَافِی فِی العَھْدِ ﷺ ۴۹۱
۲۱۲۔ سیّدنا اَلْوَکِیلُ ﷺ ۴۹۲
۲۱۳۔ سیّدنا اَلْوَلِیُّ ﷺ ۴۹۲
۲۱۴۔ سیّدنا ھَادٍ ﷺ ۴۹۳
۲۱۵۔ سیّدنا اَلْھُدٰی ﷺ ۴۹۴
۲۱۶۔ سیّدنا ھُدًی لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﷺ ۴۹۴
۲۱۷۔ سیّدنا ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ﷺ ۴۹۵
۲۱۸۔ سیّدنا ھُدًی لِّلْمُحْسِنِیْنَ ﷺ ۴۹۵
۲۱۹۔ سیّدنا ھُدًی لِّلْمُسْلِمِیْنَ ﷺ ۴۹۵
۲۲۰۔ سیّدنا ھُدًی لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﷺ ۴۹۵
۲۲۱۔ سیّدنا ھُدًی لِّلنَّاسِ ﷺ ۴۹۶
۲۲۲۔ سیّدنا یَتِیمٌ ﷺ ۴۹۶
۲۲۳۔ سیّدنا یٰسٓ ﷺ ۴۹۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ششم:

احادیث رسول ﷺ سے ماخوذ چند حروف اسمائے رسول ﷺ

۱۔ سیّدنا الاَبَرّ ﷺ ۵۰۳
۲۔ سیّدنا الاَبْطَحِی ﷺ ۵۰۳
۳۔ سیّدنا الاَبْیَض ﷺ ۵۰۴
۴۔ سیّدنا الاَتْقٰی ﷺ ۵۰۴
۵۔ سیّدنا الاَجْوَد ﷺ ۵۰۵
۶۔ سیّدنا اَحَبُّ النَّاس ﷺ ۵۰۵
۷۔ سیّدنا اَحْسَنُ النَّاس ﷺ ۵۰۶
۸۔ سیّدنا الاَدْوَم ﷺ ۵۰۶
۹۔ سیّدنا اَرْحَمُ الْعِیَال ﷺ ۵۰۷
۱۰۔ سیّدنا الاَزْهَر ﷺ ۵۰۷
۱۱۔ سیّدنا الاَسَدّ ﷺ ۵۰۸
۱۲۔ سیّدنا اَشْجَعُ النَّاس ﷺ ۵۰۸
۱۳۔ سیّدنا الاَشَدُّ حَیَاءً ﷺ ۵۰۹
۱۴۔ سیّدنا اَصْدَقُ النَّاس لہجۃ ﷺ ۵۰۹
۱۵۔ سیّدنا الاَطْیَب ﷺ ۵۰۹
۱۶۔ سیّدنا الاَعْلَمُ بِاللّٰه ﷺ ۵۱۰
۱۷۔ سیّدنا الاَغَرّ ﷺ ۵۱۱
۱۸۔ سیّدنا الاَکْرَم ﷺ ۵۱۱
۱۹۔ سیّدنا الاِمَامُ الْخَیْر ﷺ ۵۱۲
۲۰۔ سیّدنا الاَمَان ﷺ ۵۱۳
۲۱۔ سیّدنا الاٰخِر ﷺ ۵۱۳
۲۲۔ سیّدنا ثِمَالُ الْیَتٰمٰی ﷺ ۵۱۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۳. سیّدنا اَلْجَامِعُ ﷺ ۵۱۴

۲۴. سیّدنا جَارُ اللّٰہ ﷺ ۵۱۵

۲۵. سیّدنا اَلْجَوَّادُ ﷺ ۵۱۶

۲۶. سیّدنا اَلْحَاشِرُ ﷺ ۵۱۷

۲۷. سیّدنا حَامِلِ لِوَاءِ الْحَمْد ﷺ ۵۱۷

۲۸. سیّدنا حَامِلُ الْوَحِی ﷺ ۵۱۸

۲۹. سیّدنا حَبِیْبُ اللّٰہ ﷺ ۵۱۹

۳۰. سیّدنا اَلْخَازِنُ ﷺ ۵۱۹

۳۱. سیّدنا اَلْخَطِیْبُ ﷺ ۵۲۰

۳۲. سیّدنا اَلْخَلِیْلُ ﷺ ۵۲۰

۳۳. سیّدنا اَلذَّکَّارُ ﷺ ۵۲۱

۳۴. سیّدنا اَلرَّاعِیْ ﷺ ۵۲۲

۳۵. سیّدنا رَاعِی غَنَم ﷺ ۵۲۲

۳۶. سیّدنا رَسُوْلُ الرَّحْمَۃُ ﷺ ۵۲۳

۳۷. سیّدنا اَلرَّفِیْقُ ﷺ ۵۲۴

۳۸. سیّدنا اَلزَّاهِدُ ﷺ ۵۲۴

۳۹. سیّدنا اَلسَّیِّدُ القومِ ﷺ ۵۲۵

۴۰. سیّدنا اَلشَّافِعُ ﷺ ۵۲۵

۴۱. سیّدنا اَلشَّکُوْرُ ﷺ ۵۲۶

۴۲. سیّدنا اَلْعَاقِبُ ﷺ ۵۲۶

۴۳. سیّدنا اَلْغَانِمُ ﷺ ۵۲۷

۴۴. سیّدنا اَلْغَرِیْبُ ﷺ ۵۲۷

۴۵. سیّدنا اَلْقَاسِمُ ﷺ ۵۲۷

۴۶. سیّدنا اَلْقَمَرُ ﷺ ۵۲۸

۴۷. سیّدنا اَلْمُحِبُّ ﷺ ۵۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

۴۸۔ سیدنا محمود ذو المقام ﷺ ۵۲۹

۴۹۔ سیدنا الْمُتَوَکِّل ﷺ ۵۲۹

۵۰۔ سیدنا الْمِسْکِیْن ﷺ ۵۳۰

۵۱۔ سیدنا الْمُنِیْب ﷺ ۵۳۰

۵۲۔ سیدنا الْمَوْلٰی ﷺ ۵۳۱

۵۳۔ سیدنا وَاصِلُ الرَّحِم ﷺ ۵۳۱

باب ہفتم:

تفاسیر، کتب سیر و تاریخ سے ماخوذ اسمائے رسول ﷺ

باب ہشتم:

اسمائے رسول ﷺ کی اہمیت و فضیلت کا انسانی سیرت و کردار پر اطلاق

(محبت اور اطاعت رسول ﷺ کے تناظر میں)

- قرآن حکیم میں غیر مشروط اطاعت رسول ﷺ کا حکم ۵۶۴
- اطاعت رسول ﷺ کی عقلی توجیہ ۵۷۱
- اسمائے رسول ﷺ کا انسانی سیرت و کردار پر اطلاق ۵۷۳
- سیرت و کردار پر اطلاق کے حوالے سے چند معروف اسمائے رسول ﷺ ۔ ۵۷۶
- سیدنا الابرار ﷺ ۵۷۶
- سیدنا الاحسن ﷺ ۵۸۰
- سیدنا احمد ﷺ ۵۸۳
- سیدنا الاکمل ﷺ ۵۸۵
- سیدنا الامر ﷺ ۵۸۷
- سیدنا الامی ﷺ ۵۸۹
- سیدنا الامین ﷺ ۵۹۱

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا اَوْلٰی ﷺ ۵۹۳
- سیدنا البرھان ﷺ ۵۹۵
- سیدنا البشیر ﷺ ۵۹۷
- سیدنا البصیر ﷺ ۶۰۰
- سیدنا البلیغ ﷺ ۶۰۹
- سیدنا التالی ﷺ ۶۱۵
- سیدنا التّذکرۃ ﷺ ۶۲۳
- سیدنا جواد ﷺ ۶۳۲
- سیدنا حاشر ﷺ ۶۳۴
- سیدنا حامد ﷺ ۶۳۶
- سیدنا حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ ﷺ ۶۳۸
- سیدنا الحق ﷺ ۶۴۱
- سیدنا الحکیم ﷺ ۶۵۹
- سیدنا داعٍ ﷺ ۶۷۲
- سیدنا ذاکر ﷺ ۶۷۴
- سیدنا رحمۃ اللعلمین ﷺ ۶۷۶
- سیدنا رحیم ﷺ ۶۸۳
- سیدنا رسول ﷺ ۶۸۴
- سیدنا رشید ﷺ ۶۸۷
- سیدنا رؤف ﷺ ۶۸۸
- سیدنا شاکر ﷺ ۶۹۰
- سیدنا شاھد ﷺ ۶۹۲
- سیدنا صابر ﷺ ۶۹۶
- سیدنا الصائم ﷺ ۶۹۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ سیدنا طیب ﷺ ۴۰۰
○ سیدنا عابد ﷺ ۴۰۱
○ سیدنا عادل ﷺ ۴۰۳
○ سیدنا فاتح ﷺ ۴۰۶
○ سیدنا فقیہ ﷺ ۴۰۸
○ سیدنا قاسم ﷺ ۴۱۰
○ سیدنا قوی ﷺ ۴۱۲
○ سیدنا مجاهد ﷺ ۴۱۴
○ سیدنا مہاجر ﷺ ۴۱۶
○ سیدنا محمد ﷺ ۴۱۸
○ سیدنا محمود ﷺ ۴۲۰
○ سیدنا مشہود ﷺ ۴۲۲
○ سیدنا مصدق ﷺ ۴۲۴
○ سیدنا مُعلِّم ﷺ ۴۲۶
○ سیدنا مُقتَصِدٌ ﷺ ۴۲۸
○ سیدنا مَہدِ ﷺ ۴۳۱
○ سیدنا ناہ ﷺ ۴۳۲
○ سیدنا نبیؐ ﷺ ۴۳۵
○ سیدنا نَذِیرٌ ﷺ ۴۳۷
○ سیدنا وَلیٌّ ﷺ ۴۳۹
○ سیدنا ھاد ﷺ ۴۴۲
○ سیدنا یَتیمٌ ﷺ ۴۴۴
○ حوالہ جات ۴۴۶
○ اختتامیہ ۴۵۵
○ مصادر و مراجع ۴۵۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ

بے شک انسان نے جب سے عقل کو عقیدے پر ترجیح دینے کا وطیرہ اختیار کیا ہے' اُس نے آفاق و کائنات کی تسخیر میں غیر معمولی فتوحات حاصل کی ہیں۔ یہاں تک کہ اجرام فلکی' کرۂ ارض کے قلب اور سمندر کے پاتال تک کے اندرونی راز اُس نے جان لیے ہیں۔ چاند پر وہ پہنچ گیا۔ اُس نے مریخ کی مٹی کا تجزیہ کرنے کے لیے مشینیں' گھڑیاں اور کیمرے اُس کے سینے پر رکھ دیے۔ مریخ کی نہروں میں پانی کے آثارِ قدیمہ ڈھونڈ لیے۔ جوہر و توانائی کو مٹھی میں بھینچ کر کمپیوٹر' موبائل اور جانے کیا کیا چھوٹے بڑے کھلونا نما آلات ایجاد کر کے انبار لگا دیے۔ انسانی تہذیب و تمدن کے وہ اطوار' جو اُس نے زمین پر آباد ہونے کے بعد ہزار ہا سال کے ارتقائی دوران میں سیکھے تھے' سب کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا' حتیٰ کہ ازدواجی و جنسی زندگی کی روایات سے انسانیت کو خارج کر کے حیوانیت داخل کر دی ہے۔ انسان نے اپنی عقل مندیوں سے اپنے ماحولیات کو اس قدر پراگندہ کر لیا ہے کہ سورج کی طرف سے آنے والی زندگی بخش روشنی اور حرارت تک آلودہ ہو گئی ہے۔ عسکریات کی صنعت و حرفت میں ایسی پیش رفت کی ہے کہ کسی قوم یا ملک کا کسی دوسری قوم یا ملک پر حملہ کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ گھر بیٹھے پیشگی الٹی میٹم یا چیلنج دیئے بغیر اُسے میزائیلی بموں سے نیست و نابود کیا جا سکتا ہے۔ شجاعت' بہادری اور دلاوری کے تصورات کا خاتمہ ہوا اور بزدلی' عیاری اور مکاری رائج ہوئی۔

یوں انسان اپنی عقل ناقص کے جال میں خود پھنس گیا ہے' اور اب گھبرایا گھبرایا پھر رہا ہے اور سوچتا ہے کہ اب کیا کیا جائے۔ اس نتیجے پر پہنچنے کے بعد کہ عقل ہی سب کچھ نہیں' وہ پھر عقیدے کی تلاش میں ہے جو عقل کی رہبری کر سکے' جسے انسان عقل ہی کی روشنی میں اپنی عقل سے بالاتر سمجھ سکے۔ انسان نے آفاق میں تو بہت آیات اور نشانیاں دیکھ لیں' جن سے اُس نے اشارہ پایا کہ حقیقت مطلقہ کہیں اور ہے اب تصویر کو نامکمل اور یک طرفہ دیکھ کر وہ عقیدے کی تلاش میں ہے' جو مادی کائنات میں تو نہیں ملے گا۔ اگر ملے گا تو اس کے اپنے نفس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و روح میں ملے گا' کہ اُس کی بھی آیات اور نشانیاں بہت ہیں۔ نفس و روح میں عقیدے کی حقانیت کی جستجو کا سودا جتنا آج انسان کے سر پر سوار ہے' اس سے پہلے انسان کی تاریخ میں پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔ آج مختلف ادیان و مذاہب کے مبلغین اور واعظ اور ذاکر دنیا کے چپے چپے میں' اخلاق و کردار و سیرت کی اس اعلیٰ ترین شخصیت کی مثال ڈھونڈنے کے لیے' مباحث و مجادلے اور مذاکرے کی فضا قائم کیے ہوئے ہیں' اور اپنے اپنے مذہبی عقیدے کے بانی مبانی اور اصول و تعلیمات کی تبلیغ و اثر انگیزی میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اب تک کی تلاش و جستجو کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آج انسانیت کی جس بہترین مثال کے حوالے ملتے ہیں' وہ رحمت اللعالمین ؐ' پیغمبر اسلام' سیّد الناس' پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ' سیرت پاک اور اسوہ حسنہ ہے۔ عجیب بات ہے' اسے حسن اتفاق کہیے کہ جب سے امت مسلمہ کو زوال آیا ہے' دنیا بھر میں سب سے زیادہ علمی و تحقیقی کام امت مسلمہ ہی کے بانی مبانی ﷺ پر ہوا ہے۔ پچھلی دو صدیوں میں جتنا تحقیقی کام مسلم و غیر مسلم دانش وروں نے آنحضرت ﷺ کی ذات مبارکہ پر کیا ہے' اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ آپ کے اسوۂ حسنہ اور فضائل و شمائل کی جزئیات و تفصیلات پر اتنی عرق ریزی اور محنت صرف کی گئی ہے کہ کسی مذہب کے کسی دوسرے فردِ واحد کے لیے نہیں ہوئی۔ بڑے بڑے نامور مستشرقین اسپرنگر' مارگولیتھ نے آپ ﷺ کی اس فضیلت کو تسلیم کیا۔ چند برس پہلے ایک عیسائی مصنف نے دنیا کے سو بڑے عالم انسانیت پر اثر نواز مشاہیر کی فہرست مرتب کی' تو اول نمبر پر آنحضور ﷺ کا اسم پاک شامل کیا۔ بڑے بڑے نامور مارٹن لنگز (ابوبکر سراج) اور ڈاکٹر ہوفمین (خرم مراد) جیسے سکالرز آنحضور ﷺ کی سیرت پاک سے متاثر ہو کر اسلام پر ایمان لائے۔ آپ ﷺ کے حق میں نئی معلومات' نئے شعور اور نئی آگاہی کے ساتھ لاکھوں ضخیم تصانیف و تالیفات' دنیا کی ہر زبان میں طبع ہو کر سامنے آ چکی ہیں' اور ان پر روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

رحمت اللعالمین ﷺ کی حیات طیبہ' سیرت مطہرہ اور اسوۂ حسنہ پر اس روز افزوں ذخیرۂ علم اور بحرِ ذخار کی آسان تفہیم کے لیے ظاہر ہے کہ کوئی سادہ اشاریہ (انڈکس) ہونا چاہیے کہ ایک لفظ کی نشان دہی پر تمام متعلقہ مطالب کا طلسم کھل جائے۔ سیرت نبوی ﷺ کے طالعات کی اصطلاح میں اس اشاریے کو اہل علم عرف عام میں ''اسماء النبی ﷺ'' کہتے آئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اسم کیا ہے اور اس کی کیا اہمیت ہے؟ مادی کائنات کا جوہر ذرہ (ایٹم) ہے تو نفسی و روحانی کائنات کا جوہر ''اسم'' ہے۔ جو مقام مادے کی دنیا میں ذرے کو حاصل ہے' وہی مقام روح کی دنیا میں اسم کو حاصل ہے۔ اسم کی اہمیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اسم ہی کا علم دیا تھا' اور انسان کی عام زندگی اور اُس کے یومیہ معمولات میں کام آنے والے جتنے بھی ممکنہ اسماء ہو سکتے ہیں' وہ سب نام لے لے کر اللہ نے اپنے پاک کلام (قرآن مجید) میں بیان کر دیئے ہیں' اجرام فلکی کے الگ الگ نام' جانوروں کے نام' درختوں اور پودوں کے نام' معدنیات کے نام' اور ان تمام فرمودہ اسماء میں بہترین وہ اسماء اور القاب ہیں جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کے لیے خاص طور پر بیان کیے ہیں۔

قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کے لیے جو اسماء و القاب آئے ہیں' بعد ازاں حدیث نبوی ﷺ اور سیرت پاک میں' ازاں بعد صحابہ کرامؓ اور پھر دور جدید تک محدثین اور علما و فضلا نے اپنے اپنے وقت میں' اپنی اپنی فہم و استدراک و استدلال سے ان میں اضافہ کیا' ان سب کا مطالعہ ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ نے دقت نظر اور بے لوث' پاک و شفاف اخلاص سے کیا ہے۔

سیرت پاک ﷺ پر عربی' فارسی' انگریزی اور اردو کی ہزارہا' قدیم و جدید تصانیف کا لفظاً لفظاً مطالعہ و استحضار کیا ہے۔ علاوہ ازیں جن بزرگوں نے خاص اسماء النبی کی فہرستیں مدّون کی تھیں' اور اس موضوع پر خاص تحقیق کر کے خاص ابواب باندھے تھے' قدماء میں قاضی عیاض' امام سیوطی' امام عسقلانی اور معروف محدثین سے لے کر' دورِ حاضر میں ابو انیس صوفی برکت علی تک' ان سب اہل حکمت و دانش کی نکتہ وری سے بھی فیضیاب ہوئے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کے اسما و القاب کے جتنے بھی ماٰخذ ممکن ہو سکتے ہیں۔ قرآن کریم' کتب احادیث' کتب مغازی و سیر' کتب تاریخ' کتب تفاسیر' کتب اسماء الرجال' نعتیہ شاعری وغیرہ' ڈاکٹر طاہر صاحب نے ان سب ماخذ سے استفادہ کیا ہے۔

اس طویل اور زبردست کام کے باوجود ڈاکٹر طاہر صاحب کی انکساری کا یہ عالم ہے کہ رحمت اللعالمین ﷺ کے حضور اپنی جان و مال' اپنے بے پایاں خلوص و ایثار کا نذرانہ عقیدت پیش کرنے والی مقدس و یا کباز ہستیوں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دوسرے صحابہ کرامؓ، محدثین عظام' فقہا کرام اور عظیم سیرت نگاروں کا نام بہ نام ذکر کرنے کے بعد اپنے بارے میں عاجزی سے لکھتے ہیں: ''میں اپنے ضمیر کی عدالت میں اسی بنیاد پر مقدمہ ہار جاتا ہوں کہ حُب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ کی اس جنت نظیر سرزمین میں ہر کسی کا' کسی نہ کسی حوالے سے' کوئی نہ کوئی مقام ضرور ہے' مگر میرا نام ونشان تک نہیں ہے۔''

محترم ڈاکٹر محمد طاہر مصطفےٰ نے اپنی اس تحقیقی تالیف کے ذریعے آنحضور ﷺ کے اسماء القاب کا ایسا آئینہ پیش کیا ہے' جس میں آپ ﷺ کی سیرت کاملہ کا پورا نقشہ' پوری جزئیات کے ساتھ' صاف و شفاف نظر آتا ہے۔ اسمائے رسول ﷺ کے موضوع پر قاضی عیاض سے لے کر صوفی برکت علی تک جتنے بھی کام ہوئے ہیں' ڈاکٹر طاہر صاحب کا یہ کام ان سب کو جامع ہے۔ جو شخص اس کتاب کا حامل ہوگا' اس کے پاس درحقیقت سیرت رسول ﷺ کا جوہر ہوگا۔ کتابی صورت میں یہ ایک طرح کا کمپیوٹر ہے۔ ایک ''اسم'' کا بٹن دبایئے' اس کے تحت تمام صفاتِ محمدی ﷺ اجاگر ہو جائیں گی۔ جانے کیوں' ڈاکٹر صاحب کو اپنے عجز کا اتنی شدت سے احساس ہوتا ہے۔ اگر وہ بالفرض رسول کریم ﷺ کے دور میں پیدا ہوئے ہوتے' تب بھی وہ اپنے عشق کا ایسا ہی اظہار کرتے۔ اس وقت اظہار عشق آسان تھا۔ محبوب سامنے تھا۔ لاکھوں عشاق اس کے گرد جمع تھے' جیسے شمع کے گرد پروانے۔ ان کا کام ہی اپنے اپنے عشق کے اظہار کے سوا کچھ اور نہ تھا۔ آج اکیسویں صدی عیسوی کے اس ناہنجار' مادہ پرست' عقل پسند دور میں' عشق بلاخیز کا ایسا اظہار' جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی اس گراں قدر تالیف کی صورت میں کیا ہے' ایک بہت مشکل اور نایاب چیز ہے۔ ان کو یقین کر لینا چاہیے کہ ان کی اس تالیف کی اساس پر ان کا نام نامی آنحضرت ﷺ کے چاہنے والوں کی فہرست میں شامل ہو کر' شہرت عام نہ سہی' بقائے دوام حاصل کر چکا ہے۔ اگر انہیں اپنے آپ پر اعتماد نہیں' تو کم از کم اپنے دیباچہ نگار کے یقین پر اعتبار کر لینا چاہیے۔

سید قاسم محمود

❀❀❀

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدّمہ

میں اکثر اوقات محبت اور اطاعت رسول ﷺ کے حوالے سے اپنی ذات اور زندگی کے مقدمے کو ضمیر کی احتساب عدالت میں پیش کرتا رہتا ہوں۔ وہاں میرے خیالات، جذبات، محسوسات اور مقاصد حیات کے درمیان خوب بحث اور جرح ہوتی ہے مگر افسوس کہ فیصلہ ہر مرتبہ میرے خلاف آتا ہے۔ میرے جذبات اور احساسات مجھ پر ایسے خوفناک سوال اٹھاتے ہیں جن کا جواب میرے پاس نہیں ہوتا اور شرمندگی و ندامت سے میرا سر جھکا رہتا ہے۔ احتساب کی اس عدالت میں اطراف سے جو دلیل بطور وکیل مجھے مجرم اور قصور وار ٹھہراتی ہے وہ یہ ہے کہ دنیا میں کتنے خوش نصیب لوگ ہیں جنہوں نے اپنے اپنے رنگ میں ذات رسول اللہ ﷺ سے محبت اور عقیدت کا دعویٰ کیا تو انہوں نے ایک منفرد اسلوب سے اس محبت کا اظہار بھی کیا اور دربارِ رسالت میں ممتاز ہو گئے مگر افسوس کہ میرے دامن میں تو اب تک خالی لفظوں کی محبت ہے۔ عمل کے اعتبار سے محض ندامت اور شرمندگی کے علاوہ میرے پلّے کچھ بھی نہیں ہے۔ اکثر سوچتا ہوں کہ:

- ابوبکر صدیقؓ نے نبی ﷺ کی محبت میں ساری عمر فداکاری میں گزاری۔ یہاں تک کہ ایک دن اللہ ربُّ العزت نے خود جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدیق اکبرؓ کے نام سلام بھیجا تھا۔

- عمرؓ بن خطاب کی عظمت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اللہ سے مانگ کر لیا تھا۔
- عثمان غنیؓ کو رسول اللہ ﷺ نے حیا کا پیکر قرار دیا تھا۔
- علیؓ بن ابی طالب کی پرورش ہی خانۂ نبوت میں ہوئی تھی۔
- ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ کے ساتھ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمٰنؓ بن عوف، سعدؓ بن ابی وقاص، اور سعیدؓ بن زید کو رسول اللہ ﷺ نے انگلی کا اشارہ کر کے ان کی زندگی میں جنت کی بشارت دی تھی۔
- بلالؓ نے آپ ﷺ کی محبت میں گرم ریت اور دہکتے ہوئے کوئلوں کو اپنی کمر کی پگھلاہٹ سے ٹھنڈا کیا تھا۔
- خبابؓ تختۂ دار پر لٹکے تو صدمے سے نبی ﷺ کی آنکھیں پرنم ہوگئی تھیں۔
- زیدؓ بن حارثہ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنا منہ بولا بیٹا بنا کر پرورش کی تھی۔
- انس بن مالکؓ نے دس سال تک نبی ﷺ کی بطور خادم خاص خدمت کی تھی۔
- ابو ذر غفاریؓ، سلمان فارسیؓ، عمارؓ بن یاسر، عبداللہ بن سلامؓ، ابی بن کعبؓ، سعدؓ بن عبادہ، صہیب رومیؓ، طفیل دوسیؓ اور معاذ بن جبلؓ آپ ﷺ کے خاص جان نثار صحابہ تھے۔
- حمزہؓ نے آپ ﷺ کی محبت میں اپنے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کروا لیے تھے۔
- عبداللہؓ بن ام مکتوم بینائی سے محروم ہونے کی وجہ سے ٹھوکریں کھاتے کھاتے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔
- حسان بن ثابتؓ، کعب بن مالکؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ آپ ﷺ کو سامنے بٹھا کر آپ کی تعریف و مدح میں نعت پڑھتے تھے۔
- ہجرت مدینہ کے موقع پر ابو ایوب انصاریؓ کو آپ ﷺ کی میزبانی کا شرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہوا تھا۔

- سعد بن معاذؓ، محمد بن مسلمہؓ، زکوانؓ، زبیرؓ، اذرعؓ، ابو ریحانہؓ آپ ﷺ کے خاص پہرے دار تھے۔
- عبداللہ بن مسعودؓ سے رسول اللہ ﷺ خود فرمائش کر کے قرآن سنا کرتے تھے۔
- ابوھریرہؓ نے روایت احادیث رسول میں اپنا منفرد مقام بنا لیا تھا۔
- سمیہؓ نے آپ ﷺ کی محبت میں برچھی کھا کر پہلی خاتون شہید کی حیثیت سے جام شہادت نوش کیا تھا۔
- خدیجہؓ، سودہؓ، عائشہؓ، حفصہؓ، زینبؓ، ام سلمہؓ، زینب بنت جحشؓ، جویریہؓ، ام حبیبہؓ، صفیہؓ، میمونہؓ اور ماریہ قبطیہ کو آپ ﷺ کی ازواج مطہرات ہونے کا شرف حاصل ہے۔
- مغیرہ بن شعبہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو لحد میں اتار کر آپ کی ذات اقدس سے سب سے آخر میں جدا ہونے کی سعادت حاصل کر لی تھی۔
- زید بن ثابتؓ نے تدوین قرآن میں اپنا مقام بنا لیا تھا۔
- غرض تمام صحابہ نے آپ ﷺ کو محض ایمان کی حالت میں دیکھا تو رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے خصوصی اعزاز کے حق دار ہو گئے۔
- دور صحابہ کے بعد تابعین اور اسماء الرجال کی طرف نگاہ اُٹھائیں تو ایک طویل فہرست ہے جن لوگوں نے روایت اور تدوین حدیث کی خاطر اپنی زندگیاں کام میں لگا دیں۔
- بخاری، مسلم، ترمذی، ابی داؤد، نسائی، ابن ماجہ کی خدمت حدیث کا امت پر ایسا احسان ہے جو کسی زمانے میں بھی چکایا نہیں جا سکتا۔
- امام ابو حنیفہ کی ''کتاب الآثار''، امام مالک کی ''موطا'' اور سفیان ثوری کی ''جامع'' اور احمد بن حنبل کی ''المسند'' کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- محبت رسول کے اسی سفر میں مزید آگے چلیں تو ابن تیمیہ، ابن الجوزی، ابن ہشام، ابن خزیمہ، ابن راہویہ، ابن سعد، ابن العربی، بیہقی، بغوی، تبریزی، دارمی، دارِقطنی، ذہبی، رازی، قسطلانی، زرقانی، ابن سعد، سخاوی، سیوطی، شافعی، شوکانی، شیبانی، صالحی، طبری، طبرانی، قرطبی، الماوردی، مقریزی جیسے وہ جلیل القدر نام ہیں کہ سیرت نبوی کے حوالے سے جن کا لکھا ہوا یا کہا ہوا استناد کا درجہ رکھتا ہے۔
- عصر جدید کا جائزہ لیں تو سید سلیمان ندوی، شبلی نعمانی، قاضی سلیمان سلمان منصور پوری جیسے عظیم سیرت نگار نظر آتے ہیں۔
- غرض کسی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زندگی گزاری، کسی نے آپ ﷺ کے اشارہ ابرو پر جان و مال پیش کر دیا۔ کسی نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے دوستوں سے دوستی کی، کسی نے آپ کے دشمنوں سے دشمنی کی۔
- تاریخ غازی علم الدین شہید جیسا عاشق رسول کہاں سے دوبارہ پیش کرے گی جو گستاخِ رسول کو قتل کرنے کے بعد جیل کی کوٹھڑی میں بند ہے۔ ان سے کہا گیا کہ عدالت میں صرف یہ بیان دے دو کہ جب میں نے راج پال کو قتل کیا تھا تو ہوش و حواس میں نہیں تھا۔ مگر غازی علم الدین شہید نے جواب دیا تھا "پھانسی ہوتی ہے تو ہونے دو زندگی میں ایک ہی تو کام ہے جو میں نے ہوش میں کیا ہے میں تو اس وقت کے انتظار میں ہوں کہ کب مجھے پھانسی ہوگی اور کب دربار رسالت کے دروازے کھلیں گے اور رسول اللہ ﷺ میرا استقبال کریں گے۔"

میں اپنے ضمیر کی عدالت میں اسی بنیاد پر مقدمہ ہار جاتا ہوں کہ حُبِ رسول کی اس جنت نظیر سرزمین میں ہر کسی کا، کسی نہ کسی حوالے سے، کوئی نہ کوئی مقام ضرور ہے مگر میرا نام ونشان تک نہیں ہے۔

میں نے اس موضوع پر لکھ کر محض اپنے احساسِ ندامت کی آگ کو ٹھنڈا کرنا چاہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ لیکن سیرت نگاری کوئی آسان کام نہیں بلکہ تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے اس لیے ایک آگ کی حدت کم ہوئی تو دوسری آگ سلگ اٹھی ہے کہ سیرت نگاری! ''میں کہاں وہ کہاں'' یہ ایک بڑا پاکیزہ، مقدس اور نازک سفر ہے جبکہ میں گناہ گار۔ میرے فکر و خیال یا قول و فعل میں وہ پاکیزگی و طہارت کہاں جو یہاں درکار ہے۔ اگر حسان بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول اگر میں اپنی زبان کو ہزار بار بھی عرق گلاب سے دھولوں تب بھی یہ آپ ﷺ کا نام مبارک لینے کے قابل نہیں ہوتی'' تو سوچتا ہوں میری کیا حیثیت ہے۔ نجانے اس سفر میں کتنی کوتاہیاں ہوئی ہیں لیکن محض یہ سوچ کر ڈرتے ڈرتے، روتے روتے اس سفر پر رواں رہا کہ بہرحال آپ ﷺ کی محبت کا احساس ضرور میرے گناہوں کی پردہ پوشی کردے گا۔

اسمائے رسول ﷺ پر مشتمل ارشادات رسول، اقوال صحابہ اور ان کے فضائل و محاسن کی نشان دہی پر، قرآن حکیم اور صحاح ستہ سے لے کر دور جدید کے مآخذ و مصادر میں بے تحاشہ علمی ذخیرہ موجود ہے۔ قرآن کریم نے اپنی محکم و متشابہات آیات میں مزاج خداوندی کے مطابق نہایت محبت آمیز اسمائے رسول بیان کیے ہیں۔ محدثین نے اپنی کتب میں اسمائے رسول کی روایت پر مشتمل باقاعدہ ابواب باندھے ہیں۔ قاضی عیاض نے اس موضوع پر اپنی کتاب ''الشفا'' میں ایک مفصل باب باندھا ہے۔ امام سیوطی نے ''الریاض الانیقہ فی شرح اسماء خیر الخلیقہ'' میں اسمائے رسول پر اپنی دل فریفتگی کا اظہار کیا ہے، امام قسطلانی نے ''المواھب اللدنیہ'' میں، صالحی نے ''سبل الھدیٰ'' میں، ابن سعد نے ''طبقات'' میں قاضی ابوبکر نے جامع ترمذی کی شرح میں، ابن دحیہ نے ''المستوفی فی اسماء المصطفیٰ'' میں، شیخ عبدالحق نے ''مدارج النبوۃ'' میں اور ابوانیس صوفی برکت علی نے ''اسمائے نبی الکریم'' میں اسمائے رسول کی تعداد اور تراکیب پر بہت عمدہ ابواب بندی کر کے حُبِ رسول کا حق ادا کیا ہے۔

لیکن میرے اُسلوب کا مقصد و مدعا سیرت نبوی کے اس پہلو پر ایک نئے زاویۂ فکر کے ساتھ آئندہ کے سیرت نگاروں کو نئی بنیاد سے روشناس کرانا ہے۔ میں برملا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتراف کرتا ہوں کہ میرا کام کوئی حرف آخر نہیں بلکہ بجا طور پر حرفِ آغاز ہے۔ کیوں کہ جامع انداز میں مستقبل کا سیرت نگار کوئی کتاب تالیف کرے گا تو وہ آپ ﷺ کی پوری حیات طیبہ پر حسب سابق ایک کتاب ہو گی لیکن اگر کوئی آپ ﷺ کی بے شمار صفات کے پہلوؤں کو سامنے رکھ کر بے شمار اسماء پر الگ الگ فکر و عمل کے لعل و گہر تلاش کرے گا تو ہر اسم پر الگ سے ایک کتاب مرتب و مدوّن ہو جائے گی اور اس طرح سیرت نگاری کی ایک نئی طرح وجود میں آئے گی۔ بشرطیکہ سیرت نگاری کی اس طرز میں اسماء رسول کی ماہیت، فضیلت اور اہمیت کے ساتھ آئندہ نسل کو رسول اللہ ﷺ کی اُس صفت مبارکہ میں انسانوں سے مطلوب عملی اطلاق کا پہلو بھی ساتھ ساتھ متعین ہو۔

سیرۃ نبوی پر اس اسلوب سے کام کرنے کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اسماء و القاب آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا مستند ترین مآخذ ہیں۔ یہ اسماء اور القابات مقدسہ سیرۃ مطہرۃ کے وہ آئینے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے اندر رسول اللہ ﷺ کی شخصیت شمائل، صفات، کارناموں، غرض پورے اسوۂ حسنہ کے نئے سے نئے پہلوؤں کی ایک حیران کن اور تابناک دنیا آباد ہے۔

خاتم النبیین ﷺ کے اسماء مقدسہ کی فضیلت کے تناظر میں مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی قصص القرآن میں لکھتے ہیں ''آپ ﷺ کے اسماء و صفات محض رسمی نہیں ہیں کہ والدین نے جو چاہا نام رکھ دیا اور احباب و اصحاب نے جس صفت یا لقب سے جی چاہا پکار لیا بلکہ ان تمام اسماء و صفات کا آپ ﷺ کی زندگی اور آپ ﷺ کے اخلاق و اعمال کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ مثلاً ''محمد'' اس ہستی کو کہتے ہیں جس کے تذکرے ہمیشہ خوبی اور نیک گوئی کے ساتھ ہوئے ہوں۔ یہ اسم انبیاء سابقین کی بشارات اور مستقبل میں تذکرہ ہائے حیات کی جانب اشارہ ہے۔ اسم ''احمد'' کا اطلاق اس ذات پر ہوتا ہے جو سب سے زیادہ حمد الٰہی کے لیے نغمہ سنج ہو۔ اس طرح یہ اسم مبارک اپنی ترکیب میں عبدیت کاملہ اور انسانِ کامل ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ بلا شبہ آپ ﷺ خدا پرست انسانوں کے لیے ''مبشر و بشیر'' اور فتنہ جُو مفسدوں، کافروں اور مشرکوں کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''منذر ونذیر'' ہیں۔ روزِ قیامت صادق وکاذب دونوں قسم کے لوگوں پر ''شاہد وشہید'' ہیں۔ راہِ حق سے بھٹکے ہوؤں کے لیے ''ہادی'' اور خدا سے بھاگے ہوؤں کے لیے ''داعی'' ہیں۔ اُن کا وجود کائناتِ کے لیے رحمت اور نظامِ کائنات کے لیے ''نعمت'' ہے۔ آپ ﷺ جہل وشرک کے لیے ''نور'' ہیں اور پیغامِ الٰہی کے لیے نبی ورسول، مصائب وآلام میں ''عزیز'' ہیں اور نوعِ انسان کے ہر ایک گوشۂ حیات کے لیے ''رؤف ورحیم''۔ اُن کی صدا، صدائے حق ہے اور اُن کی ذات ''الصادق الامین''۔ قرآن ''خدا کا آخری پیغام ہے اس لیے وہ خاتم النبیین ہیں۔ اُن کی بعثت عالمگیر ہے۔ اس لیے ''طٰہٰ ویٰسین'' ہیں۔ آپ ﷺ آسمانِ نبوت کے سراجِ منیر ہیں اور کائناتِ رسالت کے ''بشیر ونذیر''۔ عالمِ ادیان وملل کی سلطانی کے باوجود گدائے کملی پوش ہیں اس لیے ''مزمل'' ہیں اور ''مدثر''۔ اور پھر بعینہٖ حسنِ کمال ''انما انا بشر'' اور ''لما قام عبد اللّٰہ'' کے مصداق ہیں۔ اللہ پر توکل اُن کا شعار ہے اس لیے ''متوکل''۔ ان کا وصف عالی وقار ہے۔ وہ خدائے حق کے برگزیدہ ''مختار'' ہیں۔ بارگاہِ الٰہی میں ابرار ومقربین سے بھی زیادہ مصطفٰے، مجتبٰی، نیکوکار وصالحین کے لیے الشفیع المشفع اور ہر ایک شعبۂ ہائے حیات کے لیے الصادق المصدوق'' ہیں۔

حافظ ابن قیم کے مطابق رسول اللہ ﷺ کا ہر اسم آپ ﷺ کی کسی نہ کسی صفت کی جلوہ گاہ ہے یہ کوئی علَم نہیں جس کا مقصد صرف کسی ذات کا تعارف ہوتا ہے۔

دراصل انبیاء علیہم السلام کی ذات اوران کے افعال واقوال خواہ وہ اختیاری ہوں یا غیر اختیاری، عمداً ہوں یا سہواً سب حقائق واسرار کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ اسماء بھی صرف تعین شخصیت کے لیے نہیں بلکہ وہ اپنی جگہ ایک گنجینۂ معارف ہوتے ہیں۔

اسماء ان تمام اوصاف ومبادی کے ترجمان ہوتے ہیں جو دستِ قدرت نے ازل سے ان میں ودیعت کیے ہوتے ہیں۔ اگر ان کو رحیم کہا جاتا ہے تو اس لیے کہ درحقیقت پیکر رحمت ہوتے ہیں اگر ان کو ماحی کہا جاتا ہے تو اس لیے کہ دراصل وہ آثار کفر کو مضمحل اور کمزور بنا کر فنا کے قریب کر دیتے ہیں۔ اگر کسی کو عاقب کہا جاتا ہے تو اس لیے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درحقیقت وہ آخر میں آنے والا ہوتا ہے۔ غرض جس قدر حقیقت سے بھرپور ان کی ذات ہوتی ہے۔ اسی قدر حقیقت سے لبریز ان کے اسماء ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے اسماء مقدسہ کی حقیقت صرف ایسی نہیں ہے جس طرح ہر ماں صرف محبت میں اپنے بیٹے کا خوبصورت سے خوبصورت نام رکھ لیتی ہے خواہ اس نام کا اس میں کوئی اثر ہو یا نہ ہو۔ ماں تو سیاہ فام بچے کو بھی چاند کہہ کر پکارتی ہے اور غبی سے غبی بیٹے کا نام بھی ذکی تجویز کرتی ہے۔ مگر یہ سب کچھ بے حقیقت ہوتا ہے۔ اسماء الرسول ﷺ اس طرح بے معنی نہیں ہیں بلکہ کمالات محمد ﷺ کی رنگین چلمنیں ہیں۔ جن میں سے چھن چھن کر آپ ﷺ کے کمالات نبوت نظر آتے ہیں۔

رسول ہر اُمّت میں آئے

قرآن حکیم کی واضح گواہی ہے

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا﴾ (النحل:۳۶)

''اور یقیناً ہم نے ہر اُمّت میں رسول بھیجے۔''

قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے یہ بھی وضاحت کی۔

﴿وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ﴾

(النساء:۱۶۴)

''اور آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کے حالات ہم نے آپ سے بیان کیے ہیں اور بہت سے رسولوں کے واقعات ہم نے آپ سے ذکر نہیں کیے۔''

حدیث میں انبیاء ورسل کی تعداد کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی گئی ہے۔ مگر ان میں سے قرآن حکیم نے صرف چند انبیا کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً

آدم علیہ السلام (البقرۃ: ۳۱)، ادریس علیہ السلام (الانبیاء: ۸۵)، نوح علیہ السلام (الانعام: ۸۴)، لُوط علیہ السلام (الانعام: ۸۶)، ھود علیہ السلام (ھود: ۵۰)، صالح علیہ السلام (ھود: ۶۱)، ابراھیم علیہ السلام (الانعام: ۸۳)، اسماعیل علیہ السلام (الانعام ۸۶)، اسحٰق علیہ السلام (الانعام:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۴)، یعقوب علیہ السلام (الانعام: ۸۴)، یوسف علیہ السلام (الانعام: ۸۴)، ایوب علیہ السلام (الانعام: ۸۴)، ذوالکفل علیہ السلام (الانبیاء: ۸۵)، شعیب علیہ السلام (ھود: ۸۴)، موسیٰ علیہ السلام (الانعام: ۸۴)، ھارون علیہ السلام (الانعام: ۸۴)، داود علیہ السلام (الانعام: ۸۴)، سلیمان علیہ السلام (الانعام: ۸۴)، الیاس علیہ السلام (الانعام: ۸۵)، یونس علیہ السلام (الانعام: ۸۶)، الیسع علیہ السلام (الانعام: ۸۶)، ذکریا علیہ السلام (الانعام: ۸۵)، یحییٰ علیہ السلام (الانعام: ۸۵)، عیسیٰ علیہ السلام (الانعام: ۸۵) اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم (الاحزاب: ۴۰)

مندرجہ بالا انبیائے کرام علیہم السلام میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی کا نام بھی ایسا نہیں ہے کہ وہ نام ہی اپنے مسمّیٰ کے کمالات نبوت کا مظہر ہو۔ مثال کے طور پر قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری ''رحمۃ للعالمین'' میں لکھتے ہیں

آدم کے معنی ''گندم گوں'' ہیں ابوالبشر کا یہ نام ان کے جسمانی رنگ کو ظاہر کرتا ہے۔

نوح کے معنی ''آرام'' کے ہیں۔ باپ نے ان کو آرام و راحت کا موجب قرار دیا۔

اسحٰق کے معنی ''ضاحک'' یعنی ہنسنے والا کے ہیں۔ ہشاش بشاش چہرے والے تھے۔

یعقوب پیچھے آنے والا۔ یہ اپنے بھائی عیسو کے ساتھ توام میں پیدا ہوئے تھے۔

موسیٰ پانی سے نکالا ہوا۔ جب ان کا صندوق پانی میں سے نکالا گیا تب یہ نام رکھا گیا۔

یحییٰ عمر دراز۔ بوڑھے ماں باپ کی بہترین آرزوؤں کا ترجمان ہے۔

عیسیٰ سرخ رنگ۔ چہرہ گل گوں ہونے کی وجہ سے یہ نام تجویز ہوا۔

اسماعیل کے معنی ہیں ''خدا کا سن لینا'' چونکہ اللہ تعالیٰ نے اولاد کے لیے حضرت ابراہیم اور حضرت ہاجرہ کی دعا سن لی تھی اس لیے ان کا یہ نام رکھا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسمائے بالا کے معانی پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسماء مسمّٰی کی عظمت روحانی یا نبوت کی طرف ذرا بھی مماثلت نہیں رکھتے۔ تاریخِ اسمائے انسانی میں یہ محض محمد رسول اللہ ﷺ کی انفرادیت ہے کہ آپ ﷺ کے ذاتی نام کے علاوہ بے شمار آپ ﷺ کے صفاتی نام ہیں۔ یقیناً سابقہ انبیاء میں سے ہر ایک کی سیرت ہمہ جہت صفات کی حامل تھی لیکن یہ بھی یقینی بات ہے کہ تاریخ انسانیت اور قصص الانبیاء میں ان کا ایک ہی ذاتی نام یا مشکل سے ان کا ایک آدھ صفاتی نام زندہ و جاوید ہے اس سے زیادہ نہیں، دلیل کے طور پر اگر ہم رسول اللہ ﷺ کے اسم گرامی ''محمد'' اور ''احمد'' کو ہی لے لیں ان ہر دو اسمائے ذاتی میں وحدت مادہ موجود ہے۔ یعنی دونوں ''حمد'' سے بنے ہیں۔ ثنا و تکریم، رفعت شان و رفعت ذکر اور التزامِ جود و عطا کا مجموعہ ''حمد'' کہلاتا ہے۔ حمد کی یہ جملہ صفات بدرجہ کمال ذات رسول ﷺ میں پائی جاتی ہیں۔ الحمدُ للہ کا حرف لام یہی بتا رہا ہے اور اسم پاک ''حمید'' بھی اسی راز کا انکشاف کرتا ہے۔

سیدنا حسان المؤید بروح القدس نے اپنے مشہور قصیدہ کے مشہور بیت میں اسی معنی کی طرف اشارہ کیا ہے۔

وشق له من اسمه ليجله

فذو العرش محمود و هذا محمد

محمّد، حمّد (مضاعف) سے مبالغہ کے لیے ہے۔ یہ اس لیے کہ نبی اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی محمود ہیں۔ ملائکہ مقربین میں بھی محمود ہیں۔ زمرۂ انبیاء و مرسلین میں بھی محمود ہیں اور اہل زمین کے نزدیک بھی محمود ہیں۔ جو لوگ حضور اکرم ﷺ کا کلمہ نہیں پڑھتے وہ بھی ان سجایا و شیم کے مدّاح ہیں۔ جن کا لزوم و ثبوت حضور ﷺ کے نام کے معنی اور حضور ﷺ کی ذات گرامی سے بدرجۂ اتم ہے۔

حضور ﷺ ہی مقام محمود والے ہیں اور ''لواء الحمد'' حضور ﷺ ہی کی رایت شاہی کا نام ہے۔ حضور ﷺ کی اُمت کا نام بھی اسی مناسبت سے ''حمادون'' ہے۔

''محمد'' و ''احمد'' کے معنی میں الگ الگ فرق یہ ہے کہ ''محمد'' وہ ہے جس کی حمد د

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بات کی ضرورت ہے کہ ان اسماء کی ماہیت اور ان کے اندر صفات النبی پر مشتمل اصل پیغام کی تحقیق اور تلاش کی جائے اور اس طرزِ فکر سے سیرت طیبہ کے نئے سے نئے باب وا کرنے کی کوشش اور سعی کی جائے۔

میں کروڑوں مرتبہ اپنے ربُ العزت کے حضور تشکر و امتنان اور دربار رسالت ﷺ میں سپاس گزار ہوں کہ مجھ سے گناہ گار کو اتنے بڑے پاکیزہ کام کی توفیق عطا ہوئی۔ مجھے یقین ہے ''کام لیے جاتے ہیں کیے نہیں جاتے۔'' اب آرزو یہ ہے کہ میری یہ حقیر سی محنت دربار رسالت میں شرف قبولیت سے ہمکنار ہو جائے اور مجھے بھی آپ ﷺ کی زبان مبارک سے ''شاباش'' مل جائے۔

یہاں پر نہایت عجز و انکساری کے ساتھ دو باتوں کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں ایک یہ کہ خاص طور پر قرآن حکیم سے اسماء رسول ﷺ کے اخذ اور استنباط میں راقم کا اسلوب یہ رہا کہ کلامِ الٰہی میں جہاں سید المرسلین ﷺ کی شخصیت مبارک کا کوئی خاص پہلو ذکر کیا گیا یا آپ ﷺ کو کوئی فرض یا ذمہ داری سونپی گئی وہیں سے پہلے آپ ﷺ کی صفت مبارک کا استنباط کیا گیا اس کے بعد اس صفت سے صفاتی اسم رسول کو اخذ کیا گیا۔ مثال کے طور پر جہاں عمومی انداز میں مومنین یا متقین کی بھی کوئی صفت بیان کی گئی تو راقم سمیت ہم سب کا ایمان ہے کہ سب سے اول ''مومن'' اور متقی بلکہ سید المتقین تو سرور کائنات حضرت محمد ﷺ ہیں۔

دوسری بات یاد رہے جو اسماء رسول ﷺ قرآن حکیم سے ماخوذ ہیں اس پر ہم نے اعراب کا اہتمام کیا ہے اور جو کتب سیرت' حدیث' تفسیر تاریخ یا کسی بھی دوسرے ماخذ سے ماخوذ ہیں ان پر اعراب کا اہتمام قصداً نہیں کیا گیا تا کہ الہامی اور غیر الہامی مآخذ میں فرق واضح رہے پھر بھی قارئین سے استدعا ہے کہ جہاں کتاب میں آپ کے حسن ذوق کو طمانیت محسوس ہو وہاں نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر درود بھیجیں اور جہاں کوئی بات ذوق طبع کے منافی پائیں وہاں میری کوتاہی اور کم علمی سمجھ کر معاف فرما دیں لیکن نشاندہی ضرور فرما دیں تا کہ دوبارہ اعادہ نہ ہو۔

عقیدت اور تشکر کے پھول نچھاور کرتا ہوں پروفیسر ڈاکٹر عبد الرشید، سابق رئیس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی کا، جنہوں نے میرے تحقیقی سفر میں انتہائی شفقت کے ساتھ میری سرپرستی فرمائی۔ پروفیسر ڈاکٹر شہناز غازی کا الگ سے ممنون واحسان مند ہوں جنہوں نے میرے علمی اور تحقیقی سفر میں میری نگرانی کی اور ہر قدم پر اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

یہ سفر بڑا کٹھن تھا اس سفر میں پہاڑ جیسی بڑی بڑی مشکلات آئیں۔ لیکن پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد سجاد اور پروفیسر حبیب اللہ چشتی نے ہر مشکل وقت میں نہایت خندہ پیشانی سے میری مدد فرمائی۔ یقیناً یہ سب میرے محسن ہیں۔ اللہ ان سے راضی ہو اور ان کی تمام مشکلات آسان کرے کیونکہ انہوں نے میری مشکلات آسان کی ہیں۔ سلام پیش کرتا ہوں جناب محمد فیصل صاحب کو جنہوں نے کمال محبت رسول ﷺ کا حق ادا کرتے ہوئے اور تزئین و آرائش کے تمام فنون کو بروئے کار لاتے ہوئے کتاب کی اس قدر خوبصورت اور حسین طباعت کا اہتمام کیا۔ اللہ رب العزت جناب فیصل کی عمر دراز فرمائے اور ہم دونوں کو درود وسلام کے پھول نچھاور کرتے ہوئے اس حقیر نذرانے کے ساتھ روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں ایک مرتبہ پھر اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں پر ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ وہ میری کوتاہیوں سے درگزر فرما کر میرے ٹوٹے پھوٹے کام کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور بارگاہِ رسالت ﷺ کی مجلس خاص میں میرا نام شامل فرمائے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر مصطفٰے

ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھاٹس اینڈ سولائزیشن

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی

سی-II- جوہر ٹاؤن لاہور

Email:ihsas786@gmail.com

Web link: www.drmtahirmustafe.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب : ۱

اسماءُ الانس کی بنیادی ضرورت، اہمیت اور اثرات

- اسماء کا معنی ومفہوم اور بنیادی ضرورت
- اسماء الانس کی بنیادی ضرورت واہمیت
- دین اسلام اور "اسماء"
- رسول اللہ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ اور ناپسندیدہ اسماءُ الانس
- مدینہ کا سابقہ نام "یثرب" تھا اسے بھی رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کیا
- بہت سے اصحاب کے نام جن کو رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کر دیا۔
- اسماء کے انسانی شخصیت پر اثرات
- کچھ اسماء کے اثرات کا ظہور تکوینی ہے اور کچھ کا تشریعی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسماء کا معنی ومفہوم اور بنیادی ضرورت:

اسماء، لفظ ''اسم'' کی جمع ہے۔ اُردو زبان میں اس کا ترجمہ ''نام'' کیا جاتا ہے لیکن عربی زبان میں لفظ ''اسم'' کے معنی ومفہوم کے بارے میں علامہ راغب الاصفہانی لکھتے ہیں:

((الاسم ما یعرف به ذات الشئی ، وأصله سمو)) [1]

''یعنی اسم کے معنی ہیں (وہ لفظ) جس سے کسی شے کی ذات معلوم کی جا سکے۔ اوراس کا اصل ''سمو'' ہے۔''

لسان العرب میں ہے:

((قال ابن سیده: الاسم اللفظ الموضوع علی الجواهرأو العرض لتفصل به بعضه من بعض کقولك مبتدئا أسم هذا کذا)) [2]

''ابن سیدہ کہتے ہیں اسم وہ لفظ ہے جو کسی جوہر یا عرض کے لیے بعض کو بعض سے الگ کرنے کے لیے وضع کیا جائے۔ جیسے کسی بات کی ابتدا کرتے ہوئے تیرا یہ کہنا کہ اسم ھذا کذا (اس کا یہ نام ہے)''

المعجم الوسیط میں ''اسم'' کا معنی ومفہوم اس طرح ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((ما یعرف به الشیٔ و یستدل به علیه و (عند النحاۃ) ما دل علی معنی فی نفسه غیر مقترن بزمن کرجل و فرس))۳

''(اسم سے مراد وہ لفظ ہے) جس سے کسی شے کو جانا پہچانا جائے اور جس کے ساتھ کسی چیز پر استدلال کیا جائے۔ علمائے نحو کے نزدیک اسم سے مراد وہ چیز ہے جو کسی زمانے کے متصل ہونے کے بغیر اپنے معنوں پر دلالت کرے جیسے رجل وفرس۔''

علامہ بطرس البُستانی لکھتے ہیں:

((هو اللفظ الدّال علی الشیٔ و قیل هو اللفظ المفرد الموضوع للمعنی وهو یعم جمیع انواع الکلمة و المسمی وهو المعنی الّذی وضع الاسم بازائه والتسمیه وضع الاسم المعنی))۴

''اسم وہ لفظ ہے جو کسی چیز پر دلالت کرتا ہو اور کہا گیا ہے کہ مفرد لفظ جو کسی معنی کے لیے وضع کیا جائے اور وہ کلمہ کی تمام انواع کو شامل ہے۔ مسمی وہ ہوتا ہے جس کے لیے اسم کو وضع کیا جائے اور تسمیہ کا مطلب ہے اسم کو کسی معنی کے لیے وضع کرنا۔''

علمائے لغت کی ''اسم'' کے بارے میں ان تاویلات اور بیانات سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ''اسم'' یعنی نام کسی بھی شخص جگہ یا چیز کی بنیادی پہچان اور شناخت کا حوالہ ہوتا ہے۔ کسی بھی شخص یا چیز کا تذکرہ اس وقت تک نامکمل، مبہم اور بے پہچان ہوتا ہے جب تک اس کا نام نہ لیا جائے۔ نام وجود کو معنی دیتے ہیں اگر وجود کائنات سے ناموں کو منہا کر دیا جائے تو زندگی بے معنی اور مہمل ہو جائے گی۔

اسماء الانس کی بنیادی ضرورت واہمیت

انسانوں کے اسماء یا ناموں کی تاریخ اُتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ انسان کی اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ پرانی ہے۔ البتہ نام رکھنے کا اسلوب مذہب، تہذیب، تمدن، ثقافت، علاقہ اور رسم رواج کے اختلافات کی وجہ سے ضرور مختلف ہوسکتا ہے اور یقیناً اسماء کی صورت، الفاظ، ترکیب اور اسلوب فطری اختلافات کے حسن کو نمایاں بھی کر دیتے ہیں۔

بلاشبہ انسانی ناموں کا سب سے پہلا اور بنیادی مقصد پہچان اور شناخت ہے۔ یہ پہچان اور شناخت انفرادی یا ذاتی بھی ہوسکتی ہے، خاندانی یا معاشرتی بھی اور مذہب یا کسی غیر مذہب نظریے کی بھی، یہی وجہ ہے کہ کوئی شخص دنیا کے کسی بھی حصے میں رہتا ہو، وہ کسی مذہب، نظریہ، خاندان، تہذیب، تمدّن اور معاشرت سے تعلق رکھتا ہو وہ نام کے بغیر زندہ رہا نہ نام کے بغیر مرا۔

انسانی نام کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ایک ہی مختصر سوال کافی ہے کہ بے نام شخص کو کس طرح بلایا جائے گا یا کس طرح پکارا جائے گا، یہ مختصر سوال خود ہی جواب ہے کہ نام کے بغیر کسی شخص کا دوسرے شخص سے تعلق استوار ہو ہی نہیں سکتا۔ بے شک یہ تعلق محبت کا ہو یا نفرت کا، جذبوں کا ہو یا خواہشوں کا، تعلیم کا ہو یا پیشے کا۔ جب کائنات میں کوئی بھی چیز بے نام نہیں ہے ۵۔ تو جس کے استفادے اور ضرورت کے لیے کائنات بنائی گئی ہے وہ بے نام کیسے ہوسکتا ہے۔ جب خالقِ جنّ وانس خود حسین ناموں سے آراستہ ہے ۶ تو اس کی اشرف مخلوق ''انسان'' کس طرح بے نام ہوسکتی تھی۔

دین اسلام اور ''اسماء''

کسی شخص جگہ یا چیز کو اسم سے مسمّٰی کرنے کے لیے اگرچہ کسی مذہب میں کوئی خاص شرط یا قید نہیں ہے۔ لیکن دین اسلام نے جہاں زندگی کے دوسرے تمام پہلوؤں میں اپنی رہنمائی کے چراغ روشن کیے ہیں وہاں اس پہلو پر بھی اپنے متبعین کو محروم نہیں رکھا۔

دین اسلام میں لفظ ''اسم'' کی اس قدر اہمیت ہے کہ اس کی تعلیمات میں سب سے پہلی تعلیم ہی یہ ہے کہ اپنے ہر کام کی ابتدا اللہ رب العزت کے اسم سے کی جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہا جائے۔ اس تعلیم و ہدایت میں باقاعدہ لفظ اسم استعمال کیا گیا ہے۔ اس دین کے رہبر و رہنما حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر پہلی وحی نازل کی گئی تو وہاں بھی پہلے جملے میں لفظ ''اسم'' استعمال کیا گیا کہ ''اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ'' (العلق:۱) کہ پڑھیے اپنے رب کے اسم سے جس نے پیدا کیا۔ اس کے بعد جب ہم عبادات میں سب سے اوّلین عبادت نماز کا آغاز کرتے ہیں تو تکبیر تحریمہ کے معاً بعد کہتے ہیں۔

﴿سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.﴾

''اے اللہ آپ کی ذات پاک ہے اور سب تعریف آپ کے لیے ہے آپ کا نام برکت والا ہے اور آپ کی بزرگی بلند ہے اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔''

نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد یہ اللہ تعالیٰ کی ثنا ہے اور اس ثنا میں لفظ ''اسم'' کو استعمال کر کے بتایا گیا کہ اللہ کا اسم برکت والا ہے۔ اس سے ایک تخریج یہ ہوئی کہ اللہ کا اسم برکت والا ہے۔ دوسرا یہ کہ ''اسماء'' میں برکت ہوتی ہے۔ اللہ کے اسم کی فوقیت، فضیلت اور برکت اس حد تک مسلمہ ہے کہ ذبح کیا جانے والا کوئی جانور اس وقت تک ہمارے لیے حلال یا برکت والا نہیں ہوتا جب ذبح کرتے وقت ہم یہ نہ کہہ دیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر.

قرآن کریم یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الاعراف:۱۸۵)

''کہ اللہ رب العزت کے بہت خوبصورت نام ہیں اسے ان ناموں سے پکارا کرو۔''

قرآن حکیم کا یہاں پیغام یہ ہے کہ اگر اللہ کے خوبصورت نام ہیں تو اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطلب ہے نام خوبصورت ہو سکتے ہیں وہ خوبصورتی یا حُسن ناموں کی ظاہری اور باطنی یعنی معنوی ہیئت دونوں میں ہو سکتا ہے۔

اسماءُ الانس کی ضرورت اور اہمیت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی تاکید ہے

○ ((عن أبی درداء: قال رسول الله ﷺ إنكم تدعون يوم القيامه بأسمائكم و اسماء آبائكم ، فأحسنوا اسمائكم۔))ے

''ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن تمہیں تمہارے اور تمہارے باپوں کے ناموں سے پکارا جائے گا۔ اس لیے (اپنی اولاد کے) اچھے نام رکھو۔''

اس فرمان رسول سے یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ اسماء کے حسن کی ضرورت صرف دنیا کی زندگی میں ہی نہیں ہے بلکہ ابدی زندگی یعنی موت کے بعد کی زندگی میں بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی بھی شخص آتا تو آپ ﷺ سب سے پہلے اس کا نام پوچھتے تھے اگر نام آپ ﷺ کی پسند کا ہوتا تو خوش ہوتے اور اگر نام ناپسند ہوتا تو اسے تبدیل بھی فرما دیتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ اور ناپسندیدہ اسماءُ الانس

رسول اللہ ﷺ اسماء کے ساتھ ایک خاص دلچسپی رکھتے تھے۔ جب کوئی شخص آپ ﷺ کی مجلس میں آتا تو آپ ﷺ سب سے پہلے اس کا نام دریافت فرماتے اور آپ ﷺ جب کسی بستی میں داخل ہوتے تب بھی سب سے پہلے اُس کا نام ہی دریافت فرماتے۔ اگر بستی کا نام اچھا ہوتا تو آپ ﷺ داخل ہو جاتے۔

اسی طرح اسماء الانس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو ان کے اثرات اور برکات سے خاص دلچسپی اور توجہ ہوتی تھی اور رسول اللہ ﷺ اس ضمن میں مختلف مواقع پر اپنی پسند اور ناپسند کا اظہار فرماتے تھے۔

موطا میں امام مالک کی روایت ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ((ان رسول الله ﷺ قال للقحة "من يحلب هذه؟" فقام رجل ، فقال: أنا۔ فقال۔ "ما اسمك" قال: مرّه ، فقال له ، اجلس ، ثم قال "من يحلب هذه؟ فقام رجل آخر ، فقال له "ما اسمك؟" فقال ، حرب ، فقال له ، اجلس ، ثم قال من يحلب هذه ، فقام رجل ، فقال أنا ، قال ، "ما اسمك" ، قال يعيش ، فقال له رسول الله ، احلب۔)) ۸

''رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ایک بکری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کون اس کا دودھ دوہے گا؟ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا ''میں'' رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ اس شخص نے بتایا ''مرّہ'' (تخت)۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا بیٹھ جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا اس بکری کا دودھ کون دوہے گا ایک دوسرا شخص اٹھا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ ''میں'' آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا ''حرب'' (جنگ لڑائی)۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا تم بھی بیٹھ جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر پوچھا کون اس بکری کا دودھ دوہے گا۔ پھر ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا ''میں''۔ آپ ﷺ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے جواب دیا ''یعیش'' (زندگی والا) اللہ کے رسول نے اس شخص سے کہا ''دوہو''۔

اس حدیث سے مشہود ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان اشخاص کو ایسا برکت والا کام کرنے سے روک دیا جن کے اسما معنوی لحاظ سے رحمت اور برکت سے محروم تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو اگر کوئی نام ناپسند ہوتا تو آپ ﷺ اس نام کو دوسرے بہتر نام میں بدل بھی دیتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب بیان کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ((لما ولد الحسن، سميته: حرباء، قال: فجاء النّبى (ﷺ) فقال: اورونى ابنى ما سميتموه؟ قلنا حرباء، فقال، بل هو حسن، فلمّا ولد الحسين، سميته: حرباء: فجاء النبى (ﷺ) فقال اورونى ابنى ماسميتموه؟ قلنا حرباء فقال ، بل هو حسين۔ قال: فلما ولد الثالث، سميته : حرباء، فجاء النبى (ﷺ) فقال اورونى ابنى ما سميتموه؟ قلنا حرباء، فقال، بل هو محسن، ثم قال، انى سميتهم بأاسماء ولد هارون، شبّر، شبير، و مشبّر۔)) ۹

''جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام ''حرب'' (جنگ، لڑائی) رکھا۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس آئے اور فرمایا ''مجھے میرا بچہ دکھاؤ اور بتاؤ اس کا نام کیا رکھا ہے۔ ہم نے کہا ''حرب'' انہوں نے فرمایا یہ تو ''حسن'' ہے (یعنی خوبصورت)۔ جب حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے میں نے ان کا نام حرب رکھ دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ آئے اور فرمایا ''مجھے میرا بچہ دکھاؤ اور بتاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ ہم نے کہا ''حرب''۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو ''حسین'' ہے (یعنی بہت خوبصورت)۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب میرا تیسرا بیٹا ہوا تو میں نے اس کا نام ''حرب'' رکھ دیا۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ آئے اور فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ اور بتاؤ کہ اس کا نام کیا رکھا ہے ہم نے عرض کیا ''حرب'' آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو ''محسن'' (یعنی احسان مند) ہے۔ اور فرمایا یاد رکھو میں نے ان کو ہارون کے بیٹوں شبّر، شبّیر اور مشبّر کے بعد یہ نام دیئے ہیں۔''

○ ((عن ابن عمر ان النبى (ﷺ) غير اسم عاصية وقال: أنت جميلة)) ١٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عاصیہ (گنہگار) نام کی خاتون کا نام تبدیل کر کے ''جمیلہ'' (خوبصورت) رکھ دیا تھا۔''

○ ((عن أبي هريرة: أن زينب كان اسمها: برة، فقيل: تزكى نفسها، فسمها رسول الله ﷺ "زينب" ۱۱

''ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سابقہ نام ''برۃ'' (انتہائی نیک) تھا۔ یہ بھی کہا جاتا تھا کہ وہ اپنے بارے میں بہت حد درجہ نیک ہونے کا بھی خیال رکھتی تھیں۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے ''زینب'' (پھول کی خوشبو) رکھ دیا۔''

حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ''برۃ'' جیسا نام رکھنے سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے آپ کو پاکیزہ مت جتاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہی تم میں سے نیکوں کو خوب جانتا ہے۔ ۱۲

○ ((عن اسامة بن اخدري أن رجلاكان يقال له أصرم، كان في النفر الذين أتوا رسول الله (ﷺ) فقال له رسول الله (ﷺ): ما اسمك؟ فقال أصرم، فقال النبي ﷺ "بل انت زرعة۔)) ۱۳

''اسامہ بن اخدریؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو ''اصرم'' (کسی درخت کی خشک شاخ) پکارا جاتا تھا۔ ایک دفعہ وہ شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے پوچھا ''تمہارا نام کیا ہے''۔ اس شخص نے جواب دیا ''اصرم''۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ''زرعہ'' (فصل کے دانے) ہو۔''

ایک حدیث میں ہے کہ حضرت سعید المخزومی کا سابقہ نام ''الصارم'' (خشک: سخت) تھا اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے نام کو ''سعید'' (خوش قسمت) میں بدل دیا تھا۔ ۱۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ((عن يزيد بن المقدام بن شريح، عن ابيه، عن جده شريح، انه لما وفد إلى رسول ﷺ إلى المدينة مع قومه، سمعهم يكنونه بابى الحكم، فدعاه رسول الله (ﷺ) فقال: "ان الله هوالحكم و إليه الحكم، فلم تكنى أباالحكم؟" فقال: إن قومى إذا اختلفو فى شئ أتونى فحكمت بينهم، فرضى كلام الفريقين، فقال رسول الله: ما احسن هذا! فما لك من الولد؟ قال: لى شريح و مسلمة وعبد الله، قال "فمن اكبرهم، قلت: شريح، فقال، فأنت ابو شريح۔)) ۱۵؎

''یزید بن المقدام بن شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کا باپ (یعنی یزید بن المقدام کے دادا) بہت سے لوگوں کے ساتھ مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے یزید بن المقدام کے دادا کو کسی سے اس طرح پکارتے ہوئے سنا کہ ''ابوالحکم'' کو بلاؤ۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلایا اور فرمایا'' آگاہ رہو حکم صرف اللہ ہے اور حُکم بھی صرف اسی کا ہے لیکن تمہیں ''ابوالحکم'' کی کنیت سے کیوں پکارا جاتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا میرے قبیلے کے لوگوں کو جب کسی مسئلے پر کوئی جھگڑا وغیرہ درپیش ہوتا ہے تو وہ میرے پاس آتے ہیں اور میں دونوں فریقین کا موقف سن کر فیصلہ کر دیتا ہوں اور وہ میرے فیصلے سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ (لہٰذا اس وجہ سے وہ مجھے ''ابوالحکم'' کہتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سن کر فرمایا یقیناً یہ اچھی بات ہے لیکن یہ بتاؤ کیا تمہارا کوئی بیٹا ہے انہوں نے جواب دیا میرے تین بیٹے ہیں۔ ''شریح، مسلمہ وعبداللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان میں سے بڑا کون ہے؟ (یزید بن المقدام کے دادا کہتے ہیں) میں نے کہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''شریح''۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بس پھر تم ''ابو شریح'' ہو۔''

حضرت عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی سے روایت ہے۔

○ ((توفی صاحب لی غریبا، فکنا علی قبره۔ أنا و عبدالله بن عمرو، و عبدالله بن عمرو بن العاص، وكان اسمی: العاص، وا سم ابن عمر: العاص، وا سم ابن عمرو: العاص، فقال لنا رسول الله (ﷺ) انزلوا فاقبروه، وأنتم عبيد الله" قال: فنزلنا فقبرنا أخانا، وصعدنا من القبر وقد أبدلت اسماؤنا۔)) ۱۶

''ایک مرتبہ ایسے ہوا کہ ہمارے ایک ساتھی کی وفات ہوگئی۔ میں عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عمرو بن العاص اپنے ساتھی کی قبر کے پاس موجود تھے۔ میرا نام ''العاص'' ہے۔ اسی طرح ابن عمر اور ابن عمرو کے نام بھی ''العاص'' تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ہم سے فرمایا۔ نیچے قبر میں اترو اور اپنے ساتھی کو دفن کر دو اور تم سب عبید اللہ (عبداللہ کی جمع) ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم نیچے قبر میں اترے اور اپنے ساتھی کو دفن کر دیا اور جب ہم قبر سے باہر آئے تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہمارے نام تبدیل ہو چکے تھے۔''

مدینہ کا سابقہ نام ''یثرب'' تھا اسے بھی رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کیا

مدینہ کا سابقہ نام ''یثرب'' تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے بھی ''طیبہ'' (مقدس) میں تبدیل کر دیا تھا۔

○ ((عن أبی حميد قال: أقبلنا مع رسول الله (ﷺ) من تبوك حتى أشرفنا على المدينة، فقال: هذا طابه۔)) ۱۷

''ابو حمید سے روایت ہے ''ہم تبوک سے واپس آرہے تھے کہ دور سے مدینہ دیکھا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا یہ ''طیبہ'' ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ((عن جابر بن سمرة قال! سمعت رسول الله (ﷺ) يقول: إن الله سمى المدينة طابة")) ۱۸؎

"جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً اللہ نے مدینہ کو طیبہ کا نام دیا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کے بعد اس شہر کو "مدینۃ النبی" کہا جانے لگا اور بعد میں یہ صرف مدینہ مشہور ہو گیا۔

بہت سے اصحاب کے نام جن کو رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کر دیا

ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب الاصابہ میں لکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بہت سے صحابہ کے ایسے اسماء کو تبدیل کر دیا جن کے معانی مناسب نہیں تھے یا وہ اپنے مفاہیم میں شرک کا شائبہ رکھتے تھے۔ مثلاً

سابقہ نام	تبدیل شدہ نام
اکبر (سب سے بڑا۔ اللہ کا نام)	بشیرؓ الحریصی
مجیر (کان کترا ہوا)	عبداللہ بن ابی ربیعہ المخزومی
الجبّار (زبردست)	عبدالجبارؓ بن عبدالحریح
جعلان	عمروؓ بن سراقہ
الحباب (شیطان کا ایک نام)	عبداللہ بن ابی بن سہل
حزن (سخت زمین)	سہلؓ بن سعدی
الحصین	عبداللہؓ بن سلام
الحکم (منصف)	عبداللہؓ بن سعید بن العاص
خیل (گھوڑا)	زید الخیرؓ
ذُویب	عبداللہ بن ربیعہؓ
سائب	عبداللہؓ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

شہاب (شعلہ)	مسلم بن عبداللہ، ہشام بن عمر بن ابی
العاصی (گنہگار)	مطیع بن الاسود
عبدالحارث (حارث کا غلام)	عبداللہ بن الحارث بن زید بن صفوان
عبدالحجر (پتھر کا غلام)	عبداللہ بن ہلال بن عمرو بن ریان
عبدالعزیٰ (عزیٰ بت کا غلام)	عبدالرحمن بن ثعلبہ۔ عبدالعزیز بن بدر بن زید
عبدالشمس (سورج کا غلام)	عبداللہ بن حارث بن عبدالمطلب۔ عبدالعزیز بن ابی غواف۔ عبدالرحمن بن ابی سخار ابو ہریرہ (آپ کا پہلا نام عبد الشمس تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے نام بدل کر عبدالرحمن رکھ دیا لیکن آپ اپنی کنیت ابو ہریرہ سے مشہور ہیں)
عبدالکعبہ (کعبہ کا غلام)	عبدالرحمن بن عبداللہ ابی بکر صدیق (آپؓ کا بھی سابقہ نام عبدالکعبہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے نام بدل کر عبدالرحمن رکھ دیا لیکن آپ بھی اپنی کنیت ابو بکر سے مشہور ہیں۔ صدیقؓ آپ کا لقب ہے)
عبد النھم (لالچ کا غلام)	عبداللہ بن صفوان
غافل	عاقل
غراب	مسلمؓ
غاوی (گمراہ)	رشد بن عبداللہ
قلیل (بہت کم)	کثیر بن صلات بن مغدی کراب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مالِك (صفت الٰہی)	شُرید بن سوید ثقفی
مَیسَم (لوہا)	مسلم
مضطجع (بستر)	منبعث (جاگنے کی حالت)
الولید	عبداللہؓ بن الولید بن مغیرہ مخزومی۔ المہاجر بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کچھ صحابیات کے بھی غیر مناسب ناموں کو تبدیل کر دیا تھا۔ مثلاً

عاصیۃ (گنہگار۔ بے وفا)	مطیعہؓ بنتِ نعمان بن مالک۔ جمیلہؓ بنت عمر بن خطّاب۔ جمیلہ بنت ثابت بن ابی افلح
برّہ (نیکی)	جویریہ (اُمّ المومنین)۔ زینب بنتِ ابی سلمہ
عِنَبہ (انگور کا ٹکڑا)	عنقودہؓ (انگور کا گچھا)

سید المرسلین حضرت محمد ﷺ نے صرف صحابہ اور صحابیات کے ہی غیر مناسب ناموں کو تبدیل نہیں کیا بلکہ خطۂ عرب میں کچھ قبائل کے بھی ایسے نام تھے جو غیر مناسب تھے اور ان کے نام جاہلیت کی عکاسی کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے اُن قبائل کے بھی جاہلانہ ناموں کو تبدیل کر دیا۔ مثلاً

- بنوعبدالعزّیٰ کا نام آپ ﷺ نے بنوعبداللہ میں تبدیل کر دیا۔
- بنوالزّنیہ کا نام آپ ﷺ نے بنوالرشدہ میں بدل دیا۔
- بنومغویہ (گمراہوں کے بیٹے) کا نام آپ ﷺ نے ''بنوراشدہ'' میں بدل دیا۔
- بنوالصماء (بہروں کے بیٹے) کا نام آپ ﷺ نے ''بنوالسمیعۃ'' میں بدل دیا۔

۱۹

رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف اچھے، بامعنی، بااثر اور پسندیدہ اسماء رکھنے پر زور دیا بلکہ اپنی احادیث میں اُن اچھے اسماء کا بھی ذکر فرمایا جو اللہ رب العزّت اور آپ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہیں۔

○ ((عن ابن عمر قال: قال رسول الله (ﷺ) إن أحب أسمائكم إلى الله عزو جل: عبدالله و عبدالرحمٰن۔)) ۲۰

''ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک تمہارے لیے پسندیدہ اور محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔''

وہ اسماء الانس جو اسماء الحسنی یعنی اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسماء پر مشتمل ہوں اور ان سے قبل ''عبد'' لگا دیا جائے مثلاً عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالرحیم، عبدالقدوس، عبدالمالک، عبدالقیوم، ایسے اسماء اللہ اور رسول ﷺ کو بہت پسند ہیں۔ کیوں کہ ایسے نام اللہ رب العزت کی عبدیت کے دعوے اور ایمان کو ظاہر کرتے ہیں۔ رسول ﷺ کو بھی ایسے ہی نام بہت پسند رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ صحابہ کرام جن کے سابقہ ناموں کو آپ ﷺ نے تبدیل فرمایا ان میں سے اکثر صحابہ کا نام آپ ﷺ نے ''عبداللہ'' اور ''عبدالرحمٰن'' ہی رکھا تھا۔ اسی ضمن میں حضرت ابی وھب الجشمی کی روایت بھی ہے۔

○ ((قال رسول الله ﷺ : تسموا باسماء الانبیا، واحب الاسماء الی الله، عبدالله و عبدالرحمٰنُ أصدقها حارث و همام و أقبحها: حرب و مرة۔)) ۲۱

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انبیاء کے ناموں پر اپنے نام رکھو اور اللہ کے نزدیک محبوب اور پسندیدہ نام ہیں عبداللہ اور عبدالرحمٰن اور اس طرح حارث اور ہمام۔ اور سب سے ناپسندیہ نام ہیں: حرب (جنگ) اور مرّہ (سخت)۔''

مندرجہ بالا حدیث سے اس بات کا واضح ثبوت ملتا ہے کہ انبیاء کے اسماء پر نام رکھنا عمدہ اور پسندیدہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف ایسے نام رکھنے کی تلقین فرمائی بلکہ اپنی ذاتی زندگی میں اس پر عمل بھی کیا۔

○ ((عن انس ، قال رسول الله(ﷺ) ولد لی غلام۔ فسمیته

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باسم ابی ابراھیم۔)) ۲۲

''انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا میں نے اس کا نام اپنے جدّ امجد کے نام پر ابرہیم رکھا۔''

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسماء کے ساتھ ''عبد'' پر نام رکھنے کی تاکید اور تلقین فرمائی۔ البتہ

○ ((عن ابو هريرة قال: أبو أالقاسم: تسموا باسمی ولا تكنو بكنيتي۔)) ۲۳

''ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو القاسم (رسول اللہ) ﷺ نے فرمایا میرے نام پر اپنا نام رکھو مگر میری کنیت پر اپنا نام نہ رکھو۔''

غالباً اسی حدیث کی روشنی میں علماء اسلام مختلف الآراء ہیں اور اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت اختیار کرنے پر اختلاف کرتے ہیں۔ بعض نے اسم مبارک اور کنیت دونوں کو جمع کرنے سے منع کیا ہے۔ اور علیحدہ علیحدہ رکھنے کا جواز نکالا ہے۔

امام نووی کہتے ہیں کہ اس مسئلہ میں کئی مذاہب ہیں۔ امام شافعی کے مذہب میں مطلقاً ممنوع ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مطلقاً جائز ہے۔ اور تیسرے مذہب میں یہ ہے کہ جس شخص کا نام محمد نہیں ہے صرف اس کے لیے ابو القاسم نام رکھنا جائز ہے۔ اور جو لوگ اسے مطلقاً جواز میں رکھتے ہیں وہ ممانعت ظاہر کرنے والی احادیث کو آنحضرت ﷺ کی ظاہری زندگی کے ساتھ مخصوص و متقیّد گردانتے ہیں۔ ۲۴

ابو محمد ابن حزم لکھتے ہیں کہ علماء کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ اسماء الحسنٰی کے علاوہ جن ناموں کے ساتھ شروع میں ''عبد'' لگا ہو وہ حرام ہیں جیسے عبد العزیٰ، عبد الھبل، عبد عمرو، عبد الکعبہ وغیرہ۔ صرف عبد المطلب اس سے مستثنیٰ ہے۔ ۲۵

مخلوق کے نام کے ساتھ ''عبد'' لگا کر نام کی ترکیب بنانا ہرگز درست نہیں ہے۔ یہاں تک کہ عبد لنبی، یا عبد الرسول اور عبد الحسین عبد العلی وغیرہ یہ بھی ہرگز درست نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔عبدالرسول یا عبدالنبی نام کی نادرستگی میں امر مانع کے طور پر یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ ہم میں سے کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کا عبد یا غلام نہیں ہے بلکہ متبع یا مطیع ہے۔ انسان حقیقت میں ''عبد'' اسی ذات الٰہی کا ہے جس کی عبادت مقصود ہے اور وہ ذات کائنات کی خالق و مالک ذات اللہ ہے۔

اس پیرائے میں رسول اللہ ﷺ کی ایک بہت عمدہ حدیث ہے۔

○ ((عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ ، لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسیٰ ابن مریم، فانما أنا عبده ولکن قولوا عبدالله و رسوله۔)) ۲۶

''حضرت عمرؓ بن الخطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بارے میں اس طرح گمان نہ کیا کرو جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ ابن مریم کی طرح گمان کیا میں تو محض اللہ کا عبد اور اس کا رسول ہوں۔''

اس حدیث سے صاف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ اللہ کے ''عبد'' ہیں تو ایک انسان ''عبد'' کا ''عبد'' کیسے ہو سکتا ہے۔اسی اصول کا اطلاق اپنے نام سے قبل لفظ ''غلام'' لگانے پر ہوتا ہے۔عربی لغت کے مطابق لفظ ''غلام'' کے معنی ''بیٹا، لڑکا اور نوکر'' کے ہیں۔ ۲۷ اب اگر کوئی اپنا نام ''غلام محمد'' محمد ﷺ کا بیٹا ہونے کی نیت یا نسبت سے رکھتا ہے تو یہ نسبت قرآن حکیم کے اس فیصلے کے خلاف ہے جس میں ارشاد ہے۔

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾

(الاحزاب:۴۰)

اس مقام پر رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ

کہ ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے'' کا اطلاق ہو سکتا ہے کہ اگر تو نام ''غلام محمد'' اس نیت سے رکھا کہ اس سے محمد ﷺ کا بیٹا مراد ہو یہ قرآن حکیم کے فیصلے کے خلاف ہے اور اگر نیت میں ''غلام'' کے معنی ''نوکر'' یا ''عبد'' کے ہیں تب بھی یہ نیت اور نسبت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لیے غلط ہے کہ کوئی شخص اس کا غلام نہیں ہوسکتا جو پہلے ہی کسی کا غلام ہو۔ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں قرآن حکیم بہت واضح انداز میں بتا چکا ہے کہ آپ ﷺ بحیثیت ''عبد'' اللہ کے غلام ہیں اب غلام کا غلام ہونا اللہ کے نزدیک مناسب نہیں ہے۔

لہٰذا غلام احمد، غلام مصطفےٰ، غلام نبی، غلام رسول، غلام حسن، غلام حسین، غلام علی اور اس طرح کے دوسرے نام شرکیہ مفہوم رکھتے ہیں کیونکہ ایک مسلمان کو اللہ کا غلام اور بندہ ہونے کی بجائے کسی کا غلام نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہی عمل انبیاء اور ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی سنت اور اتباع ہے۔

علامہ ابن حجر الہیثمی الشافعی نے اپنی مشہور کتاب ''تحفۃ المحتاج'' میں لکھا ہے کہ ''عبدالنبی'' عبدالرسول، عبدلاحسن، عبدلاڈار، عبدالشمس اور اس طرح کے دوسرے نام حرام ہیں۔ ۲۸

ملا علی قاری حنفی نے بھی اپنی کتاب ''مرقاۃ المفاتیح'' میں لکھا ہے کہ اللہ کے اسماء مبارکہ کے علاوہ کسی بھی دوسرے کے نام کے ساتھ عبد یا غلام لگا کر نام بنانا واضح شرک ہے۔ ۲۹

منصور بن یونس البہاقی الحنبلی نے بھی اپنی کتاب ''شرح زاد المستنقیع'' میں اسی طرح کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ۳۰

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اگر اللہ کے اسماء کے علاوہ کسی دوسرے کے نام کے ساتھ عبد یا غلام لگا کر نام کی ترکیب بنانے میں نیت اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی کا حصول ہی ہو تب بھی ایسے اسماء شرک کے شبہ سے پاک نہیں ہیں۔ ۳۱

اسی طرح برصغیر پاک و ہند میں ناموں کے ضمن میں ایک اور بھی ترکیب استعمال کی جاتی ہے کہ نام کے ساتھ فارسی زبان کا ایک لفظ ''بخش'' لگا لیا جاتا ہے۔ جس کے فارسی زبان میں معنی ''تحفہ'' کے ہیں۔ اس ترکیب سے یہاں پر خدا بخش (خدا کا تحفہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحیم بخش (رحیم (اللہ) کا بخشا) الٰہی بخش (الٰہ (اللہ) کا بخشا) کے نام رکھ لیے جاتے ہیں۔ اگرچہ ایسے نام اپنے معنی و مفہوم میں رکھے جاتے ہیں کہ وہ شخص اللہ کا بخشا ہے تو اس نیت سے جائز ہو سکتے ہیں لیکن اگر یہی لفظ "بخش" اللہ کی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ ترکیب بنا کر نام بنایا جائے تو شرک ہوگا۔ مثلاً نبی بخش (نبی کا بخشا)، پیر بخش (پیر کا بخشا)، ولی بخش (ولی کا بخشا) حسن بخش (حسن کا بخشا)، علی بخش (علی کا بخشا) وغیرہ۔ برصغیر میں چند اور نام بھی معروف ہیں مثلاً پیراں دتہ۔ ولی دتہ۔ (یعنی پیر یا ولی نے دیا) یہ اسماء بھی عقیدۂ شرک پر مبنی ہیں۔ البتہ "اللہ دتہ" کسی کا نام ہو تو جائز اور ٹھیک ہو سکتا ہے کیونکہ کائنات میں اللہ کے علاوہ کسی پیر یا ولی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی کو بیٹا یا بیٹی دے سکے۔ اس لیے "پیراں دتہ" یا "ولی دتہ" جیسے اسماء شخصیت پر مثبت اثرات مرتب نہیں کر سکتے۔

اللہ رب العزت کی نگاہ میں سب سے ناپسندیدہ ترین ناموں میں سے "ملك الاملاك"، "سلطان السلاطین" اور شہنشاہ بھی ہیں۔ "بخاری" اور "مسلم" دونوں کتب حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت ہے۔

○ ((قال رسول الله ﷺ ان اخنع اسم عندالله رجل تسمى "ملك الاملاك" وفي رواية: اخنى۔ بدل اخنع ، وفي رواية المسلم: اغيظ رجل عندالله يوم القيامة و اخبثه رجل كان يسمى: "ملك الاملاك" لا ملك الا الله۔")) ۳۲

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ ترین نام "ملک الاملاک" ہے۔ مسلم کی روایت کے مطابق قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے قابل نفرت اور بدترین شخص وہ ہوگا جس کا نام "ملک الاملاک" ہوگا کیوں کہ اللہ رب العزت کے علاوہ کوئی دوسرا "ملک" یعنی بادشاہ نہیں ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ بالا حدیث سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ''حکیم الحکم'' (منصفوں کا منصف) قاضی القضاۃ (قاضیوں کا قاضی) بھی مناسب نہیں ہیں۔ کیوں کہ اس طرح کے اسماء اور صفات کا حق دار اللہ رب العزت کی ذات کے علاوہ کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح بہت سے دوسرے اسماء مثلاً ''سیّد الناس'' (لوگوں کا سردار)، ''سید الکل'' (سب کا سردار) ''سید الاولاد آدم'' (اولاد آدم کا سردار) رکھنا بھی عام لوگوں کے لیے مناسب نہیں ہیں کیوں کہ اس طرح کے اسماء و القابات صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کو ہی زیب دیتے ہیں اور کسی کو نہیں، بعینہ ''خیر البشر'' (لوگوں میں بہترین) ''خیر الانام'' (بہترین تخلیق) ''سید البشر'' (لوگوں کا سردار) جیسے اسماء بھی صرف رسول اللہ حضرت محمد ﷺ کے ہی شایان شان ہیں اور کسی کو نہیں۔

عامۃ الناس کے لیے ابوالبشر، نبی اللہ، خلیل اللہ، کلیم اللہ، روح اللہ اور رسول اللہ جیسے اسماء رکھنا بھی کسی طور جائز نہیں ہیں کیونکہ یہ اسماء و القابات وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جلیل القدر انبیاء کو نوازے گئے ہیں۔ مثلاً ''ابوالبشر'' کا اطلاق صرف حضرت آدمؑ پر ہو سکتا ہے۔ اور کسی پر نہیں۔ ''خلیل اللہ''، ''کلیم اللہ'' ''روح اللہ'' اور ''رسول اللہ'' جیسے القابات کا اطلاق بالترتیب حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ پر ہوتا ہے اور کسی دوسرے شخص کو زیب نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی احادیث میں ایسے ناموں کو بھی ناپسند فرمایا جن کے معنی مثبت اور نیک فال ہوں۔ لیکن وہ نام لے کر اگر کوئی شخص پوچھے کہ وہ گھر میں موجود ہے؟ اور جواب دینے والا کہے کہ نہیں تو اس کے اثرات کے اعتبار سے یہ شائبہ نہ ہو کہ وہ معنوی طور پر بھی موجود نہیں ہے۔ مثلاً ''یسار'' (خوشحالی)، ''رباح'' (منافع) ''فلاح'' (کامیابی)، اور ''برکۃ'' (برکت)۔ ۳۳

اسماء کے انسانی شخصیت پر اثرات

ہر اسم میں اللہ نے ایک خاص حسن، سحر اور تاثیر رکھی ہے جس کے شخصیت پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اور وہ اثرات زندگی میں اس شخصیت سے ظاہر بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً بعض اوقات انسان اپنے نام کی لاج کی وجہ سے منکرات سے باز رہتا ہے اور خوف الٰہی کو اپنا رفیق و مددگار پاتا ہے۔ یہ سراسر اس کے نام ہی کا اثر ہے۔ انسان کا کردار، رویّہ اور روز مرّہ کے معمولات اس کے نام کی تاثیر کے تابع ہوتے ہیں۔ سیدنا رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی ''محمد'' اور ''احمد'' تھا۔ ان دونوں اسماء کا مادہ ''حمد'' ہے۔ اس مادے سے آپ ﷺ کے کم از کم چار نام مشتق ہیں محمد ﷺ، احمد ﷺ، حامد ﷺ اور محمود ﷺ۔ یہ چاروں اسمائے مبارکہ ''محمد''، ''احمد''، ''حامد'' اور ''محمود''۔ تعریف کیے گئے اور تعریف کرنے کا مفہوم رکھتے ہیں۔ ''محمد'' اسم مفعول اور احمد اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ ''محمود'' بھی اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ان تینوں اسماء میں ''حمد'' کی معنوی وسعت اور کثرت کی طرف اشارہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے یہ تینوں اسمائے مبارکہ آپ ﷺ کی کثرت تعریف وتوصیف کے مظہر ہیں۔

''محمد'' اور ''احمد'' کے معنی میں الگ الگ فرق ہے کہ ''محمد'' وہ ہے جس کی حمد و نعت جملہ اہل الارض والسمٰوات نے سب سے بڑھ کر کی ہو اور احمد وہ ہے جس نے رب السمٰوات و الارض کی حمد وثناء جملہ اھل الارض و السمٰوات سے بڑھ کر کی ہو۔ لہٰذا اسم پاک علم بھی ہے اور صفت بھی۔ وہ اپنے معانی کے اعتبار سے کمالات نبوّت پر دال بھی اور مدلول بھی۔ ۳۴

''حامد'' بھی ''حمد'' مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی شایان شان حمد وثنا کرنا ہے۔

''محمد'' کے ذریعے رسول اللہ ﷺ ''محمود'' ہوئے اور ''احمد'' کے ذریعے ''حامد'' جو کہ کمال درجہ کا حامد ہوتا ہے۔ ''محمد'' میں آپ ﷺ کی ''محمودیت'' کی طرف اشارہ ہے کیونکہ ''محمد'' کمال درجہ کا ''محمود'' ہوتا ہے۔

''احمد'' ہمہ وقت حمد الٰہی میں مگن رہتا ہے اور ''محمد'' وہ ہے کہ جس کی باری تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہمہ وقت حمد فرماتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ حضور اکرم ﷺ کا غالب مقام آسمانوں پر "حامد" کا رہے اور زمین پر "محمود" کا، اس لیے آسمانی نام "احمد" رکھا گیا اور زمینی نام "محمد"۔

اللہ نے چاہا کہ زمین پر ہر کوئی اُس کے نبی ﷺ سے محبت کرے اور آپ کی شان محبوبیت کو اجاگر کرے۔ اس لیے زمینی نام "محمد" رکھتے ہوئے آپ ﷺ کی شان محبوبیت کو اجاگر کیا گیا۔ اور آسمان پر چاہا کہ حضور اکرم ﷺ کی شان حامدیت ابھر کر رہے اور آپ ملائکہ میں سب سے بڑے "حامد" رہیں اس لیے باری تعالیٰ نے وہاں آپ ﷺ کا نام "احمد" رکھا۔[۳۵]

ان تمام دلائل سے اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ذات وصفات اقدس اور سیرت و کردار پر آپ ﷺ کے اسمائے گرامی کی معنویت کے اثرات واضح طور پر غالب نظر آتے ہیں۔ اگر آپ ﷺ "محمد" اور "محمود" ہیں تو اپنی سیرت و کردار کی وجہ سے کل ارض وسمٰوات میں تعریف کیے جاتے تھے اور کیے جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی ہر بات ہمارے لیے آخری سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسماء کی اسی اہمیت اور فضیلت کی بنا پر آپ ﷺ نے اچھے نام رکھنے پر زور دیا۔ کیوں کہ انسان جس طرح کا نام رکھتا ہے اس کی شخصیت پر کسی قاعدے اور قانون کے مطابق تو نہیں مگر عمومی طور پر ویسے ہی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ نیک معنی کے حامل نام شخصیت کو نیکی کی طرف مائل کرتے ہیں اور برائی سے حتی الامکان دور رکھتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ شعور اور ایمان کی دولت سے بھی فیض یاب ہو۔ بالفرض کسی کا نام عبداللہ ہے تو جب تک اللہ پر اور اس کے عبد ہونے پر ایمان ہی نہیں ہوگا تو عبدیت کا احساس اور اظہار کیسے ہوگا۔ لہٰذا نام کی اثر آفرینی کے لیے ایمان کا خمیر ضروری ہے۔

رسول اللہ ﷺ اپنے کمال فہم اور شعور کی بنا پر اسماء کی اہمیت کو سمجھتے تھے کہ شخصیت پر ان کا گہرا اثر ہوسکتا ہے اس لیے ہمیشہ آپ ﷺ نے نہ صرف اچھے نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھنے کی تلقین کی بلکہ اسی بنا پر منفی معنویت کے حامل نام رکھنے والے افراد کے ناموں کو بدل دیا تھا۔

○ ((قال سعيه بن المسيب، عن أبيه، عن جده.، قال أتيت إلى النبى ﷺ فقال ما اسمك؟ قلت: حزن، فقال أنت سهل قال: لاأغير اسماً سمانيه أبى۔ قال ابن المسيب: فمازالت تلك الحزونة فينا بعد۔)) ٣٦ـ

''حضرت سعید بن المسیب اپنے والد اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (یعنی راوی کے دادا) ایک دن حضور اکرم ﷺ کے پاس گئے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا ''تمہارا نام کیا ہے؟'' میں نے کہا ''حزن''۔ (یعنی بہت سخت اور کھردری زمین)۔ انھوں نے ارشاد فرمایا تم ''سہل'' (یعنی بہت آسان اور نرم) ہو۔ لیکن (راوی کے دادا) کہنے لگے میں اپنا نام تبدیل نہیں کروں گا۔ ابن المسیب کہتے ہیں ان کے دادا کے لہجے میں یہ ترشی اور سختی کا جواب یقیناً ان کے نام کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔''

نامناسب ناموں کے بھیانک اثرات کے بارے میں امام مالک کی موطا میں ایک روایت یوں بیان کی گئی ہے۔

○ ((عن يحيى بن سعيد: أن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال لرجل: ما اسمك؟ قال جمرة، قال إين من؟ قال إبن شهاب، قال ممن؟ قال: من الحرقة، أين مسكنك، قال: بحرة النار، قال يأيتها؟ قال: بذات لظى، قال عمر: ادرك أدرك أهلك فقد احترقوا، فكان كما قال عمر، حذه رواية مالك ـ)) ٣٧ـ

یحیٰ بن سعید سے روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوچھا آپ کا نام کیا ہے۔ اس نے جواب دیا جمرہ (آگ) انہوں نے پھر پوچھا تم کس کے بیٹے ہو۔ اس نے کہا ''ابن شہاب'' (شعلہ) کا، انہوں نے پھر پوچھا کہاں سے تعلق رکھتے ہو۔ اس نے بتایا ''الحرقہ'' (جلنے) سے۔ انھوں نے مزید پوچھا تمہارا گھر کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا ''بحرۃ النار'' میں (یعنی آگ کی انتہائی حرارت اور گرمی میں)۔ آپؓ نے آخری مرتبہ پوچھا اس کے کون سے حصے میں؟ اس نے جواب دیا ''بذات لظی'' (یعنی شعلوں والے حصے میں)۔ عمرؓ کہنے لگے ''جاؤ اور دیکھو کہ تمہارے لوگ آگ میں جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ حقیقت میں ایسے ہی ہوا جیسے عمرؓ نے کہا تھا۔ راوی نے کہا، واپسی پر اس نے دیکھا کہ وہ لوگ واقعی جل کر راکھ ہو گئے تھے۔

اس روایت سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ اپنی دانش مندی اور دوراندیشی کی بنا پر یہ سمجھ گئے تھے کہ اس خاندان کا آگ میں جلنا یقینی ہے کیوں کہ ان سب کے نام اپنی علتوں میں آگ کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھے۔ جس طرح ایک سچے اور متقی شخص کے منہ سے نکلنے والے الفاظ اثر رکھتے ہیں اس طرح حضرت عمرؓ کے منہ سے جو الفاظ نکلے انھوں نے بھی اپنا اثر ظاہر کر کے دکھا دیا۔ اِس ساری بحث سے ہم بخوبی اس حقیقت کا ادراک کر سکتے ہیں کہ بُرے ناموں کے اثرات بھی کس قدر بُرے ہو سکتے ہیں۔

نواسۂ رسول حضرت حسینؓ مدینہ سے کوفہ کی طرف بڑھتے ہوئے جب دریائے فرات کے کنارے پہنچے تو اس جگہ کا نام پوچھا جب ان کو بتایا گیا کہ اس جگہ کا نام ''کربلا'' ہے تو آپؓ چونکے اور فرمایا ''کربلا''، یعنی ''کرب''، ''بے چینی، تکلیف، اذیت''؟ اور ''بلا'' ''آہ و بکا''؟ [۳۸]

اسی طرح تاریخ اسلام میں ہمیں ایک نام ''وحشی'' کا بھی ملتا ہے۔ وحشی کے معنی جنگلی، ظالم اور بڑے سنگدل اور خونخوار قسم کے ہیں۔ اس لفظ کا معنوی اثر اس طرح سامنے آتا ہے کہ ''وحشی'' نام کا یہی شخص تھا جس نے اسلام قبول کرنے سے پہلے اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دشمنی میں غزوۂ احد کے دوران عم رسول حضرت حمزہؓ کو بڑی بے دردی اور خوں خواری سے شہید کیا تھا۔ اور اسی وحشی نے جب اسلام قبول کر لیا تو اس بے رحمی اور بے دردی کے ساتھ مسلیمہ کذاب جس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اسے بھی قتل کر دیا تھا۔ ظاہر ہوا کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے اور بعد اس وحشی کے کردار پر اس کے نام کا اثر لازمی غالب رہا۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ناموں کے انتخاب کے موقع پر ان کے معنوی اثرات کا بخوبی احساس اور ادراک پیش نظر رہے۔ کیونکہ برے ناموں کے مشاہدے میں برے اثرات ہی مرتب ہوتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ برائی از خود اور برے الفاظ ہمیشہ مشکلات اور مصائب کا باعث ہوا کرتے ہیں۔

○ ((قال ابو عمر: وقد قال النبیﷺ البلاء موکل بالقول۔)) ۳۹

''ابو عمرؒ کہتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے منہ سے نکلنے والے الفاظ بھی اس کے مصائب وآلام کے بڑی حد تک ذمہ دار ہوتے ہیں۔''

اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ اچھے نام، اچھے گمان، اچھی امید اور اچھے ارادے رکھنے کی تلقین کی۔ بہت سے لوگ اچھے گمان اور اچھی امیدیں رکھنے کی وجہ سے ہی نوازے جاتے ہیں۔ اللہ رب العزت کسی شخص سے ویسا ہی معاملہ فرماتا ہے جیسی وہ اس سے امید اور توقع رکھتا ہے۔ لہٰذا کسی شخص کا نام بھی ایسا ہی ہونا چاہیے جس میں اچھی امید اور نیک عزائم پنہاں ہوں۔ نام کے معنی ایسے نہیں ہونے چاہئیں جس میں کوئی گناہ یا اللہ کی نافرمانی کا پہلو نکلتا ہو۔

بعض اوقات زبان سے نکلنے والے الفاظ بھی اپنا ردّعمل رکھتے ہیں۔ اس لیے زبان سے الفاظ کا استعمال سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے جس طرح جب ہم سے کوئی بچھڑتا ہے تو ہم یہ نہیں کہتے کہ ''جاؤ'' بلکہ ہم اس طرح کہتے ہیں ''اللہ حافظ''، ''خدا حافظ'' یا ''پھر ملیں گے''۔ ''جاؤ'' کہنے کی بجائے ان الفاظ کا تاثر محبت آمیز ہے۔ اسی پیرائے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے۔

○ ((لا يقل أحد كم: خبثت نفسي، ولكن ليقل: لقست نفسي۔)) ۴۰ؔ

”تم میں سے کوئی اس طرح نہ کہے میرا دل خراب ہو گیا بلکہ اس طرح کہے کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔“

ابن الجوزی کہتے ہیں۔

○ ((والله سبحانه بحكمة في قضائه، وقدره يلهم النفوس أن تضع الاسماء على حسب مسميا تها، لتناسب حكمته تعالىٰ بين اللفظ، كما تناسبت بين الاسباب و مسمياتها۔)) ۴۱ؔ

”اللہ رب العزت نے اپنی حکمت و بصیرت کے ساتھ ہمیں اس چیز کا فہم عطا کیا کہ نام اس طرح کے رکھے جائیں جو صوتی اور معنوی طور پر بھی مماثلت رکھتے ہوں۔“

ابوالفتح ابن جنی کہتے ہیں۔

○ ((ولقد مربي دهر و أنا أسمع الاسم، لا ادري معناه فآخذ معناه من لفظه، ثم أكشفه، فإذا هو ذلك بعينه أوقريب منه۔)) ۴۲ؔ

”بہت عرصہ پہلے میں کچھ ایسے نام بھی سنتا تھا جن کے معنی مجھے سمجھ نہیں آتے تھے لیکن میں ان کا معنی و مفہوم الفاظ کے صوتی اثرات سے اخذ کرتا تھا۔ بعد میں پتہ چلتا کہ میرے اخذ کیے ہوئے معنی اصل معانی سے ملتے جلتے یا قریب ترین ہی ہوتے تھے۔“

یہ بھی مشاہدہ ہے کہ اچھے نام اچھے نصیب ظاہر کرتے ہیں۔ اچھے نام کے حامل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شخص کی زندگی بھی عام طور پر اچھی ہی ظاہر ہوتی ہے اور اس کا واضح ثبوت رسول اللہ ﷺ کے اسماء مبارکہ ہیں۔ آپ ﷺ کی پیدائش مبارک کے بعد آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب، آپ کو کعبہ میں لائے۔ وہاں پر موجود لوگوں نے پوچھا پوتے کا نام کیا رکھا ہے۔ حضرت عبدالمطلب نے فرمایا ''محمد'' (بہت زیادہ تعریف کیا گیا)۔ قریش کے لیڈروں نے اس پر حیرت کا اظہار کیا اور کہا کہ پہلے تو ہم نے کبھی ایسا نام نہیں سنا۔ کیونکہ اس وقت لوگ عام طور پر اپنے بچوں کے نام دیوی اور دیوتاؤں کے نام پر رکھتے تھے۔ اس پر حضرت عبدالمطلب نے جواب دیا تم گواہ رہنا میرے پوتے کی دنیا جہان میں سب سے زیادہ تعریف کی جائے گی۔ اور آج حضرت عبدالمطلب کی وہ پیش گوئی بالکل سچ ثابت ہوئی ہے۔ کلام الٰہی خود گواہی دیتا ہے کہ اللہ رب العزت خود، ملائکہ اور تمام اہل ایمان نبی ﷺ پر درود کی صورت میں تعریف و ثنا کرتے ہیں اور یہ اعزاز کائنات میں اور کسی بھی شخص کو نصیب نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کے زمانے میں عربی رواج تھا کہ جب کسی کے بچہ پیدا ہوتا، دیہات کی بدوی عورتیں آتیں اور نومولود بچوں کی پرورش اور دودھ پلانے کی غرض سے ان کو ہمراہ لے جاتیں، آپ ﷺ کی پیدائش مباک کے موقع پر ایک خاتون آئی اور آپ ﷺ کو دودھ پلانے اور پرورش کی غرض سے اپنے ساتھ لے جانا چاہا۔ دادا حضرت عبدالمطلب نے نام پوچھا۔ تو جواب ملا۔ ''حلیمہ'' حضرت عبدالمطلب نے پوچھا آپ کس قبیلے سے آئی ہو۔ جواب آیا۔ ''میں بنو سعد'' سے تعلق رکھتی ہوں۔ اس پر حضور ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے اظہار اطمینان کے طور پر فرمایا ''کیا خوب، کیا خوب''۔ ''حلیمہ! نرم خو، اور ''سعد'' (خوش قسمت)۔ اس کا مطلب ہے ان دونوں اسماء کی تاثیر اس میں جمع ہے۔ اس پر تسلی و تشفی پا کر کائنات کے سب سے مکرم و محترم اور مقدس نومولود کو حضرت حلیمہ کی جھولی میں ڈال دیا گیا۔[۳۴]

رسول اللہ ﷺ کی زندگی مبارکہ کے کئی اور اہم واقعات بھی اسماء کی اہمیت اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاثیر کو یوں واضح کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کافروں کی سخت دشمنی کی بنا پر مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے اور آپ نے چھپ کر ہجرت کا سفر شروع کیا تو اس دوران کافروں کی طرف سے آپ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خبر دینے والوں کو سو اونٹ انعام دینے کا اعلان کیا گیا۔ رسول اکرم ﷺ کو اس وجہ سے نہایت دانشمندی کے ساتھ یہ سفر سیدھے راستوں کی بجائے سنگلاخ چٹانوں اور بیابان جنگلوں سے طے کرنا پڑا۔ سخت مشکلات اور مصائب سے دوچار ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ ایک مقام پر کچھ ستانے کے لیے بیٹھ گئے۔ اچانک سامنے سے ایک آدمی آ گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام پوچھا اس نے جواب دیا۔ ''بریدہ'' (نہایت ٹھنڈا، ٹھنڈی جگہ)۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے فرمایا ''ہم ایک ٹھنڈی جگہ پر پہنچ گئے ہیں اور ہماری تکلیف دہ مشکلات بھی اب سرد ہو گئی ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے دوبارہ اس کے خاندان کے بارے میں دریافت فرمایا۔ اس نے جواب دیا۔ ''بنو اسلم'' (محفوظ، پُرامن) اس پر رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے فرمایا ''اب ہم محفوظ اور پرامن ہیں'' رسول اللہ ﷺ نے مزید اس کے قبیلے کے بارے میں پوچھا تو اس شخص نے جواب دیا ''سہم''(تیر)۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا ''اب تمہارے اوپر سے خطرات کا تیر گزر گیا۔'' ؎؎؎

اسی طرح جب رسول اللہ ﷺ مدینہ سے ایک مرتبہ اپنے صحابہ کے ساتھ عمرہ ادا کرنے کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں ''حدیبیہ'' کے مقام سے حضرت عثمان بن عفانؓ کو قریش مکہ کے پاس بھیجا تاکہ وہ انہیں آپ ﷺ اور صحابہ کے مکہ آنے کی غرض کو واضح کر دیں کہ صحابہ سمیت رسول اللہ ﷺ کا یہ سفر محض عمرہ ادا کرنے کی نیت سے ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ آپ ﷺ حدیبیہ کے مقام پر ہی حضرت عثمانؓ کا انتظار کرنے لگے۔ جب حضرت عثمانؓ کو واپس آنے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر معمولی تاخیر ہوگئی تو وہاں پر موجود صحابہ میں سے ہر کوئی سوچنے لگا شائد حضرت عثمانؓ کو مکہ والوں نے شہید کر دیا ہے۔ اس پر تمام صحابہ نے وہاں ایک درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر مکہ والوں سے حضرت عثمانؓ کا بدلہ لینے پر بیعت کی۔ عین اُسی موقع پر حضرت عثمانؓ وہاں واپس پہنچ گئے۔ اور ان کے ساتھ امن کی تجویز لے کر قریش کا ایک نمائندہ بھی آیا تھا اس شخص کا نام ''سہیل'' (آسان ترین) تھا۔ یہ سن کر اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ''اب آپ کا کام آسان ہوگیا۔ ۴۵؎ اس موقع پر ہی حکمت عملی کے طور پر ''معاہدہ حدیبیہ'' طے پایا۔ یہاں پر بھی نام کا اثر قابل غور ہے اگرچہ معاہدہ کی شرائط مسلمانوں کے لیے بظاہر سخت اور غیر موافق تھیں لیکن آخر کار یہ معاہدہ ایک بڑی فتح کا سنگ بنیاد تھا اور قرآن حکیم نے اس کو ''فتح مبین'' ۴۶؎ کے نام سے ذکر کیا ہے۔ یعنی ایک ''واضح فتح''۔

تاریخ اسلام سے اسماء کی اثر آفرینی کے متعلق مثال یہ ہے۔

- ((وقال عوانة بن الحكم: لما دعا ابن الزبير إلىٰ نفسه، قام عبدالله بن المطيع ليبيع، فقبض عبد الله بن الزبير يده، وقال لعبيد الله بن علی بن ابی طالب: قم فبايع، فقال عبيد الله: قم يا مصعب فبايع، فقام فبايع، فقال الناس: أبى أن يبايع ابن مطيع، وبايع مصعبا، ليجدن فی أمره صعوبة.)) ۴۷؎

عوانہ بن حکم روایت کرتے ہیں کہ جب ابن زبیر نے اپنے خلیفہ ہونے کا دعویٰ کیا تو عبداللہ بن المطیع بیعت لینے کے لیے اٹھے تو عبداللہ بن زبیر نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا اور عبید اللہ بن علی بن ابی طالب سے بیعت کے لیے کہا۔ لیکن عبید اللہ بن علی بن ابی طالب نے کہا، مصعب اٹھو اور بیعت لو۔ لہٰذا وہ اُٹھے اور بیعت لی۔ اس پر موجود لوگوں نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ''ابن زبیر نے ابن المطیع (فرماں بردار۔ وفادار) کی بیعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبول کرنے سے انکار کر دیا اور مصعب (سختی، مصیبت) کی بیعت قبول کر لی۔ اب یہ سختیوں اور مصیبتوں کا ہی سامنا کرے گا۔ تاریخ اس پر شاہد ہے کہ ابن زبیر سختیوں، پریشانیوں مصیبتوں میں ہی گھرے رہے۔ اسماء کے معانی کی اثر آفرینی یہاں بھی قابل غور ہے۔

اس تمام بحث سے ہم یہی نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ زندگی اور موت کے دوران اچھے اور برے ناموں کے اثرات ہوتے ہیں اور وہ ظاہر بھی ہوتے ہیں۔ اسماء، معانی کے قالب ہوتے ہیں اور ان پر روشنی ڈالتے ہیں۔ پس حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ الفاظ و معانی کے درمیان ایک خاص ربط ہو اور دونوں میں اجنبیت نہ ہو۔

کچھ اسماء کے اثرات کا ظہور تکوینی ہے اور کچھ کا تشریعی:

اسماء کے اثرات کا ہر شخص پر ظاہر ہونا کوئی یقینی یا اصولی بھی نہیں ہے۔ کچھ اسماء کے اثرات تکوینی ہیں۔ اور کچھ کے تشریعی۔ یعنی جس طرح انسان کی زندگی کا معاملہ ہے کہ کتنی ہے۔ موت کب اور کہاں آنی ہے۔ بیماری کب، کونسی اور کہاں آنی ہے۔ شفا کب، کتنی اور کہاں سے آئے گی۔ عزت کب، کتنی اور کہاں سے ملے گی۔ رزق کب، کتنا اور کہاں سے ملے گا۔ ان تمام باتوں کا ظہور تکوین میں ہے۔ ان تمام معاملات میں انسان کا اپنا کوئی اختیار یا مداخلت نہیں ہے۔

اسی طرح اگر رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی ''محمد'' ہے اور یہ اسم اگر اپنے معنوی اثرات میں سچ ثابت ہو رہا ہے کہ اللہ رب العزت خود، ملائکہ اور اپنے بیگانے عام انسان آپ ﷺ کی کسی نہ کسی حوالے سے تعریف و ثنا کرتے ہیں اور آپ ﷺ واقعی ''محمد'' ثابت ہوئے ہیں تو یہ بھی تکوین میں تھا کہ آپؐ اپنے نام کے مطابق سب سے زیادہ تعریف کیے جائیں گے۔ اس میں ہم چاہیں یا نہ چاہیں۔ اللہ رب العزت خود اور ملائکہ آپ ﷺ کی حمد و ثنا سے رُک نہیں جائیں گے۔ اس ضمن میں ہماری مثبت یا منفی ہر دو طرح کی مداخلت بے اثر رہے گی اور اس اسم پاک کا اثر سدا بہار رہے گا۔ کیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اس اسم پاک کا اثر اور اس کا ظہور رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اب جس کا بھی نام ''محمد'' ہوگا وہ بھی آپ ﷺ ہی کی طرح زمانے میں بہت تعریف کیا جائے گا۔ کسی دوسرے شخص کا نام ''محمد'' ہونے پر معنوی نتائج کے لیے تشریعی مداخلت ضروری ہوگی۔ جس سے مراد یہ ہے کہ اس شخص میں سب سے پہلے شریعت کے بنیادی تقاضے کے مطابق ایمان اور دوسرا تقویٰ سے متصف ہونا ضروری ہے۔ جب کسی شخص کے نام کے ساتھ ایمان اور تقویٰ کی حلاوت ہوگی تب نام کے معنوی اور صفاتی اثرات کا ظہور بھی قابل مشاہدہ ہو گا۔

اس فلسفے کی مثال یہ بھی ہے کہ قرآن حکیم کی خیر و فلاح کی دعوت تمام انسانوں کے لیے ہے۔ جس میں اچھے برے کافر و مشرک تمام داخل ہیں۔ لیکن اس کی ہدایت سے فیض یاب وہی ہوں گے جو متقی پرہیز کار ہوں گے۔ جس طرح آغاز قرآن میں اعلان کیا گیا۔

﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ (البقرۃ:۲)

''یہ وہ کتاب ہے جو ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے اور متقین کے لیے ہدایت ہے۔''

اس کی ہدایت اللہ کے نظام تشریعی کو اختیار کرتے ہوئے ایمان اور تقویٰ کے ساتھ مشروط ہے۔ اسی طرح کوئی شخص کتنا ہی صالح نام رکھ لے اس کے اثرات کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک ایمان اور تقویٰ کی حلاوت اس نام کی شخصیت میں شامل نہیں ہوگی۔

عام مشاہدے میں یہ بات یقینی طور پر آ سکتی ہے کہ ایک شخص کا نام عبداللہ (اللہ کا غلام) ہو اور وہ غیر اللہ سے بھی امیدیں وابستہ رکھتا ہو یا قبروں، مزاروں کو سجدے کرتا ہو، ایک شخص کا نام صالح (نیک) ہو اور وہ کسی کی جان، ... اور عزت و آبرو کا دشمن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہو۔ ایک شخص کا نام عادل ہو اور وہ لوگوں پر ظلم بھی کرتا ہو۔ ان صورتوں میں لازمی حقیقت یہی ہے کہ ایسے ناموں کے حامل افراد میں ایمان اور تقویٰ کی حلاوت شامل نہیں ہے۔ ورنہ مٹی کا نام سونا رکھ دینے سے وہ سونا نہیں بن جائے گی نہ اس میں سونے کے اثرات ظاہر ہونگے۔ شراب جو حرام ہے اور مضر صحت ہے اگر اس کا نام اسلامی شراب رکھ دیا جائے تو نہ وہ حلال ہو جائے گی اور نہ ہی پاک۔ اسی طرح اگر کسی کافر و مشرک کا نام عبداللہ بھی رکھ دیا جائے تو اس کی ذات میں اللہ کی غلامی کے اثرات کا ظاہر ہونا لازمی نہیں ہے۔

اسماء کے اثرات کے حصول کے لیے نام رکھنے سے پہلے اسم کی معنویت کا شعور ضروری ہے۔ اس کے بعد نہایت شعور اور بصیرت کے ساتھ اس اسم کی ماہیت کے مطابق موسوم کی تربیت ضروری ہے اور سب سے آخر میں اس شخصیت کا اپنا تقویٰ پر مبنی سیرت و کردار ضروری ہے۔

نام رکھتے وقت صرف صوتی حسن کو یا اس کی انفرادیت کو پیش نظر نہیں رکھنا چاہیے بلکہ معنویت کا متقدم ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ممکن نہیں کہ کسی کا ''شاہ عالم'' نام رکھ کر یہ توقع کی جائے کہ وہ لازمی کائنات کا بادشاہ ہی ثابت ہو۔ جہانگیر نام رکھ کر دنیا کا فاتح ہونے کی ہی توقع رکھی جائے۔ ایسی توقعات کا ہر شخص سے پورا ہونا قانون فطرت کے منافی ہے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات باب:۱

۱۔ اصفہانی، راغب، علامہ۔ المفردات بالفاظ القرآن۔ دارالشامیہ، بیروت۔لبنان۔ ۱۴۱۶ھ،ص ۴۲۸

۲۔ ابن منظور، علامہ۔اللسان العرب، دارالاحیاء التراث العربی، بیروت۔ لبنان، ۱۴۱۶ھ، ج ۶، ص ۳۸۰

۳۔ ابراہیم مصطفٰے واصحابہ۔ المعجم الوسیط۔ المکتبۃ العلمیہ، تہران۔ ج ۱، ص ۴۵۵

۴۔ البطرس البستانی۔ دائرۃ المعارف و ھو قاموس عام لکل فن و مطلب۔ دارالمعرفۃ بیروت۔لبنان، ج ۳، ص ۶۰۹

۵۔ قرآن حکیم البقرہ:۳۱

۶۔ قرآن حکیم الاعراف:۱۸۰

۷۔ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی۔ السنن۔ دارالفکر، بیروت، لبنان، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء

۸۔ مالک، ابن انس بن مالکؒ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی۔ الموطا۔ دارالاحیاء التراث العربی بیروت، لبنان، ۱۴۰۶ھ۔ ج ۲، ص ۹۷۳

۹۔ بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ۔ الادب المفرد۔ دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت، لبنان ۱۴۰۹ھ، ص ۸۲۳

۱۰۔ بخاری، الادب المفرد۔محولہ بالا، ص ۸۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱ مسلم، ابوالحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری۔ الصحیح۔ دار الاحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، کتابُ الآداب، باب عن التکنی بابی القاسم و بیان مایستحب من الاسماء.

۱۲ ابن القیم، الجوزیہ۔ زاد المعاد فی ھدی خیر العباد۔ قاہرہ و بیروت ترجمہ رئیس احمد جعفری۔ نفیس اکیڈمی اسٹریچن روڈ کراچی، ۱۹۸۲، ص ۱۷

۱۳ ابی داؤد، کتابُ الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح

۱۴ بخاری، الادب المفرد، محولہ بالا، ص ۸۲۲

۱۵ ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح

۱۶ بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبدُ اللہ بن موسیٰ۔ السنن الکبریٰ۔ مکتبہ دارُ الباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب، ۱۴۱۴ھ، ج ۹، ص ۳۰۷

۱۷ بخاری، کتاب المناسك، باب المدینہ طابةٌ

۱۸ مسلم، کتاب الحج، باب المدینة تنفی خبثها و تسمّٰی طابة و طیبة

۱۹ صحابہ، صحابیات اور عرب قبائل کے یہ تمام اسماء جو رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کر دیے تھے ابن حجر عسقلانی کی کتاب ''الاصابه فی تمیز الصحابه'' طبع دارُ الجیل بیروت، لبنان، ۱۴۱۲ھ سے ماخوذ ہیں۔

۲۰ مسلم، کتاب الآداب، باب النھی عن التّکنی بأبی القاسم و بیان ما یستحب من الاسماء

۲۱ ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء

۲۲ مسلم، کتابُ الآداب، باب استحباب تحنیك المولود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۳ مسلم، کتاب الآداب، باب النہی عن التکنی بابی القاسم و بیان ما یستحب من الاسماء

۲۴ عبدالحق محدث دہلوی۔ مدارج النبوۃ [illegible] ترجمہ مولانا عبدالحکیم [illegible] ج ۱، ص ۲۲۹

۲۵ بشیر بن محمد بن عبدالحمید المعصومی۔ اسلامی ناموں کی رہنمائی۔ الدار السلفیہ [illegible] ۱۹۹۹ء، ص ۵۹

۲۶ بخاری، کتاب الانبیاء، باب واذکر فی الکتاب مریم

۲۷ ابن منظور۔ لسان العرب [illegible]

۲۸ بشیر بن محمد بن عبدالحمید المعصومی۔ اسلامی ناموں کی رہنمائی، ص ۶۲

۲۹ محولہ بالا

۳۰ محولہ بالا

۳۱ محولہ بالا

۳۲ مسلم، کتاب الآداب، باب تحریم التسمی بملک الاملاک

۳۳ مسلم، کتاب الآداب، باب کراہۃ التسمیۃ بالاسماء القبیحۃ

۳۴ منصور پوری، قاضی محمد سلیمان سلمان۔ رحمۃ للعالمین۔ مکتبہ اسلامیہ، فیصل آباد، ج ۳، ص ۱۷

۳۵ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر۔ اسمائے مصطفیٰ۔ منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۲ء، ص ۷۶

۳۶ بخاری، کتاب الآداب، باب تحویل الاسم الی اسم احسن منہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

۳۷۔ عبدالرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی۔ المصنف۔ المکتب الاسلامی
بیروت، لبنان، ۱۴۰۳ھ، ص ۱۹۸

۳۸۔ بشیر بن محمد بن عبدالحمید المعصومی۔ اسلامی ناموں کی رہنمائی، ص ۴۸

۳۹۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت۔
تاریخ بغداد۔ دارالفکر، بیروت، لبنان، ۱۴۱۱ھ، ج ۷، ص ۳۸۹

۴۰۔ بخاری، الادب المفرد، محولہ بالا، ص ۶۱۷

۴۱۔ بشیر بن محمد بن عبدالحمید المعصومی۔ اسلامی ناموں کی رہنمائی، ص ۵۱

۴۲۔ محولہ بالا

۴۳۔ محولہ بالا، ص ۵۲

۴۴۔ محولہ بالا

۴۵۔ محولہ بالا، ص ۵۳

۴۶۔ قرآن حکیم الفتح: ۱

۴۷۔ بشیر بن محمد بن عبدالحمید المعصومی۔ اسلامی ناموں کی رہنمائی، ص ۵۳

www.KitaboSunnat.com

باب : ۲

علم الاسماء اور علم اسمائے رسول ﷺ

- انسان کو سب سے پہلے عطا کیا جانے والا علم "علم الاسماء"
- "علم آدم الاسماء کلہا" اور "اسمائے رسول"
- علم الاسماء اور اسمائے رسول: انسانی ذات و صفات کے اکمال کی بنیادی ضرورت
- مقام انسانیت
- مقام انسانی کو متعین کرنے میں غیر مذہبی نظریہ
- عظمت انسان کے تعین میں مذہبی طبقے کا رویہ
- اسلام کا تصور انسان
- کائنات میں انسان کا اعلیٰ مرتبہ و مقام: خلیفہ فی الارض
- فلسفہ تخلیق انسان کا پہلا بنیادی مقصد۔ خلافت اور اس کا لازمہ علم الاسماء
- مقاصد خلافت کی تکمیل میں علم الاسماء کی بنیادی ضرورت
- تخلیق انسان کا دوسرا بنیادی مقصد۔ عبادت اور اس کا لازمہ اسمائے رسول
- اسلام کا تصور عبادت
- روح عبادت کے ساتھ اسمائے رسول کا تعلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان کو سب سے پہلے عطا کیا جانے والا علم۔ عِلْمُ الْاَسْمَاء:

قرآن حکیم کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو جو سب سے پہلا علم عطا کیا گیا وہ علم الاسماء ہی تھا۔ کلام الٰہی کی با قاعدہ شہادت ہے:

﴿وَاِذْقَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَاتَعْلَمُوْنَ○ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ○ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَاعِلْمَ لَنَآ اِلَّامَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ○ قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ﴾ (البقرۃ: ۳۰ تا ۳۳)

''اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر ایک نائب بنانے والا ہوں تو انھوں نے کہا کیا تو ایسی ہستی بنائے گا جو زمین پر فساد اور خون ریزی برپا کرے۔ حالانکہ ہم برابر تیری تسبیح و تقدیس میں لگے ہوئے ہیں۔ ارشاد ہوا' میں وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اور اس نے آدم کو تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسماء (موجودات عالم) کا علم دے دیا۔ پھر ان تمام موجودات کو فرشتوں کے سامنے (مجسم شکل میں) پیش کر کے کہا اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو (کہ ہمارے علاوہ کسی دوسرے کو خلیفہ بنانے کی ضرورت نہیں) تو ذرا مجھے ان چیزوں (موجودات) کے نام تو بتا دو۔ (کیونکہ خلیفہ بننے کے لیے موجودات عالم سے واقفیت ضروری ہے) فرشتوں نے عرض کیا (الٰہ العالمین) تو پاک ہے ہم کو (ان چیزوں کا) کوئی علم نہیں سوائے اس کے جتنا تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ یقیناً تو ہی علیم اور حکیم ہے۔ (تب) ارشاد ہوا اے آدم ان کو ان چیزوں کے نام بتا دو۔ تو آدم نے ان کو تمام چیزوں کے نام بتا دیئے۔ اللہ نے فرمایا کیا میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ میں ہی زمین و آسمان کی تمام پوشیدہ باتوں سے واقف ہوں۔ اور ان باتوں کو بھی جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو یا چھپاتے ہو۔''

قرآن حکیم کی ان آیات میں شہادت ہے کہ ''وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا'' یعنی اللہ رب العزت نے آدم علیہ السلام کو تمام اسماء کا علم دے دیا یا تمام نام بتا دیے۔ یہ علم الاسماء کیا تھا؟ اس کا اطلاق کن چیزوں پر ہوتا ہے؟ اس پر جمہور مفسرین کی رائے یہ ہے کہ یہ موجودات عالم اور مظاہر فطرت کے نام تھے۔ کچھ مفسرین کا قول ہے کہ اس کے ساتھ اُن اشیاء کے آثار و خواص کا بھی علم دیا گیا!

علامہ شہاب الدین آلوسی بغدادی اپنی تفسیر میں مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ اس سے علوی و سفلی اور جوہری و عرضی ہر اعتبار سے موجودات عالم مراد ہیں۔

- ((وقيل المراد بها أسماء ما كان وما يكون الى يوم القيامة، وعزى الى ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما۔ وقيل اللغات، وقيل اسماء الملائكة، وقيل اسماء النجوم۔ وقال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحكيم الترمذی: اسماؤه تعالیٰ۔ وقيل وقيل وقيل۔ والحق عندی ما عليه اهل الله تعالیٰ۔ وهو الّذی يقتضيه منصب الخلافة الذی علمت، وهو أنها اسماء الاشياء علوية أوسفلية جوهرية أوعرضية۔ ويقال لها أسماء الله تعالیٰ عندهم با عتبار دلالتها عليه، وظهوره فيها غير متقيدبها، ولهذا قالوا ان اسماء الله تعالیٰ غير متناهية)) ؎۲

"اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد اُن تمام چیزوں کے نام ہیں جو واقع ہو چکی ہیں اور جو قیامت تک واقع ہونے والی ہیں اور اس قول کی نسبت حضرت ابن عباسؓ کی طرف کی گئی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد زبانیں ہیں۔ ایک قول ہے اس سے مراد فرشتوں کے نام ہیں۔ ایک قول ہے اس سے مراد ستاروں کے نام ہیں اور حکیم ترمذی نے کہا ہے کہ اس سے مراد اسمائے الٰہی ہیں۔ اسی طرح کے اور بھی اقوال مروی ہیں اور میرے نزدیک حق بات وہی ہے جس پر اہل اللہ قائم ہیں اور وہ وہی چیز ہے جو منصب خلافت کی مقتضی ہے، اور وہ یہ ہے: تمام چیزوں کے نام خواہ وہ علوی ہوں یا سفلی، جوہری ہوں یا عرضی اور انہی چیزوں کو دیگر اقوال کے مطابق اسماء اللہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ یہ چیزیں اس (کے وجود وصفات) پر دلالت کر رہی ہیں اور یہ اسماء وصفات ان میں ظاہر ہو رہے ہیں، مگر انہی میں مقید نہیں ہیں۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ اسمائے الٰہی بے پایاں ہیں۔"

علامہ ابن کثیر اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ اور مجاہد کے قول سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

- ((قال هی هذا الاسماء التی يتعارف بها النّاس: انسان و دوابّ و سماء وأرض و سهل وبحر و خيل وحمار و أشياه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذلك من الامم و غيرها)) [۳]

''یعنی فرمایا (ابن عباسؓ نے) کہ یہ وہ نام ہیں جن سے لوگ متعارف ہیں جیسے انسان، چوپائے، آسمان، زمین، میدان، سمندر، گھوڑا، گدھا اور اس جیسی دیگر انواع واقسام۔''

○ ((وقال مجاهد: اسم کل دابة و کل طیرو کل شئ)) [۴]

''مجاہد نے کہا ہے کہ اس سے مراد ہر چوپایہ، ہر پرندہ اور ہر چیز ہے۔''

صاحب تفسیر ابن کثیر لکھتے ہیں:

○ ((والصحیح انه علمه أسماء الاشیاء کلها ذواتها و صفاتها و افعالها کما قال ابن عباس حتی الفسوة الفسیة)) [۵]

''اور صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام چیزوں کے نام، ان کے ذوات، ان کی صفات اور ان کے افعال کا علم دیا تھا۔ جیسا کہ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے یہاں تک کہ گوز اور پھسکی تک کا علم۔''

اس کے بعد مفسر موصوف نے اس قول کی مزید تائید کے طور پر بخاری شریف کی اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے۔ یہ حدیث چونکہ طویل ہے ذیل میں اس کا صرف وہ ٹکڑا نقل کیا جا رہا ہے جس پر موضوع کا مدار استدلال ہے۔ اس حدیث کے مطابق لوگ قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے پریشان ہو کر سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے اس طرح مخاطب ہوں گے۔

○ ((انت ابو النّاس، خلقك الله بیده، واسجد لك ملائكة وعلّمك اسماء کل شئ فاشفع لنا عند ربّك..........)) [۶]

''آپ تمام لوگوں کے باپ ہیں۔ اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کو تمام فرشتوں سے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام بتا دیئے۔ لہٰذا آپ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کیجیے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کی تائید میں ابن کثیر نے مسلم، نسائی اور ابن ماجہ کی روایت بھی نقل کی ہے۔ پھر اس کے بعد فرماتے ہیں:

○ ((فدل هذا أنه علمه أسماء جميع المخلوقات)) ۷

''یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام مخلوقات کے اسماء سکھا دیے۔''

علامہ ابن کثیر نے جو کچھ تحریر کیا ہے وہ بہت مدلل ہے اور حدیث شریف کی تصریح کے بعد تو اس پر مزید کلام کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ اسی بنا پر اکثر مفسرین نے آیت کریمہ کا یہی مفہوم مراد لیا ہے اور اس کے متعدد پہلوؤں پر بحث کی ہے۔

علامہ زمخشری اس آیت کی تحقیق میں فرماتے ہیں کہ یہاں پر مضاف الیہ کو حذف کر کے مضاف کو اس کا قائم مقام بنا دیا گیا ہے۔

○ (((وعلم آدم الاسماء كلها) أى أسماء المسميات، فحذف المضاف اليه لكونه معلوماً مدلولاً عليه بذكر الاسماء لأن الاسم لا بدله من مسمّى)) ۸

''ناموں سے مراد چیزوں کے نام ہیں۔ یہاں پر مضاف الیہ (مسمیات) کو اسماء کے ذکر کی وجہ سے معلوم و مدلول ہونے کی بنا پر حذف کر دیا گیا ہے کیونکہ اسم کے لیے اس کا مسمی ہونا ضروری ہے۔''

اس کے بعد امام زمخشری لکھتے ہیں:

○ ((فان قلت فما معنى تعليمه أسماء المسميات؟ قلت: أراه الاجناس التى خلقها، وعلمه أن هذا اسمه فرس، وهذا اسمه بعير، وهذااسمه كذا وهذا اسمه كذا وعلمه احوالها وما يتعلق بها من المنافع الدينية والدينوية)) ۹

''اگر تم کہو کہ آدم کو چیزوں کے نام سکھانے کے کیا معنی ہیں؟ تو میں کہوں گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تخلیق کردہ تمام اجناس آدم کو دکھا دیں اور انہیں بتایا کہ یہ گھوڑا ہے، یہ اونٹ ہے اور یہ فلاں چیز ہے اور یہ فلاں اور پھر اس نے ان تمام چیزوں کے حالات، ان کے متعلقات اور دینی و دینوی تمام منافع بھی بتا دیئے۔"

علامہ جصاص (المتوفی ۳۷۰ ہجری) کہتے ہیں کہ اس لفظ (الاسماء) کے عموم میں اس کے تمام معنی داخل سمجھے جائیں گے۔

○ ((یدل علی انه علم آدم الاسماء کلها' اعنی الاجناس بمعا نیها لعموم اللفظ فی ذکر الاسماء)) ۱۰

"یہ بیان اس حقیقت پر دلالت کر رہا ہے کہ اللہ نے آدم کو تمام اسماء سکھا دیے تھے۔ یعنی اس لفظ کے عموم کی بنا پر اپنے تمام تر معنی و مفاہیم سمیت۔"

اس کے بعد بطور دلیل علامہ جصاص لکھتے ہیں:

○ ((وانه علمه ایاها بمعانیها اذلا فضیلة فی معرفة الاسماء دون المعانی، وهی دلالة علی شرف العلم وفضیلة)) ۱۱

"اور اس نے یہ تمام اسماء اپنے معانی و مفاہیم کے ساتھ سکھا دیئے ہیں کیوں کہ بغیر معنی کے محض اسماء کی پہچان فضیلت کی کوئی بات نہیں ہے اور یہ چیز علم کے شرف اور اس کی فضیلت پر دلالت کر رہی ہے۔"

امام رازی (۵۴۴/۶۰۶ ہجری) اس لفظ "الاسما" کے اشتقاق اور اس کے لغوی مفہوم پر بحث کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

○ ((من الناس من قال قوله و علم ادم الاسماء کلها أی علمه صفات الاشیاء و نعو تها و خواصها۔ والد لیل علیه ای الاسم اشتقاقه اما من السمة أو من السمو۔ فان کان من السمة کان الاسم هوالعلامة، وصفات الاشیاء و نعو تها

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و خواصها دالة على ماهياتها۔ فصّح ان يكون المراد من الاسماء الصفات۔ وان كان من السمو فكذلك لان دليل الشئ كالمر تفع على ذلك الشئ۔ فان العلم بالدليل حاصل قبل العلم بالمدلول۔ فكان الدليل اسمى فى الحقيقة۔ فثبت أنه لا امتناع فى اللغة ان يكون المراد من الاسم الصفة۔)) ۱۲؎

''بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ''وعلم ادم الاسماء کلّها'' سے مراد چیزوں کی صفات، ان کی تعریفیں اور ان کے خواص ہیں اور اس پر دلیل یہ ہے کہ لفظ اسم یا تو ''سمۃ'' سے مشتق ہوگا یا ''سمّو'' سے۔ اگر اس کو ''سمۃ'' سے مشتق قرار دیا جائے تو وہ ''علامت'' کے معنی میں ہوگا چونکہ چیزوں کی صفات، ان کی تعریفیں اور ان کے خواص ان کی ماہیات پر دلالت کرتی ہیں اس لیے اشیاء سے مراد ان کی صفتیں مراد لینا درست ہوگا۔ اور اگر اس کو ''سمّو'' سے مشتق قرار دیا جائے تب بھی اس سے یہی مراد ہوگا۔ کیوں کہ کسی چیز کی دلیل اس چیز سے بلند ہوتی ہے۔ اس لیے کہ دلیل کا علم مدلول سے پہلے حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا دلیل حقیقتاً زیادہ بلند ٹھہری۔ اس طرح ثابت ہوا کہ لغت کی رُو سے اسم سے مراد (اس کی) صفت مراد لینا ممنوع نہیں ہے۔''

علامہ رشید رضا (۱۲۸۲/۱۳۵۴ ہجری) نے اس موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے علم الاسماء کا فلسفہ اس طرح بیان کیا ہے۔

○ ((وعلم اٰدم الاسماء كلّها" اى اودع فى نفسه علم جميع الاشياء من غير تحديد ولا تعيين۔ فالمرادبالأسماء المسميات، عبر عن المدلول بالدليل، لشدة الصلة بين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المعنى واللفظ الموضوع له، وسرعة الانتقال من احدهما الى الآخر، والعلم الحقيقى انما هو ادراك المعلومات انفسها، والألفاظ الدلالة عليها تختلف باختلاف اللغات التى تجرى بالمراضعة والاصطلاح فهى تتغيّر و تختلف والمعنى لا تغيّر فيه ولا اختلاف)) ۱۳؎

''اللہ نے آدم علیہ السلام کی ذات میں تمام چیزوں کا علم بے حد و بلا تعین ودیعت کر دیا۔ لہٰذا اسماء سے مراد مسمیات ہیں۔ مدلول کو دلیل سے تعبیر کیا گیا ہے۔ کیوں کہ ایک تو لفظ موضوع لہ اور معنی کے درمیان قوی تعلق پایا جاتا ہے اور دوسرے ایک کے ذکر کے ساتھ ہی ذہن فوراً دوسرے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ علم حقیقی دراصل بجائے خود معلومات کا ادراک کرنا ہے اور وہ الفاظ جو ان معلومات پر دلالت کرنے والے ہوتے ہیں وہ موقع و محل اور اصطلاح کے اعتبار سے مختلف زبانوں میں مختلف و تغیر ہوتے ہیں مگر نفسِ معنی میں کوئی تغیر و تبدّل نہیں ہوتا۔''

حاصل یہ کہ ''اسماء'' سے مراد اُن کے مسمیات (اس عالم آب و گل کی تمام ہستیاں جن میں سیدنا حضرت محمد ﷺ کی ہستی بھی شامل ہے اور کل موجودات) اور ان کے تمام آثار و خواص اپنے تمام معانی و مفاہیم کے ساتھ ہیں۔ بعض مفسرین نے ایک قدم اور آگے بڑھا کر تمام علوم، وفنون کو بھی اس لفظ کے عموم میں داخل کر دیا ہے۔

قاضی عبداللہ بن عمر بیضاوی لکھتے ہیں:

○ ((الهمه معرفة ذوات الاشياء و خواصّها واسماء ها وأصول العلم و قوانين الصناعات و كيفية آلاتها۔)) ۱۴؎

آدم کو اس نے چیزوں کی ہستیاں، اُن کے خواص، ان کے نام، علم کے اُصول، صنعتوں کے قوانین اور صنعتوں میں استعمال ہونے والے آلات کی کیفیات غرض سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ الہام کر دیا۔

شیخ طنطاوی جوہری (۱۲۸۷۔۱۳۵۸ ہجری) تحریر کرتے ہیں:

○ ((والهمه المعرفة والاختراع وسائر الصناعات ۔)) [۱۵]

''اور اسے (اشیاء کی) معرفت، ایجاد و اختراع اور تمام صفتیں الہام کر دیں۔''

دوسری جگہ پر شیخ طنطاوی اس کی حکمت اور فلسفہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

○ ((سخرت له السمٰوٰت والأرضون والبر والبحر والروض والقفر والجبل والسهل، فعلم الأسماء الصفات وخواص المخلوقات ليعرفها و تنفعه، ولذلك يقول (وعلم آدم الاسماء كلها) و حرّی بمن سخرت له الافلاك وقامت بنظامها الأملاك و من سجدت له العوالم سجود تسخير و قامت له تعظيماً بالتد بيرأن يتحلى بالعرفان ليفهمها و ينطق باللغات و ينظمها، دعت حاجته الى العوالم فعرفها له مبدعه۔)) [۱۶]

''آدم علیہ السلام کے لیے ارض وسماء، بر و بحر، چٹیل میدان و مرغزار، بیابان و کہسار سب مسخر کر دیے گئے۔ پس اُس نے مخلوقات کے تمام اسماء اور خواص وصفات کا علم (آدم کو) دے دیا۔ تا کہ وہ ان اشیاء کو اچھی طرح پہچان لے اور ان سے فائدہ اٹھائے۔ اس لیے ارشاد ہوا (اور اس نے آدم کو تمام اسماء کا علم دے دیا) اور ہستی کے لئے جس کی خاطر تمام افلاک و اجرام مسخر کر دیے گئے ہوں۔ تمام خطوں کو اپنے نظاموں کے ساتھ آراستہ کر دیا گیا ہو اور تمام عوالم اس کو تسخیری سجدہ کر کے اس کی تعظیم و تکریم پر کمر بستہ ہو چکے ہوں، بہتر و مناسب تھا کہ وہ ان سب چیزوں کا عرفان حاصل کر لے، تا کہ وہ ان کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچھی طرح سمجھ کر اپنی زبان میں ان کا نطق کرے انہیں منظم کرے۔ اس وجہ سے اس کو ان عوامل کی طرف متوجہ کرنے کی ضرورت پڑی۔ لہٰذا خلاق عالم نے ان تمام چیزوں کا تعارف آدم علیہ السلام سے بخوبی کرا دیا۔"

"عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا" اور "اسمائے رسول"

"عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا" کی تحقیق سے جب یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ ربّ العزت نے پیدائش آدم کے وقت اُن کو تمام موجودات کے اسماء بتا دیئے تھے تو اس سے یہ حقیقت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ یقیناً حضرت آدم علیہ السلام کو اس وقت "علم الاسماء" میں "اسمائے رسول" کا علم بھی لازمی دیا گیا ہوگا۔ کیوں کہ بہت سی احادیث و روایات سے خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کا وجود حضرت آدم علیہ السلام سے بھی پہلے ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً:

- ((عن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ کنت اوّل النّاس فی الخلق و اٰخرھم فی البعث۔)) ١٧

  "حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں پیدائش میں لوگوں سے پہلے ہوں اور بعثت میں آخری۔"

- ((عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث الاسراء قال اللہ تعالیٰ وجعلتك اوّل النبین خلقاً و اٰخرھم بعثا۔)) ١٨

  "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ واقعہ معراج میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا (میرے حبیب ﷺ) میں نے تجھے نبیوں سے پہلے پیدا کیا اور ان کے آخر میں مبعوث کیا۔"

- ((عن العرباض بن ساریۃ السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ انی عبداللہ فی ام الکتٰب لخاتم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النبین و ان ادم المنجدل فی طینۃ۔)) ۱۹

''حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا '' بے شک میں اللہ کا بندہ اصل کتاب (لوح محفوظ) میں نبیوں کو ختم کرنے والا اُس وقت سے ہوں جب آدم کا خمیر ابھی مٹی میں گوندھا جا رہا تھا۔''

○ ((عن ابی هریرة قال قالوا یا رسول الله متیٰ وجبت لك النبوة قال و ادم بین الرّوح والجسد۔)) ۲۵

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ کو نبوت کب ملی؟ فرمایا: ''اس وقت جب آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔''

○ ((عن انس فی حدیث طویل مرفوعا قال تبارك و تعالیٰ جعلت امّتك هم الاخرون وهم الاولون جعلتك اوّل النبیّن خلقا و اخرهم وجعلتك فاتحا وخاتما۔)) ۲۱

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مرفوع روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کی اُمت کو میں نے سب سے آخر میں بھیجا ہے اور وہ حساب میں سب سے پہلے ہوگی اور میں نے تجھ کو نبیوں میں سب سے پہلے پیدا کیا اور سب سے آخر میں بھیجا ہے۔ تجھ کو میں نے فاتح یعنی زمانہ نبوت کو شروع کرنے والا بنایا ہے اور تجھ ہی کو اس کا ختم کرنے والا بنایا ہے۔''

○ ((عن سلمان فی حدیث الشفاعة۔ یا تون محمد افیقولون یا نبی الله انت الّذی فتح الله بك وختم و غفرلك ما تقدم وما تأخر۔)) ۲۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شفاعت کی حدیث میں روایت کرتے ہیں قیامت کے دن لوگ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے نبی ﷺ آپ ہی وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے نبوت کو شروع کیا تھا اور جن پر ختم کیا ہے اور آپ کی آئندہ اور گزشتہ سب لغزشیں معاف کر دی ہیں۔''

○ ((عن قتادہ کنت اوّل الناس فی الخلق واٰخرھم فی البعث۔)) ۲۳

''حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) کہ میں انسانوں میں بلحاظ پیدائش پہلا ہوں اور سب انبیاء میں با اعتبار بعثت آخری۔''

○ ((عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ فی قول اللہ عزّوجل واذ اخذنا من النبین میثاقھم ومنك ومن نوح (الآیہ) قال کنت اوّل النبین فی الخلق واٰخرھم فی البعث۔)) ۲۴

''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت کریمہ ''واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنك ومن نوح ''کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا میں بااعتبار پیدائش سب سے پہلا اور بااعتبار بعثت سب سے آخری نبی ہوں۔''

ان تمام احادیث اور روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کا وجود حضرت آدم کی تخلیق سے پہلے موجود تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ ﷺ کو حضرت آدم علیہ السلام میں نفخ روح سے پہلے نبوت سے بھی نوازا جا چکا تھا۔

قدرت کی طرف سے کسی کمال کے افاضہ کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ کبھی عالم وجود میں آنے کے بعد اور کبھی وجود سے پہلے عالم ارواح ہی میں قدرت اسے کمال سے نواز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتی ہے جس کا ظہور قالب انسانی میں مقدور ہو چکا ہوتا ہے۔ دونوں صورتوں میں اس کمال کا علم اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو یکساں ہوتا ہے۔ البتہ مخلوق کو پہلی صورت کا علم اس وقت حاصل ہوتا ہے جب وہ کمال اس کے مشاہدہ میں آئے اور دوسرے کمال کے علم کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ کوئی مخبرِ صادق اس کی خبر دے دے۔ یہاں آنحضرت ﷺ کے ارشادات سے ہمیں اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ کمال نبوت آپ ﷺ کو اس وقت حاصل ہو چکا تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی انسانی صورت میں اُستوار بھی نہ ہونے پائے تھے۔ اور اُسی وقت انبیاء علیہم السلام سے آپ کے حق میں ایمان و نصرت کا عہد بھی لے لیا گیا تھا تاکہ معلوم ہو جائے کہ آپ ﷺ کی رسالت عامہ اُن کو بھی شامل ہے۔ اس لحاظ سے سب سے پہلے نبی حضرت محمد ﷺ ہوئے مگر چونکہ جسد عنصری کے لحاظ سے آپ ﷺ کا ظہور سب سے آخر میں ہوا ہے۔ اس لیے آپ ﷺ آخرالانبیاء بھی کہلائے۔ مگر اس کے یہ معنیٰ نہیں کہ آپ ﷺ کو نبوت سب سے آخر میں ملی ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کا ظہور سب سے آخر میں ہوا ہے ورنہ منصب نبوت کے لحاظ سے آپ ﷺ کی ولادت سے قبل اور ولادت کے بعد، چالیس سال کی عمر سے پہلے اور اس کے بعد کے زمانہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس کو ایک مثال سے یوں سمجھ سکتے ہیں کہ اگر ایک شخص اپنی بیٹی کی شادی کے لیے کسی کو وکیل بناتا ہے تو بلاشبہ یہ وکالت صحیح ہے اور اُسی وقت سے اس کو تصرّف میں لانے کا حق بھی حاصل ہے لیکن اس تصرّف کا ظہور اس پر موقوف ہے کہ پہلے کہیں اسے کفو ملے تو وہ شادی کرے۔ بعض مرتبہ مدتوں کفو نہیں ملتا اور اس وکالت کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ مگر اس صورت میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ شخص وکالت سے متصف نہیں یا اس کو اس سے پیشتر حق تصرّف حاصل نہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ کی نبوت کا معاملہ سمجھنا چاہیے۔ یہاں جسم عنصری کی شرط سے تعلق دو طرح پر ہونا ہے۔ کبھی فاعل متصرف کے اعتبار سے، کبھی محل قابل کے لحاظ سے۔ یہاں آنحضرت ﷺ کی نبوت کے لیے جسم عنصری کی شرط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاعل متصرف کی طرف سے نہ تھی کیوں کہ حق تعالیٰ نے آپ ﷺ کو منصب نبوت سے عالم ارواح ہی میں سرفراز کر دیا تھا۔ جسم ناسوتی کی شرط تھی تو صرف اس لیے تھی کہ مبعوث الیھم میں جسم کے بغیر استفادہ کی قابلیت نہ تھی۔ تصرفات نبوت یعنی احکام الٰہیہ کی تبلیغ اس پر موقوف تھی کہ آپ جسم عنصری میں تشریف لا کر اُن سے خطاب کریں، کلام الٰہی اُنھیں سمجھائیں۔ اگر مخاطبین میں ان اُمور کی اس سے قبل صلاحیت ہوتی تو وہ کمال نبوت کا اس سے قبل بھی ادراک کر لیتے۔ اس لیے قالب انسانی کی شرط یہاں نفسِ نبوت کے لیے نہیں بلکہ مخاطبین کے لحاظ سے تھی۔۲۵

چونکہ رسولوں کے سلسلہ میں بظاہر سب سے پہلے آنے والے رسول حضرت آدم علیہ السلام تھے۔ اس لیے احادیث میں اس کی وضاحت کی گئی ہے کہ اصل اوّلیت یعنی باعتبار خلق و اتصاف نبوت آنحضرت ﷺ ہی کو حاصل ہے مگر بلحاظ وجود عنصری حضرت آدم علیہ السلام کی تشریف آوری سب سے اوّل ہوئی ہے۔

علم الاسماء اور علم اسمائے رسول

انسانی ذات وصفات کے اکمال کی بنیادی ضرورت:

ان تمام آثار وحقائق سے جب یہ ثابت ہو چکا کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ اپنی حقیقی تخلیق اور نبوت کے اعتبار سے تخلیق آدم سے پہلے موجود تھے تو لازمی "عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا" کے تحت حضرت آدم علیہ السلام کو دیئے جانے والے سب سے پہلے "علم الاسماء" میں سیدنا فداء اُمی و ابی حضرت محمد ﷺ کے اسماء گرامی بھی ضرور آئے ہوں گے اور ان اسماء کا علم آدم علیہ السلام کو دیا جانا اس لیے بھی ضروری اور لازمی ہو گا کہ یہ اسماء انسانی ذات وصفات اور سیرت و کردار کے لیے وہ روشن باب ہیں جن سے گزر کر ہی آدم اور اولادِ آدم کے لیے دنیاوی و اُخروی فلاح ونجات کے راستے بازیاب ہونے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اسمائے رسول سمیت علم الاسماء انسانی فطرت اور اس کی ضروریات کا لازمہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خالق کائنات نے انسان کی تخلیق بڑی سوچی سمجھی منصوبہ بندی کے ساتھ کی ہے۔ یہ اتنی بڑی منصوبہ بندی ہے جس کے تحت انسان کی ایک تخلیق میں کائنات کی باقی تمام مخلوقات کے نمونوں کو بھی جمع کر دیا گیا ہے۔

جناب قاری طیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خطبے میں بیان فرمایا ہے" اللہ کی قدرت دیکھیے کہ اس ساری لمبی چوڑی کائنات کو جو کروڑوں میلوں پر پھیلی ہوئی ہے ایک چھوٹی سی ڈبیہ میں بند کر دیا۔ سائنس دانوں کے قول کے مطابق چاند زمین سے ستر لاکھ میل دور ہے (جس میں سائنس دانوں کا دعویٰ ہے کہ وہ پہنچ چکے ہیں) اس سے کتنا اوپر آسمان ہے۔ اس کے علاوہ کتنے آسمان اور کتنی جنتیں ہیں جو لاکھوں اور کروڑوں میلوں پر مشتمل ہیں لیکن جب اس کو سمیٹا تو یہ کائنات ایک ڈیڑھ گز میں آ گئی۔ یعنی ساری کائنات کو اللہ نے انسان میں جمع کر دیا۔ جس میں زمین بھی ہے، آسمان بھی ہیں پہاڑ بھی ہیں، جمادات، نباتات اور حیوانات بھی اس کے اندر جمع ہیں۔

انسان کی حقیقت پر غور کیا جائے تو اس میں مٹی بھی ہے، پیدا ہی مٹی سے ہوا۔ جسے مشتِ خاک کہتے ہیں کہ ایک مٹھی خاک سے ہمارا بدن پیدا کیا گیا۔ لہٰذا یہ ہمارا بدن زمین کا ایک تودہ ہے۔ روح نے اس مٹی کو سنبھال رکھا ہے۔ روح نکلنے کے بعد پھر مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتا ہے۔ تو اصل میں مٹی ہے۔ اس زندگی کی حالت میں بھی اس سے مٹی نکلتی رہتی ہے۔ اگر آپ روزانہ غسل نہ کریں تو جب بدن پر ہاتھ پھیریں گے اس سے سیاہ بتیاں ابھریں گی۔ وہ مٹی اور کوڑا کباڑ نہیں تو کیا ہے؟ بدن خاک کا ہے تو خاک ہی اس سے چھنتی ہے۔ اگر خارش ہو جائے تب بھی بدن سے مٹی جھڑتی ہے۔ لہٰذا آج بھی انسان مٹی کا تودہ ہے۔ مرنے کے بعد یہ مٹی بکھر جاتی ہے۔ گویا انسان کے اندر زمین موجود ہے۔ اگر غور کریں اس زمین میں پہاڑوں کا سلسلہ بھی ہے۔ ہزاروں چھوٹے بڑے پہاڑ پھیلے ہوئے ہیں۔ جو انسان میں ہڈیوں کا سلسلہ ہے۔ یہ پہاڑوں کی مانند ہے۔ کوئی بڑی ہڈی، کوئی چھوٹی، کوئی لمبی، کوئی چوڑی، جیسے پہاڑ مختلف ہوتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اسی طرح غور کریں کہ جیسے دنیا کی زمین میں درخت، گھاس اور نباتات اُگتے ہیں ہماری زمین میں بھی نباتات اُگے ہوئے ہیں۔ بدن کے اوپر روئیں اور بال یہ نباتات ہیں۔ کسی زمین پر بہت گھنے جنگل ہوتے ہیں انسانی بدن میں سر کی مثال ایسے ہی ہے جیسے گھنا جنگل ہو کہ بے شمار درخت اس میں قریب قریب اُگے ہوئے ہیں۔ کوئی زمین ایسی ہوتی ہے کہ اس میں درخت دور دور اُگے ہوتے ہیں جیسے عام بدن کے اوپر روئیں یہاں بال دور دور ہیں۔ کوئی زمین کا حصہ ایسا ہوتا ہے اس میں کوئی درخت پیدا نہیں ہوتا، ہتھیلیوں پر کچھ بھی نہیں اُگتا۔ ناک کے اوپر کوئی بال نہیں اُگتا۔ غرض ہمارے بدن کی زمین میں مٹی، پہاڑ اور نباتات کا سلسلہ بھی ہے۔ اس میں حیوانات بھی ہیں۔ آج کل ڈاکٹروں کی تحقیقات کے مطابق خون میں جراثیم (چھوٹے چھوٹے حیوانات) ملے ہوئے ہیں۔ جو خوردبین سے دکھائی دیتے ہیں۔ بدن کے ہر حصے میں نئے نئے رنگ کے جانور ہیں ان کے مجموعے سے خون بنتا ہے۔ وہ مر جائیں تو انسان مر جاتا ہے۔ بعض دفعہ معدے میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر ان کا علاج کرتے ہیں۔ یہ کیڑے ساری غذا کھاتے رہتے ہیں۔ انسان کمزور ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات زخموں میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ سر میں جوؤں کی شکل میں بعض اوقات کیڑے دوڑتے ہیں۔ بہر حال انسانی بدن کی زمین میں مختلف قسم کے حیوانات ہیں جو چل رہے ہیں تو جیسی کائنات باہر کی ہے ویسی ہی ہمارے اندر کی کائنات ہے۔

جیسے اس زمین میں وقت آنے پر بارش ہوتی ہے اس بدن میں بھی بارش ہوتی ہے۔ جب گرمی آتی ہے تو بدن سے پسینہ ایسے ٹپکتا ہے جیسے بارش ہوتی ہے۔ جتنے قسم کے پانی زمین میں ہیں اُتنی ہی قسم کے پانی انسان میں ہیں۔ زمین میں بعض مقامات پر گرم پانی کے چشمے ہیں۔ بعض چشمے ٹھنڈے اور میٹھے ہیں۔ سمندر کا پانی کڑوا ہے۔ بعض جگہ ترش پانی ہے۔ انسان کے بدن کے اندر بھی ایسے ہی ہے۔ منہ کے اندر لعاب کی صورت میں اللہ نے میٹھا چشمہ جاری کیا ہے۔ اگر منہ میں کڑوا پانی ہوتا تو انسان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندگی تلخ ہو جاتی۔ لہٰذا نہایت شیریں قسم کا چشمہ زبان سے بہہ رہا ہے۔ اسی پانی کی مدد سے غذا اندر پہنچتی ہے۔ آنکھوں سے جو آنسو ٹپکتے ہیں وہ نمکین پانی ہے۔ پتے کے اندر کڑوا پانی ہے۔ معدے کے اندر ترش پانی ہے جس سے غذا ہضم ہوتی ہے۔ جس طرح زمین کے اندر کہیں پاک پانی ہے کہیں ناپاک۔ اسی طرح انسانی بدن میں ہے۔ مثانے میں پیشاب کی صورت میں ناپاک پانی ہے۔ منہ کے اندر پاک پانی یعنی لعاب۔ منہ سے لعاب تھوکنے کی صورت میں وضو نہیں ٹوٹتا۔ پیشاب کا ایک قطرہ نکلے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

دنیا میں ہوائیں چلتی ہیں انسان میں بھی ہوائیں چلتی ہیں۔ انسان سانس اندر کو لیتا ہے تو ٹھنڈی اور جب باہر کو لیتا ہے تو گرم ہوا نکلتی ہے۔ جیسے دنیا میں بعض اوقات ہوا بند ہو جاتی ہے۔ آدمی دوڑا دوڑا پھرتا ہے طبیعت گھبرا جاتی ہے اسی طرح انسانی بدن میں بھی بعض اوقات ہوا بند ہو جاتی ہے۔ جس سے طبیعت بے چین ہو جاتی ہے۔

انسان کے بدن میں آگ بھی ہے۔ کبھی بدن پہ ہاتھ رکھیں تو گرمی محسوس ہوتی ہے۔ اگر بدن میں آگ نہیں تو یہ گرمی کہاں سے آئی۔ اگر آدمی زور سے ہاتھ کو ملے تو چنگاریاں نکلنے لگتی ہیں۔ اور میل بھر دوڑ لیں تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے سارے بدن میں آگ بھر گئی ہو۔ اگر اندر حرارت نہیں تو بدن میں کیا چیز اُبلتی ہے؟

غرض انسانی بدن میں پوری کائنات کی طرح ایک دنیا ہے۔ جیسے اس کے اُوپر آسمان ہے اور نیچے زمین۔ انسانی بدن میں سر آسمان کی مانند اور نیچے پاؤں زمین کی مانند ہیں۔ جیسے آسمان میں سورج اور چاند ہیں جن کی روشنی سے کائنات کو دیکھا جاتا ہے۔ انسان کی پیشانی پر چاند اور سورج ہی کی طرح دو آنکھیں ہیں۔ ان میں روشنی نہ ہو تو کائنات نظر نہیں آتی۔ لہٰذا انسانی بدن میں چاند، سورج اور روشنی بھی ہے جیسے دنیا کے نظام میں ایک حاکم ہوتا ہے انسانی بدن میں بھی قلب حاکم ہے۔ ہاتھ پیر اس کے خادم۔ قلب کا ذرا سا اشارہ ہو تو ہاتھ پیر چلنے لگتے ہیں۔ پوری کائنات جیسے باہر منظم ہے اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح جسم کے اندر بھی ہے۔ قلب حاکم و بادشاہ اور ہاتھ پیر اس کے خدّام ہیں۔ غرض انسان کے اندر ہوا، برسات، آگ۔ مٹی۔ پانی۔ پہاڑ۔ جانور۔ موت وحیات سارا قصّہ وہی ہے جو کائنات کے اندر ہو رہا ہے۔

فقط یہی نہیں کہ انسانی تخلیق میں کائنات کے نمونے ہیں۔ غور کیا جائے تو خالق کائنات کے نمونے بھی اس میں جمع ہیں۔ یہ ساری کائنات جس چیز سے سنبھلی ہوئی ہے وہ روح ہے۔ اگر روح نکل جائے تو ساری کائنات بکھر جائے۔ روح ایک مدّبر اعظم ہے جس نے قیّومیت کر رکھی ہے۔ ہم اس کو سامنے رکھ کر دلیل پکڑ سکتے ہیں کہ جب ہماری کائنات بدن کو سنبھالے رکھنے کے لیے ایک قیّوم کی ضرورت ہے اسی طرح پوری کائنات کا ایک مدّبر اعظم ہے جس نے پوری کائنات کو سنبھال رکھا ہے۔ اس طرح خدا کے وجود پر دلیل بھی ہمیں اپنے اندر سے مل جاتی ہے۔

مزید غور کریں کسی انسان کا بدن سرخی مائل ہے کوئی سیاہی مائل۔ چہرے پر سرخی ہے بالوں پر سیاہی ہے۔ غرض بدن پر مختلف رنگ ہیں۔ یہ سارے رنگ روح کی وجہ سے قائم ہیں۔ لیکن روح کا اپنا کوئی رنگ نہیں وہ ہر رنگ سے پاک ہے۔ اسی طرح ہم کہیں گے کہ اس کائنات میں ہزاروں رنگ ہیں۔ انسانوں کے مختلف رنگ ہیں، درخت سبز اور پھول سرخ ہیں۔ ان سارے رنگوں کو اُس روح اعظم نے سنبھال رکھا ہے جس کو ذات خداوندی کہتے ہیں وہ خود ہر رنگ سے بری و بالا ہے لیکن ہر رنگ کو جلوہ دے رکھا ہے۔ یہ بھی خدا کے وجود کی دلیل اپنے اندر سے ملتی ہے۔

جس طرح بدن کے ذرّے ذرّے میں روح کا جلوہ اور کارفرمائی نظر آتی ہے مگر بدن کے کسی بھی حصے کو بے شک کاٹ کر دیکھ لیا جائے روح نظر نہیں آئے گی اسی طرح کائنات کے ذرّے ذرّے میں روح کا جلوہ تو نظر آتا ہے مگر وہ روح اعظم نظر نہیں آتی۔ یہ روح بے سمت ہے مگر ہر سمت ہے۔

روح کو ہم اپنے جسم کے کسی خاص عضو یا حصے میں مقید نہیں بتا سکتے۔ البتہ یوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہہ سکتے ہیں کہ اس کو بدن کے بعض حصوں سے خاص تعلق ہے۔ جلوہ تو ہر جگہ ہے مگر تعلقات الگ الگ ہیں۔ روح کو جو تعلق قلب سے ہے وہ دماغ سے نہیں ہے۔ جو دماغ سے ہے وہ پیٹ سے نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر قلب میں سوئی چبھو دی جائے تو آدمی مرنے کو ہو جاتا ہے۔ روح دوڑنے لگتی ہے کہ میں نہیں ٹھہرتی۔ دماغ کو توڑ دیا جائے۔ روح باقی نہیں رہے گی۔ ہاتھ پیر کو کاٹ لیا جائے تو روح باقی رہے گی اگرچہ آدمی ناقص ہو جائے گا۔ ناخن اور بال کاٹ دیں تو کوئی اذیت نہیں ہوتی۔ معلوم ہوا روح کا جو تعلق قلب سے ہے وہ دوسرے اعضا سے نہیں ہے۔ اسی طرح اس کائنات میں اللہ کا جلوہ ہر جگہ ہے مگر جو تعلق بیت اللہ سے ہے وہ عام مسجدوں سے نہیں ہے۔ جو تعلق عام مسجدوں سے ہے وہ عام گھرانوں سے نہیں ہے۔ جو گھروں سے ہے وہ ویران جنگلوں سے نہیں ہے۔ لہٰذا جلوہ ہر جگہ ہے مگر تعلقات الگ الگ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بیت اللہ کے بارے میں اگر کوئی گستاخی کا کلمہ کہہ دے تو پورے عالم میں شور مچ جاتا ہے۔ جیسے عالم تباہ ہونے کے قریب آ گیا۔ کسی مسجد پر اگر کوئی حملہ کر دے تو اس مقام کے مسلمانوں میں بے چینی پھیل جاتی ہے۔ اگر ہمارے گھر پر کوئی حملہ کرے تو صرف خاندان والے پریشان ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہ سارا شہر بے چین ہو جائے۔ معلوم ہوا بیت اللہ سے اللہ کو جو تعلق ہے وہ اتنا بڑا ہے کہ پوری کائنات پر پھیلا ہوا ہے۔ سارے انسان بے چین ہو جاتے ہیں۔ پس تعلق ہر جگہ ہے مگر درجہ بدرجہ ہے۔[۲۶]

اس ساری بحث سے معلوم ہوا کہ انسان کی تخلیق محض حادثاتی نہیں بلکہ رب کائنات کی طرف سے ایک شعوری کارفرمائی ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس شعوری کارفرمائی کے پیچھے انسان کی فضیلت اور اصل مقصدیت کیا ہے؟

اس فضیلت اور مقصدیت کے تحت مقام انسانی کو متعین کرنے کے لیے کئی قسم کی کوششیں ہوئی ہیں۔ ایک ان لوگوں کی کوشش جو مذہب کو زندگی کی بنیاد تصور نہیں کرتے۔ دوسری ان لوگوں کی کوشش جو مذہب کو زندگی کی بنیاد تصور کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقام انسانی کو متعین کرنے میں غیر مذہبی نظریہ:

انسان چونکہ حیوانی قوتیں بھی رکھتا ہے اس لیے غیر مذہبی ذہنوں کو انسانی تخلیق اور اس کی حرکات وسکنات کے اندر حیوانیت نمایاں نظر آئی اس نے ارتقاء کے ذریعے انسان کا رشتہ حیوان سے جوڑ دیا۔ جن لوگوں نے اس نظریہ کو تسلیم نہیں کیا انھوں نے بھی بنیادی حیوانی خواہشات ہی کو انسانی اعمال کا ضابطہ قرار دیا۔ اس سے انسان کی حیثیت کا ایک پہلو واضح ہو گیا لیکن ظاہر ہے کہ انسان کا صرف یہی ایک پہلو تو نہیں ہے۔ اس کے بعد انہوں نے بقائے صلح کے اصول سے انسان کے مفید اور غیر مفید ہونے کا جو مادی معیار مقرر کیا وہ بھی ایسا نہیں ہے کہ اسے ابدی اصول بنا لیا جائے اور اگر اس کو تسلیم کر لیا جائے تو بھی اس سے انسان کی مجموعی حیثیت متعین نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے بعض افراد زیادہ قوت اور صلاحیت رکھنے کی وجہ سے حق بجانب ہوں گے کہ وہ کمزوروں کو دبوچ کر انھیں ختم کر دیں۔ یہ انسان کا ایک پہلو ہے۔ بعض دوسرے لوگوں نے انسان کی فطرت کا تجزیہ کر کے اس کی جبلتوں کا کھوج لگایا اور نتیجہ نکالا کہ جنس وشکم پُری ہی اس کی تمام تر جدوجہد کا دارومدار ہے۔ کبھی کبھی ان جبلتوں کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ بے ہنگم حرکتیں بھی کر بیٹھتا ہے۔ مگر اکثر اوقات سلجھے ہوئے طریقے پر اپنی ضروریات کو خوش سلیقے سے ترتیب دیتا اور خواہشات کی تکمیل کے لیے نئے اسلوب اختیار کرتا ہے۔ یہ نقطۂ نظر قدرے بہتر ہے لیکن اس میں بھی عقل، انسانی خواہشات کی ترتیب وتکمیل میں لگی رہتی ہے۔ فی الحقیقت عقل خواہشات انسانی کی باندی ہے جو ان کے لیے راہیں تلاش کرتی رہتی ہے۔ اس طرح انسان ایک سلجھے ہوئے حیوان سے زائد اور کچھ نہیں۔ مکمل انسان کی وہ عظیم الشان تصویر اس سے بھلا کہاں ابھرتی ہے۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ انسان واقعی شاہکار فطرت ہے؟ جنس وشکم کی تسکین اور خوف وقوت کا اظہار عام درجے کا حیوان بھی کر لیتا ہے۔ اگر انسان نے ذرا سلجھاؤ اور سلیقہ اپنا لیا تو کیا ہوا۔ یہ کمال انسانیت نہیں ہے۔ کمال انسانیت ابھی محتاج بیان ہے۔ اگر ان اصولوں کو تسلیم کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیا جائے تو روئے زمین پر جو ظلم و زیادتی ہوتی ہے اور جس قدر حقوق پامال ہوتے ہیں وہ کسی نہ کسی حد تک جائز قرار پاتے ہیں۔ بادشاہ سپہ سالار، امراء اور دوسرے شہ زور لوگ اپنے اپنے مفاد کے لیے جو کچھ کرتے ہیں وہ درست۔ اور انسان جن خواہشات کی تکمیل کرتا ہے وہ بالکل روا ہے۔ ۲۷

احترام انسانی کے تعین میں مذہبی طبقے کا رویہ:

چونکہ مذہب کے پیش نظر انسان کا ہمیشہ روحانی پہلو رہا ہے۔ اس لیے مذہبی گروہ نے انسان کو ہمیشہ روحانی اعتبار سے بلند کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اس گروہ نے اسے اس بنیادی اصول کی حیثیت سے تسلیم کیا ہے کہ عام حالت میں انسان بڑی گھٹیا مخلوق ہے اسے بلند مرتبہ حاصل کرنے کے لیے غیر معمولی حالات اختیار کرنے چاہئیں۔ حصول مراتب کے لیے اُسے فطری آلائشوں سے نجات حاصل کرنا ہوگی۔ مسیحیت نے انسان کو پیدائشی گناہ گار قرار دیا بدھ مت نے دنیاوی زندگی کو آلائشوں کا نام دیا۔ مہاتما بدھ کے ہاں دنیا سے کنارہ کشی اور اشیاء کائنات سے بے رغبتی ہی عین انسانیت ہے۔ مذہبی نقطہ نظر سے انسان اپنے گناہوں اور آلائشوں سے اسی صورت نجات حاصل کرسکتا ہے جب اپنے آپ کو سخت تکلیفوں میں مبتلا کرے۔ مذہب کے اس تصور میں ایک خدا یا کئی خداؤں کی خوشنودی کے لیے چند انسان ریاضت کرتے ہیں۔ اس طرح طبقاتی تقدس کا ایک نظام جنم لیتا ہے۔ عام انسان اس تقدس کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔ انسانی زندگی کی یہ طویل داستان دردناک بھی ہے اور عبرتناک بھی۔ مذہب کے نام پر انسان سے جو سلوک ہوا اور مقدس مذہبی گروہ کے ہاتھوں انسانیت کی جس قدر تذلیل ہوئی وہ ناقابل بیان ہے۔ انسان ہی عابد ہے اور انسان ہی معبود؟ بات اگر یہیں ختم ہو جاتی تو شائد قابل برداشت ہوتی۔ مگر مذہبی طبقے نے انسانیت پر یہ ظلم بھی کیا کہ اسے پتھروں، حیوانوں، درختوں، پانی، آگ اور دیگر مظاہر فطرت کے سامنے جھکا دیا۔ پتھر کی مورتیوں، اینٹوں اور سیمنٹ کے مظاہر اور لکڑی کے گتے کے بنے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مواد کے سامنے سجدہ ریز کرانا مذہبی ناخداؤں کے کارہائے نمایاں ہیں۔ اگر بغور دیکھیں تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے مذہبی نقطۂ نظر سے مقام انسان متعین نہیں ہو سکا۔ اگر ایک طرف روحانی پیشوا کی پرشکوہ شخصیت کو دیکھ کر انسان کی عظمت کا احساس ہوتا ہے تو دوسری طرف جھکتے ہوئے انسانوں کے وجود سے ذلت آشکار ہوتی ہے۔ ایک طرف بادشاہ اور صاحب اقتدار انسان اپنی عزت و شان دکھاتے ہیں تو دوسری طرف بھیڑ بکریوں کی طرح بکنے والے غلام اور باندیاں تذلیل کا سامان فراہم کرتے ہیں۔ اسلام نے اس غیر متوازن حیثیت کو مٹا کر عظمت انسانی کا نعرہ اس وقت لگایا جب ان بنیادوں پر سوچنے کا شعور بھی کم ہی تھا۔ یہ شرف صرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے انسانی عظمت کا نظریہ پیش کیا۔ ۲۸

اسلام کا تصورِ انسان:

اسلام نے سابقہ دونوں انتہائی تصورات کو باطل قرار دے کر انسان کی اصل حقیقت اس کے سامنے رکھی ہے۔ قرآن حکیم اس کی یوں منظر کشی کرتا ہے۔

﴿وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ ثُمَّ سَوّٰهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ﴾ (السجدۃ: ۷تا۹)

"اور تخلیق انسان کی ابتدا گارے سے کی پھر حقیر پانی کے ست سے اس کی نسل چلائی پھر اس کی نوک پلک سنواری اور اس میں روح پھونکی پھر تم کو کان، آنکھیں اور مراکز حواس عطا کیے۔"

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ﴾ (الحجر: ۲۶)

"اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم نے انسان کو کھنکھناتے ہوئے سڑے گارے سے پیدا کیا۔"

﴿هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا﴾ (الانعام: ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”وہی ہے جس نے تمہاری تخلیق کی ابتدا گیلی مٹی سے کی اور پھر تمہاری طبعی زندگی کے لیے میعاد مقرر کر دی۔“

﴿وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ﴾

(الانعام: ۹۸)

”اور وہی ہے جس نے تم سب کو ایک جان سے پیدا کیا پھر ایک جائے قرار ہے اور ایک اس کے سونپے جانے کی جگہ ہے۔“

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ﴾ (المومنون: ۱۲ تا ۱۴)

”بے شک ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا پھر ہم نے اس کو ایک محفوظ جگہ (رحم مادر) میں نطفہ بنا کر رکھا۔ پھر ہم نے نطفہ کو خون کے لوتھڑے کی شکل دی۔ پھر ہم نے لوتھڑے کو بوٹی بنا دیا۔ پھر ہم نے بوٹی سے ہڈیاں بنائیں۔ پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ہم نے اسے ایک دوسری ہی مخلوق بنا کر کھڑا کر دیا۔ سو اللہ بہت ہی بابرکت ہے جو سب سے بہتر تخلیق کرنے والا ہے۔“

﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْـًٔا مَّذْكُوْرًا ○ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖۗ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا﴾

(الدھر: ۱، ۲)

”انسان پر کیا ایک عجیب وقت بھی گزرا ہے کہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ بے شک ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفہ سے پیدا کیا تا کہ اس کا امتحان لیں۔ اسی لیے ہم نے اسے سننے والا اور دیکھنے والا بنایا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ﴾ (الاعراف:۱۱)

''اور بے شک ہم نے تمہاری تخلیق کی پھر تمہاری شکل وصورت بنائی۔''

﴿وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ﴾ (المؤمن:۶۴)

''اور تمہاری صورتیں بہت ہی اچھی بنائیں اور تمہیں بطور رزق پاکیزہ چیزیں عطا کیں۔''

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ﴾ (التین:۴)

''بے شک ہم نے انسان کی تخلیق بہترین حسن وتوازن کے ساتھ کی۔''

﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ (الرحمٰن:۳،۴)

''انسان کو پیدا کیا اور اسے قوت گویائی دی۔''

﴿الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ (العلق:۴،۵)

''اللہ وہ ذات ہے جس نے (انسان کو) قلم کے ذریعے علم دیا اور اسے ان حقائق کا علم دیا جن کو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔''

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْۤ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا﴾ (بنی اسرائیل:۷۰)

''اور بے شک ہم نے اولاد آدم (یعنی انسان) کو عزت عطا کی اور ہم نے انہیں خشکی اور تری میں سواریاں عطا کیں اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا کیا اور ہم نے انہیں بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔''

﴿اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ○ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ○ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ﴾ (ص:۷۱تا۷۳)

''جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں۔ پھر جب میں اسے مکمل کر دوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر جانا۔ چنانچہ تمام فرشتے اکٹھے اس کے سامنے سجدے میں گر گئے۔''

﴿خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾ (البقرہ:۲۹)

''جو کچھ بھی زمین میں موجود ہے اس نے سب کا سب تمہارے فائدے کے لیے پیدا کیا۔''

﴿اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ج وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهٖ ج وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهٰرَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ج وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝ وَاٰتٰكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ط وَإِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾ (ابراہیم:۳۲'۳۴)

''اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اوپر سے پانی برسایا پھر اس پانی سے تمہاری روزی کی خاطر (طرح طرح کے) میوے نکالے اور کشتیوں کو تمہارے قابو میں کیا تاکہ وہ سمندر میں اس کے حکم سے چلتی رہیں (کہ تم جہاں چاہو آسانی سے سفر کرسکو) اور دریاؤں کو مسخر کیا (کہ حسبِ منشا ان پر بند باندھو اور ان کا رخ موڑ لو) اور تمہارے لیے آفتاب و ماہتاب کو مسخر کیا (کہ ان کی توانائیوں سے حسب خاطر تم مستفید ہوسکو) اور تمہارے لیے رات کو اور دن کو کام میں لگایا (تاکہ تمہارے کام کرنے اور راحت پانے کے اوقات معین ہوسکیں) اور اس نے اس طرح تمہارے (تمام فطری) مطالبات اور (انتظامات) پورے کر دیے اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار بھی کرنا چاہو تو نہیں کرسکو گے۔''

﴿الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ص وَّأَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ﴾ (البقرۃ:۲۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا اور آسمان کو چھت اور اوپر سے پانی برسایا پھر اس پانی سے تمہاری روزی کی خاطر طرح طرح کے میوے اگائے۔''

﴿وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ○ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ﴾ (النحل:۸۰،۸۱)

''اور اللہ ہی ہے جس نے تمہارے گھروں کو سکون کا ذریعہ بنایا (تاکہ تم سردی، گرمی، بارش اور دیگر آفات سے بچتے رہو اور اسی طرح تمہارے لیے جانوروں کی کھالوں کے بھی گھر (خیمے) بنائے جنہیں تم اپنے سفر اور اقامت کی حالت میں ہلکے اور خفیف محسوس کرتے ہو اور ان جانوروں کی اون، روئیں اور بالوں سے بہت سی گھریلو اور مفید چیزیں ایک مدت تک چلنے والی بنائیں اور اللہ ہی نے تمہارے لیے اپنی پیدا کردہ چیزوں کے سائے بنائے جو دھوپ سے بچنے کا ذریعہ ہیں اور جس سے تم گرمیوں میں راحت پاتے ہو) اور اسی نے تمہارے لیے پہاڑوں میں پناہ گاہیں (غاریں) بنائیں اور تمہارے لیے ایسے کرتے بنائے جو تمہیں دھوپ سے بچاتے ہیں اور ایسے آہنی پیرہن بھی، جو بحالت جنگ تمہاری حفاظت کرتے ہیں اور اس طرح وہ اپنی نعمتیں تم پر پوری کرتا ہے تاکہ تم اس کے فرمانبردار بنے رہو۔''

﴿الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ﴾ (یٰسین:۸۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وہ ایسا (قادر) ہے کہ (بعض) ہرے بھرے درخت سے تمہارے لیے آگ پیدا کر دیتا ہے پھر تم اس سے آگ سلگاتے ہو۔"

قرآن حکیم کی ان آیات مبارکہ میں پہلے انسان کی توجہ اس طرف دلائی گئی ہے کہ ذرا اپنی حقیقت تو دیکھ! خدا تجھے کن اجزاء سے پیدا کرتا ہے۔ پہلے رحم مادر میں ایک گوشت کا لوتھڑا بناتا ہے پھر اپنی قدرت سے اس لوتھڑے میں جان ڈالتا ہے۔ اس میں حواس پیدا کرتا ہے اور اُن آلات اور قوتوں سے اس کو مسلح کرتا ہے جن کی انسان کو دنیاوی زندگی میں ضرورت ہوتی ہے کہ تو ایک بے بس بچہ ہوتا ہے جس کو اپنی کوئی حاجت پوری کرنے کی قدرت حاصل نہیں ہوتی۔ خدا ہی نے اپنی قدرت سے ایسا سامان کیا کہ تیری پرورش ہوتی ہے۔ تو بڑھتا ہے، جوان ہوتا ہے، طاقت ور اور قادر ہوتا ہے۔ پھر تیری قوتوں میں انحطاط شروع ہوتا ہے۔ تو جوانی سے بڑھاپے کی طرف جاتا ہے یہاں تک کہ ایک وقت میں تجھ پر وہی بے بسی کی کیفیت طاری ہوتی ہے جو بچپن میں تھی۔ تیرے حواس جواب دے دیتے ہیں، تیری قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں، تیرا علم نَسْیاً مَّنْسِیًا ہو جاتا ہے اور آخر کار تیری شمع حیات بجھ جاتی ہے۔ مال، املاک، عزیز، یار دوست، اقارب سب کو چھوڑ کر قبر میں جا پہنچتا ہے۔ اس مختصر عرصۂ حیات میں تو ایک لمحے کے لیے اپنے آپ کو زندہ رکھنے پر قادر نہیں۔ تجھ سے بالاتر ایک اور قوت ہے جو تجھ کو زندہ رکھتی ہے۔ اور جب چاہتی ہے تجھ کو دنیا چھوڑنے پر مجبور کر دیتی ہے پھر جتنی مدّت تو زندہ رہتا ہے قوانین قدرت سے جکڑا رہتا ہے۔ یہ ہوا، یہ پانی، یہ روشنی، یہ حرارت، یہ زمین کی پیداوار، یہ قدرتی ساز و سامان جن پر تیری زندگی کا انحصار ہے ان میں سے کوئی بھی تیرے بس میں نہیں۔ نہ تو ان کو پیدا کرتا ہے نہ یہ تیرے احکام کے تابع ہیں۔ یہی چیزیں جب تیرے خلاف آمادۂ پیکار ہوتی ہیں تو تُو ان کے مقابلے میں اپنے آپ کو بالکل بے بس پاتا ہے۔ ایک ہوا کا جھکڑ تیری بستیوں کو تہ و بالا کر دیتا ہے۔ ایک پانی کا طوفان تجھے غرقاب کر دیتا ہے۔ ایک زلزلے کا جھٹکا تجھے پیوند خاک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیتا ہے۔ تُو خواہ کتنے ہی آلات سے مسلّح ہو اپنے علم سے (جو کہ وہ بھی تیرا نہیں ہے) کیسی ہی تدبیریں ایجاد کر لے، اپنی عقل سے (جو کہ وہ بھی تجھے دی گئی ہے) کیسے ہی سامان مہیا کر لے، قدرت کی طاقت کے سامنے یہ سب دھری کی دھری رہ جاتی ہیں۔ ۲۹

انسان اپنی تھوڑی اور عارضی سی قوت کے بل بوتے پر غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہے۔ کبھی وہ اپنے آپ کو زمین اور اس کی چند اشیاء کا خود کو مالک سمجھ بیٹھتا ہے، کبھی اپنے آپ کو عقل کل اور حاکم کل سمجھ بیٹھتا ہے۔ قرآن حکیم پورے زورِ استدلال کے ساتھ ثابت کرتا ہے کہ انسان خدا نہیں ہے۔ وہ اس کائنات میں مالکانہ حقوق بھی نہیں رکھتا۔ وہ شترِ بے مہار بھی نہیں بلکہ اللہ کا بندہ ہے اور بندہ بھی کمزور جسے چند روزہ زندگی میں خدائی احکام کی پیروی کرنی ہے۔ دنیا میں اس کا قیام اللہ کے نائب اور بندہ کی حیثیت سے ہے اور انسان کو یاد رکھنا چاہیے اُسے ہرگز ہرگز بے کار پیدا نہیں کیا گیا۔ قرآن حکیم بھی اس مقام پر واشگاف گواہی دیتا ہے۔

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۚ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (المؤمن: ۱۱۵ تا ۱۱۷)

”ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یونہی بے کار (بغیر کسی حکمت کے) پیدا کر دیا ہے۔ اور یہ (خیال کیا تھا) کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے؟ (سو اس سے کامل طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ) اللہ تعالیٰ بہت ہی عالی شان ہے جو کہ بادشاہ حقیقی ہے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے اور جو شخص (اس امر پر دلیل قائم ہونے کے بعد) اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی بھی عبادت کرے کہ جس (کے معبود ہونے) پر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے ہاں ہوگا۔ (جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ) یقیناً کافروں کی فلاح نہ ہوگی۔''

﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ○ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا﴾ (الکھف: ۴۵،۴۶)

''اور ان لوگوں سے دنیوی زندگی کی حالت بیان فرمایئے کہ وہ ایسی ہے جیسے آسمان سے ہم نے پانی برسایا ہو پھر اس کے ذریعے سے زمین کی نباتات خوب گنجان ہوگئی ہوں۔ پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جائے کہ اس کو ہوا اڑائے لیے پھرتی ہو اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ مال اور اولاد حیات دنیا کی ایک رونق ہے اور جو باقی رہنے والے ہیں وہ اعمال صالحہ ہیں اور وہی آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ○ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ○ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ﴾ (الانفطار: ۶،۵)

''اے انسان تجھے کس چیز نے تیرے رب کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے جس نے تجھ کو انسان بنایا پھر تیرے اعضاء کو درست کیا پھر تجھ کو مناسب اعتدال پر بنایا اور جس صورت میں چاہا تجھ کو ترتیب دے دیا۔''

﴿فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ؕ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَيْئًا﴾ (الحج:۵)

"تو ہم نے (اوّل) تمہیں مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے (جو کہ غذا سے پیدا ہوتا ہے) پھر خون کے لوتھڑے سے پھر بوٹی سے کہ (ان میں کوئی) پوری ہوتی ہے اور (کوئی) ادھوری بھی رہ جاتی ہے تا کہ ہم تمہارے سامنے (اپنی قدرت) ظاہر کر دیں اور ہم (ماں کے) رحم میں جس (نطفہ) کو چاہتے ہیں ایک مدت معین (یعنی وقت وضع) تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر ہم تم کو بچہ بنا کر باہر لاتے ہیں تا کہ تم اپنی بھری جوانی کی عمر کو پہنچ جاؤ اور بعضے تم میں سے وہ بھی ہیں جن کو نکمی عمر (یعنی بڑھاپے) تک پہنچا دیا جاتا ہے جس کا اثر یہ ہے کہ انسان ایک چیز سے باخبر ہو کر پھر بے خبر ہو جاتا ہے۔"

﴿اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ○ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ﴾ (یٰسین:۷۷،۷۸)

"کیا انسان کو یہ معلوم نہیں کہ ہم نے اس کو نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ اعلانیہ جھگڑالو بننے لگا اور اب وہ ہم پر مثالیں چسپاں کرتا ہے۔ اور اپنی پیدائش کو بھول جاتا ہے۔"

﴿اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ○ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ○ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ○ عَلٰى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ○ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ﴾ (یٰسین: ۵۸تا۶۲)

"اچھا پھر یہ بتلاؤ جو (عورتوں کے رحم میں) منی پہنچاتے ہو اس کو تم آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں؟ ہم ہی نے تمہارے درمیان موت کو (معین وقت پر) ٹھہرا رکھا ہے اور اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری جگہ اور تم جیسے (آدمی) پیدا کر دیں اور تم کو ایسی صورت میں بنا دیں جن کو تم جانتے ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں اور تم کو اوّل پیدائش کا علم ہے پھر تم کیوں نہیں سمجھتے۔''

مندرجہ بالا آیات میں اللہ رب العزّت نے سب سے پہلے یہ واضح کرنا چاہا ہے کہ انسان کو بے کار یا عبث پیدا نہیں کیا گیا بلکہ اس کی تخلیق کے پس منظر میں بہت ہی اعلیٰ مقاصد ہیں۔ اُن اعلیٰ مقاصد کے پس منظر میں انسان کی بہت عزت اور تکریم ہے مگر اپنے خالق کی طرف سے عطا کی گئی عزت و عظمت کی بنا پر انسان کسی قسم کا غرور اور تکبر اختیار کر کے ظالم نہ بنے بلکہ اپنی کمزوریوں اور تخلیقی مراحل میں اپنی بے بسی اور لاچارگی کو پیش نظر رکھ کر ہمیشہ اعتدال میں رہے۔ اس اعتدال میں اُسے کائنات سے مرعوب ہونے یا اس کے برعکس اپنے آپ کو ایسی بلند ہستی تصوّر کر لینے کی ضرورت نہیں ہے جس سے بحیثیت مخلوق اُس سے خالق کی روگردانی یا بے ادبی ہونے لگے۔

قرآن حکیم کی ان آیات مبارکہ میں انسان کو یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ زمین میں جتنی چیزیں ہیں وہ سب تمہارے فائدے اور خدمت کے لیے مسخر کر دی گئی ہیں اور آسمان کی بھی بہت سی چیزوں کا یہی حال ہے۔ یہ درخت، یہ دریا، یہ سمندر، یہ پہاڑ، یہ جانور، یہ رات اور دن، یہ تاریکی، اور یہ روشنی، یہ چاند اور سورج یہ تارے، غرض سب چیزیں جن کو تم دیکھ رہے ہو تمہاری خادم ہیں اور دراصل تمہاری منفعت کے لیے ہیں۔ تمہارے لیے انہیں کارآمد بنایا گیا ہے۔ تم ان سب پر فضیلت رکھتے ہو تم کو ان سب سے زیادہ عزت دی گئی ہے۔ تم کو ان کا مخدوم بنایا گیا ہے۔ پھر کیا تم اپنے خادموں کے آگے سر جھکاتے ہو؟ ان کو اپنا حاجت روا سمجھتے ہو؟ ان کے آگے دست سوال دراز کرتے ہو؟ ان سے اپنی مدد کی التجا کرتے ہو؟ اُن سے ڈرتے اور خوف کھاتے ہو؟ ان کی عظمت و بزرگی کے گیت گاتے ہو؟ اس طرح تو تم اپنے آپ کو ذلیل کرتے ہو۔ آپ اپنا مرتبہ گراتے ہو۔ خادموں کے خادم اور غلاموں کے غلام بنتے ہو۔ [۳۵]

اس ساری بحث سے معلوم ہوا انسان نہ اس قدر عالی مرتبہ ہے جتنا وہ اپنے آپ کو سمجھتا ہے اور نہ ہی اتنا پست و ذلیل جتنا اس نے اپنے آپ کو بنا لیا ہے۔ اب سوال یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ انسان کا اس کائنات میں صحیح مرتبہ و مقام کیا ہے۔

کائنات میں انسان کا اصل مرتبہ و مقام: خلیفہ فی الارض

انسان کا اس کائنات میں صحیح مرتبہ و مقام کیا ہے؟ قرآن حکیم اس سوال کا جواب یہ دیتا ہے۔

﴿وَاِذْقَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَاتَعْلَمُوْنَ ○ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَاعِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ○ قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ﴾ (البقرة:۳۰تا۳۳)

''اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ (نائب) بنانے والا ہوں تو انھوں نے عرض کیا، کیا تو زمین میں اس کو نائب بناتا ہے جو وہاں فساد پھیلائے گا اور خون ریزیاں کرے گا حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح اور تقدیس بیان کرتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ اور اس نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھا دیئے۔ پھر اُن کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور کہا، اگر سچے ہو تو ان چیزوں کے نام مجھے بتاؤ، انھوں نے کہا (اے اللہ) تیری ذات پاک ہے ہم تو اس کے سوا کچھ نہیں جانتے جو تو نے ہم کو سکھا دیا ہے۔ تو ہی علم رکھنے والا ہے اور تو ہی حکمت کا مالک۔ اللہ تعالیٰ نے کہا اے آدم ان فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ پس جب آدمؑ نے ان اشیاء کے نام بتائے تو اللہ نے کہا، کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تم سے نہ کہتا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی سب مخفی باتوں کو جانتا ہوں اور جو کچھ تم چھپاتے ہو یا جو کچھ ظاہر کرتے ہو اُسے بھی جانتا ہوں۔''

یہ خلافت کی شان کا اصل مرتبہ و مقام تھا جو حضرت آدم علیہ السلام (کائنات کے پہلے انسان) کو عطا کیا گیا۔

فلسفہ تخلیق انسان کا پہلا بنیادی مقصد: خلافت اور اُس کا لازمہ علم الاسماء

﴿وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً﴾ (البقرة:۳۵)

''قرآن حکیم میں خلافت انسانی کی پہلی خوشخبری ہے اس کے بعد یہ خلافت و نیابت مختلف انبیاء کے ذریعے مختلف اقوام میں منتقل ہوتی رہی۔''

انبیاء میں حضرت داؤدؑ کے بارے میں صریحاً حکم ہوا۔

﴿یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ﴾

(ص:۲۶)

''اے داؤد! ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے اس لیے لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلے کیا کرو۔''

اس آیت میں خلافت اور وراثت فی الارض کی غرض و غایت حکومت الی الحق (عدل، سچائی اور اعلائے کلمۃ اللہ) بیان کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خلافت ارض کی بشارت مندرجہ ذیل آیت میں دی۔

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾

(النور:۵۵)

''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اُن سے اللہ کا وعدہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ انہیں خلافت ارضی ضرور عطا کرے گا۔ جس طرح اس نے تم سے پہلے لوگوں کو خلافت عطا کی تھی۔ اور اللہ اُن کے لیے اس دین کو بھی غلبہ بخشے گا جو اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے اور اللہ ضرور ان کے خوف کو امن اور چین میں بدل دے گا کہ وہ صرف میری ہی عبادت کریں اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائیں۔ اس کے بعد جو ناشکری کرے گا ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔''

یہ آیت مدینہ منورہ میں اس وقت نازل ہوئی جب ابھی مسلمانوں پر قدرے خوف اور بے سروسامانی کا عالم تھا۔

خلافت ارض کا یہ مژدہ مسلمانوں کے لیے اطمینان وسکون کا پیغام تھا، لیکن اس کے ساتھ وہ فرائض بھی بتا دیئے گئے جو استخلاف کے ساتھ لازم ہیں۔

﴿اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ؕ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ﴾ (الحج:۴۱)

''یعنی خلافت کے مستحق وہ لوگ ہیں کہ اگر انہیں ہم زمین میں غلبہ واقتدار دیں تو نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے، سب چیزوں کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔''

مقاصد خلافت کی تکمیل میں علم الاسماء کی بنیادی ضرورت:

امام راغب اصفہانی ''المفردات'' میں لکھتے ہیں ''لفظ خلیفہ کا مادہ ''خَلْف'' ہے جس کا معنی ''قدّام'' کی ضد ہے اور اسی سے خلافت مشتق ہے جس کے معنی ہیں ''کسی دوسرے کی جانشینی کرنا۔ یا کسی کے غائب ہونے کی وجہ سے یا کسی کی موت کی وجہ سے یا کسی کے عاجز ہونے کے سبب یا کسی کو محض شرف بخشنے کے سبب یہ خلافت و نیابت کا رتبہ عطا کرنا، (مذکورہ بالا) آخری سبب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا ہے۔[۱۳۱] جیسے قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

﴿ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ.﴾ (فاطر:۳۹)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''وہ (اللہ کی ذات) ہی ہے جس نے تم کو زمین پر خلیفہ بنایا۔''

امام فخر الدین تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں

اس سے مراد دو چیزیں ہیں اوّل جب اللہ تعالیٰ نے جنوں کو زمین سے (ظاہری طور پر) ختم کر دیا اور آدم کو زمین پر بسایا تو آدمؑ اُن جنوں کے خلیفہ تھے جو پہلے سے موجود تھے۔ یہ ابن عباس کا قول ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اس لیے خلیفہ کہا کہ مخلوق میں جو مکلّف ہیں آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کو ان پر نافذ کریں۔ یہ ابن عباس، ابن مسعود، اور سدّی کا قول ہے۔[۳۲] یہی مفہوم امام نیشاپوری نے غرائب القرآن میں بیان کیا ہے۔[۳۳]

امام قرطبی کا قول ہے۔ آدم کو خلیفہ بنائے جانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام واوامر کو نافذ کرنے میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں۔[۳۴]

احمد مصطفےٰ المراغی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں تمام مفسرین کے نزدیک یہاں خلافت سے مراد بندوں کے درمیان اللہ کے احکام نافذ کرنے میں اللہ کی جانشینی ہے۔[۳۵]

علامہ آلوسی کہتے ہیں۔ خلیفہ سے مراد یہ ہے جو دوسرے کے بعد آئے اور اس کا قائم مقام ہو۔ آدم علیہ السلام کو خلیفہ کہا گیا کیوں کہ وہ زمین میں اللہ کے جانشین ہیں۔ اس طرح ہر نبی زمین کو آباد کرنے، لوگوں کی سیاست میں، نفوس کی تکمیل میں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو نافذ کرنے میں اس کے خلیفہ ہیں۔ اور بعض نے یہ کہا ہے کہ آدم علیہ السلام کیونکہ جنوں کے بعد آئے اس لیے جنوں کے خلیفہ ہیں۔[۳۶]

خلیفہ یا خلافت کا معنی ومفہوم اور مقصد بیان کرتے ہوئے ان علماء میں قولِ مشترک کے طور پر خلیفہ کا مقصد یہی ہے کہ مخلوق میں خالق کے احکام کو جاری وساری کیا جائے انہیں کائنات کی اشیاء کا تعارف دے کر تعلیم دی جائے کہ ان کا استعمال کس طرح کیا جائے جس میں خالق ومالک راضی ہو۔ نیز کائنات کی اشیاء چونکہ بقائے نسل انسانی کا لازمہ ہیں لہٰذا انسان انہیں کس طرح استعمال کر کے اپنے لیے فائدہ مند بنا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بڑے مقصد کے لیے آدم علیہ السلام کو علم الاسماء کا دیا جانا ضروری تھا۔ کیوں کہ انسان جب تک اشیائے عالم کی حقیقت، ان کی ساخت، ان کے اعمال و وظائف اور ان کی طبعی و نوعی خصوصیات سے بخوبی واقف نہ ہو جائے ان سے مستفید نہیں ہو سکتا اور انہیں مسخر کر کے ان میں ودیعت شدہ قوتوں کو کام میں نہیں لا سکتا۔ جب وہ موجودات عالم سے مستفید نہ ہو گا اور ان کی قوتوں کو زیر نہیں کرے گا تو اس کا خلیفہ ہونا بے معنی بات ہو گی اور خلافت کے دیگر تمام مقاصد بے حاصل ہو جائیں گے کیونکہ یہ خلافت بشر یعنی انسان کو عطا کی جا رہی تھی۔ لہٰذا علم الاسماء بھی انسان کو ہی عطا کیا گیا۔ فرشتوں کی فطرت و جبلّت اس کے مناسب نہیں تھی۔ مثلاً دنیا کی نافع و مضر چیزیں اور ان کے خواص و آثار، ہر جاندار اور ہر قوم کے مزاج و طبائع اور ان کے آثار کا علم۔ ان چیزوں کو معلوم کرنے کے لیے طبیعت ملکی متحمل نہیں ہو سکتی تھی۔ فرشتہ کیا جانے بھوک کیا ہوتی ہے۔ پیاس کی تکلیف کیسی ہوتی ہے۔ نفسانی جذبات کا اثر کیا ہوتا ہے۔ کسی چیز سے بشر کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ سانپ اور بچھو کا زہر کسی بدن پر کیا ہوتا ہے۔ غرض زمینی مخلوقات کے نام اور خواص و آثار کی دریافت فرشتوں کے مزاج اور مخصوص طبیعت سے بالکل علیحدہ چیز تھی۔ یہ علم صرف آدم ہی کو سکھایا جا سکتا تھا۔ انہیں کو سکھلایا گیا۔ اسی بنا پر علامہ طنطاوی جوہری لکھتے ہیں

○ ((فمن لم يقدر على معرفة مراتب الاشياء لا يستحق ان يكون خليفة عليها۔)) [۳۷]

"جو ہستی اشیائے عالم کے مراتب سے ناواقف ہو وہ ان اشیاء پر خلیفہ ہونے کی مستحق نہیں ہو سکتی۔"

آدم علیہ السلام کو "علم الاسماء" دیا جانا اس حقیقت کا بھی بیّن ثبوت ہے کہ دنیا کا پہلا انسان جہل و دہشت کے تاریک اور ہیبت ناک ماحول میں نہیں بلکہ علم و معرفت کے اجالے اور اس کی تیز روشنی میں نمودار ہوا۔ اس کے ایک ہاتھ میں علم الاسماء کی مشعل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھما دی گئی اور دوسرے ہاتھ میں "تسخیر اشیاء" کی عنان دے دی گئی۔ تاکہ وہ ان دونوں کی مدد سے خلافت کے میدان کو سر کر سکے۔ غرض آدم کو ابتدا ہی میں تمام اشیاء کا علم دے دینے کی ایک غرض یہ بھی تھی کہ وہ ان مظاہر سے کسی قسم کا خوف یا دہشت محسوس نہ کرے۔ گویا کہ ہر چیز کا تعارف شروع ہی میں کرا کے شرک اور مظاہر پرستی کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا اور بتا دیا گیا تھا کہ یہ مظاہر انسان کے دیوی دیوتا نہیں بلکہ سب کے سب اس کے خادم اور حاشیہ بردار ہیں اور انسان کا مرتبہ اس سے کہیں زیادہ بلند ہے کہ وہ بجائے خالق ارض و سما کے ان مخلوقات کے آگے اپنا سر نیاز خم کر دے۔ ۳۸

حاصل یہ کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کا لقب اس لیے عنایت فرمایا ہے کہ اُسے اپنی ذمّہ داریوں کا احساس رہے اور تمام انواع حیات سے اپنے آپ کو ممتاز اور برتر تصوّر کرتے ہوئے اپنے فرائض بجالائے اور اپنے مقصد زندگی کو پورا کرے۔ اس لحاظ سے اس کے خلیفہ ہونے کا اصطلاحی مفہوم یہ ہوا کہ وہ چونکہ اس کائنات کا گل سر سبز ہے اس لیے وہ اپنے مقام و مرتبے کو پہچانتے ہوئے زمین کی جانشینی (خلافت) کے تقاضوں کو پورا کرے۔ نیز وہ چونکہ خدائے رحمان کا نمائندہ خصوصی ہے اس لیے وہ تمام موجودات عالم اور کل انواع حیات پر حکومت کرتے ہوئے ہر ایک سے اس کے مقام و مرتبے کے مطابق رحمت و شفقت کا برتاؤ کرے۔ اسی بنا پر اسے تمام اشیائے عالم اور کل انواع حیات کا علم دیا گیا ہے تاکہ وہ ہر ایک کے مقام و مرتبے کو اچھی طرح سمجھ لے۔

خلافت کا ایک مقصد چونکہ مخلوق پر اللہ تعالیٰ کے احکام کا نفاذ اور تسخیر کائنات سے استفادہ ہے۔ لہٰذا اس مقصد کے لیے انسان کی ایک اور بنیادی ضرورت زبان اور لغت بھی تھی۔ علم الاسماء سے انسان کی اس احتیاج کو بھی پورا کیا گیا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے خود ایک زبان اور لغت وضع کی۔ کیوں کہ اس کے بغیر خلافت کے مقاصد پورے نہیں ہو سکتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم الاسماء کی تحقیق سے اسرار ربوبیت (یعنی اللہ کے وہ کام جو بطور مخلوق پروری، اس عالم مادی میں جاری و نافذ ہیں) سامنے آتے ہیں کہ بحیثیت خلیفہ انسان علم الاسماء یا ''نظام ربوبیت'' کی تحقیق اور ان کے اسرار سربستہ کی راز جوئی کر کے مشرک اور بے دین لوگوں کی رہنمائی کرے، جن کو مظاہر کائنات کے سمجھنے میں دھوکہ اور اشتباہ ہو جاتا ہے یا دانستہ طور پر جن سے وہ غلط نتائج اخذ کر کے لوگوں میں غلط فہمیاں پیدا کرتے ہیں۔

اسی حقیقیت کو واضح کرنے کے لیے آدم علیہ السلام کی خلافت اور ملائکہ کی سرگزشت کا قرآن حکیم میں جگہ جگہ تذکرہ کیا گیا ہے اور خوب واضح کیا گیا ہے کہ آدم علیہ السلام کو زمین کی خلافت صرف یونہی سپرد نہیں کر دی گئی تھی بلکہ قدرت نے پہلے سے ان میں وہ اعلیٰ جوہر بھی ودیعت فرما دیئے تھے جو خلافت اور نیابت کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔ اس لیے زیر حکومت آنے والی اشیاء کی تعلیم خاص طور پر انہیں کو دی گئی تھی۔ تعجب کی بات ہے کہ ملائکہ ہزار اپنی تسبیح تقدیس کا بڑے عجز و نیاز کے ساتھ اظہار کرتے رہے مگر قدرت کا فیصلہ پھر بھی ان کے خلاف ہی رہا۔ اس لیے کہ دنیا کو یہ سبق ملے کہ اسلامی حکومت یا خلافت میں سب سے پہلے صلاحیت و قابلیت کو جانچا جاتا ہے۔ صرف مصلّی اور تسبیح کی فضیلت سے ملک حوالے نہیں کر دیا جاتا۔ اس قابلیت کے فقدان کی وجہ سے خلافت تو درکنار اشیاء کے اسماء کی بھی ان کو تعلیم نہیں دی گئی۔ اسی طرح جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو منصب نبوّت ملا اور ان کو معلوم ہوا کہ سب سے پہلے ان کو فرعون کا مقابلہ کرنا ہے۔ ایسے بد دماغ کو یہ بات سمجھانی ہے کہ تُو نہ حقیقی مالک ہو سکتا ہے نہ حقیقی مَلِک۔ فرعون کو اس پر قائل کرنا کس قدر فصاحتِ لسانی کا محتاج ہے۔ ادھر میری زبان میں لکنت ہے لہٰذا اُن کی نظر بھی اسی طرف گئی اور انھوں نے یہ درخواست پیش کی کہ اگر مجھے ایک فصیح البیان وزیر بھی مددگار کے طور پر عنایت ہو جائے تو میرے کام میں کتنی سہولت پیدا ہو جائے۔ پھر جب اس امّت کا دور آیا تو یہاں بھی خلافت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے زاہد کی طرف کسی کی نظر نہ اُٹھی بلکہ اس سے بڑھ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرابت کی طرف بھی اس وقت نظریں نہ گئیں۔ معلوم ہوا کہ دنیاوی خلافت ہو یا اُخروی۔ ہر جگہ قابلیت و صلاحیت کی رعایت انبیاء علیھم السلام نے بھی سب سے زیادہ مقدم رکھی ہے۔ ان کے خلفاء نے بھی اور خود خالق کائنات نے بھی۔ یہ خیال کس قدر سفیہانہ خیال ہے کہ اسلامی نقطۂ نظر سے حکومت کے لیے صرف تسبیح و تہجد کی تلاش ہوتی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو زمین کی خلافت حضرت آدم علیہ السلام کی بجائے سب سے پہلے فرشتوں کے سپرد کی جاتی۔ مگر یہاں اسی حقیقت کو واضح کرنا تھا کہ خلافت کے لیے تسبیح و تقدیس سے زیادہ نظامی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔ بھلا جو مخلوق اپنی زیر حکومت اشیاء کے ناموں تک سے نا آشنا ہو وہ ان کی ضروریات کی رعایت کیا کرسکتی ہے۔ اور ان کا نظم ونسق کیا چلاسکتی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جب کسی منصب کے لیے دنیا میں اس کی قابلیت کا ہونا ضروری ہو اور اس کے لیے مقابلہ کا امتحان بھی لازم سمجھا جائے تو جس کے قبضہ میں قابلیتوں کی آفرینش ہو وہ قابلیت اور مقابلہ کے امتحان کے بغیر صرف یونہی اپنی نیابت کا اہم منصب آدم علیہ السلام کے سپرد کردیتا۔ بے شک حکومت کے لیے جہاں تسبیح و تہجد کو نہیں دیکھا جائے گا۔ وہاں یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ جو نیابت کے فرائض ہی سے نا آشنا ہو۔ اور حکومت الٰہیہ کی بجائے خود اپنے تراشیدہ قوانین نافذ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی زمین اسی کے حوالے کر دی جائے۔ دنیا کی تاریخ میں جب کبھی ایسا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ کی زمین ہمیشہ طغیان و سرکشی اور شر وفساد سے بھر گئی ہے۔ ۳۹ے

تخلیق انسان کا دوسرا بنیادی مقصد:

عبادت اور اس کا لازمہ: اسمائے رسول

انسانی تخلیق کے بنیادی مقاصد میں ایک خلافت ہے اور دوسرا عبادت۔

عبادت کے بارے میں قرآن حکیم کا پیغام ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرۃ:۲۱)

''لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ﴾ (الاعراف:۲۰۶)

''جو لوگ تمہارے پروردگار کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے سرکشی نہیں کرتے بلکہ وہ اس پاک ذات کو یاد کرتے اور اس کے آگے سجدے کرتے رہتے ہیں۔''

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ (الحجر:۹۹)

''اور اپنے پروردگار کی عبادت کیے جاؤ۔ یہاں تک کہ تمہاری موت کا وقت قریب آ جائے۔''

﴿رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ. هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا﴾ (مریم:۶۵)

''یعنی آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا پروردگار، پس اسی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت پر ثابت قدم رہو بھلا تم کوئی اس کا ہم نام جانتے ہو۔''

﴿اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِىْ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ﴾ (یسین:۶۰،۶۱)

''اے آدم کی اولاد ہم نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔''

﴿قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ○ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (الزمر: ۱۱، ۱۲)

''کہہ دو کہ مجھ سے ارشاد ہوا ہے کہ خدا کی عبادت کو خالص کر کے اس کی بندگی کروں اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ میں سب سے اوّل مسلمان ہوں۔''

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ﴾ (المؤمن: ۶۰)

''جو لوگ میری عبادت سے ازراہ تکبّر تغافل کرتے ہیں عنقریب جہنّم میں ذلیل وخوار داخل ہوں گے۔''

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاریات: ۵۶)

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا ہی اس لیے کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔''

عبادت کا معنی ومفہوم:

لغت میں عبادت انتہائی تذلّل، عاجزی اور انکساری کو کہتے ہیں۔ امام اصفہانی نے عبادت کا معنی غایۃ التذلیل (انتہائی عاجزی) بیان کیا ہے۔[۴۰]

لسان العرب میں ہے

- ((معنی العبادة فی اللغة اطاعة مع الخضوع ۔)) [۴۱]

''لغت میں عبادت کے معنی اس اطاعت کے ہیں جس میں خضوع پایا جاتا ہو۔''

امام نووی لکھتے ہیں

- ((العبادة الطاعة مع خضوع۔)) [۴۲]

خضوع سے اطاعت کرنے کو عبادت کہتے ہیں۔

امام فخر الدین رازی کہتے ہیں۔

- ((ماالعبادة الّتی خلق الجن والانس لها؟ قلنا: التعظیم لامر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الله و الشفقة علی خلق الله۔)) ۴۳

"اگر سوال کیا جائے عبادت کیا ہے جس کے لیے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا گیا ہے تو ہم کہتے ہیں اللہ کے (ہر) حکم کی نہایت تعظیم و اطاعت اور اللہ کی مخلوق کے ساتھ انتہائی شفقت کا برتاؤ۔"

روح المعانی میں علامہ آلوسی لکھتے ہیں

عبادت سے مراد عاجزی اور مطیع ہو کر اپنی انکساری کا اعتراف کرنا ہے۔ ۴۴

لفظ عبادت کا لغوی معنی معلوم کرنے کے بعد لازمی ہے کہ اس کے اصطلاحی اور دینی معنی و مفہوم کو بھی جانا جائے تاکہ وہ حقیقی مقصد واضح ہو جائے جس کی خاطر قرآن کی رُو سے جن وانس کو پیدا کیا گیا ہے۔

عبادت کا ایک تصور وہ ہے جسے جاہلی تصور عبادت کہا جا سکتا ہے۔ اس تصور کی رُو سے عبادت محض پوجا پاٹ تک محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔ جاہل لوگ اپنے معبودوں کو انسانوں پر قیاس کرتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح بڑے آدمی سردار، یا بادشاہ خوشامد سے خوش ہوتے ہیں، نذرانے پیش کرنے سے مہربان ہو جاتے ہیں، ذلّت اور عاجزی کے ساتھ ہاتھ جوڑنے اور سر جھکانے سے پسیج جاتے ہیں اور ان سے یونہی کام نکالا جا سکتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی انسانوں سے خوشامد، نذر و نیاز اور عاجزی کا طالب ہے۔ اس تصور کی بنا پر جاہلی مذاہب چند مخصوص اوقات میں مخصوص مراسم ادا کرنے کو عبادت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

عبادت کا دوسرا تصور جسے جوگیانہ یا راہبانہ تصور عبادت کہنا موزوں ہوگا، یہ ہے کہ انسان دنیاوی زندگی سے الگ ہو کر خدا سے لو لگائے، مراقبہ، نفس کشی اور مجاہدات و ریاضات کے ذریعے سے اپنی اندرونی قوتوں کو نشوونما دے اور دنیاوی زندگی کی ذمہ داریوں سے سبکدوشی حاصل کر کے اُخروی نجات حاصل کرے۔ عبادت کا یہ تصور اُن مذاہب میں پایا جاتا ہے جن کی بنیاد زندگی کے راہبانہ تصور پر ہے اور جن کے نزدیک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین اور دنیا ایک دوسرے کی ضد ہیں اور جو دنیا کی زندگی اور اس کی ذمہ داریوں اور اس کے علائق سے باہر نجات کا راستہ ڈھونڈتے ہیں۔

اسلام کا تصورِ عبادت:

اسلام کا تصور عبادت ان دونوں سے مختلف ہے۔ اسلام کی نگاہ میں انسان خدائے واحد کا بندہ ہے۔ اس کا خالق، اس کا مالک، اس کا حاکم صرف خداوند عالم ہے۔ جس نے اس زمین پر اس کو اپنے نائب کی حیثیت سے مقرر کیا۔ کچھ اختیارات عطا کیے، کچھ ذمہ داریاں دیں، کچھ خدمتیں سپرد کیں، اپنی ملکیت اور رعیّت کے حصے پر اقتدار دیا۔ اس دنیا میں اس کا کام اپنے مالک کے مقصد کو پورا کرنا ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا اور ادا کرنا ہے۔ آقا کی سپرد کی ہوئی خدمتوں کو انجام دینا ہے۔ اس کی آئندہ ترقی کا انحصار اسی پر ہے کہ اپنی تقرری کی مدّت ختم کرنے کے بعد جب وہ مالک کے سامنے حساب کے لیے پیش ہو تو اس کے کارنامۂ زندگی سے یہ ثابت ہو کہ وہ ایک فرض شناس، مطیع اور فرماں بردار بندہ تھا نہ کہ سست، کام چور، نا فرض شناس یا باغی و نافرمان تھا۔

اس نقطۂ نظر سے عبادت کے وہ دونوں تصور، جو اوپر بیان کیے گئے ہیں، ناقص ہیں۔ جو شخص اپنے اوقات میں سے تھوڑا سا وقت خدا کو پوجنے میں صرف کر کے یہ سمجھتا ہے کہ اب وہ آزاد ہے کہ جو چاہے کرے، اس کی مثال ایک ایسے ملازم کی ہے جسے آپ نے دن رات خدمت کے لیے رکھا ہو اور جسے پوری تنخواہ دے کر آپ پرورش کر رہے ہوں لیکن وہ بس صبح شام آ کر آپ کو جھک جھک کر سلام کر دیا کرے اور اس کے بعد آزادی کے ساتھ جس طرح چاہے نوکری بجا لائے۔ اسی طرح جو شخص دنیا اور اس کے معاملات سے الگ ہو کر ایک گوشے میں جا بیٹھتا ہے اور اپنا سارا وقت پوجا پاٹ اور ریاضت میں صرف کر دیتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے آپ اپنے باغ کی رکھوالی کے لیے مقرر کریں مگر وہ باغ اور اس کے کام کاج کو چھوڑ کر آپ کے سامنے ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت ہاتھ باندھے کھڑا رہے۔ صبح سے شام اور شام سے صبح آقا آقا پکارتا رہے اور باغبانی کے متعلق جو ہدایات آپ نے اُسے دی ہیں ان کو خوش الحانی اور ترتیل کے ساتھ پڑھتا رہے۔ لیکن باغ کی اصلاح و ترقی کے لیے کچھ نہ کرے۔ ایسے ملازموں کے متعلق جو کچھ رائے آپ قائم کریں گے وہی رائے اسلام بھی ایسے عبادت گزاروں کے متعلق قائم کرتا ہے۔

اسلام کا تصور عبادت یہ ہے کہ آپ کی ساری زندگی خدا کی بندگی میں بسر ہو۔ آپ اپنے آپ کو دائمی اور ہمہ وقتی ملازم سمجھیں۔ آپ کی زندگی کا ایک لمحہ بھی خدا کی عبادت سے خالی نہ ہو۔ اس دنیا میں آپ جو کچھ بھی کریں خدا کی شریعت کے مطابق کریں۔ آپ کا سونا، جاگنا، اٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا غرض کہ سب کچھ خدا کے قانون کی پابندی میں ہو۔ خدا نے جو خدمات آپ کے سپرد کی ہیں اور زندگی کے جو فرائض آپ سے متعلق کیے ہیں اُن سب کا بار آپ نفس کی پوری رضا مندی کے ساتھ اٹھائیں اور اُن کو اس طریقے سے ادا کریں جس کی طرف خدا نے اپنے رسولوں کے ذریعے آپ کی رہنمائی کی ہے۔ آپ ہر وقت اور ہر کام میں خدا کے سامنے اپنی ذمہ داری محسوس کریں اور سمجھیں کہ آپ کو اپنی ایک ایک حرکت کا حساب دینا ہے۔ اپنے گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ، اپنے محلے میں ہمسایوں کے ساتھ، اپنی سوسائٹی میں دوستوں کے ساتھ، اپنے کاروبار میں اہل معاملہ کے ساتھ برتاؤ کرتے وقت ایک ایک بات اور ایک ایک کام میں خدا کی مقرر کردہ حدود کا آپ کو خیال رکھنا ہے۔

پس دنیا کو چھوڑ کر کونوں اور گوشوں میں جا بیٹھنا اور ریاضت کرنا عبادت نہیں ہے۔ بلکہ دنیا کے دھندوں میں پھنس کر اور دنیاوی زندگی کی ساری ذمہ داریوں کو سنبھال کر خدا کے قانون کی پابندی کرنا عبادت ہے۔ ذکر الٰہی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ محض زبان پر اللہ اللہ جاری ہو بلکہ اصل ذکر الٰہی یہ ہے کہ جو چیزیں خدا سے غافل کرنے والی ہیں اُن میں آپ پھنسیں اور پھر خدا سے غافل نہ ہوں۔ دنیا کی زندگی میں جہاں قانون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الٰہی کو توڑنے کے بے شمار مواقع ، بڑے بڑے فائدوں کا لالچ اور بڑے بڑے نقصانوں کا خوف لیے ہوئے سامنے آتے ہیں وہاں خدا کو یاد رکھیے اور اس کے قانون کی پیروی کرتے رہیے۔ حکومت کی کرسی پر بیٹھیے لیکن یہ ذہن میں رہے کہ میں بندوں کا خدا نہیں۔ خدا کا بندہ ہوں۔ عدالت کے منصب پر متمکن ہونے اور ظلم کرنے پر قدرت رکھنے کے باوجود یہ خیال رکھیے کہ میں خدا کی طرف سے عدل قائم کرنے پر مامور ہوں، زمین کے خزانوں پر قابض و متصرف ہوئیے اور پھر یاد رکھیے کہ میں ان خزانوں کا مالک نہیں ہوں بلکہ امانت دار اور پائی پائی کا حساب مجھے اصل مالک کو دینا ہے۔ فوجوں کے کمانڈر بنیے اور خوف خدا آپ کو طاقت کے نشے میں مدہوش ہونے سے بچاتا رہے۔ سیاست و جہاں بانی کا کٹھن کام ہاتھ میں لیجیے اور پھر سچائی، انصاف اور حق پسندی کے اصول پر عمل کر کے دکھائیے۔ تجارت، صنعت و مالیات کی باگیں سنبھالیے اور پھر کامیابی کے ذرائع میں پاک و ناپاک کا امتیاز کرتے ہوئے چلیے۔ ہر طرف ظلم و دغا اور فریب و بدکاری کے راستے آپ کے لیے کھلے ہوں اور دنیاوی کامیابیاں اور مادی لذات ہر طرف سے دعوت دے رہی ہوں اور پھر خدا کی یاد اور آخرت کی باز پرس کا خوف آپ کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دے۔ حدود اللہ میں سے ایک ایک کے قائم کرنے میں ہزاروں مشکلیں دکھائی دیں، حق کا دامن تھامنے اور عدل و صداقت پر قائم رہنے میں جان و مال کا زیاں نظر آئے، خدا کے قانون کی پیروی کرنا زمین و آسمان کو دشمن بنا لینے کا ہم معنی ہو جائے پھر بھی آپ کا ارادہ متزلزل نہ ہو اور آپ کی جبینِ عزم پر حرف نہ آئے۔ یہ ہے اصلی عبادت۔

اسلام نے روحانی ترقی اور خدا کی یافت کا بھی یہی راستہ بتایا ہے۔ انسان خدا کو جنگلوں اور پہاڑوں میں یا گوشۂ ہائے عزلت میں نہیں پا سکتا۔ خدا اس کو انسانوں کے درمیان اور دنیاوی زندگی کے ہنگاموں میں ملے گا اور اس قدر قریب ملے گا کہ گویا وہ اپنی آنکھوں سے اُسے دیکھ رہا ہے۔ جس انسان کے سامنے حرام کے فائدے اور ظلم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مواقع قدم قدم پر آئیں اور ہر قدم پر وہ خدا سے ڈر کر ان سے بچتا ہوا چلے۔ اُسے خدا کی یافت ہو گئی۔ جس نے گھر میں تفریح کے لمحوں میں اور کاروبار کے ہنگاموں میں، ہر کام اس احساس کے ساتھ کیا کہ خدا مجھ سے دور نہیں ہے اس نے خدا کو ہر لمحہ اپنے قریب سے قریب تر پا لیا۔ جس نے سیاست اور حکومت، صلح اور جنگ اور مالیات و صنعت و تجارت جیسے ایمان کی سخت آزمائش کرنے والے کام کیے اور یہاں کامیابی کے شیطانی ذرائع سے بچ کر خدا کی مقرر کی ہوئی حدود کا پابند رہا۔ اُس سے بڑھ کر مضبوط اور سچا ایمان اور کس کا ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ خدا کی معرفت اور کسے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اس سے زیادہ خدا کا مقرب اور کون ہو سکتا ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر سے انسان کی روحانی قوتوں کی نشوونما کا راستہ یہی ہے۔ روحانی ارتقاء اسی کا نام ہے کہ آپ اپنے نفس کی خواہشات پر قابو پائیں۔ اپنے ذہن اور جسم کی تمام طاقتوں سے صحیح کام لیں، اپنے اخلاق میں خدا کے اخلاق سے قریب ہونے کی کوشش کریں دنیاوی زندگی میں، جہاں قدم قدم پر آزمائش کے مواقع پیش آتے ہیں، اگر آپ حیوانی اور شیطانی طریق کار سے بچتے ہوئے چلیں اور پورے شعور و تمیز سے اس طریقے پر کاربند رہیں جو انسان کے شایان شان ہے تو آپ کی روحانیت روز بروز ترقی کرتی چلی جائے گی۔ اور آپ روز بروز خدا سے قریب تر ہوتے چلے جائیں گے۔ حتیٰ کہ وہ آپ کا ہاتھ ہو جائے گا جس سے آپ کام کرتے ہیں۔ وہ آپ کی آنکھ ہو جائے گا جس سے آپ دیکھتے ہیں۔ یہ وہ مقام ہے جہاں بندہ اللہ کے رنگ میں رنگ جاتا ہے۔ اُس کی مرضیات کا پابند ہو جاتا ہے وہ رب سے راضی ہو جاتا ہے اور رب اس سے راضی۔

اس بحث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اسلام انسان کی پوری دنیاوی زندگی کو عبادت میں تبدیل کر دینا چاہتا ہے۔ اس کا مطالبہ یہ ہے کہ آدمی کی زندگی کا کوئی لمحہ بھی خدا کی عبادت سے خالی نہ ہو۔ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے ساتھ ہی یہ بات لازم آ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے کہ جس اللہ کو آدمی نے اپنا معبود تسلیم کیا ہے اس کا عبد یعنی بندہ بن کر رہے اور بندہ بن کر رہنے کا نام ہی عباذت ہے۔ کہنے کو تو یہ بات بہت چھوٹی سی ہے اور بڑی آسانی سے زبان ہلا کر اسے زبان سے ادا کیا جا سکتا ہے مگر عملاً انسان کی پوری زندگی کا اپنے تمام گوشوں کے ساتھ عبادت بن جانا آسان کام نہیں ۴۵۔ اس کے لیے بڑی رہنمائی اور جامع الصفات ہمہ گیر اُسوۂ کامل کی ضرورت ہے۔ جس کی زندگی کا ہر گوشہ عبادت یعنی مقصد تخلیق کے معیار پر پورا اترتا ہو۔ الحمد للہ دین اسلام اس ضمن میں بہت خوش قسمت ہے جس کے دامن میں ایسا رسول اتارا گیا ہے جو جامع الصفات بھی ہے اور جامع الاسماء بھی۔ اس کے اسماء اس کی ہر اس صفت کے پیامبر ہیں جو عبادت اور عباد الرحمٰن کے معیار پر ایک کامل نمونہ ہیں۔

عبدیت کے تقاضوں کے ساتھ اسمائے رسول کا تعلق:

اللہ رب العزت کی بندگی اور اطاعت کے ضمن میں زندگی کو جتنی بھی اقسام میں بانٹ لیا جائے اسمائے رسول ہر قدم پر روح عبادت اور معیار عبادت کے سفر میں نشان راہ ہیں۔ مثال کے طور پر ہر شخص کے لیے عبدیت کاملہ کا تقاضہ ہے کہ

- اللہ رب العزت کی بے شمار حمد کی جائے اس صفت میں نمونہ کامل آپ ﷺ کا اسم گرامی ''احمد'' ۴۶ ہے۔
- ایمان کی تمام شرائط کو پورا کیا جائے اس صفت میں نمونہ کامل آپ ﷺ کا نام گرامی ''مومن'' ۴۷ ہے۔
- ہر لمحے حق کی پیروی کی جائے اس صفت میں نمونہ کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور ''حق'' ۴۸ ہے۔
- زندگی کی ہر ساعت میں اللہ سے ڈرا جائے اس صفت میں نمونہ کامل آپ ﷺ کا اسوۂ کامل بطور ''متقی'' ۴۹ ہے۔
- تلاوت قرآن کو زندگی کا شعار بنایا جائے اس صفت میں نمونہ کامل آپ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا کردار بطور ''تالی'' ۵۰؎ ہے۔

- اپنی ذات اور دوسروں کے لیے خیر خواہی کے لیے حریص رہا جائے اس صفت میں نمونہ کامل آپ ﷺ کا صفاتی اسم گرامی بطور ''حریص علیم'' ۵۱؎ ہے
- زندگی کے نشیب و فراز کو حکمت کے ساتھ عبور کیا جائے۔اس صفت میں نمونہ کامل آپ ﷺ کا صفاتی پہلو بطور ''حکیم'' ۵۲؎ ہے
- زندگی میں اپنی ذات سے اللہ کی دی ہوئی خلافت اور نیابت کا حق ادا کیا جائے اس لحاظ سے نمونہ کامل آپ ﷺ کی صفت گرامی بطور ''خلیفہ'' ۵۳؎ ہے
- اپنی ذات کو سنوارنے اور نکھارنے کے بعد دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دی جائے اس ضمن میں نمونہ کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور ''داعی'' ۵۴؎ ہے
- چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے اللہ کا کثرت سے ذکر کیا جائے اس صفت میں نمونہ کامل آپ ﷺ کی سیرت اقدس بطور ''ذاکر'' ۵۵؎ ہے
- دوسروں کے ساتھ ہر ممکن شفقت اور رحمت کا سلوک کیا جائے زندگی کے اس تقاضے کی تکمیل کے لیے آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور ''رؤف الرّحیم'' ۵۶؎ ہے
- صرف اپنی ذات اور دوسرے انسانوں سے نہیں بلکہ کائنات کی ہر جاندار و بے جان مخلوق کے ساتھ رحمت کا سلوک کیا جائے۔اس لحاظ سے نمونہ کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور ''رحمۃ اللعالمین'' ۵۷؎ ہے
- ہر وقت اللہ کی ظاہری و باطنی نعمتوں، جن کو ہم شمار ہی نہیں کر سکتے، اُن کا شکر ادا کیا جائے اس صفت میں نمونہ کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''شاکر''۵۸؎ ہے

- اللہ رب العزت کی ہر خواہش کے احترام میں اپنے قول و فعل کو بطور شہادت پیش کیا جائے اس تقاضائے خداوندی کے سامنے نمونۂ کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور ''شاہد''۵۹؎ ہے
- جائز و نیک خواہشات کی تکمیل میں اگر حکمت خداوندی کے تحت کچھ تاخیر ہو جائے یا شاہراہ زندگی پر چلتے ہوئے کوئی مصیبت یا پریشانی لاحق ہو جائے تو اس پر صبر کیا جائے اس لحاظ سے نمونۂ کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور ''صابر''۶۰؎ ہے۔
- اپنے قول اور فعل میں سچائی کو معیار بنایا جائے اس طرز فکر و عمل میں نمونۂ کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور ''صادق''۶۱؎ معروف ہے
- اپنی سیرت و کردار کے ظاہر و باطن کو پاکیزہ رکھا جائے اس صفت کے اعتبار سے نمونۂ کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور ''طیّب''۶۲؎ ہے
- زندگی کی رعیّتی ذمہ داریوں میں عدل و انصاف کو بروئے کار لایا جائے اس لحاظ سے نمونۂ کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور ''عادل''۶۳؎ ہے
- معاملات زندگی میں حق و باطل کو الگ الگ کر دیا جائے اس کردار میں نمونۂ کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور ''فرقان''۶۴؎ ہے
- کسی پر غصہ آئے تو اسے دبا لیا جائے یہ بھی عبادت ہے اس لحاظ سے نمونۂ کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور ''کاظم الغیظ''۶۵؎ ہے
- حصولِ معاش میں محنت کو بنیاد بنایا جائے اس صفت میں نمونۂ کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور ''الکاسب''۶۶؎ ہے
- لوگوں کے دین کی اتباع میں اللہ کی رضا کی خوش خبری اور انکار پر وعید سنائی جائے اس لحاظ سے آپ ﷺ کا اسوۂ کامل بطور ''بشیر و نذیر''۶۷؎ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غرض رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کے یہ سارے پہلو اور ان کے اعتبار سے آپ ﷺ کے یہ اسماء گرامی۔ حصول عبدیت کاملہ کے سنگ میل ہیں۔ انہی خطوط پر چل کر ہر مسلمان اللہ کی بارگاہ میں عبد مقبول کا اعزاز حاصل کر سکتا ہے۔ اور اسی اعزاز کو حاصل کرنا خلافت اور عبدیت کا بنیادی تقاضا ہے۔

اسی لیے ایمان کے دو رکن فرمائے گئے ہیں۔ **التعظیم لامر اللہ** اور **والشفقة علی خلق اللہ**۔ اللہ کے امر کی تعظیم کرنا یعنی اس کے سامنے جھک جانا دوسرے اس کی مخلوق پر شفقت اور اس کی خدمت کرنا۔ دونوں باتوں سے مل کر ایمان بنتا ہے۔ ایک شخص چوبیس گھنٹے مسجد میں رہے۔ مخلوق بے شک جیے یا مرے اُسے کوئی پرواہ نہ ہو، اس کا آدھا ایمان ہے اور ایک شخص رات دن مخلوق کی خدمت میں لگا ہوا ہے مگر مسجد میں جانے کا نام نہیں لیتا اس کا ایمان بھی آدھا ہے۔ اس لیے کہ خلافت کا کام تو سرانجام دیا مگر عبادت چھوڑ دی۔ انسان مکمل تب ہوگا جب ایک طرف عابد و زاہد ہو اور ایک طرف خلیفہ خداوندی ہو۔ ایک طرف وہ کام کرے جو مخلوق کے کرنے کا ہے۔ وہ عبادت ہے۔ ایک طرف وہ کام کرے جو خالق کا ہے۔ وہ تربیت ہے۔ انبیاء علیھم السلام کی یہی زندگی ہے۔ راتوں کو تہجد پڑھتے پڑھتے حضور اکرم ﷺ کے قدموں پر ورم آ جایا کرتے تھے۔ اور دن کے وقت مخلوق کی خدمت میں لگے ہوتے تھے۔ ہدایت و تبلیغ فرماتے تھے۔ دنیا کے بادشاہوں کے نام اسلام کی دعوت پر مبنی خطوط جاری فرماتے تھے۔ سفر فرماتے تھے۔ کبھی طائف میں۔ کبھی مدینہ میں۔ تاکہ خلق خدا نیک راستے پر آ جائے۔ یہ خلافت کا کام ہے۔ مسجد نبوی میں جس طرح سے آپ نماز پڑھتے تھے۔ اُسی طرح مقدمات کے فیصلے بھی فرماتے تھے۔ مسجد میں جیسے عبادت ہوتی تھی ویسے ہی درس و تدریس کے ذریعے تعلیم بھی ہوتی تھی۔ یہ خلافت کا کام تھا۔

بہر حال جب مقصد زندگی عبادت اور خلافت نکلا تو ان دونوں امور میں رسول اللہ ﷺ ہمارے لیے نمونہ ہیں۔ سب سے بہترین خلافت آپ ﷺ نے کی۔ اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی گواہی آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ ہیں۔

آپ ﷺ سے بڑا کوئی عابد نہیں ہے، آپ ﷺ کی ذات پر مراتب عبادت ختم ہیں۔ جیسے اللہ معبودیت میں وحدہ لاشریک ہے اسی طرح عبدیت کے کمال میں رسول اللہ ﷺ وحدہ لاشریک ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے جس طرح کہ اس اُمت کو اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا نائب وخلیفہ اور عابد و زاہد عطا کیا۔ اسی طرح افرادِ اُمّت کو بھی سب سے بڑا نائب اور سب سے بڑا عابد بننا چاہیے۔ اس اُمت پر فرض ہے کہ رات دن عبادت میں مصروف رہتے ہوئے اللہ کی نائب بن کر مخلوق کی اصلاح کرے۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے اُٹھے۔ اپنی زندگی اور موت کا یہ مقصد قرار دے کہ میں چاہے جیوں یا مروں مگر اللہ کا نام اونچا ہو۔ اس طرح اللہ رب العزت بھی کسی قوم کو ذلیل و رسوا نہیں کرتا۔ ذِلّت و رسوائی جب ہوتی ہے جب کوئی خدا کے نام کو چھوڑ کر اپنی برتری چاہے۔ خدا کی طرف سے ایسے لوگوں کے لیے مدد نہیں ہوتی۔ اس پر دشمن اقوام مسلّط ہو جاتی ہیں۔ جو اس کو غلامی میں جکڑ لیتی ہیں۔ لیکن جو کہے مجھ کو ملک و دولت مقصود نہیں۔ مجھے اللہ کا نام اونچا کرنا ہے۔ میری جان و دولت اسی لیے وقف ہے اور میری زندگی اسی نصب العین کے تحت بسر ہوگی وہ زندگی با عزت ہوگی اور اس کی موت بھی با عزت ہوگی۔ انسان کو دراصل اسی عزّت کے لیے خلیفہ بنا کر بھیجا گیا ہے اور اسی عزت کو برقرار رکھنے کے لیے اس سے عبدیت کاملہ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ تو سب سے بڑے خلیفہ خداوندی اور عابد خداوندی رسول اللہ ﷺ ہیں۔ مشاہدہ اور گواہی مطلوب ہو تو اسمائے رسول سے متعلق آپ ﷺ کی زندگی کے روشن پہلو عدالت فکر ونظر میں گواہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات باب نمبر: ۴

۱۔ دریا آبادی، عبدالماجد، مولانا۔ تفسیر ماجدی۔ لکھنؤ، بذیل تفسیر سورۃ البقرہ آیت نمبر ۳۱

۲۔ آلوسی، محمود بن عبد اللہ حسینی۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم و السبع المثانی۔ دار الاحیاء التراث العربی بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۲۴

۳۔ ابن کثیر، ابو الفداء عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی۔ تفسیر القرآن العظیم۔ دار الاحیاء الکتب العربیہ، مصر ج ۱، ص ۷۳

۴۔ محولہ بالا

۵۔ محولہ بالا

۶۔ بخاری، کتاب التفسیر باب قول اللہ و علم آدم الاسماء کلّھا

۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم۔ محولہ بالا، ج ۱، ص ۷۳

۸۔ الزمخشری، ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر۔ التفسیر الکشاف۔ انتشارات آفتاب، تہران، ایران، ج ۱، ص ۲۷۲

۹۔ محولہ بالا

۱۰۔ ابن العربی، محمد بن عبد اللہ بن احمد۔ احکام القرآن۔ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان، ۱۳۳۵ھ، ج ۱، ص ۳۱

۱۱۔ محولہ بالا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ الرّازی، امام فخر الدین، شیخ الاسلام۔ التفسیر الکبیر۔ مکتبہ الحسینیہ، مصر، ج۱، ص ۲۵۸

۱۳۔ محمد رشید رضا۔ تفسیر القرآن الکریم، المعروف به تفسیر المنار۔ دار المعرفہ، بیروت، لبنان، ج۱، ص ۲۶۲

۱۴۔ البیضاوی، قاضی ناصر الدین ابو سعید عبدُ اللہ بن عمر بن محمد۔ انوارُ التنزیل واسرارُ التاویل المعروف به تفسیر بیضاوی۔ کتب خانہ رحیمیہ، دیوبند، بھارت ج۱، ص ۶۱

۱۵۔ طنطاوی الجوھری، شیخ۔ تفسیرُ الجواهر۔ دارُ الاحیاء الکتب العربیہ، مصر، ۱۳۵۰ھ، ج۱، ص ۵۲

۱۶۔ طنطاوی الجوھری۔ تفسیرُ الجواهر۔ محولہ بالا، ج۱، ص ۵۳

۱۷۔ ابن سعد، ابو عبدُ اللہ محمد۔ الطبقات الکبریٰ۔ دارُ المعرفہ، بیروت، لبنان ج۱، ص ۱۴۹،

۱۸۔ صالحی، ابو عبدُ اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف شامی۔ سبل الهدیٰ والرشاد۔ دارُ الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۱۴۱۴ھ، ج۱، ص ۵۳۹

۱۹۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد۔ المسند۔ المکتب الاسلامی بیروت، لبنان، ۱۳۹۸ھ، (المسند الشامین)، رقم ۱۶۵۳۷

۲۰۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی۔ الجامع الصحیح۔ دارُ الغرب الاسلامی، بیروت، لبنان۔ کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب فی فضل النّبی

۲۱۔ ابن کثیر۔ تفسیرُ القرآن العظیم۔ محولہ بالا، ج۳، ص ۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۲۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن علی بن احمد کنانی۔ فتح الباری۔ پاکستان، دارُالنشر الکتب الاسلامیہ لاہور، ۱۴۰۱ھ، ج ۲،ص ۲۲۸

۲۳۔ ابن سعد۔ الطبقات الکبریٰ۔ محولہ بالا، ج ۱،ص ۱۴۹

۲۴۔ قرطبی، ابو عبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اموی۔ الجامع الاحکام القرآن۔ دارُالحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، ج ۷،ص ۱۵۵

۲۵۔ محمد بدر عالم، مولانا۔ ترجمان السنّہ۔ بھارت، ندوۃ المصنّفین، دھلی، ۱۹۴۶ء، ج ۱،ص ۳۸۱

۲۶۔ انسانی تخلیق میں ان امتیازی اوصاف کا اظہار حضرت مولانا قاری طیب نے ۱۴ جولائی، ۱۹۶۳ء کو امریکہ میں دیئے گئے ایک خطبہ کے دوران کیا جس کو ادارت اور تلخیص کے ساتھ یہاں پیش کیا گیا۔ قاری صاحب رحمۃ علیہ کے بیشتر خطابات کو ''خطبات حکیم الاسلام'' کے نام سے محمد ادریس ہوشیار پوری نے چار جلدوں میں مرتب کیا۔ جن کو کتب خانہ مجددیہ ملتان، پاکستان نے شائع کیا۔ قاری صاحب کا یہ خطبہ جس میں انھوں نے انسانی تخلیق میں دلچسپ کمالات الٰہی کا اظہار کیا ''عبادت و خلافت'' کے نام سے ''خطبات حکیم الاسلام'' کی جلد نمبر ۳ میں موجود ہے۔

۲۷۔ خالد علوی، ڈاکٹر۔ اسلام کا معاشرتی نظام، المکتبہ العلمیہ لاہور۔ ۱۹۹۱ء، ص ۴۴،۴۵

۲۸۔ محولہ بالا،ص ۴۶۔۴۷۔

۲۹۔ خورشید احمد، پروفیسر۔ اسلامی نظریۂ حیات۔ پاکستان، شعبہ تصنیف و تالیف، کراچی یونیورسٹی کراچی، ۱۹۸۱ء،ص ۱۳۱

۳۰۔ محولہ بالا،ص ۱۳۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۱۔ راغب الاصفہانی، ابو قاسم حسین بن محمد۔ المفردات۔ دارُالقلم، دمشق، شام، الدّارُلشامیہ بیروت، لبنان، ۱۴۱۲ھ، بذیل مادہ ''خَلَفَ''

۳۲۔ الرّازی، امام فخرالدین، شیخ الاسلام۔ التفسیر الکبیر۔ محولہ بالا، ج ۲، ص ۱۶۵

۳۳۔ نیشاپوری، نظام الدین حسن بن محمد بن قمی۔ تفسیر غرائب القرآن و رغائب القرآن۔ المصطفےٰ الباح الحلوی واولادہ، مصر، ج ۱، ص ۲۳۱

۳۴۔ قرطبی، الجامع الاحکام القرآن۔ محولہ بالا، ج ۱، ص ۲۶۳

۳۵۔ المراغی، احمد مصطفےٰ۔ تفسیر المراغی۔ دارُالاحیاء التّراث العربیہ، بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۲۰

۳۶۔ آلوسی۔ روح المعانی۔ محولہ بالا، ج ۱، ص ۲۲۰

۳۷۔ جوہری۔ تفسیر الجواہر۔ محولہ بالا، ج ۱، ص ۵۲

۳۸۔ ندوی، محمد شہابُ الدین، مولانا۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ قرآن کی نظر میں۔ مجلس نشریات اسلام۔ کراچی، پاکستان، ۱۹۸۳ء، ص ۴۴

۳۹۔ محمد بدر عالم، مولانا۔ ترجمان السُّنّۃ۔ محولہ بالا، ج ۳، ص ۱۲۷

۴۰۔ راغب الاصفہانی۔ المفردات۔ محولہ بالا، ص ۳۳۰

۴۱۔ ابن منظور۔ اللسان العرب۔ محولہ بالا، ج ۴، ص ۲۷۳

۴۲۔ نووی، ابو ذکریا یحیٰی بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام۔ شرح الصحیح المسلم۔ قدیمی کتب خانہ، کراچی، پاکستان ۱۳۷۵ھ، ج ۱، ص ۲۹

۴۳۔ الرازی۔ التفسیر الکبیر۔ محولہ بالا، ج ۲۸، ص ۳۳۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۴ آلوسی، روح المعانی۔ محولہ بالا، ج ۲۷، ص ۲۱

۴۵ خورشید احمد، پروفیسر۔ اسلامی نظریہ حیات۔ محولہ بالا، ص ۲۰۳ تا ۲۰۷

۴۶ قرآن حکیم الصف: ۶

۴۷ قرآن حکیم البقرہ: ۳۰

۴۸ قرآن حکیم البقرہ: ۹۱، ۱۱۹

۴۹ قرآن حکیم البقرہ: ۲

۵۰ قرآن حکیم البقرہ: ۱۲۱

۵۱ قرآن حکیم التوبہ: ۱۲۸

۵۲ قرآن حکیم آل عمران: ۱۶۴

۵۳ قرآن حکیم البقرہ: ۳۰

۵۴ قرآن حکیم ابراہیم: ۹، ۲۲

۵۵ قرآن حکیم الاحزاب: ۳۵

۵۶ قرآن حکیم التوبہ: ۱۲۸

۵۷ قرآن حکیم الانبیاء: ۱۰۷

۵۸ قرآن حکیم آل عمران: ۱۴۴، ۱۴۵

۵۹ قرآن حکیم النحل: ۸۴، ۸۹

۶۰ قرآن حکیم الانفال: ۴۶، ۶۶

۶۱ قرآن حکیم الحجرات: ۱۵

۶۲ قرآن حکیم آل عمران: ۱۷۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۳ قرآن حکیم النحل: ۹۰

۶۴ قرآن حکیم التوبہ: ۱۸۵

۶۵ قرآن حکیم آل عمران: ۱۳۴

۶۶ قرآن حکیم البقرہ: ۱۳۴

۶۷ قرآن حکیم البقرہ: ۱۱۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب : ۳

اُسوۂ رسول ﷺ اور اسمائے رسول ﷺ

- حسن و جمالِ صورت
- خالق کی شہادتیں
- مخلوق کی شہادتیں
- اسمائے رسول
- حسن و جمالِ سیرت
- مکی زندگی کا نقشہ
- اسمائے رسول
- مدنی زندگی کا نقشہ
- فرضیت جہاد
- سیرت کی حقیقت
- اسمائے رسول
- افضلیت رسول سے اسمائے رسول
- تماثیل افضلیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن حکیم انسان کی ذات کے اعتبار سے اس کے تخلیقی مراحل میں ''احسن تقویم''[1] اور صفات کے لحاظ سے زندگی کے ہر لمحے میں اپنے خالق کی ''رضا و تسلیم''[2] کو تشخص کی بنیاد قرار دیتا ہے۔ ذات کے اظہار اور تقاضوں کے اکمال کے لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشیاء کے نام سکھائے۔ جبکہ صفات کے اظہار کے لیے انسان کو شعور و ارادہ کے ساتھ نیکی و برائی میں امتیاز کا وصف عطا کیا۔

سید الناس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اپنی ''احسن'' تقویم میں وہ بے مثال حسن و جمال رکھتے ہیں کہ وحی کے الفاظ میں خالق اور اعتراف کے طور پر مخلوق کی شہادتیں اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہیں۔

حسن و جمالِ صورت

خالق کی شہادتیں:

○ آپ ﷺ کی ''احسن تقویم'' کے بارے میں خالق کی شہادتیں اس طرح ہیں:

﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ﴾ (المؤمن: ٦٤)

''اللہ ہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورت بنائی اور صورت بھی نہایت حسین بنائی۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ.﴾ (التغابن:۳)

''اُسی (اللہ) نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا اور اُسی نے تمہاری صورت بنائی اور صورت بھی نہایت خوبصورت بنائی۔''

○ صورت کے مجموعی حسن کے تذکرے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے مادی اجزائے جسم، اعضاء اور شکل وشمائل کے اہم جزئیات کا بیان وحی الٰہی میں اس طرح ذکر کیا ہے کہ اس سے سراپائے مبارک کا ایک خاکہ تیار ہو جاتا ہے۔ جیسے آپ ﷺ کی زبان اقدس کی توصیف بیان کرتے ہوئے قرآن حکیم میں ہے۔

﴿فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ.﴾ (الدخان:۵۸)

''پس ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان سے آسان کر دیا ہے تا کہ لوگ نصیحت قبول کریں۔''

○ زبان مبارک کا تذکرہ ایک دوسری جگہ اس طرح فرمایا۔

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ.﴾ (القیامۃ:۱۶)

''(اے پیغمبر) آپ ﷺ (قرآن کو یاد کرنے کے لیے) اپنی زبان کو تیزی تیزی سے حرکت نہ دیا کریں۔''

○ دونوں مقامات پر زبان مبارک کے وجود کا اثبات' ایک طرف آپ ﷺ کے جسد خاکی کا اکرام ظاہر کرتا ہے اور دوسری طرف مخاطبین کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ آپ ﷺ کی تخلیقی تقویم انہی لوازم کے ساتھ تھی جو نوع بشری کے لیے عام ہیں اور اُن کے ''احسن'' ہونے کا خالق نے وعدہ کیا ہے۔

○ زبان کے ساتھ قرآن حکیم میں آپ ﷺ کے دل مبارک کا بھی ذکر ہے۔

﴿قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾

(البقرہ:۹۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آپ کہہ دیجیے جو کوئی جبرائیل سے دشمنی رکھتا ہے (تو اسے آگاہ رہنا چاہیے کہ) اُس نے اللہ کے حکم سے یہ قرآن آپ کے قلب مبارک پر اُتارا ہے۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

﴿نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ○ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ﴾

(الشعراء: ۱۹۳، ۱۹۴)

''اس قرآن کو امانت دار فرشتہ آپ کے قلب پر لیکر آیا ہے تا کہ آپ ﷺ ڈرانے والوں میں سے ہوں۔''

○ دل ہی کے مترادف لفظ ''فواد'' کے ساتھ معراج کے واقعے میں اس طرح ذکر آیا۔

﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى.﴾ (النجم: ۱۱)

''قلب (پیغمبر) نے دیکھنے والی چیز میں کوئی غلطی نہیں کی۔''

○ آپ ﷺ کی چشمان مبارک کا قرآن حکیم میں اس طرح ذکر جمیل ہوا:

﴿لَاتَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ.﴾ (الحجر: ۸۸)

''آپ ہرگز آنکھیں اٹھا کر بھی ان چیزوں کو نہ دیکھیے جن سے ہم نے ان (نافرمانوں) کے مختلف گروہوں کو متمتع کر رکھا ہے۔''

○ آپ ﷺ کی چشمِ بصارت کا ذکر اس طرح کیا گیا۔

﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى.﴾ (النجم: ۱۷)

''نگاہ نہ تو ہٹی نہ بڑھی۔''

○ روئے مبارک کا ذکر خالق کریم نے اس طرح کیا۔

﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (البقرہ: ۱۴۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم آپ کے چہرہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں سو پھیر دیتے ہیں ہم آپ کو اس قبلے کی طرف جو آپ کو پسند ہے۔ پس آپ پھیر لیجیے اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف۔''

○ ایک جگہ آپ ﷺ کے گوش مبارک کا بھی ذکر کیا گیا۔

﴿وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ﴾ (توبہ:۶۱)

''یہ کہتے ہیں کہ آپ ہر بات کان لگا کر سنتے ہیں کہہ دیجیے کہ آپ کان لگا کر وہی بات سنتے ہیں جو تمہارے حق میں بہتر ہو۔''

○ سینۂ مبارک کی توصیف اس طرح کی گئی۔

﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ.﴾ (الم نشرح:۱)

''کیا آپ کا سینہ ہم نے کھول نہیں دیا ہے۔''

○ پشت مبارک کا ذکر اسی کے ساتھ متصل ہے۔

﴿وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ○ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ.﴾ (الم نشرح:۳)

''اور آپ سے وہ بوجھ دور کر دیا جو آپ ﷺ کی پشت کو توڑے ڈالتا تھا۔''

مخلوق کی شہادتیں:

قرآن حکیم کی ان آیات کے حوالے ثابت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کائنات کے واحد انسان ہیں جن کی جسمانی احسن تقویم کو خالق نے قرآن حکیم میں بیان کیا ہے۔ مخلوق میں آپ ﷺ کے قریب ترین آپ ﷺ کے صحابہؓ تھے وہ آپ کی جسمانی احسن تقویم کے بارے میں شہادت دیتے ہیں کہ:

○ رسول اللہ ﷺ کا جسم اطہر متناسب، جوڑ بند مضبوط، بدن پُر گوشت اور کسا ہوا جبکہ رنگ مبارک سرخی مائل سفید تھا[۳]۔ آپ ﷺ نہ تو بہت طویل القامت تھے اور نہ چھوٹے قد کے، جسم مبارک میانہ تھا۔ سر مبارک پر گھنے بال تھے جو بعض اوقات کانوں کی لوؤں کو چھو رہے ہوتے تھے[۴]۔ یہ بال مبارک نہ تو بہت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھنگھریالے تھے نہ بہت سیدھے سادھے، البتہ ایک خوش نما اور ہلکا سا خم ان میں دکھائی دیتا تھا۔۵ چہرۂ مبارک آفتابی، پُر شکوہ، درخشاں و تاباں تھا، پیشانی کشادہ اور پُر نور تھی جس میں سے ایک نور ابھرتا دکھائی دیتا تھا۔۶ ابرو دراز، سیاہ اور بیچ میں ذرا سا غیر پیوستہ اور ان کے درمیان ایک رگ کا معمولی سا ابھار تھا جو غصّے کی حالت میں مزید نمایاں ہو جاتا تھا۔۷ آنکھیں سیاہ مگر سرمئی مائل، پتلیاں سیاہ کالی، اور آنکھوں کی سفیدی میں ہلکی سی سرخی کی آمیزش تھی۔۸ پلکیں سیاہ اور دراز جیسے ایک دوسری کو چھو رہی ہوں۔۹ ناک ستواں اور بڑی تھی، رُخسار متوازی، ریش مبارک گھنی اور دیدہ زیب تھی۔ دہن مبارک کشادہ اور سامنے کے دانتوں میں ذرا سا فاصلہ نمایاں تھا۔۱۰ کان حسین و جمیل اور شانے گوشت سے بھرپور اور چوڑے تھے۔ گردن مبارک قدرے لمبی تھی، سینہ کشادہ تھا، کلائیوں، بازوؤں اور بالائی سینے پر بالوں کی کثرت تھی، مگر پیٹ اور سینے کا نچلا حصہ بالوں سے خالی تھا۔ البتہ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک پتلی اور لمبی دھار تھی، دونوں شانوں کے مابین مہر نبوت تھی جو بالوں اور گوشت سے بنے ہوئے ابھار (کبوتر کے انڈے کے برابر سرخ غدّہ) کی شکل میں تھی۔۱۱ ہتھیلیاں چوڑی اور پُر گوشت تھیں۔ اسی طرح کلائیاں اور انگلیاں بھی دراز اور پُر گوشت تھیں کہ مصافحہ کرنے والوں کو اتنی نزاکت اور نفاست کا احساس ہوتا کہ حریر و دیباج کا لمس بھی اس کے سامنے بے معنی تھا۔۱۲ بطن مبارک کسا ہوا اور سینے کے مساوی تھا (گویا کاغذوں کی تہہ جما دی گئی ہو) ۱۳ پنڈلیاں لمبی اور پُر گوشت، پاؤں بھی لمبے، پُر گوشت، مضبوط اور تلوے درمیان سے خالی تھے۔ (کہ پانی نیچے سے گزر سکے) مجموعی طور پر آپ ﷺ کی شخصیت جلال و جمال کا ایسا حسین امتزاج تھا کہ دیکھنے والے پر ہیبت طاری ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے دل میں آپ ﷺ کے لیے انتہائی محبت بھی پیدا ہو جاتی تھی۔۱۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے پسینے سے عطر جیسی مہک آتی تھی۔ اسی طرح جسم مبارک سے ہر وقت سرور انگیز خوشبو محسوس کی جا سکتی تھی۔ ۱۵؎ آپ ﷺ کی ہنسی مبارک کبھی مسکراہٹ سے آگے نہیں بڑھی جس میں سامنے کے دانت نمایاں ہو جاتے، غصے کی حالت میں چہرہ مبارک اس قدر تمتما اٹھتا کہ اس پر نگاہ ٹھہرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ چہرہ مبارک پر پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح چمکتے تھے۔ ۱۶؎ آپ ﷺ کن انکھیوں سے کسی کی طرف نہیں دیکھتے تھے بلکہ پورا چہرہ گھما کر نظر ڈالتے۔ کسی سے ناراض ہوتے تو اس سے رُخ پھیر لیتے، ہمیشہ سلام اور مصافحہ کرنے میں پہل کرتے اور ہاتھ کو اس وقت تک دوسرے کے ہاتھ میں رہنے دیتے جب تک دوسرا خود ہاتھ نہ چھڑا لیتا ۱۷؎ آپ ﷺ قدم اٹھا اٹھا کر یوں چلتے گویا بلندی سے نیچے اتر رہے ہوں۔ آپ ﷺ کی رفتار نہ تو کسی عاجز کی طرح ہوتی اور نہ کسی سست شخص کی مانند بلکہ ایسی تیز رفتاری سے قدم اٹھاتے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم بڑے تکلف سے آپ ﷺ کو مل سکتے تھے۔ ۱۸؎

○ ہجرت کے وقت رسول اللہ ﷺ اُمّ معبدؓ خزاعہ کے خیمے سے گزرے تو انھوں نے آپ ﷺ کی روانگی کے بعد اپنے شوہر سے آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کے بارے میں جو نقشہ کھینچا وہ بھی آپ ﷺ کی احسن تقویم کے حق میں بہت عمدہ شہادت ہے۔

''چملتا رنگ، تابناک چہرہ، خوبصورت ساخت، نہ توندے پن کا عیب نہ گنجے پن کی خامی، جمال جہاں تاب کے ساتھ ڈھلا ہوا پیکر، سرگیں آنکھیں، لمبی پلکیں، بھاری آواز، لمبی گردن، سفید و سیاہ آنکھیں، سیاہ سرگیں پلکیں، باریک اور باہم ملے ہوئے ابرو، چمکدار کالے بال، لب مبارک خاموش ہوں تو باوقار، گفتگو کریں تو پُرکشش، دُور سے دیکھنے میں سب سے تابناک وپُر جمال، قریب میں سب سے خوبصورت اور شیریں، گفتگو میں چاشنی، بات واضح اور دوٹوک نہ مختصر نہ فضول، بات کرنے کا انداز ایسا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ گویا لڑی سے موتی جھڑ رہے ہوں، درمیانہ قد، نہ چھوٹا کہ نگاہ میں نہ جچے نہ لمبا کہ ناگوار لگے۔ رفقاء آپ ﷺ کے گرد حلقہ بنائے ہوئے کچھ فرمائیں تو توجہ سے سنیں اور اگر آپ ﷺ ان کو کوئی حکم دیں تو وہ لپک کر بجا لائیں۔ مطاع و مکرم، نہ ترش رو نہ لغو گو۔۱۹

- حضرت جابر بن سمرہؓ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کا دہانہ کشادہ تھا، آنکھیں ہلکی سرخی لیے ہوئے اور ایڑیاں باریک تھیں۔۲۰
- حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ گورے رنگ، پُر ملاحت چہرے اور میانہ قد و قامت کے تھے۔۲۱
- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں اور رنگ چمکدار، نہ خالص سفید نہ گندم گوں، وفات کے وقت تک سر اور چہرے کے بیش بال بھی سفید نہ ہوئے تھے۲۲ صرف کنپٹی کے بالوں میں کچھ سفیدی تھی اور سر کے چند ہی بال سفید تھے۔۲۳
- حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا نبی ﷺ کا چہرہ تلوار جیسا تھا انھوں نے کہا نہیں بلکہ چاند جیسا تھا۔۲۴
- ربیعہ رضی اللہ عنہا بنتِ معوذ کہتی ہیں اگر تم رسول اللہ ﷺ کو دیکھتے تو لگتا کہ ہم نے طلوع ہوتے ہوئے سورج کو دیکھا ہے۔۲۵
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔ لگتا تھا سورج آپ ﷺ کے چہرے میں رواں دواں ہے۔۲۶
- حضرت کعب بن مالکؓ کا بیان ہے کہ جب آپ ﷺ خوش ہوتے تو چہرہ دمک اٹھتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے۔۲۷
- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ کے آگے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں دانت الگ الگ تھے۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو ان دانتوں کے درمیان سے نور جیسا نکلتا دکھائی دیتا تھا۔ ۲۸

○ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے کوئی حریر و دیباج نہیں چھوا جو آپ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور نہ کبھی کوئی عنبر یا مُشک یا کوئی ایسی خوشبو سونگھی جو آپ ﷺ کی خوشبو سے بڑھ کر ہو۔ ۲۹

○ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ آپ ﷺ نے میرے رُخسار پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی کہ جیسے آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ عطر دان سے نکالا ہو۔ ۳۰

اسمائے رسول ﷺ :

خالق اور مخلوق کی یہ شہادتیں رسول اللہ ﷺ کی احسن تقویم میں تخصص کا واضح ثبوت ہیں اور اس ظاہری حسن و جمالِ رسول اللہ ﷺ سے ہم جن اسماء کا اخذ کر سکتے ہیں وہ اس طرح ہو سکتے ہیں:

○ سیدنا ابلج ﷺ (سفید رنگ والے)

○ سیدنا اَبیض ﷺ (سپید)

○ سیدنا الاحسن ﷺ (نہایت حسین)

○ سیدنا احسن الناس ﷺ (لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت)

○ سیدنا احسن الناس عُنُقاً ﷺ (لوگوں میں سب سے حسین گردن والے)

○ سیدنا الاحشم ﷺ (باوقار ہستی)

○ سیدنا احلی الناس ﷺ (لوگوں میں سب سے زیادہ شیریں زبان)

○ سیدنا اَحلم من کلام ﷺ (کلام میں شیریں)

○ سیدنا الادعج ﷺ (سیاہ چشم والے)

○ سیدنا الازجُّ ﷺ (کمان دار ابرو والے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا الازھر ﷺ (سفید رنگ والے)
- سدینا الاشنبُ ﷺ (برّاق دندان رکھنے والے)
- سیدنا الاطیبُ ﷺ (بہت خوشبودار)
- سیدنا الاعزُّ ﷺ (روشن پیشانی والے)
- سیدنا البدیع ﷺ (مجسم حسن و جمال)
- سیدنا تام الاذنین ﷺ (پورے گوش مبارک والے)
- سیدنا حسن الصوت ﷺ (حسین آوانہ والے)
- سیدنا حسن العینین ﷺ (حسین آنکھوں والے)
- سیدنا حسن النعم ﷺ (حسین دین والے)
- سیدنا حسن الحیّۃ ﷺ (حسین ریش مبارک والے)
- سیدنا الدّھین ﷺ (تیل میں بھیگی زلفوں والے)
- سیدنا رحب الصّدر ﷺ (فراخ سینہ والے)
- سیدنا ضخیم السّاقین ﷺ (بھاری پنڈلیوں والے)
- سیدنا ضخیم العُصدین ﷺ (بھاری بازوؤں والے)
- سیدنا الکحیل ﷺ (سرمیلی آنکھوں والے)

حسن و جمالِ سیرت

مکی زندگی کا نقشہ:

جہاں تک مکی زندگی میں سیرت کے اعتبار سے اُسوۂ رسول میں خالق کی ''رضا و تسلیم'' کا تعلق ہے اُس کی بنیاد بھی ربّ کریم و حکیم کی طرف سے اسی طرح رکھی گئی کہ آپ ﷺ حسب و نسب میں سب سے ''عالی'' ۳۱ عہد طفلیت سے ہی ''ممتاز'' سیرت ۳۲، ''حسین'' صورت ۳۳ عادات و شمائل میں قوم سے علیحدہ ۳۴، عبادات و رسوم میں اُن سے الگ ۳۵، لہو و لعب سے مجتنب اور شرک و کفر سے متنفر ۳۶ صدق و صفا ۳۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احسان و سلوک سے مزین ۳۸ ظلم و عدوان اور جملہ فواحش سے کوسوں دور ۳۹ جنگ و جدل سے نفور ۴۰ مال و جاہ کی محبت سے بالاتر ۴۱ عدل و انصاف کے پیامبر ۴۲ غرض جملہ اخلاقِ فاضلہ سے محلّی ۴۳ اور جملہ اخلاق رزیلہ سے پاک ۴۴ زندگی بھر عصمت و عفت کے پیکر ۴۵ بال بال سے حسن ٹپکنا ۴۶ کلمہ کلمہ سے پھول جھڑنا ۴۷ روں روں سے فہم و فراست کا چمکنا ۴۸ غصہ و محبت اور جدل و ہزل میں حق گو ۴۹ عفو و درگزر کے خوگر ۵۰ مخلوق خدا کے سب سے بڑھ کر ہمدرد ۵۱ عہد و پیاں کے سب سے بڑے پاسدار ۵۲ سب سے بڑھ کر راست گو ۵۳ سب سے بڑھ کر امانت دار ۵۴ لطف یہ کہ خود بھی اُمّی اور قوم بھی اُمّی ۵۵ تورات و انجیل کو نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم۔ ۵۶ نہ کسی سے کوئی حرف پڑھا نہ اہل علم کے پاس نشست و برخاست رکھی۔ ۵۷ عمر مبارک جب چالیس سال کو پہنچی تو ایک ایسا عجیب و غریب دعویٰ کیا جس سے نہ ملک آشنا نہ آباؤ اجداد۔ ۵۸ ایک ایسا کلام لوگوں کے سامنے پیش کیا جو آج تک نہ کسی نے سنا اور نہ آئندہ اس کی نظیر ممکن۔ ۵۹ صحف سماویہ میں سب اس کے سامنے سرنگوں، اسرار کا مخزن، علوم کا سمندر ۶۰ طیّبات کو حلال کرنے والے ۶۱ خبائث کو حرام کرنے والے ۶۲ قرآنی پیغام کے مطابق بھلائی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے ۶۳ امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں دشمنوں اور مخالفوں سے لاپرواہ ۶۴ زن، زر کی کوئی دولت ایسی نہیں جس کی پیش کش نہ کی گئی ہو اور آپ ﷺ نے اسے ٹھکرا نہ دیا ہو۔ ۶۵ حبس و قید ۶۶ تدبیر قتل ۶۷ کی کوئی کوشش ایسی نہ تھی جس کو پورا نہ کیا گیا ہو۔ نہ صرف باہر بلکہ گھر کے اندر بھی یہی حال تھا۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

''میں دو بدترین ہمسائیوں ابولہب اور عقبہ بن ابی معیط میں گھرا ہوا تھا اور وہ دونوں اپنے اپنے گھر کی غلاضت اور گندگی لا کر میرے اوپر ڈال دیتے تھے'' آپ ﷺ باہر تشریف لا کر صرف یہ فرماتے: ''اے عبد مناف کی اولاد یہ کس قسم کی ہمسائیگی ہے؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر اسے راستے سے ہٹا دیتے۔ ۶۸؎

اسمائے رسول:

غرض یہ سارا نقشہ مکی زندگی کے تیرہ سال کا ہے۔ اس دور میں آپ ﷺ کے اسمائے مبارکہ کا جو پیکر بنتا ہے وہ اس طرح ہے سیدنا احمد ﷺ ، سیدنا محمد ﷺ ، سیدنا شاہد ﷺ ، سیدنا رشید ﷺ ، سیدنا بشیر ﷺ ، سیدنا نذیر ﷺ ، سیدنا عزیز ﷺ ، سیدنا حریص ﷺ ، سیدنا رؤف ﷺ ، سیدنا رحیم ﷺ ، سیدنا مصدق ﷺ ، سیدنا طیّب ﷺ ، سیدنا ناصر ﷺ ، سیدنا منصور ﷺ ، سیدنا امر ﷺ ، سیدنا صادق ﷺ ، سیدنا امین ﷺ ، سیدنا الحق ﷺ ، سیدنا متقی ﷺ ، سیدنا مبین ﷺ ، سیدنا مبشر ﷺ ، سیدنا مبعوث ﷺ ، سیدنا امام ﷺ ، سیدنا کریم ﷺ ، سیدنا حکیم ﷺ ، سیدنا عبد ﷺ ، سیدنا صابر ﷺ ، سیدنا معلم ﷺ ، سیدنا رحمت ﷺ ، سیدنا بیّنہ ﷺ ، سیدنا بلیغ ﷺ ، سیدنا برھان ﷺ ، سیدنا تالی ﷺ ، سیدنا حق ﷺ ، سیدنا ذاکر ﷺ ، سیدنا رسول ﷺ ، سیدنا راشد ﷺ ، سیدنا شاکر ﷺ ، سیدنا صابر ﷺ ، سیدنا عابد ﷺ ، سیدنا غنی ﷺ ، سیدنا مؤمن ﷺ ، سیدنا مسلم ﷺ ، سیدنا مخلص ﷺ اور سیدنا ہادی ﷺ .

مدنی زندگی کا نقشہ:

ہجرت کے بعد مدنی زندگی میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے شرف میزبانی کے لیے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نصیب جاگے ۶۹؎ دس سالہ حضرت انس بن مالک الخزرجی کو ان کی عقیدت مند والدہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ میرے اس بچے کو اپنے خادم کی حیثیت سے قبول فرما کر میری عزت افزائی فرمائیں۔ آپ ﷺ نے قبول کیا۔ اس طرح دس سال تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے خادم رہے اور آپ ''مخدوم''۔

مدینہ منورہ آ کر آپ ﷺ نے مشاہدہ کیا کہ مکہ مکرمہ کے برعکس اس شہر میں کوئی سماجی نظام نہیں ہے بلکہ بکثرت قبیلے مختلف مقامات پر الگ تھلگ رہتے ہیں۔ اس مخلوط آبادی میں مکے سے آئے ہوئے کئی سو بے روزگار اور بے وسائل مہاجرین بھی تھے جن میں کچھ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح غیر عرب بھی تھے۔ ان کی آباد کاری ایک کٹھن کام تھا۔ لہٰذا آپ ﷺ نے سب سے پہلے اس طرف توجہ فرمائی اور باقاعدہ ایک تقریب میں انصار اور مہاجرین صحابہ کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ انصار نے اس اقدام نبوی کو خوش دلی سے قبول کیا اور اپنے مہاجرین بھائیوں کے احساس اجنبیت کو باہمی محبت اور شفقت میں بدل دیا۔ ۷؎ یہاں آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس ''حریص علیکم'' کا عملی مظہر بن کر سامنے آئی۔

مہاجرین و انصار کی مواخات کے بعد مدینے کی بقیہ آبادی کی تنظیم پر توجہ دی گئی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُن کے باپ کے مکان میں سارے مسلم و غیر مسلم قبیلوں کے نمائندوں کا اجتماع ہوا۔ جس میں وہ رسول اللہ ﷺ کی تجویز پر (میثاقِ مدینہ کے طور پر) متفق ہو گئے کہ بیرونی حملوں کا دفاع اور اندرونی جھگڑوں میں تصفیہ وغیرہ کے لیے شہر میں ایک تنظیم عمل میں لائی جائے اور ایک شخص کو بطور حاکم اعلیٰ متعین کیا جائے۔ حقوق و فرائض تحریری طور پر مرتب کیے گئے اس طرح مدینہ منورہ میں مسلم اور غیر مسلموں کے درمیان قیام امن کا میثاق طے پا گیا۔ ا؎ اس میثاق باہمی کی رو سے آنحضرت ﷺ مسلمانوں کے لیے ''سید'' و ''کریم'' اور غیر مسلموں کے لیے ''محافظ'' و ''مبشر'' بن گئے۔

اسی مدنی دور میں ایک طرف تبلیغ دین کا سلسلہ جاری تھا تو دوسری طرف وحی کے ذریعے وقتاً فوقتاً نئے احکام دین کے نزول کے ساتھ اسلامی قانون و شریعت کو بتدریج مکمل بھی کیا جاتا رہا۔ چنانچہ اذان، تحویل قبلہ، روزہ، حج، زکواۃ، قانون صلح و جنگ، غیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانبداری، نیز قانون تعزیرات (حدود و ممانعات) اور عام اخلاق و احسان کی تعلیم بھی اسی دوران نازل ہوئی اور شریعت اسلامیہ کا حصہ بنی۔ جس کو آپ ﷺ نے بطور ''ناصح''، ''شارع''، ''شارحِ'' اور ''مبلّغ'' اُمت تک پوری ایمانداری سے پہنچایا۔

فرضیت جہاد:

اس کائنات میں امن اور جنگ، رحم اور جبر، عقل و خرد اور جنون، تعمیر اور شکست ایک ہی فطرت کے دو مظاہر اور ایک ہی ذات کے دو ایسے اوصاف ہیں جو بظاہر متضاد اور مختلف لیکن درحقیقت ایک دوسرے سے لازوال طور پر ہم آہنگ اور پیوست نظر آتے ہیں۔ جس طرح رحم کا جبر کی صفت سے عاری ہونا اس کے ناقص ہونے کی دلیل ہے بعینہ جلال کے بغیر جمال، مدینہ کے بغیر مکہ اور اس طرح جہاد بالسیف کے بغیر پُر امن تبلیغ، مضحکہ خیز اور غیر دانش مندانہ ہے۔ جس تعمیر کی بنیاد کہنہ بنیادوں کی تخریب پر نہیں، جس باغ میں مالی کی قطع و برید کا عمل نہیں، درحقیقت وہ رحم، وہ جمال، وہ مکہ، وہ تبلیغ، وہ تعمیر اور وہ باغ بدنما اور غیر مکمل ہے۔

ہجرت مدینہ گویا اس بات کا اعلان تھا کہ مکّے کا تربیتی دور ختم ہو چکا، لطف و کرم کا مظاہرہ ہو چکا، کفّار کے مظالم کے ذریعے قوت و برداشت اور تزکیہ نفس کا پروگرام مکمل ہو چکا، مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کا سلیقہ حاصل ہو چکا۔ عقیدہ کی پختگی، تحمل اور بردباری کی اعلیٰ صفات مسلمانوں کی فطرت میں راسخ ہو چکیں، اب نئے حالات میں جبر و قہر کا تقاضا یہ تھا کہ بادوباراں کے طوفان کے مقابلے میں بے رحمی سے تیاری کی جائے۔ مخالف ہواؤں اور آندھیوں کا تقاضا یہ تھا کہ تند حوادث سے ٹکراؤ مول لیا جائے اور شر پسند عناصر کی بے جگری سے بیخ کنی کی جائے۔ غزوات کے ذریعے نئی پود کی آزمائش ہو، صالح اور نیک کو بڑھنے دیا جائے، بدنما اور نا اہل کو مٹا دیا جائے۔ غرضیکہ باغ انسانیت کو توہمات اور فرسودہ عقائد کے خس و خاشاک اور نقصان دہ پودوں سے پاک کر دیا جائے۔ اسے اعلیٰ اقدار کی جڑوں پر قائم کر کے خوش نما، دل کش اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوبصورت تر بنا دیا جائے۔

انسانیت کے ان شدید تقاضوں کے باوجود، مسلمانوں کی آغاز اسلام سے ہجرت مدینہ کے بعد بھی ہر لمحہ یہ کوشش رہی کہ دین اسلام پر مضبوطی سے قائم رہ کر اپنی اصلاح نفس کرتے جائیں۔ سب مخلوق خدا کی خدمت کرتے رہیں اور ہر مخالف طاقت کو اپنی تواضع اور خلق سے رام کر لیں اس پر امن اور مصالحانہ روش کے باعث حضرت رسول اکرم ﷺ اور ان کے ساتھیوں نے کفار مکہ کے ہاتھوں طرح طرح کی تکلیفیں اٹھائیں، انھوں نے گھر بار چھوڑے، بے وطن ہوئے، اپنے مکانوں اور جائیدادوں سے لاتعلق ہوئے مگر آپ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے اپنا پُر امن رویہ نہ بدلا۔ مدینہ پہنچ کر رسول اکرم ﷺ نے اوس اور خزرج کی پرانی رقابتوں کو ختم کیا۔ یہودیوں سے (میثاق مدینہ کے ذریعے) نئے تعلقات استوار کیے تا کہ نئے پر امن ماحول میں ہر کسی کو اپنے مذہبی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کی سہولتیں میسّر ہوں۔

مگر معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کسی شخص کا امن سے رہ کر اپنا کام کرنا فساد پرستوں کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔ شیطان کی شیطنت کا تقاضا ہر دم یہی رہا ہے کہ کمزور کو مختلف حیلوں سے کچلا جائے۔ جو نہیں لڑتا اس سے خوامخواہ لڑائی مول لی جائے تا کہ دنیا کبھی فساد سے خالی نہ ہو اور شیطان کی حکومت کبھی ختم نہ ہونے پائے۔ مدینہ میں حضرت رسول اکرم ﷺ کی پُر امن اور مصالحانہ کوششیں، آپ ﷺ کے ساتھیوں کا پابندی سے نماز پڑھنا، اخوت کا دم بھرنا، ہر کسی سے نیکیاں کرنا، اپنے نبی کا کہا ماننا، کسی کا نہ کھانا اور اللہ رب العزت کے گن گانا دراصل کفار کے نزدیک وہ قابل گرفت باتیں تھیں جن کی بنا پر انہوں نے منافقین مدینہ اور یہودیوں کو کہلا بھیجا کہ مسلمانوں کو اپنے ہاں سے نکال دو۔ ورنہ ہم تم پر حملہ کریں گے۔

کفار مکہ کا یہ بے پناہ تشدد اور مسلمانوں کی مظلومیت ربّ العالمین سے دیکھی نہ گئی۔ بے شک پروردگار کے لیے رحمان و رحیم ہونا ناگزیر ہے۔ لیکن جبّاریت اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قہاریت وہ صفات ہیں جن کے بدوں کسی کا پروردگار ہونا درحقیقت بے معنی ہے۔ جس طرح باغ کی خوبصورتی کو برقرار رکھنے کی خاطر قطع و برید کا عمل ایک لازمی شے ہے بعینہ صالح پود کی سلامتی اور نشوونما کی خاطر غزوات کے ذریعے فساد پرست عناصر کی بیخ کنی بھی ایک لازمی امر تھا۔ تاکہ اسلامی اصولوں پر صحت مند معاشرہ کی تشکیل ہو سکے۔ اور خوشگوار ماحول میں ہر کس و ناکس کو حسب منشا اپنی شخصیت کی تکمیل کے مواقع میسر ہو سکیں۔ یہ تھے وہ تقاضے جن کی بنا پر بارگاہ عدل و انصاف سے مسلمانوں کو اپنی حفاظت اور دین کی حمایت میں جنگ کرنے کی اجازت دی گئی۔ ۲ے اس اجازت کے بعد مسلمانوں اور کفار و مشرکین کے درمیان کئی لڑائیاں ہوئیں۔ ان میں سے کچھ غزوات ہیں اور کچھ سرایا۔ (جن لڑائیوں میں رسول اکرم ﷺ خود شریک ہوئے وہ لڑائیاں غزوات کہلاتی ہیں اور جو لڑائیاں کسی تجربہ کار صحابی کی ماتحتی میں لڑی گئیں انھیں "سرایا" کہتے ہیں) مثلاً سریۂ عبیدہ بن الحارث، سریۂ سعد بن ابی وقاص، سریۂ حمزہ بن عبدالمطلب، غزوۂ بواط، غزوۂ ذی العشیرہ، غزوۂ سفوان یا بدر الاولیٰ، سریۂ عبداللہ بن جحش، غزوۂ بدر، غزوۂ بنی قینقاع، غزوۂ سویق، غزوۂ قرقرۃ الکدر، غزوۂ بنی سلیم ثانی، غزوۂ بنی غطفان، غزوۂ احد، سریۂ عبداللہ بن انیس، سریہ بنو معونہ رجیع، غزوۂ ذات الرقاع، غزوۂ بدر الاخیرہ، غزوۂ دومتہ جندل، غزوۂ بنی المصطلق، غزوۂ احزاب یا خندق، غزوۂ بنی قریظہ، غزوۂ بنی لحیان، غزوۂ غابہ، سریہ طرف، سریۂ وادی القریٰ، صلح حدیبیہ، غزوۂ خیبر، سریہ بنو غطفان، سریۂ عمر بن الخطاب، سریۂ غالب بن عبداللہ، سریۂ بشیر بن سعد، سریۂ ابن ابی العوجاء السلمی، سریۂ غالب بن عبداللہ اللیثی، سریۂ کعب بن عمر الغفاری، سریۂ شجاع بن وہب الاسدی، جنگ موتہ، سریۂ الخیط، فتح مکہ اور غزوۂ تبوک۔

ان تمام غزوات و سرایا میں دشمنان اسلام نے ہمیشہ پہل کی مگر ہر مرتبہ منہ کی کھائی۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ اس مقصد کو مدّ نظر رکھا کہ مسلمانوں کو اپنے عقائد و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظریات کی اشاعت میں آزادی حاصل رہے مگر قریش مکہ کو اس بات سے چڑ تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ جنگ و جدل سے مسلمانوں کو نیست کیا جائے۔ تا کہ شیطان کی حکومت کبھی ختم نہ ہونے پائے۔ ملک کو ایسے شرانگیز عناصر سے پاک کرنے کے لیے حضرت رسول اکرم ﷺ نے تلوار سے کام لیا اور جب تک فساد کا پورے طور پر قلع قمع نہ ہو گیا آپ ﷺ نے تلوار کو نیام میں نہ ڈالا۔ مگر کسی موقع پر بھی آپ ﷺ نے مخالفین پر اپنے عقائد و نظریات کو جبراً ٹھونسنے کی کوشش نہ کی۔ آپ ﷺ کے جہادی اقدام محض اس طبیب کی مانند تھے جو مریض کی صحت اور زندگی کے لیے اس کے جسم میں نشتر چبھو کر فاسد خون نکالتا ہے اور جسم کو آلائشوں یا فساد پسند عناصر سے پاک کرتا ہے۔ بعینہ اس طرح صحت مند معاشرے کو جملہ آلائشوں اور فساد پسند عناصر سے پاک کرنے کے لیے آپ ﷺ نے تلوار سے کام لیا تا کہ سارے معاشرے کے لوگ امن و آشتی کی زندگی بسر کر سکیں۔[۳۰]

زمانہ نبوی ﷺ کے ان غزوات و سرایا کی روشنی میں جاہلیت کی تمام رسمیں خصوصاً نسل اور خاندانی امتیازات جو انسانی ترقی میں سب سے زیادہ رکاوٹ ثابت ہوتے ہیں۔ وہ یکسر مٹ گئے۔ قبائلی لوگوں کی صدیوں کی عداوت نے اخوت کا لبادہ اوڑھ لیا اور ایسا ذہنی و عملی انقلاب برپا ہو گیا جس سے بنی نوع انسان کا کوئی گروہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

"محسن انسانیت" میں نعیم صدیقی کیا خوب لکھتے ہیں "بے شمار اصلاحی یا تعمیری اور انقلابی تحریکیں ہمارے سامنے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک نے انسان کو جوں کا توں رکھ کر خارجی نظام کو بدلنے کی تدبیریں کی ہیں۔ لیکن ہر وہ تبدیلی حقیقی مسائل حیات کو حل کرنے کے لحاظ سے بالکل رائیگاں رہی جو انسان کو اندر سے نہیں بدل سکی۔ "محسن انسانیت" کے کارنامہ کا مبہوت کر دینے والا یہ پہلو بڑا ہی اہم ہے کہ انسان اندرون سے بدل گیا اور یکسر بدل گیا۔ انسانی روپ میں جو خواہش پرست حیوان پایا جاتا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلمہ حق کے اثر سے وہ بالکل مٹ گیا اور معاً اسی کی ذات سے خدا پرست اور با اصول انسان ابھر آیا۔ اس نئے انسان کے کردار کی درخشانی دیکھیے تو آنکھوں میں چکا چوند آ جاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا مکہ کا مے خوار نوجوان بدلا تو کہاں پہنچا، فضا میں تبدیلی آئی تو کس شان سے آئی، ذوالبجادین کو دیکھیے کہ کس طرح دولت و آسائش کو لات مار کے درویشانہ زندگی اختیار کرتا ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لیجیے کہ کیا انقلابی جذبہ ہے کعبہ میں کھڑے ہو کر جاہلیت کو چیلنج کیا اور خوب مار کھائی۔ کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک کا کردار دیکھیے، ابوخثیمہ کا رنگ ملاحظہ فرمائیے۔ لبینہؓ اور سمیہؓ جیسی کنیزوں کی انقلابی شجاعت و عزیمت پر نگاہ ڈالیے، ماعز بن مالک اسلمی اور غامدیہ پر توجہ کیجیے، نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیارؓ کی جرأت کو دیکھیے۔ ایرانی سپہ سالار کے دربار میں ربعیؓ بن عامر کی شان استغناء سے روح اخذ کیجیے اور تاروں کے اس جھرمٹ میں کون ہے جس کا ایمان لمعہ افگن نہیں ہے۔

ان ہستیوں سے وہ معاشرہ بنا اور ایسے قائدین اور کارکنوں کے ہاتھوں وہ نظام حق چلا جس نے اگر بندش شراب کی منادی کی تو ہونٹوں سے لگے ہوئے پیالے فوراً الگ ہو گئے۔ اور بہترین شرابوں کے مٹکے گلیوں میں لنڈھا دیئے گئے۔ جس نے اگر عورتوں کے سروں اور سینہ کو ڈھانپنے کا حکم دیا تو حکم ملتے ہی کسی تاخیر کے بغیر دوپٹے اور اوڑھنیاں بنالی گئیں۔ جس نے اگر جہاد کے لیے پکارا تو نوعمر لڑکے تک ایڑیاں اٹھا اٹھا کر یہ کوشش کرتے ہوئے دکھائی دیئے کہ وہ لوٹائے جانے سے بچ جائیں۔ جس نے اگر چندہ طلب کیا تو جہاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جیسے دولت مند تاجروں نے سامان سے لدے ہوئے اونٹوں کی قطاریں لا کر کھڑی کر دیں اور حضرت ابوبکرؓ جیسے فدائیوں نے گھر کی ساری متاع تحریک کے قدموں میں ڈال دی۔ وہاں ایسے مزدور بھی تھے جنہوں نے دن بھر مزدوری سے حاصل شدہ کھجوریں بھی جنگی فنڈ میں دے کر دامن جھاڑ دیا۔ جس نے اگر مہاجرین کی بحالی کے لیے انصار کو پکارا تو انھوں نے اپنے مکان، کھیت اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باغ آدھوں آدھ بانٹ دیئے اور اخوت کا ایک بے مثل سماں پیدا کر دیا۔ جس نے اگر عہدوں کو خدمت کی روح سے بالاتر کر کے سول سروس کے لیے کارکن طلب کیے تو ایک درھم روز کے قلیل معاوضے پر گورنری کے فرائض انجام دینے والے حکام دنیا کے سامنے نمودار ہوئے جس نے اگر مال غنیمت کو سپہ سالار کے پاس جمع کرانے کا حکم دیا تو اسی شان سے تعمیل کی گئی کہ فوج ایک ایک سوئی اپنے افسر کو پیش کر دیتی تھی اور یہ واقعہ ہمیشہ تاریخ میں درخشاں رہے گا کہ مدائن کے اموال کا ایک قیمتی حصہ عامر نامی سپاہی کے ہاتھ آتا ہے اور بغیر اس کے کہ کسی کو بھی اس خزانہ زر و جواہر کا علم ہو، وہ رات کی تاریکی میں چپکے سے اپنے سردار تک پہنچا دیتا ہے۔ یہ ہستیاں تھیں جنہوں نے نیکی کا ایسا ماحول تیار کیا کہ جس میں شاذ و نادر ہی کوئی جرائم ہوتے تھے اور حضور ﷺ کے پورے دس سالہ مدنی دور میں گنتی کے مقدمات عدالتوں میں آئے۔ یہ نیکی کا ایسا ماحول تھا جس میں کوئی سی آئی ڈی نہیں رکھی گئی بلکہ لوگوں کے ضمیر ہی ان کے پاسباں اور نگران بن گئے۔ یہ تھا وہ انقلاب جس نے باہر کے نظام کے ساتھ ساتھ اندر سے انسانی قلب و ذھن کو بدلا اور نیا کردار پیدا کر دیا۔ اس لیے یہ انقلاب حقیقی اور بنیادی مسائل حل کرنے میں کامیاب ہوا اور اسی کے ذریعے وقت کے تمدنی بحران میں راہ نجات پیدا ہوئی۔'' [۴۷]

سیرت کی حقیقت:

حضرت محمد ﷺ کی سیرت ایک فرد کی سیرت نہیں ہے بلکہ وہ ایک تاریخی طاقت کی داستان ہے جو ایک انسانی پیکر میں جلوہ گر ہوئی وہ زندگی سے کٹے ہوئے ایک درویش کی سرگزشت نہیں ہے جو کنارے بیٹھ کر محض اپنی انفرادی تعمیر میں مصروف رہا ہو۔ بلکہ وہ ایک ایسی ہستی کی آپ بیتی ہے جو ایک اجتماعی تحریک کی روحِ رواں تھی۔ وہ محض ایک انسان کی نہیں بلکہ انسان ساز کی روداد ہے۔ وہ عالم نو کے معمار کے کارنامے پر تفصیل اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔ سرور عالم ﷺ کی سیرت غار حرا سے لیکر غار ثور تک، حرم کعبہ سے لے کر طائف کے بازار تک، امہات المومنین کے حجروں سے لے کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میدان ہائے جنگ تک چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے نقوش بے شمار افراد کی کتاب حیات کے اوراق کی زینت ہیں۔ ابو بکر و عمر و عثمان و علی، عمار و یاسر، خالد و خویلد اور بلال وصہیب (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سب کے سب ایک ہی کتاب سیرت کے اوراق ہیں۔ ایک چمن کا چمن ہے جس کے لالہ وگل اور نرگس ونسترن کی ایک ایک پتی پر اس چمن کے مالی کی زندگی مرقوم ہے۔ وہ قافلۂ بہار وقت کی جس سرزمین سے گزرا ہے اس کے ذرّے ذرّے پر نگہت کی مہریں ثبت کر گیا ہے۔

دنیا کی اس بلند ترین شخصیت کو اگر سیرت نگاری میں مجرد ایک فرد بنا کر پیش کیا جائے اور سوانح نگاری کے مروجہ طرز پر اس کی زندگی کے بڑے بڑے کاموں، اس کی نمایاں مہمات اور اس کے اخلاق و عادات کو بیان کر دیا جائے، کچھ تاریخوں کی چھان بین اور کچھ واقعات کی کھوج کرید کر دی جائے تو ایسی سیرت نگاری سے صحیح منشاء ہرگز پورا نہیں ہوگا۔

سرور عالم ﷺ کی زندگی کی مثال ایک جوہڑ کے کھڑے پانی کی نہیں ہے کہ جس کے ایک کنارے کھڑے ہو کر ہم بیک وقت اس کا جائزہ لے ڈالیں۔ وہ ایک بہتا ہوا دریا ہے جس میں حرکت ہے۔ روانی ہے، کشمکش ہے، موج وحباب ہیں، سیپیاں اور موتی ہیں اور جس کے پانی سے مردہ کھیتوں کو مسلسل زندگی مل رہی ہے۔ اس دریا کا رمز آشنا ہونے کے لیے اس کے ساتھ ساتھ رواں رہنا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت کی بہت سی کتابیں پڑھ کر نادر معلومات ملتی ہیں لیکن ہمارے اندر تحریک پیدا نہیں ہوتی۔ جذبے انگڑائی نہیں لیتے۔ عزم و ہمت کی رگوں میں نیا خون نہیں دوڑتا، ذوق وعمل میں نئی حرارت نہیں آتی، ہماری زندگیوں کا جمود نہیں ٹوٹتا۔ وہ شرارے اخذ نہیں کر پاتے جس کی گرمی نے یک وتنہا اور بے سروسامان فرد کو قرنوں کے جمے ہوئے فاسد نظام کے خلاف معرکہ آراء کر دیا۔ وہ سوز ایمان ہمیں نہیں ملتا جس نے ایک یتیم بے نوا کو عرب و عجم کی قسمتوں کا فیصلہ کرنے والا بنا دیا۔

اصل میں حضور ﷺ معروف اصطلاح کے محدود تصوّر کے مطابق فقط ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بڑے آدمی'' نہ تھے۔ آپ ﷺ کی سیرت ایک ایسے بڑے یا مشہور آدمی کی داستان نہیں ہے جیسے لوگوں کو مشاہیر کے سوانحی سلسلوں میں گنوایا جاتا ہے۔ یہ ہستی ''بڑے'' اور ''مشہور'' آدمیوں سے اُوپر کی ہے۔

دنیا میں بڑے آدمی بہت پیدا ہوئے اور ہوتے ہیں۔ بڑے لوگ وہ بھی ہیں جنھوں نے کوئی اچھی تعلیم اور کوئی تعمیری فکر پیش کی ہو، وہ بھی ہیں جنھوں نے اخلاق وقانون کے نظام سوچے، وہ بھی ہیں جنھوں نے اصلاح معاشرہ کے کام کیے۔ وہ بھی ہیں جنھوں نے ملک فتح کیے اور بہادرانہ کاموں کی میراث چھوڑی۔ وہ بھی ہیں جنھوں نے سلطنتیں چلائیں۔ وہ بھی ہیں جنھوں نے فقرو درویشی کے عجیب عجیب نمونے ہمارے سامنے پیش کیے۔ وہ بھی ہیں جنھوں نے دنیا کے سامنے انفرادی اخلاق کا اونچے سے اونچا معیار قائم کر کے دکھا دیا۔ مگر ایسے بڑے آدمیوں کی زندگیوں کا جب مطالعہ کرتے ہیں تو بالعموم یہی دیکھتے ہیں کہ ان کی قوتوں کا سارا رس زندگی کی کسی ایک شاخ نے چوس لیا ہے اور باقی ساری ٹہنیاں سوکھی رہ گئی ہیں۔ ایک پہلو اگر بہت روشن ملتا ہے تو کوئی دوسرا پہلو تاریک دکھائی دیتا ہے۔ ایک طرف افراط ہے تو دوسری طرف تفریط۔ لیکن نبی ﷺ کی زندگی کا ہر گوشہ دوسرے گوشوں کے ساتھ پوری طرح متوازن ہے۔ ہر گوشہ ایک ہی طرح کے کمال کا نمونہ ہے۔ جلال ہے تو جمال بھی ہے۔ روحانیت ہے تو مادیت بھی ہے۔ معاد ہے تو معاش بھی ہے۔ دین ہے تو دنیا بھی ہے۔ خدا کی عبادت ہے تو اس کے ساتھ بندوں کے لیے محبت وشفقت ہے۔ دوسری طرف ہمہ گیر سیاست بھی ہے۔ قوم کی قیادت میں انہماک ہے مگر ساتھ کے ساتھ ازدواجی زندگی کا بکھیڑا بھی نہایت خوبصورتی سے چل رہا ہے۔ مظلوموں کی دادرسی ہے تو ظالموں کا ہاتھ پکڑنے کا اہتمام بھی ہے۔ ۷۵

اسمائے رسول:

ان سارے حالات اور کیفیات کے تناظر میں اس جامع الصفات سیرت سے جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخصیت ابھرتی ہے اسے ہم بیک وقت سیدنا امر ﷺ ، سیدنا اخی فی الدین ﷺ ، سیدنا بیّنہ ﷺ ، سیدنا بلیغ ﷺ ، سیدنا برھان ﷺ ، سیدنا تذکرہ ﷺ ، سیدنا حلیم ﷺ ، سیدنا خیر ﷺ ، سیدنا دافع ﷺ ، سیدنا سلطان مبین ﷺ ، سیدنا شھید ﷺ ،سیدنا صابر ﷺ ، سیدنا صالح ﷺ ، سیدنا صاحب الامانۃ ﷺ ، سیدنا صبغۃاللہ ﷺ ، سیدنا عادل ﷺ ، سیدنا عزیز ﷺ ، سیدنا فوزالمبین ﷺ ، سیدنا فتح ﷺ ، سیدنا قوی ﷺ ، سیدنا کاظم الغیظ ﷺ ، سیدنا محسن ﷺ ، سیدنا مصدق ﷺ ، سیدنا معلم ﷺ ، سیدنا مھاجر ﷺ ، سیدنا مجاھد ﷺ ، سیدنا متوکل علی اللہ ﷺ ، سیدنا مقسط ﷺ ، سیدنا مفتوح ﷺ ، سیدنا وکیل ﷺ اور سیدنا ھدی للناس ﷺ کہہ سکتے ہیں۔ تاریخ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے یہ وہ روشن چراغ ہیں جن سے ہر دور میں ایوان حیات کو روشن کیا جا سکتا ہے۔ اور اللہ ربّ العزت کی رضا تک پہنچنے کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

افضلیت اسوۂ رسول سے اسمائے رسول:

اللہ رب العزت نے مختلف زمانوں میں مختلف اقوام پر مبعوث ہونے والے انبیاء کو مختلف جزوی خصائص و صفات سے نوازا تھا۔ یقیناً تمام حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کمالات نبوت و فضائل اخلاق سے یکساں سرفراز تھے مگر زمانہ اور ماحول کی ضروریات اور مصالح الٰہی کی بنا پر ان تمام کمالات کا عملی ظہور تمام انبیاء میں یکساں نہیں ہوا۔ بلکہ بعض کے بعض کمالات اور دوسروں کے دوسرے کمالات زیادہ نمایاں ہوئے یعنی جس زمانے کے لحاظ سے جس کمال کے اظہار کی ضرورت ہوئی وہ پوری شدّت سے ظاہر ہوا اور جس کمال کی اس وقت ضرورت پیش نہیں آئی بہ مصلحت اس صفت کمال کا ظہور نہیں ہوا۔ یہی وہ مصلحت اور حکمت ہے جس کی بنا پر قرآن نے اعلان کیا

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾ (البقرۃ: ۲۵۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ رسولوں میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔''

انبیاء اور رسولوں کی تاریخ گواہی دیتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام خلافت اور عظمت انسانیت کی بنیاد ہیں۔ ''حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی کفر کے خلاف غیض و غضب اور ولولہ کی علامت ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حیات مبارکہ اپنے زمانے میں بت شکنیوں اور اللہ کی رضا کی خاطر قربانیوں کی داستان ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کفار سے جنگ و جہاد، شاہانہ نظم ونسق اور اجتماعی دستور و قانون کی مثال پیش کرتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی خاکساری، تواضع اور بن باپ تخلیق پر اللہ کی قدرت کی نشانیاں پیش کرتی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی زندگی شاہانہ اولولاالعزمیوں کی جلوہ گاہ ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی زندگی صبر و شکر کا نمونہ ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام کی طرز حیات ندامت و انابت کی مثال ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی قید و بند میں جوش تبلیغ کا سبق ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی سیرت گریہ وبکا، حمد وستائش اور دعا زاری کا صحیفہ ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی زندگی امید، خدا پر توکل اور اعتماد کی مثال ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت مقدسہ آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، سلیمان، داؤد، ایوب، یونس، یوسف اور یعقوب علیہم السلام سب کی زندگیوں اور سیرتوں کا مجموعہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام قانون لے کر آئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام دعا اور مناجات لے کر آئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام زہد و اخلاق لے کر۔ مگر محمد رسول اللہ ﷺ قانون بھی لائے، دعا و مناجات بھی اور زہد و اخلاق بھی۔ ان سب کا مجموعہ الفاظ و معنی میں قرآن اور عمل میں سیرت محمد ﷺ ہے۔ ۶ے

تماثیل افضلیت:

○ قرآن حکیم میں حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا﴾ (البقرۃ: ۳۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور اللہ نے آدم علیہ السلام کو تمام اسماء کا علم دیا۔''

جبکہ حضرت محمد ﷺ کے بارے میں بحیثیت ''معلّم کتاب وحکمت'' ارشاد ہوا۔

﴿ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ. ﴾

(البقرة:١٥١)

''اور (یہ رسول) تم کو کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور ایسے علوم سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔''

(یہاں لفظ کتاب کے تحت تمام شرائع اور لفظ حکمت کے تحت تمام علوم فاضلہ اور نافعہ آ گئے اور مالم تکونو تعلمون کے تحت تمام علوم ملکوت کے تمام اسرار آ گئے۔)

- حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوا:

﴿اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا﴾ (البقرة:٣٤)

''ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو، پس انھوں نے سجدہ کیا۔''

جبکہ حضور اکرم ﷺ کے بارے میں بحیثیت مصلّٰی فرمایا

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ. ﴾ (الاحزاب:٥٦)

''بے شک اللہ اور فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔''

- حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوا۔

﴿اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا. ﴾ (مریم:٥٦)

''بے شک وہ بہت راست گو نبی تھا۔''

جبکہ آپ ﷺ کے بارے میں بحیثیت صدّوق (پیکر صدق) فرمایا:

﴿الَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ. ﴾ (الزمر:٣٣)

''وہ جو صدق کو لے کر آیا۔''

- حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں فرمایا گیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِہٖ.﴾ (نوح:۱)

"بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔"

جبکہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ارشاد ہوا ہم نے آپ کو کسی ایک قوم کی طرف نہیں بلکہ بحیثیت "جمیع" کل انسانیت کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا.﴾ (الاعراف:۱۵۸)

"کہہ دیجیے اے لوگو! میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ.﴾ (التوبہ:۱۱۴)

"بے شک ابراہیم بہت نرم دل اور بردبار تھے۔"

جبکہ ختم المرسلین ﷺ کو "صاحبِ خلق عظیم" کے درجے پر فائز کرتے ہوئے ارشاد ہے۔

﴿اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ (القلم:۴)

"کہ بے شک آپ اعلیٰ ترین اخلاق پر فائز ہیں۔"

- موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے عطیۂ نبوت کی خوش خبری پا کر عرض کیا:

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِىْ صَدْرِىْ.﴾ (طٰہٰ:۲۵)

"اے رب! میرا سینہ کھول دے۔"

جبکہ رسول اللہ ﷺ کو "مشروح الصّدر" بنا کر فرمایا گیا:

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ.﴾ (الم نشرح:۱)

"کیا ہم نے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا۔"

- موسیٰ علیہ السلام بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں:

﴿وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى.﴾ (طٰہٰ:۸۴)

"تیری جانب آنے میں اے رب میں نے اس لیے جلدی کی کہ تو راضی ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے۔''

جبکہ نبی کریم ﷺ کو خود اللہ رب العزت نے اپنی ''رضا'' جان کر فرمایا:

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى.﴾ (الضحیٰ:۵)

''تیرا رب تجھے اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تو راضی ہو جائے۔''

○ حضرت داؤد علیہ السلام کی شان میں فرمایا گیا:

﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا﴾ (سبا)

''اور ہم نے اپنی طرف سے داؤد کو فضل عطا فرمایا:''

جبکہ نبی کریم ﷺ پر ''فضل الله عظيم'' کے طور پر فرمایا گیا:

﴿وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا.﴾ (النساء:۱۱۳)

''اور آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہے۔''

○ حضرت سلیمان علیہ السلام نے سفیرانِ سبا سے جو گفتگو فرمائی قرآن حکیم نے اس کو اپنی زبان میں یوں فرمایا:

﴿اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰنِیَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰكُمْ﴾ (النمل:۳۶)

''کیا تم مال سے میری مدد کرتے ہو مجھے تو جو کچھ اللہ نے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تم کو دیا ہے۔''

جبکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بحیثیت ''غنی'' شان بیان کرتے ہوئے قرآن حکیم گواہی دیتا ہے۔

﴿وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى.﴾ (الضحیٰ:۸)

''اور (خدا نے) دیکھا آپ بڑے کنبے والے ہیں۔ پس (خدا نے) آپ کو غنی کر دیا۔''

○ حضرت یونس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ.﴾ (الصفت:۱۴۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مچھلی نے ان کو لقمہ بنایا۔''

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تین دن تک رہے اور نبی کریم ﷺ بھی غار کے شکم میں تین دن تک رہے۔

اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ''ثانی اثنین اذ ھما فی الغار'' کے نام سے اس طرح یاد کیا:

﴿إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾

(التوبہ:۴۰)

''جب کافروں نے نبی کو نکال دیا تھا اس وقت نبی دو میں سے دوسرا تھا اور وہ دونوں اس وقت غار کے اندر تھے۔''

- حضرت زکریا علیہ السلام کے بارے میں فرمایا گیا:

﴿ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا.﴾ (مریم:۲)

''یہ تیرے پروردگار کی رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا پر فرمائی۔''

جبکہ رسول اللہ ﷺ کو ''رحمۃ اللعالمین'' کا خطاب دے کر اعلان کیا گیا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ.﴾ (الانبیاء:۱۰۷)

''اور اہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

- حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بابت اللہ نے فرمایا:

﴿مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ.﴾ (آل عمران:۳۹)

''ایک کلمہ جو اللہ کی جانب سے ہوگا اس کی تصدیق کرنے والا۔''

جبکہ نبی ﷺ کو اللہ رب العزت نے بحیثیت ''مصدق'' ارشاد فرمایا:

﴿مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ.﴾ (المائدہ:۴۶)

''یعنی اپنے سے پہلوں کے تصدیق کرنے والا۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

○ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو وزکوٰۃ (مریم:۱۳) فرمایا گیا جبکہ رسول اللہ ﷺ کو "مزکی" کے طور پر فرمایا گیا ویزکیھم۔ (البقرہ:۱۲۹)

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے

﴿وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ.﴾ (۱۲۹)

ہم نے روح القدس سے اس کی مدد کی۔

جبکہ فدائی اُمّی وابی حضرت رسول اللہ ﷺ کے حق میں بطور "منصور من اللہ" فرمایا گیا۔

﴿هُوَالَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ﴾ (الانفال:۶۲)

"(اللہ نے) آپ کی تائید اپنی نصرت سے کی"

○ الحمد للہ۔ ختمی مرتبت حضرت محمد ﷺ اپنے جلیل القدر اُسوہ کے لحاظ سے نہ صرف انفرادی طور پر ہر نبی سے افضل ہیں بلکہ کل جماعت انبیاء کرام سے آپ ﷺ کی ذات بالا اور اسوۂ حسنہ افضل ہے۔ مثلاً

○ باقی پیغمبر نبی ہیں تو آپ "خاتم النبیّن" ہیں۔

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ.﴾ (الاحزاب:۴۰)

"محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیّن ہیں۔"

○ دوسرے انبیاء کی نبوتیں مرجع اقوام و مِلَل ہیں مگر آپ ﷺ کی نبوت "مرجع انبیاء ورسل" ہے۔

﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ﴾ (آل عمران:۸۱)

"اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو یا حکمت۔ پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو تمہاری پاس والی کتاب کو سچا بتادے تو تم اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔"

○ اگر اور انبیاء محض انبیاء ہیں تو آپ ﷺ "امام الانبیاء" ہیں۔

○ ((ثم دخلت بيت المقدس فجمع لى الانبياء فقدمنى جبريل حتى امتهم)) ۷۷؎

"شب معراج کی تفصیل بتاتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا۔ وہاں میرے لیے تمام انبیاء کو جمع کیا گیا تو مجھے جبرائیل نے آگے بڑھایا یہاں تک کہ میں نے تمام انبیاء کی امامت کی۔"

○ دوسرے انبیاء اپنے ظہور کے وقت نبی ہوئے مگر آپ ﷺ اپنے وجود ہی کے وقت سے "اوّل" نبی تھے جو تخلیق آدم کی تکمیل سے بھی قبل کا زمانہ ہے۔

○ ((كنت نبيا و الآدم بين الرّوح والجسد)) ۷۸؎

"میں نبی تھا اور آدم ابھی تک روح اور بدن کے درمیان ہی تھے۔"

○ انبیاء اور ساری کائنات مخلوق ہیں مگر آپ ﷺ "سبب تخليق كائنات" ہیں۔

○ ((فلولا محمد ما خلقت اٰدم ولا الجنّة ولا النّار)) ۷۹؎

"اگر محمد نہ ہوتے (یعنی اگر میں (خدا) ان کو پیدا نہ کرتا) تو نہ آدم کو پیدا کرتا نہ جنت و نار کو۔"

○ عہد الست میں انبیاء مع تمام اولاد کے ساتھ بلیٰ کے ساتھ مقرّب ہوئے مگر آپ ﷺ "اوّل المقربين" تھے جنہوں نے سب سے پہلے بلیٰ کہا اور بلیٰ کہنے کی سب کو راہ دکھلائی۔

○ ((كان محمد ﷺ اوّل من قال بلیٰ ولذالك صار يتقدم الانبياء وهو آخر من بعث۔)) ۸۰؎

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''محمد ﷺ نے سب سے پہلے (عہد الست کے وقت) بلیٰ فرمایا اس لیے آپ تمام انبیاء پر مقدم ہو گئے حالانکہ آپ سب کے آخر میں بھیجے گئے۔''

- روز قیامت تمام انبیاء قبروں سے مبعوث ہوں گے تو آپ ﷺ ''اول المبعوثین'' ہوں گے۔

- ((انا اوّل من تنشق عنه الارض۔)) ۸۱

''میں سب سے پہلا ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی۔ یعنی قبر سے سب سے پہلے میں اُٹھوں گا۔''

- اور انبیاء ابھی عرصات قیامت ہی میں ہوں گے مگر آپ ﷺ کو سب سے پہلے پکارا جائے گا کہ ''صاحب مقام محمود'' بن کر اللہ رب العزت کی خاص حمد و ثنا کریں۔

- ((ان الناس يسيرون يوم القيامة جثا، كل امة تتبع نبيها، يقولون: يا فلان! اشفع يا فلان! اشفع، حتى تنتهى الشفاعة الى النبى صلى الله عليه وسلم فذلك يوم يبعثه المقام المحمود۔)) ۸۲

''بے شک قیامت کے دن لوگ چلیں گے۔ ہر اُمت کو اپنے نبی کی تلاش ہو گی وہ کہہ رہے ہوں گے اے فلاں! ہماری شفاعت کر دیں، اے فلاں ہماری شفاعت کر دیں۔ یہاں تک کہ شفاعت کی تلاش کے لیے انتہا نبی آخر الزماں پر ہوگی۔ پس یہ وہ دن ہوگا جس دن اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔''

- اور انبیاء کو روز قیامت ہنوز سجدہ کی جرأت نہ ہو گی مگر آپ ﷺ ''اوّل الساجدین'' ہوں گے جنہیں سجدہ کی اجازت دی جائے گی۔

- ((انا اوّل من يؤذن له بالسجود يوم القيٰمة۔)) ۸۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں سب سے پہلا ہوں گا جسے قیامت کے دن سجدہ کی اجازت دی جائے گی۔''

- اور انبیاء اجازت عامہ کے بعد ہنوز سجدہ ہی میں ہوں گے تو آپ ﷺ کو بحیثیت ''اوّل رافع رأسه من السجدہ'' کی حیثیت سے سب سے پہلے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی۔

- ((انا اوّل من یرفع رأسه فانظر الی بین یدی۔)) ٨٤

''میں سب سے پہلے سجدہ سے سر اٹھاؤں گا اور اپنے سامنے نظر کروں گا۔''

- دوسرے انبیاء روز قیامت شافع اور مشفع ہوں گے مگر آپ ﷺ ''اوّل الشافع'' اور ''اوّل المشفع'' ہوں گے۔

- ((انا اوّل شافع و اوّل مشفع۔)) ٨٥

''میں سب سے پہلا شافع اور مشفع ہوں گا۔''

- اور انبیاء کو شفاعت صغریٰ یعنی اُن کی اپنی اپنی قوموں کو شفاعت دی جائے گی مگر حضور ﷺ کو ''صاحب شفاعت کبریٰ'' بنایا جائے گا۔

- ((اذ ھبو الیٰ محمد فیاتون فیقولون یا محمد انت رسول الله و خاتم النبین غفر لك الله ما تقدم من ذنبك ما تاخر فاشفع لنا الیٰ ربّك۔)) ٨٦

''(طلب شفاعت پر سارے انبیاء جواب دیں گے کہ ہم اس ضمن میں معذور ہیں۔ لوگ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچیں گے اور طالب شفاعت ہوں گے تو فرمائیں گے) جاؤ محمد ﷺ کے پاس تو آدم کی ساری اولاد آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گی اور عرض کرے گی اے محمد: آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبین ہیں۔ آپ ﷺ کی اگلی اور پچھلی لغزشیں پہلے ہی معاف کر دی گئی ہیں۔ اس لیے آپ پروردگار سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہماری شفاعت کروادیں تو آپ ﷺ اولاد آدم کی اس درخواست کو قبول فرمائیں گے اور شفاعت کبریٰ کریں گے۔''

- جب اور انبیاء ہنوز دروازہ جنت پر کھڑے منتظر ہوں گے تو آپ ﷺ بحیثیت ''اوّل قارع البابُ الجنة'' دروازہ جنت کو کھٹکھٹائیں گے۔
- ((انا اوّل من یقرع باب الجنة۔)) ۸۷ے

''میں سب سے پہلے دروازہ جنت کھٹکھٹاؤں گا۔''

- جب اور انبیاء باب جنت کھلنے پر ابھی داخلہ کے آرزومند ہی ہوں گے تو آپ ﷺ بحیثیت ''اوّل داخل الجنة'' سب سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔
- ((وانا اوّل من یدخل الجنة یوم القیٰمة ولا فخر)) ۸۸ے

''روز قیامت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا مگر اس پر مجھے فخر نہیں۔''

- اور انبیاء کو علوم خاصہ عطا ہوئے مگر آپ ﷺ ''عالم علم اوّلین و آخرین'' ہیں۔
- ((اوتیت علم الاوّلین و الآخرین۔)) ۸۹ے

''مجھے علم اوّلین و آخرین عطا کیا گیا ہے۔''

- اور انبیاء کو دین عطا کیا گیا مگر آپ ﷺ کو ''کمال دین'' عطا کیا گیا۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدہ:۳)

''آج کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتیں تمام کیں اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین منتخب کرنے پر راضی ہوا۔''

- اور انبیاء حامل دین تھے مگر آپ ﷺ ''غالب دین'' تھے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ.﴾ (الصف:۹)

''وہی اللہ کی ذات ہے جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت اور دین حق دے کر تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے۔''

- باقی انبیاء کے ادیان میں حکم کی صرف ایک ایک جانب کی رعایت تھی مگر شریعت محمدی میں جلال و جمال، ابتدا اور انتہا دونوں توازن کے ساتھ داخل ہیں جس کا نام اعتدال ہے۔ جس میں حکم کی دونوں جانب سے درمیانی جہت کی رعایت ہے جسے ''توسط'' کہتے ہیں۔

﴿جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا﴾ (البقرہ:۱۴۳)

''اور ہم نے آپ کو امت وسط بنایا۔''

- شریعت عیسوی میں صرف باطنی صفائی پر زور دیا گیا ہے خواہ ظاہر میلا ہی کیوں نہ ہو۔ دوسری اُمتوں میں ظواہر کی صفائی پر زور دیا گیا ہے خواہ باطن میں کفر و شرک کی علّتیں بھی موجود ہوں مگر آپ ﷺ کو ''طاھر ظاھر و باطن'' رکھنے کے لیے ہر دو قسم کی پاکیزگی اور طہارت کا دین دیا گیا۔

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ.﴾ (المدثر:۴)

''اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیں۔''

﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ.﴾ (الحجرات:۱۳)

''اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔''

(یعنی باطن میں اللہ کے خوف سے اپنے آپ کو پاکیزہ رکھنے والا ہے۔)

- اور انبیاء اپنے اپنے قبیلوں اور قوموں کی طرف مبعوث کیے گئے مگر آپ ﷺ کو بحیثیت ''رسول الی الناس'' بنا کر بھیجا گیا۔

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا.﴾ (الاعراف:۱۵۸)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''کہہ دیجیے اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''

○ اور انبیاء کی دعوت خصوصی تھی مگر آپ ﷺ کو بحیثیت ''داعی'' دعوت عامہ کی تعلیم دی گئی۔

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ﴾ (البقرہ۵:۲۱)

''اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو۔''

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ .﴾ (النساء:۱)

''اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو۔''

○ دوسرے انبیاء اپنے اپنے حلقوں کو ڈرانے والے تھے مگر آپ ﷺ بحیثیت ''نذیر للعٰلمین'' تمام جہانوں کو ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے۔

﴿لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا﴾ (الفرقان:۱)

''تا کہ آپ سارے جہانوں کے لیے نذیر ہوں۔''

○ دوسرے انبیاء علیھم السلام اپنی اپنی قوموں کے لیے ہادی تھے مگر نبی کریم ﷺ ''ھادی للنّاس'' بن کر آئے۔

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ.﴾ (سبا:۲۸)

''اور ہم نے آپ کو تمام بنی نوع انسان کے لیے ہدایت کے واسطے بھیجا۔''

○ دوسرے انبیاء کو ذکر دیا گیا مگر آپ ﷺ کو ''رفعت ذکر'' دیا گیا۔

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ.﴾ (الم نشرح:۴)

''اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔''

○ دوسرے انبیاء کا اللہ تعالیٰ نے محض ذکر کیا مگر آپ ﷺ کا ذکر قرآن حکیم میر اکثر اپنے نام کے ساتھ ملا کر کیا۔ مثلاً:

﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ.﴾ (النور:۵۴)

﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (الانفال:۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَيُطِيعُونَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ (التوبہ:۷۱)

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ (النور:۶۲)

﴿بَرَآءَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ.﴾ (التوبہ:۱)

﴿اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ.﴾ (التوبہ:۳)

﴿اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ.﴾ (الانفال:۲۴)

﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ﴾ (الجن:۲۳)

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.﴾ (الانفال:۱۳)

﴿إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ.﴾ (الاحزاب:۳۶)

﴿شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.﴾ (الحشر:۴)

﴿مَنْ يُّحَادِدِاللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.﴾ (التوبہ:۶۳)

﴿ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَارَسُوْلِهٖ.﴾ (التوبہ:۱۶)

﴿يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.﴾ (المائدہ:۳۳)

﴿مَاحَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ.﴾ (التوبہ:۲۹)

﴿ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ.﴾ (الانفال:۱)

﴿فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ.﴾ (الانفال:۴۱)

﴿فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ.﴾ (النساء:۵۹)

﴿مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ.﴾ (التوبہ:۵۹)

﴿سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ.﴾ (التوبہ:۵۹)

﴿اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ.﴾ (التوبہ:۷۴)

﴿كَذَبُوااللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ .﴾ (التوبہ:۹۰)

﴿اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ.و (الاحزاب:۳۷)

﴿الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.﴾ (النور:۶۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.﴾ (الحجرات:١)

○ دوسرے انبیاء کو عملی معجزات (عصاء موسیٰ، ید بیضا، احیاء عیسیٰ، نار خلیل، ناقۂ صالح، ظلّہ شعیب، قمیض یوسف) دیئے گئے جو آنکھوں کو حیران اور مطمئن کر دینے والے تھے مگر آپ ﷺ کو "جامع المعجزات" ہونے کی حیثیت سے سینکڑوں معجزات کے ساتھ ایک "قرآن" کا ایسا معجزہ عطا کیا جو خود بے شمار معجزات پر مشتمل ہے اور تا قیامت باقی رہنے والا ہے۔

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ.﴾ (یوسف:٢)

"ہم نے قرآن کو نازل کیا تا کہ عقل سے سمجھو۔"

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ.﴾ (الحجر:٩)

"بے شک ہم نے ہی اس ذکر یعنی قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

○ دوسرے انبیاء کو ایک یا صرف چند ہی مضامین پر مشتمل کتابیں دی گئیں جن میں صرف تہذیب نفس یا صرف معاشرت یا صرف سیاست مدن یا وعظ و نصیحت پر مشتمل مضامین تھے مگر رسول اللہ ﷺ "حامل قرآن من سبعة ابواب وعلیٰ سبعة احرف" بنایا گیا۔ ۹۰

○ دوسرے انبیاء کو ادائے مطلب کے لیے صرف کلمات دیئے گئے، مگر آپ ﷺ کو "جوامع الکلم" کی حیثیت سے کلام الٰہی کی "فصیح" و "بلیغ" تعبیریں بھی عطا کی گئیں جس سے اکابرین سلف کی پوری پوری کتابیں آپ ﷺ کی کتاب کے چھوٹے چھوٹے جملوں میں ادا ہو گئیں اور ان میں سما گئیں۔

((اعطيت جوامع الكلم)) ۹۱

"مجھے جوامع کلم دیے گئے۔"

○ محشر میں اور انبیاء کے محدود جھنڈے ہوں گے جن کے نیچے صرف انہیں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قومیں اور قبیلے ہوں گے مگر آپ ﷺ اس وقت "حامل لواء الحمد" ہوں گے۔ یعنی آپ ﷺ کو ایسا عالمگیر جھنڈا عطا کیا جائے گا جس کے نیچے آدم اور ان کی ساری ذریّت بھی سما جائے گی۔

○ ((آدم و من دونہ تحت لوائی یوم القیٰمة ولا فخر)) ۹۲

"قیامت کے دن آدم اور ان کی ساری اولاد میرے جھنڈے کے تلے ہو گی اور اس پر غرور و فخر نہیں۔"

○ دوسرے انبیاء و امم سب کے سب قیامت کے دن سامع ہوں گے مگر آپ ﷺ اس دن "خطیب" ہوں گے۔

○ ((فلیراجع)) ۹۳

"پھر سب میری طرف متوجہ ہوں گے۔"

○ اور انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں نام لے کر خطاب فرمایا۔ مثلاً:

﴿وَ یٰآدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ (الاعراف:۱۹)

﴿یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ﴾ (ھود:۴۸)

﴿یٰٓاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا﴾ (ھود:۷۶)

﴿قَالَ یٰمُوْسٰٓی اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ﴾ (الاعراف:۱۴۴)

﴿یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ﴾ (ص:۲۶)

﴿یٰزَكَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ یَحْیٰی﴾ (مریم:۷)

﴿یٰیَحْیٰی خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ﴾ (آل عمران:۱۲)

﴿یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ﴾ (آل عمران:۵۵)

لیکن ختم المرسلین ﷺ کو پورے کلام الٰہی میں نام لے کے خطاب نہیں کیا بلکہ آپ ﷺ کے منصبی القابات اور اسماء مقدسہ سے خطاب فرمایا۔ مثلاً:

﴿یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ﴾ (الاحزاب:۶۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے رسول اس کو پہنچا دے جو آپ کی طرف نازل کیا گیا۔''

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا (الاحزاب: ۴۵)

''اے نبی ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا۔''

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا (المزمل: ۱،۲)

''اے کملی والے قیام اللیل کر مگر کچھ کم۔''

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَأَنْذِرْ (المدثر: ۱،۲)

''اے چادر اوڑھ کر لیٹنے والے (ہمارے رسول) اٹھیے اور اپنی قوم کو اللہ کے خوف سے ڈرایئے۔''

اور انبیاء کو معراج روحانی یا منامی یا جسمانی درمیانی آسمانوں تک دی گئی جیسے حضرت مسیحؑ کو چرخ چہارم تک، حضرت ادریسؑ کو پنجم تک مگر رسول اللہ ﷺ کو روحانی معراجوں کے ساتھ ساتھ جسمانی طور پر بھی ''صاحبِ معراج سدرۃ المنتھیٰ'' بنایا گیا۔

- ○ ((ورفعت لی سدرۃ المنتھیٰ)) ۹۴۔

''اور مجھے سدرۃ المنتھیٰ لے جایا گیا۔''

- ○ حضرت آدم علیہ السلام کی تحیّت کے لیے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا گیا مگر رسول اللہ ﷺ کی تحیّت خود اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور مومنین سے ہوئی جس سے آپ ﷺ ''صاحب الصلوٰۃ من اللہ وملٰئکۃ والمومنین'' قرار پا گئے۔

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (الاحزاب: ۵۶)

''بے شک اللہ اور فرشتے نبی اکرم (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو۔''

- ○ تمام انبیاء وصالحین کے لیے جنت سماوی کا وعدہ ہے لیکن آپ ﷺ کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمین کے ایک ٹکڑے کو بھی جنت کا ٹکڑا بنا دیا گیا جس سے آپ "صاحب روضة من رياض الجنة" قرار پا گئے۔"

○ ((ما بين بيتي و منبري روضة من رياض الجنّة)) ۹۵
"میری قبر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔"

○ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مقام ابرہیم عطا کیا گیا۔ جس سے بیت اللہ کی دیواریں اونچی ہوئیں مگر آپ ﷺ کو "صاحب مقام محمود" بنایا گیا جس سے عظمت انسان اونچی ہوئی۔

﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۷۹)
"قریب ہے کہ اللہ آپ کو مقام محمود عطا کرے گا۔"

○ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آیاتِ کونیہ زمین پر دکھلائی گئیں مگر حضور اکرم ﷺ کو "رای اٰیٰت ربه الکبری" کا شرف نصیب کیا گیا۔

﴿لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ (النجم:۱۸)
"بلاشبہ (محمد ﷺ) نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔"

○ موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کا صرف ایک قبلہ تھا مگر آپ ﷺ کو یکے بعد دیگرے بطور "سعید قبلتین" کی حیثیت سے دو قبلوں کی طرف منہ کر کے عبادت خداوندی کی سعادت نصیب کی گئی۔

﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ. فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا﴾
(البقرہ:۱۴۴)

"ہم آپ کا بار بار (تبدیلیٔ قبلہ کی درخواست کے ساتھ) آسمان کی طرف چہرہ اٹھانا دیکھ رہے ہیں پس آپ اپنا چہرہ قبلہ کی طرف پھیر لیجیے۔"

○ امت موسوی نے دعوت جہاد کے جواب میں اپنے پیغمبر کو یہ کہہ کر صاف جواب دے دیا کہ اے موسیٰ تو اور تیرا پروردگار لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہوئے ہیں مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے کمال اطاعت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے نہ صرف ارض حجاز بلکہ شرق وغرب میں دین محمدی کے علم کو سربلند کیا اور "اعظم درجة عند الله" کا بلند مرتبہ حاصل کیا۔

○ افضلیت، جامعیت، اور اکملیت کے یہی وہ زاویے ہیں جس کی وجہ سے "محمد رّسول الله ﷺ۔ رحمۃ اللعالمین، شاہ دنیا و دین، حاکم دین مبین، وجہِ قرآن مبین، زینتِ خلد بریں، نزہت بستانِ دیں، صاحب تاج ونگیں، حسن سراپا، عشق مجسّم، روئے منور، گیسوئے پرخم، عاشق اُمت، شافع عالم، صاحب قرآں، فخر رسولاں، رحمت یزداں، بادۂ عرفاں، ساقی عالم، نغمۂ پیہم، شمع دو عالم، صاحب تاج ختم نبوت، صدر نشین بزم رسالت، آیت رحمٰں، معنی رحمت، فرش قدم، افلاک کی عظمت، امن ومحبت جس کی شریعت، سب کے لیے پیغمبر رحمتؐ ہادی عالم، عظمتِ آدم، نازش، حوّا، حیرت موسیٰ، غیرت عیسیٰ، نور مقدّم، حسن مجسّم، شافع محشر، سرور عالم، محرم یزداں، جلوۂ ایماں، حامل قرآں، چہرہ منور، زلفِ معطّر، فخرِ ملائک، رہبر دنیا، نور مجسم، روحِ دو عالم، اہل نظر کے کعبۂ اعظم، ساقی کوثر، مالک زم زم، روح منزّہ، نفس مکرم، نازش ملّت، جانِ معیشت، نازشِ رحمت، شان نبوت، تابش فطرت، ظلِّ الٰہی، پیکر ایماں، شوکتِ انساں، حسنِ دو عالم، دُرِّ یتیم بحر عنایت، قلزم شفقت، منبعٔ عرفاں، مخزن حکمت، ہادیٔ صادق، رحمتِ خالق، مشعلِ ایماں، گلشنِ رضواں، مہر طریقت، شمع شریعت اور صاحب تاج ختم نبوت قرار پاتے ہیں۔

افضلیت کے ان تمام پہلوؤں سے آپ آسمان نبوت کے خورشید تاباں ہیں مگر آپ کی افضلیت نجوم نبوت میں سے کسی نجم کی موجودگی یا اس کی اہمیت کا انکار نہیں کرتی بلکہ تمام نجوم کو رنگ اور روشنی عطا کر کے فلک نبوت کو عظمت اور رفعت عطا کرتی ہے۔ تمام انبیاء ورسل کی نبوت ورسالت پر ایمان کو تکمیلِ ایمان کی شرط بھی بناتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات باب: ۳

۱۔ قرآن حکیم التین: ۴

۲۔ قرآن حکیم الحجرات: ۱۳

۳۔ ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی۔ الشمائل محمدیہ۔ دار ابن حزم، بیروت، لبنان، ۱۹۹۱، ص ۶

۴۔ الشمائل، ص ۷

۵۔ ابن الجوزی، ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبیداللہ۔ الوفا باحوال المصطفےٰ۔ دارالکتب العلمیہ بیروت۔ لبنان ۱۴۰۸ھ، ص ۳۹۳

۶۔ محولہ بالا

۷۔ الشمائل، ص ۱۰، ۱۱

۸۔ محولہ بالا

۹۔ ابن سعد، ج ۱، ص ۴۰۱

۱۰۔ ابن الجوزی، الوفاء۔ محولہ بالا، ص ۳۹۰

۱۱۔ ابن سعد، ج ۱، ص: ۴۲۵

۱۲۔ ابن سعد، ج ۱، ص: ۴۱۳

۱۳۔ ابن الجوزی: الوفاء۔ محولہ بالا، ص ۳۹۷

۱۴۔ الشمائل، محولہ بالا، ص ۱۲، ۱۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ ابن الجوزی، الوفاء ۔محولہ بالا، ص ۳۹۱

۱۶۔ بخاری، کتاب المغازی. باب واقعۂ افک

۱۷۔ الشمائل، ص ۱۳

۱۸۔ ابن سعد، ج ۲، ص ۴۸۹

۱۹۔ ابن قیم، حافظ شمس الدین الجوزی۔ زادُ المعاد فی حدی خیرُ العباد۔ مکتبہ الحسینیہ، ۱۳۴۷ھ، مصر، ج ۲، ص ۵۴

۲۰۔ احمد بن حنبل ۔ المسند. (المسند بصربین) رقم ۲۰۰۹۱

۲۱۔ مسلم ۔ کتاب الفضائل. باب قال النبی ابیض ملیح الوجہ

۲۲۔ بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ

۲۳۔ محولہ بالا

۲۴۔ محولہ بالا

۲۵۔ دارمی، ابو محمد عبدُ اللہ بن عبدالرحمٰن ۔ السنّن۔ دارالکتاب العربی بیروت، لبنان، ۱۴۰۷ھ، کتاب المقدمہ باب فی حسن النبی

۲۶۔ خطیب تبریزی، محمد بن عبدُاللہ۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ دارُ الفکر ۱۴۱۱ھ، بیروت، لبنان، ص ۵۱۸، ج ۲

۲۷۔ بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ

۲۸۔ خطیب تبریزی۔ مشکوٰۃ المصابیح۔محولہ بالا، ج ۲، ص ۲۵۷

۲۹۔ بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ

۳۰۔ بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ان اللہ اصطفیٰ کنا نہ من ولد اسماعیل و اصطفیٰ قریشا من کنانہ واصطفیٰ من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم میں سے حضرت اسماعیل کو منتخب فرمایا اور بنو اسماعیل میں سے بنو کنانہ کو اور بنو کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا) اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی الصحیح میں کتابُ الفضائل اور باب فضل النبی میں روایت کیا ہے۔ ان کے علاوہ امام ترمذی نے اپنی الجامع، کتاب المناقب با ب فضل النّبی ﷺ اور ابن ماجہ نے اپنی السنن کتاب الزھد باب ذکر الشفاعہ میں بھی درج کیا ہے۔

۳۲۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ۔ ج ۱، ص: ۱۱۹

۳۳۔ قرآن حکیم المؤمن: ۶۴

۳۴۔ الشمائل، ص ۱۴۳

۳۵۔ قرآن حکیم الکافرون: ۲ تا ۵

۳۶۔ حمید اللہ، ڈاکٹر، مرکزی مقالۂ سیرت، حضرت محمد ﷺ، ''سیرة خیر الانام'' شعبہ اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان، ۱۹۹۹ ص: ۸۴

۳۷۔ احمد بن حنبل۔ المسند۔ (المسند الانصار)، رقم ۲۰۳۴۹

۳۸۔ بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ

۳۹۔ ابن سعد، ص ۳۶۹، ج ۱

۴۰۔ سہیلی، ابو قاسم عبد الرحمٰن عبد اللہ بن احمد بن ابی حسن خثعمی۔ الروض الانف۔ دارُ الکتب العلمیہ بیروت۔ لبنان، ۱۴۱۸ھ، ج ۱، ص ۱۲۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۱۔ ابن الجوزی۔ الوفا۔ محولہ بالا، ج ۲، ص ۴۴۲

۴۲۔ قرآن حکیم المائدہ: ۸

۴۳۔ مالک بن انس۔ الموطا. کتاب الجامع باب عن عائشة زوج النّبی انها قالت استأذن رجل علی. محولہ بالا

۴۴۔ بخاری۔ کتاب الفضائل، باب کثرة حیائه

۴۵۔ حمیدُ اللہ، ڈاکٹر۔ مرکزی مقالۂ سیرت حضرت محمد (سیرت خیر الانام)۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، محولہ بالا، ص ۸۴

۴۶۔ ابن الجوزی۔ الوفاء۔ محولہ بالا، ج ۲، ص ۳۹۳

۴۷۔ صفی الرحمٰن مبارک پوری، مولانا۔ الرّحیق المختوم۔ المکتبہ السّلفیہ لاہور، پاکستان، ۱۹۹۶ء، ص ۶۴۴

۴۸۔ محمود الحسن عارف، ڈاکٹر۔ مقالہ شمائل و اخلاق نبوی (سیرت خیرُ الانام)۔ اُردو دائرہ معارف اسلامیہ، محولہ بالا، ص ۲۳۰

۴۹۔ احمد بن حنبل۔ المسند. (المسند الانصار) رقم ۲۰۳۴۹

۵۰۔ بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ

۵۱۔ بخاری، کتاب البیوع، باب کراهیة السُّخب فی السوق

۵۲۔ بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ

۵۳۔ الشمائل، ص ۱۹

۵۴۔ حمیدُ اللہ، ڈاکٹر، مرکزی مقالۂ سیرتِ حضرت محمد ﷺ (سیرت خیر الانام)۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، محولہ بالا، ص ۱۲۳

۵۵۔ قرآن حکیم الاعراف: ۱۵۷، ۱۵۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۶ بخاری۔ الصحیح۔ محولہ بالا، کتاب بدء الوحی، باب بدء الوحی

۵۷ قرآن حکیم العنکبوت: ۴۸

۵۸ ابن ہشام، ابو محمد عبدالملک الحمیری۔ السیرۃ النبویہ۔ مطبع مصطفٰی البابی،
مصر، ۱۳۷۵ھ، ج ا، ص ۲۵۱ تا ۲۵۴

۵۹ قرآن حکیم البقرہ: ۱۸۵

قرآن حکیم بنی اسرائیل: ۸۸

۶۰ قرآن حکیم یونس: ۳۷

۶۱ قرآن حکیم البقرہ: ۱۶۸، ۱۶۹،

قرآن حکیم المائدہ: ۱، ۲، ۴، ۵، ۹۶،

قرآن حکیم الاعراف: ۳۱، ۳۲

قرآن حکیم الانفال: ۶۹

قرآن حکیم النحل: ۱۱۴، ۱۱۶

قرآن حکیم الحج: ۳۰، ۳۶

قرآن حکیم النور: ۶۱

۶۲ قرآن حکیم البقرہ: ۱۷۳

قرآن حکیم المائدہ: ۳، ۸۷، ۹۰، ۹۱

قرآن حکیم الانعام: ۱۲۱، ۱۴۵

۶۳ قرآن حکیم آل عمران: ۱۰۴، ۱۱۰

قرآن حکیم الاعراف: ۱۹۹

قرآن حکیم التوبہ: ۶۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن حکیم الحج: ۴۱

۶۴ سہیلی۔ الاروض الانف۔محولہ بالا، ج ا،ص ۱۸۴

۶۵ ابن ہشام۔ السیرۃ النبویّہ۔محولہ بالا، ج ا،ص ۲۸۲

۶۶ ابن الجوزی۔الوفا ۔محولہ بالا، ج ا،ص ۱۹۷

۶۷ ابن سعد، ج ۸،ص ۵۱

۶۸ ابن سعد، ج ا،ص ۲۰۱

۶۹ ابن سعد، ج ا،ص ۲۳۲ تا ۲۳۴

۷۰ بخاری، کتاب المناقب الانصار، باب اخاء النبیہ بین المهاجرین و الانصار

۷۱ ابن ہشام۔ السیرۃ النبویّہ۔محولہ بالا، ج ۴،ص ۴۴۱، ۴۴۳

۷۲ محمد رضا خان۔ تاریخ مسلمانان عالم۔علمی کتب خانہ لاہور، پاکستان، ۱۹۹۷ء،ص ۵۸، ۵۹

۷۳ محولہ بالا،ص ۷۴، ۷۵

۷۴ نعیم صدیقی۔ محسن انسانیت۔ اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ لاہور، پاکستان، ۱۹۷۶،ص ۴۷، ۴۸

۷۵ محولہ بالا،ص ۶۰

۷۶ خورشید احمد، پروفیسر۔ اسلامی نظریۂ حیات۔محولہ بالا،ص ۲۷۱ (ادارت الفاظ کے ساتھ)

۷۷ ابن کثیر۔تفسیرُ القرآن العظیم۔محولہ بالا، ج ۳،ص ۶

۷۸ مسلم۔ کتاب الایمان، باب انا اوّل النّاس یشفع فی الجنۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۹ے مسلم۔ کتاب الایمان، باب انا اوّل النّاس یشفع فی الجنة

۸۰ے ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ باب فضل النّبی

۸۱ے ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ باب فضل النّبی

۸۲ے بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ عسیٰ ان یعبثك ربّك مقاماً محمودا

۸۳ے احمد بن حنبل۔ المسند(المسند بنی ھاشم) رقم ۲۴۱۵

۸۴ے احمد بن حنبل۔ المسند(المسند بنی ھاشم) رقم ۲۴۱۵

۸۵ے ابی داوٗد۔ کتاب السنة، باب فی التخییر بین الانبیاء

۸۶ے احمد بن حنبل۔ المسند(المسند بنی ھاشم) رقم ۲۴۱۵

۸۷ے احمد بن حنبل۔ المسند(المسند بنی ھاشم) رقم ۲۴۱۵

۸۸ے مسلم۔ کتاب الایمان، باب انا اوّل النّاس یشفع فی الجنة

۸۹ے سیوطی، جلال الدین۔ الخصائص الکبریٰ۔ محولہ بالا۔ ج ۲، ص ۷۸

۹۰ے مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ المسافرین و قصرہ، باب أن القرآن علی سبعة احرف

۹۱ے مسلم۔ کتاب المساجد، باب فضل مسجد النبی والصلوٰۃ فیه

۹۲ے احمد بن حنبل۔ المسند (المسند بنی ھاشم) رقم ۲۵۶۰

۹۳ے احمد بن حنبل۔ المسند (المسند بنی ھاشم) رقم ۲۵۶۰

۹۴ے بخاری۔ کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة

۹۵ے بخاری۔ کتاب الجمعة، باب فضل ما بین القبر والمنبر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب : ۴

اسمائے رسول ﷺ کے مآخذ

- قرآن حکیم
- کتب احادیث
- کتب مغازی و سیر
- کتب تاریخ
- کتب تفاسیر
- کتب اسماء الرجال
- نعتیہ شاعری
- مسجد نبوی میں (باب السلام سے باب البقیع تک) مکتوب اسماء الرسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسمائے رسول ﷺ محض عقیدت رسول میں انسانی فکر و خیال کی اختراعات یا محبت رسول میں دل فریفتگی کی کوئی دیوانہ وار اصطلاحات نہیں ہیں بلکہ یہ دنیا کی تمام زبانوں، تمام کلاموں اور تمام کتابوں بشمول آسمانی کتابوں میں کائنات کے سب سے بڑے رہنمائے انسانیت اور اللہ رب العزت کے سب سے محبوب رسول کی ذات و صفات کی مخاطبانہ صورتیں، عقلی توجیہیں، لفظی تصویریں اور تصورات کی سچی تعبیریں ہیں۔

کائنات کے سرمایہ ہائے علوم اور خزانہ ہائے معارف کی یہ سعادت مندی اور خوش بختی ہے کہ ان کے دامن میں اللہ رب العزت کے اسماء الحسنٰی اور اسمائے رسول ﷺ بھی جلوہ افروز ہیں یہ انہی اسماء الحسنٰی اور اسمائے رسول ﷺ کی نور افشانی ہے جس سے تمام دوسرے علوم کو روشنی اور وجود نصیب ہوتا ہے۔

الحمد للہ اگر کسی نے عقیدت، محبت یا دل فریفتگی میں بھی رسول اللہ ﷺ کے اسماء مبارک کا اختراع کیا ہے تو یہ اس دیوانے اور عاشق رسول کی اپنی خوش نصیبی ہے مگر جس طرح حضرت محمد ﷺ کی ذات و صفات اور سیرت و اخلاق کو جاننے کے باقاعدہ ماخذ ہیں اسی طرح آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ اور ان کی ماہیت و فضیلت کو جاننے کے لیے بھی ماخذ و مصادر ہیں جن سے پوری دلیل اور تحقیق کے ساتھ آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ کی تخریج اور تطبیق کی جاسکتی ہے۔ مثلاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ا۔ قرآن حکیم:

قرآن حکیم سیرت رسول ﷺ کا پہلا اور بنیادی مصدر ہے۔ اس لیے بشمول اسمائے رسول، جب اور جہاں کسی بھی پہلو سے ذکر رسول ہوگا قرآن مجید اس ذکر کا بنیادی حوالہ ہوگا۔

''اس الہامی کتاب کی ایک سو چودہ سورتوں میں آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ کے ضروری اجزاء جستہ جستہ مذکور ہیں۔ آپ ﷺ کی ابتدائی زندگی، یتیمی، غربت، لڑکپن، جوانی، تلاش حق، بعثت، نزول وحی، دعوت و تبلیغ، کفار کی مخالفت، اسلام کے فروغ، معراج، ہجرت حبشہ، ہجرت مدینہ، تحویلِ قبلہ، مشہور غزوات (بدر، احزاب، حنین، تبوک اور فتح مکہ) خاندانی زندگی، اخلاق و عادات اور سیرت و کردار کے بارے میں مستند معلومات کا سرچشمہ یہی کتاب ہے۔''[۱]

لہٰذا حضرت محمد ﷺ کی سیرت وصفات اور آپ ﷺ کے فکر و عمل کو جاننے کے لیے قرآن حکیم ایک ایسا شفاف آئینہ ہے جس میں ہمیں سب کچھ صاف صاف نظر آ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمانوں کے درمیان یہ بات ضرب المثل کے طور پر مشہور ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت ''قرآن'' ہی تو ہے۔

قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے۔ ''قرآن میں لامحدود عجائبات علمی صورت میں اور ذات بابرکات نبوی کی سیرت میں یہی عجائبات عملی صورت میں موجود ہیں۔ گویا ایک علمی قرآن ہے جو اوراق میں محفوظ ہے اور ایک عملی قرآن یعنی سیرت ہے جو ذات نبوی میں محفوظ ہے اور دونوں آپس میں ایک دوسرے پر من وعن منطبق ہیں۔ پس قرآن کا کہا ہوا حضور ﷺ کا کِیا ہوا ہے اور آپ ﷺ کا کِیا ہوا قرآن کا کہا ہوا ہے اس لیے قرآن کریم کی ہزاروں آیتیں دراصل سیرت مقدسہ کے علمی تعارفی ابواب ہیں اور سیرت کے یہ ہزاروں گوشے قرآن کے عملی پہلو ہیں، پس قرآن میں جو چیز قال ہے وہی ذات نبوی میں حال ہے اور جو قرآن میں نقوش و دال ہیں وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذات اقدس میں سیرت و اعمال ہیں۔ اس لیے سیرت سے قرآن کی عملی صورتیں مشخص ہوتی ہیں اور قرآن سے سیرت کی علمی ہیئتیں کھلتی ہیں۔ ۲؎

یقیناً ذات رسول اقدس ﷺ قرآن حکیم کی ایک متحرک تصویر ہے کتاب کی صورت میں ایک نازل ہونے والا قرآن ہے اور ذات رسول اللہ ﷺ کی صورت میں ایک چلتا پھرتا قرآن ہے۔

اس پیرائے میں قاری محمد طیّب رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں ''قرآن حکیم کے مختلف مضامین سے اپنی اپنی نوعیت اور مناسبت کے مطابق سیرت کے مختلف الانواع پہلو ثابت ہوتے ہیں، قرآن میں ذات و صفات کی آیتیں آپ ﷺ کے عقائد ہیں اور احکام کی آیتیں آپ ﷺ کے اعمال، تکوین کی آیتیں آپ ﷺ کا استدلال ہیں اور تشریح کی آیتیں آپ ﷺ کا حال، قصص و امثال کی آیتیں آپ ﷺ کی عبرت ہیں اور تذکیر کی آیتیں آپ ﷺ کی موعظت، خدمتِ خلق کی آیتیں آپ ﷺ کی عبدیّت ہیں اور کبریاء حق کی آیتیں آپ ﷺ کی نیابت، اخلاق کی آیتیں آپ ﷺ کا حسن معیشت ہیں اور معاملات کی آیتیں آپ ﷺ کا حسن معاشرت، توجہ الی اللہ کی آیتیں آپ ﷺ کی خلوت ہیں اور تربیت خلق کی آیتیں آپ ﷺ کی جلوت، قہر و غلبہ کی آیتیں آپ ﷺ کا جلال ہیں اور مہر و رحمت کی آیتیں آپ ﷺ کا جمال، تجلّیاتِ حق کی آیتیں آپ ﷺ کا مشاہدہ ہیں اور ابتغاء وجہ اللہ کی آیتیں آپ ﷺ کا مراقبہ، ترک دنیا کی آیتیں آپ ﷺ کا مجاہدہ ہیں اور احوال محشر کی آیتیں آپ ﷺ کا محاسبہ، نفی غیر کی آیتیں آپ ﷺ کی فنائیت ہیں اور اثبات حق کی آیتیں آپ ﷺ کی بقائیت، نعیم جنت کی آیتیں آپ ﷺ کا شوق ہیں اور جحیم نار کی آیتیں آپ ﷺ کا وہم و غم، رحمت کی آیتیں آپ ﷺ کی رجاء ہیں اور عذاب کی آیتیں آپ ﷺ کا خوف، انعام کی آیتیں آپ ﷺ کا سکون اور اُنس ہیں اور انتقام کی آیتیں آپ ﷺ کا حزن، حدود و جہاد کی آیتیں آپ ﷺ کا بغض فی اللہ ہیں اور امن و ترحم کی آیتیں آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کا حب فی اللہ ہیں، نزول وحی کی آیتیں آپ ﷺ کا عروج ہیں اور تعلیم و تبلیغ کی آیتیں آپ ﷺ کا نزول، تنقید و امر کی آیتیں آپ ﷺ کی خلافت ہیں اور خطاب کی آیتیں آپ ﷺ کی عبادت'' [۳] غرض قرآن حکیم کی ہر آیت اور ہر لفظ کسی نہ کسی مقام نبوت کا مظہر اور عکاس ہے اور ان تمام لازوال سچائیوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ قول دلیل اور حجت ہے کہ

○ ((وکان خلقه القرآن)) [۴]

''اور اُن کا خلق (سیرت) قرآن ہی تو ہے۔''

قرآن حکیم نے آپ ﷺ کا سب سے بنیادی تعارف یہ کروایا کہ آپ ﷺ اللہ کے برگزیدہ رسول ﷺ ہیں [۵] ایک ایسے رسول جو دعائے خلیل ﷺ [۶] اور نوید مسیحا ﷺ [۷] ہیں۔ آپ ﷺ کا اسم گرامی احمد ﷺ [۸] بھی ہے اور محمد ﷺ [۹] بھی۔ کلامِ الٰہی میں آپ کو یٰسین ﷺ [۱۰] طٰہٰ ﷺ [۱۱] مزمّل ﷺ [۱۲] مدثر ﷺ [۱۳] نبی اُمّی ﷺ [۱۴] داعی الی اللہ ﷺ [۱۵] منذر ﷺ [۱۶] ھادی ﷺ [۱۷] سراج منیر ﷺ [۱۸] شاھد ﷺ [۱۹] مبشر ﷺ [۲۰] نذیر ﷺ [۲۱] مزکّی ﷺ [۲۲] معلم کتاب و حکمت ﷺ [۲۳] نور ﷺ [۲۴] رسول صادق ﷺ [۲۵] برھان ربانی ﷺ [۲۶] حاکم برحق ﷺ [۲۷] سراپا ھدایت ﷺ [۲۸] رحمة للعالمین ﷺ [۲۹] رؤف و رحیم ﷺ [۳۰] صاحب خلق عظیم ﷺ [۳۱] اوّل المسلمین ﷺ [۳۲] خاتم النبین ﷺ [۳۳] بندۂ الٰھی ﷺ [۳۴] صاحب کوثر ﷺ [۳۵] صاحب رفعت وشان ﷺ [۳۶] مرکز آرزوئے مومنین ﷺ [۳۷] محبوب خدا ﷺ [۳۸] اور ممدوح ملائکہ ﷺ [۳۹] قرار دیا گیا ہے۔ تاہم قرآن کے نزدیک آپ ﷺ کی سب سے اعلیٰ صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ آپ اللہ کے بندے ﷺ [۴۰] اور اس کے رسول ﷺ [۴۱] ہیں۔

اسمائے رسول کی صورت میں قرآن مجید کے اندر آپ ﷺ کی حیات طیبہ کی ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھلک نظر آتی ہے۔ مثلاً "یتیم ﷺ" کی صورت میں آپ ﷺ کے بچپن میں حالت یتیمی ۴۲، "غنیٰ ﷺ" کی صورت میں بحالت جوانی معاشی آسودگی ۴۳ بحیثیت "مھتدی ﷺ" بعثت سے قبل ہدایت کی سرفرازی ۴۴ بحیثیت "مبعوث ﷺ" رسالت کی عطائیگی ۴۵ بحیثیت "مبلغ ﷺ" مکہ میں تبلیغ ۴۶ بحیثیت "صابر ﷺ" دشمنوں کی ایذا رسانیوں پر صبر ۴۷ بحیثیت "بشیر ﷺ" آپ کا اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول کے بدلے میں خوشخبریاں سنانا ۴۸ بحیثیت "نذیر ﷺ" آپ کا لوگوں کو اللہ اور رسول کی نافرمانیوں کے بدلے میں عذابوں سے ڈرانا ۴۹ بحیثیت "مھاجر ﷺ" آپ ﷺ کا مکہ سے مدینہ ہجرت کر جانا ۵۰ "اخی فی الدین ﷺ" مدینہ میں مواخات قائم کرنا ۵۱ بحیثیت "مجاھد ﷺ" آپ ﷺ کا جہاد فی سبیل اللہ میں حصہ لینا ۵۲ بحیثیت "فاتح ﷺ" مکہ کو فتح کرنا ۵۳ بحیثیت "خطیب ﷺ" حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ کا خطبہ دینا ۵۴ وغیرہ قرآن میں صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی قرآن کریم میں آپ ﷺ کے بیش بہا ایسے ذاتی اور صفاتی اسمائے گرامی کا تذکرہ ہے جو آپ ﷺ کے اخلاق فاضلہ، آپ ﷺ کی سماجی، معاشی، سیاسی زندگی کے روشن باب کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ جیسے قرآن حکیم انسانی نقشِ حیات، شریعت اسلامیہ کے مندرجات، ربّ العزت کی عبادات، علم تجلّیات کائنات اور شعورِ منکر و معروفات کا بنیادی مصدر و ماخذ ہے اسی طرح معرفتِ ذات و اسماء رسول کا بھی قرآن ہی اوّلین ماخذ و مصدر ہے۔ کیوں کہ قرآن کلام الٰہی ہے۔ خالقِ ارض و سماوات نے جس طرح اپنے رسول سے کلام فرمایا، جس طرح مخاطب کیا، جس طرح ذکر کیا، وہی اُسلوب آپ ﷺ کے اسماء کے تعین میں پہلا اور مستند ترین نشان منزل ہوسکتا ہے اور کوئی نہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے کیا عمدہ بات لکھی ہے۔ "اگر دنیا سے تاریخ اسلام کی ساری کتابیں معدوم ہو جائیں اور صرف قرآن ہی باقی رہے تب بھی آنخضرت ﷺ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیرت مقدسہ اور آپ ﷺ کی شریعت و حیات کے براہین و شواہد مٹ نہیں سکتے کیوں کہ یہ صرف قرآن ہے جو ہمیشہ دنیا کو بتلاتا رہے گا کہ اس کا لانے والا کون تھا؟ کس ملک میں پیدا ہوا؟ اس کے خویش و یگانہ کیسے تھے؟ قوم کا کیا حال تھا؟ اس نے کیسی زندگی بسر کی؟ اس نے دنیا کے ساتھ کیا کیا اور دنیا نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ اس کی باہر کی زندگی کیسی تھی اور گھر کی معاشرت کا حال کیسا تھا؟ اس کے دن کیسے بسر ہوتے تھے اور راتیں کیسے کٹتی تھیں؟ اس نے کتنی عمر پائی، کون کون سے اہم واقعات و حوادث پیش آئے۔ پھر جب دنیا سے جانے کا وقت آیا تو دنیا اور دنیا والوں کو کس عالم میں چھوڑ گیا؟ اس نے جب دنیا پر پہلی نظر ڈالی تھی تو دنیا کا حال کیا تھا؟ اور جب واپس نظر وداع ڈالی تو وہ کہاں سے کہاں تک پہنچ چکی تھی۔"

۲۔ کتب احادیث:

قرآن حکیم کے بعد اسمائے رسول کے اخذ کا دوسرا بنیادی مصدر رسول اللہ ﷺ کے اپنے ارشادات اور روایات صحابہ ہیں۔ محدثین نے اس مشکل ترین سفر کے دوران اپنی زندگیوں کو قربان کر کے رسول اللہ ﷺ کی پیدائش، اسماء اور حیات طیبہ کے آخری ترین لمحات تک کے بارے میں سیرت نبوی کا ایک بحر بے کنار جمع کر کے رکھ دیا ہے۔ بحر سیرت کی ٹھاٹھیں مارتی ہوئی موجوں میں ہمیں اسمائے رسول کا بھی وافر اور مستند خزانہ میسر آ جاتا ہے۔ جیسے رسول اللہ ﷺ کی اپنی احادیث ہیں۔

- ((انا محمد و احمد والمقفی والحاشر و نبی التوبة و نبی الرحمة۔)) ۵۵

"میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور مقفّی اور حاشر ہوں اور نبیِ توبہ اور نبی رحمت ہوں۔"

- ((لی خمسة اسماء: أنا محمد و احمد وأنا الماحی الّذی یمحو الله بی الکفر، وأنا الحاشر الذی یحشر النّاس علی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدمی وأنا العاقب۔))٥٦

''میرے پانچ نام ہیں، میں محمد ہوں، احمد ہوں، ماحی (کفر مٹانے والا) ہوں کہ ربّ کریم میرے توسط سے کفر (وشرک) کے ہر نشان کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں کہ سب لوگ (قیامت کے روز اپنی قبروں سے اٹھا کر) میرے قدموں میں جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب (سب نبیوں کے آخر میں آنے والا) ہوں۔''

حدیث نبوی کی دین میں اس لیے بھی بڑی اہمیت ہے کہ قرآن نے آنحضرت ﷺ کو ''مبلغ قرآن ﷺ'' اور ''معلم کتاب و حکمت ﷺ'' قرار دیا ہے۔ تحلیل وتحریم کا منصب آپ ﷺ کو عطا کیا ہے۔ اُمت کے تمام معاملات اور فیصلوں پر ''قاضی ﷺ'' بنایا ہے۔ تمام قضیوں اور جھگڑوں میں آپ ﷺ کو ''حکم ﷺ'' ٹھہرایا ہے۔ مسلمانوں کی ہدایت کو آپ ﷺ کی اطاعت اور اتباع سے وابستہ قرار دیا ہے اور تمام مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ رسول جو دیں، وہ لے لیں اور جس چیز سے منع کریں اسے چھوڑ دیں۔ قرآن کی رُو سے ہمارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ مسلمان دل و جان سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت نہ کریں گویا مختصراً رسول اللہ ﷺ کی ذات کو اُمت کے لیے اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا ہے۔ دین کے تمام مسائل (مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، ذکر الٰہی وغیرہ) کے سلسلے میں قرآن مجید کے احکامات کی تشریح و توضیح اور عملی تشکیل کے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات سرچشمۂ ہدایت ہے۔ اس لیے آنحضرت ﷺ کے اقوال، اعمال اور احوال دین کا لازمی جزو بن گئے اور انہیں محفوظ کرنا اُمت نے اپنے اوپر فرض سمجھا۔ منصب نبوت چونکہ حضور اکرم ﷺ کی سیرت کا لازمی جزو تھا اس لیے حدیث کا یہ سرمایہ آپ ﷺ کی سوانح حیات اور سیرت وکردار کے ایک بنیادی منبع کی حیثیت رکھتا ہے۔٥٧

قرآن حکیم نے وحی متلو کی صورت میں جس طرح آپ ﷺ کی شخصیت کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعارف کروایا ہے حدیث ،وحی غیر متلو کی صورت میں اس تعارف کی شرح ہے۔ کیوں کہ قرآن کریم محکم ومتشابہات پر مبنی ہے۔ متشابہات تک رسائی ہر ذہن کے بس کی بات نہیں لہٰذا حدیث رسول نے اُن متشابہات کی شرح اور شرع بیان کر کے اُمت کے لیے اللہ ربّ العزت کی عبدیت اور اپنی اطاعت واتباع کو آسان کر دیا۔

چونکہ اسمائے رسول تعارف رسول اور آسمان نبوت کے مختلف ستارے ہیں۔ ان ستاروں میں زیادہ چمکنے والے "محکم ﷺ" ہیں اور مدھم "متشبہات ﷺ" ہیں حدیث نبوی نے ان مدھم ستاروں کو بھی روشن کر کے ان سے ہدایت کا راستہ تلاش کرنا آسان کر دیا۔

مثال کے طور پر قرآن حکیم کے ارشادات

﴿الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾

(الانفال:۳،۴)

﴿وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الانفال:۱۹)

﴿فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (التوبہ:۱۳)

﴿وَعَدَاللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَاالْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبہ:۷۲)

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (المؤمنون:۱)

یہاں پر قرآن حکیم کے ارشادات سے آپ ﷺ کا ایک صفاتی اسم گرامی "سیدنا المؤمن" ﷺ ظاہر ہوتا ہے۔ غور کیا جائے تو معلوم ہوا کہ قرآن حکیم نے تو ظاہر کر دیا آپ مؤمن ہیں۔ بحیثیت صاحب ایمان اگر رسول اللہ ﷺ مومن ہیں تو آپ ﷺ کی اتباع میں ہر صاحب ایمان مومن ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احادیث کے ذریعے ظاہر کیا کہ ایمان کیا ہوتا ہے؟ اس کے تقاضے کیا ہیں؟ اس کے اثرات کیا ہیں؟ مومن اور ایمان کے ضمن میں آنحضرت ﷺ نے انسانوں اور بالخصوص مؤمنوں کی رہنمائی کے لیے تمام تفصیل اپنی احادیث میں بیان کی ہے جس کو محدثین نے اپنی کتب احادیث میں باقاعدہ کتاب الایمان کے عنوان سے درج کیا ہے۔

اس طرح اگر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیے گئے بے تحاشہ علم کے حامل ہونے کی بنا پر ''سیدنا عالم ﷺ'' قرار پائے تو بخاری شریف کی ''کتاب العلم'' میں مندرج احادیث میں آپ ﷺ نے عالم کے لیے علم کی فضیلت بیان کی۔ علم کے تقاضے بیان کیے، علم کا مقام بیان کیا، علم کے مختلف زاویے بیان کیے۔

اگر آپ ﷺ قرآن حکیم میں کتاب وحکمت کا ''معلم ﷺ'' قرار دیے جانے کے ساتھ ''مزکی'' بھی قرار پائے تو اپنی احادیث میں آپ ﷺ نے بحیثیت ''مزکی ﷺ'' اپنے کردار کی وضاحت کی اور بطور قابل تقلید نمونہ کے ہر دوسرے انسان کو تزکیہ کی ضرورت واہمیت اور طریقۂ کار پر روشنی ڈالی۔ حدیث کی جن کتب سے ہمیں زیادہ طور پر اسمائے رسول کی نشاندہی ملتی ہے۔ ان میں سے چند اہم کتب اس طرح ہیں۔

- ابن ابی شیبہ، ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان۔ المصنف
- احمد بن حنبل، ابوعبداللہ بن محمد، الامام۔ المسند
- ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی، الامام۔ السنن
- ابوداؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شدّاد ازدی بجستانی۔ السنن
- ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی، الامام۔ الجامع السنن
- بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ۔ الصحیح
- البیہقی، ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ۔ السنن والآثار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- البغوی۔ ابن الفراء، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد۔ مصابیح السُّنّة
- التبریزی، الخطیب العمری، الشیخ ولی الدین۔ مشکوٰۃ المصابیح
- الحاکم، ابوعبداللہ محمد بن عبدُ اللہ بن محمد۔ المستدرك علی الصحیحین
- الدّار قطنی، ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان۔ السنن
- الدّارمی، ابو محمد عبدُ اللہ بن عبد الرحمٰن۔ السنن
- السیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان۔ الجامع الصغیر
- عبدالرزاق، ابوبکر بن ہمام بن نافع صغانی۔ المصنف
- مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشا پوری۔ الجامع الصحیح
- النسائی، ابوعبدالرحمٰن بن شعیب بن علی بن نسان بن بحر بن دینار۔ السنن

۳۔ کتب مغازی وسیر:

اسمائے رسول اور ''سیرت رسول اکرم کا ایک اور اہم ماخذ مغازی اور سیرت کی وہ کتابیں ہیں جو ابتدائی دور کے بزرگوں نے مرتب کیں۔ مغازی کا مطلب اگرچہ جنگیں ہے لیکن اصطلاحاً اس سے مراد وہ جنگیں ہیں جن میں آنحضرت ﷺ خود شریک ہوئے۔ اصولاً تو مغازی کو صرف غزوات اور ان میں شریک صحابۂ کرامؓ کے تذکرے تک محدود رہنا چاہیے تھا لیکن وسیع مفہوم میں اس اصطلاح کا اطلاق حضور اکرم ﷺ کی پوری حیات مبارکہ پر کیا جانے لگا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ کی زندگی (بالخصوص مدنی زندگی) کے تذکرے پر مشتمل کتابوں کو مغازی بھی کہا جاتا ہے اور سیرت بھی'' ۵۸

رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کے مطالعے سے ہمیں آپ ﷺ کی ذات مبارکہ، اسماء وصفات کے آئینے میں ایک متحرک تصویر نظر آتی ہے۔

مثلاً آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ میں یہ روایت کہ ایک دن حضرت میسرہ رضی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو نبوّت کب عطا ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

○ ((لما خلق الله الارض واستوى الى السماء فسواهن سبع سموات، وخلق العرش، كتب على ساق العرش: محمد رسول الله خاتم الانبياء، وخلق الله الجنة التى اسكنها آدم و حوّاء، فكتب اسمى على الابواب والاوراق، والقباب، والخيام، و آدم بين الروح والجسد، فلما احياه الله تعالىٰ: نظر إلى العرش فرأى اسمى، فاخبره الله أنه سيد ولدك فلما غرهما الشيطان، تابا واستشفعا باسمى إليه۔)) ۵۹

''جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اور آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمانی طبقات بنائے اور عرش پیدا کیا تو عرش کے ستون پر لکھا: محمد اللہ کے رسول تمام نبیوں میں سے آخری ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا کی جس میں حضرت آدم اور حوّا کو سکونت بخشی (تو اس کے) دروازوں، پتوں، قبوں اور خیموں پر میرا نام لکھا اس وقت آدم روح اور جسم کی درمیانی حالت میں تھے جب اللہ تعالیٰ نے انہیں زندگی بخشی اور انہوں نے عرش کی طرف دیکھا تو وہاں میرا نام (لکھا ہوا) دیکھا اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ یہ تیری اولاد کے سردار ہیں۔ پھر جب شیطان نے ان دونوں (حضرت آدم اور حوّا علیہما السّلام) کو فریب دیا تو انہوں نے توبہ کی اور بارگاہ الٰہی میں میرے نام کے واسطے سے معافی مانگی۔''

مطالعۂ سیرتِ طیبہ میں حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت آپ ﷺ کا اسم گرامی ''سیدنا الاوّل ﷺ'' منعکس کرتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسمانی پیدائش سے قبل سابقہ آسمانی کتابوں میں آپ ﷺ کا ذکر مبارک اور انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ ﷺ کی آمد کی بشارت ۶۰؎ آپ ﷺ کا اسم گرامی ”سیدنا مبشر ﷺ“ منعکس کرتی ہے۔ پیدائش مبارک کے بعد دادا حضرت عبدالمطلب کا اس نیت سے آپ ﷺ کا اسم گرامی ”محمد ﷺ“ رکھنا۔ خود ہی آپ ﷺ کے ذاتی نام مبارک ”محمد ﷺ“ کو ظاہر کرتا ہے۔ ۶۱؎ سیرت طیبہ آپ ﷺ کے ظاہری حسن و جمال کی مختلف روایتیں آپ ﷺ کو ”سیدنا احسن ﷺ“ ظاہر کرتی ہیں۔ ۶۲؎ پیدائش مبارکہ کے بعد ہی جب آپ ﷺ حضرت حلیمہ سعدیہ کی پرورش میں جاتے ہیں تو وہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وجہ سے ان کے گھر ہر چیز میں برکت نظر آنے لگی اور ہر شے وافر ہوگئی۔ ۶۳؎ اس بنا پر آپ ﷺ کو بچپن ہی سے ”سیدنا مبارک ﷺ“ منسوب کیا جا سکتا ہے۔ بچپن لڑکپن گزارنے کے بعد جب آپ ﷺ جوانی کی دہلیز پر پہنچے تو اپنے چچا ابو طالب کی سرپرستی و نگرانی میں تجارت کے پیشے کو اپنایا۔ تجارت کے امور میں سچائی اور دیانت کو اپنے قول و فعل کی اس قدر بنیاد بنایا کہ اپنی انہی صفات کے بنا پر ”صادق اور امین ﷺ“ مشہور ہو گئے۔ عمر مبارک چالیس برس ہوئی تو نبوت و رسالت سے سرفراز ہو کر ”محمد ﷺ“ سے ”سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ“ بن گئے۔

یہی وہ موقع ہے جب ورقہ بن نوفل نے آپ ﷺ کی پہلی وحی کا احوال جان کر آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی گواہی دی تو آپ ”سیدنا مشہود ﷺ“ بن گئے۔

سرفرازیٔ نبوت و رسالت کے بعد جب آپ کو **وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ** (الشعراء: ۲۱۴) کا حکم موصول ہوا تو آپ ﷺ ”سیدنا نذیر ﷺ“ ہو گئے۔ اس کے بعد جب قرآن میں **فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ** (الحجر: ۹۴) کا حکم نازل ہوا تو اس طرح آپ ”سیدنا معرض عن المشرکین ﷺ“ ہو گئے۔ مکہ میں سرعام اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہوئے جب دشمنوں کی ایذا رسانیاں بھی برداشت کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگے تو سیرت طیبہ کے اس تکلیف دہ دور سے آپ ﷺ سیدنا داعی ﷺ، سیدنا مبلغ ﷺ، سیدنا صابر ﷺ، سیدنا حلیم ﷺ، سیدنا رؤف ﷺ، سیدنا رحیم ﷺ قرار پائے۔ کیوں کہ دعوت و تبلیغ کے بدلے میں اپنوں اور بے گانوں کی ایذا رسانیوں کے بدلے میں ہمیشہ صبر کیا، حلم اور بردباری سے آزمائشوں کا سامنا کیا اور عفو و درگزر سے کام لیتے ہوئے بدلے کی بجائے سب پر رحم و کرم کا معاملہ کیا پھر اللہ کے حکم سے ان آزمائشوں اور اذیتوں کے بدلے میں انعام کے طور پر آپ ﷺ سدرۃ المنتھیٰ کی بلندیوں تک لے جائے گئے تو آپ ﷺ ''سیدنا صاحب معراج ﷺ'' قرار پائے۔ اس کے بعد مکہ سے مدینہ ہجرت کا حکم ہوا تو سیدنا مہاجر ﷺ ہو گئے۔ پھر اللہ کی راہ میں جہاد کی اجازت ملی تو ''سیدنا مجاہد ﷺ ہو گئے۔ مدنی زندگی کے دوران لوگوں کے درمیان حق و انصاف پر مبنی حسن معاشرت قائم کی تو سیدنا عادل ﷺ، فیاضی و سخاوت کا معاملہ کیا تو سیدنا فیاض ﷺ، اولاد، رشتہ داروں، دوست احباب غریبوں، مسکینوں، بیوگان اور یتیموں، بیماروں، غلاموں، مہمانوں، بچوں، اپنوں اور بے گانوں کے ساتھ محبت و شفقت کا پیکر بن کر سیدنا شفیق ﷺ اور آخر میں رفیق الاعلیٰ سے جا ملے تو سیدنا لاقی الرفیق الاعلیٰ ﷺ جیسے اسمائے رسول کی عملی اور متحرک تصویر بن جاتے ہیں۔ غرض سیرت کی کتابوں میں ایسے بے شمار واقعات اور آپ ﷺ کی صفات مبارکہ درج ہیں جن سے آپ ﷺ کے بے شمار اسماء مبارکہ ماخوذ ہو سکتے ہیں اور ان سب اسمائے مبارکہ پر الگ الگ کتب مرتب ہو سکتی ہیں۔

سیرت طیبہ کی چند وہ مستند کتب جن سے اسمائے رسول کا اخذ ہو سکتا ہے وہ درج ذیل ہیں ان میں اکثر کتب وہ ہیں جن کے اندر اسماء کو رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کے واقعات اور آپ ﷺ کے ذاتی اور صفاتی محاسن سے تحقیق و تلاش کے ساتھ اخذ کیا جا سکتا ہے اور ان میں سے کچھ کتب سیرت ایسی ہیں جن میں ان کے مؤلفین نے اسماء رسول کو باقاعدہ ایک باب یا عنوان کی صورت میں باندھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس ضمن میں ہمیں قرون اولیٰ سے لے کر اب تک جن اہم اور مستند سیرت نگاروں اور ان کی کتب کا حوالہ ملتا ہے وہ اس طرح ہیں۔

- ابن اسحاق، محمد (م ۱۵۰ھ): المغازی
- ابن الجوزی (م ۵۷۹ھ): الصفا با حوال مصطفیٰ، مولد النّبی
- ابن سیدُ النّاس (م ۷۳۴ھ): عیون الاثرفی فنون المغازی
- ابن کثیر (م ۷۷۴ھ): السیرۃ النبوّیہ، شمائل الرّسول
- ابن حزم (م ۶۵۶ھ): جوامع السیرۃ
- ابن عبدالبر (م ۶۴۲ھ): تلخیص سیرت ابن ھشام (بعنوان الارضی اختصار المغازی)
- ابن ہشام (م ۲۱۸ھ): کتاب سیرۃ الرسول اللہ ﷺ و المغازی
- البلازری، ابو العباس احمد بن یحییٰ (م ۲۷۹ھ): انسابُ الاشراف و اخبارھم، فتوحُ البلدان
- ابن القیّم (م ۷۷۵ھ): زاد المعاد فی ھدی خیرُ العباد۔
- ابوالفضل، قاضی عیاض: الشفاء بتعریف حقو ق المصطفیٰ
- ابونعیم الاصفہانی: دلائل النبوّہ
- البیھقی (م ۱۰۴۸ھ): دلائل النبوّہ
- ابوموسیٰ، الترمذی (م ۲۷۹ھ): الشمائل النّبویہ و الخصائل المصطفیٰ یا شمائل النبی ﷺ
- ابراہیم خلیل احمد: محمد فی التوراۃ والانجیل
- ابوالحسن علی ندوی: السیرۃ النبویہ
- السیوطی، جلال الدین (م ۹۱۱ھ): خصائص الکبریٰ
- سلیمان بن موسیٰ الکلاعی الاندلسی (م ۶۳۵ھ): الاکتفاء فی مغازی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ و الثلاثۃ الخلفاء

- السہیلی، عبدالرحمٰن، ابوالقاسم عبدالرحمٰن، الاندلسی المالکی (م ۵۸۱ھ): الروض الانف، المشروح الرّاوی فی تفسیر ماشتمل علیہ حدیث السیرۃ النبوّیہ
- شمس الدین الصالحی الشامی (م ۹۴۲ھ): سبلُ الھدیٰ و الرشاد فی سیرۃ الخیرُ العباد المعروف سیرۃ شامی
- عروہ بن زبیر (م ۹۴ھ): مغازی رسول اللہ ﷺ (بروایت ابی الاسود) اُردو ترجمہ مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی)
- علی بن برہان الدین الحلبی (م ۹۷۰ھ): انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون الشہیر بالسیرۃ الحلبیہ
- عباس محمود العقاد: عبقریۃ محمد و مطلع النور او طوالع البعثۃ المحمدیہ
- عبدالحمید جودۃ السحار: محمد رسول اللہ والّذین معہ
- عبدالعزیز خیر الدین: السیرۃ محمد خاتم الرّسل
- عزیز الدین خراج: نبی الاسلام فی مرأۃ الفکر الغربی
- القسطلانی، شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر (م ۹۲۳ھ): مواہب اللدّنیہ فی منح المحمدیہ، مع شرح الزّرقانی
- المقریزی: امتاع الاسماع، فیما الرسول من الاسماع والمتاع
- محمد ابراہیم الشریف: مکہ و المدینہ فی الجاھلیہ و عصر رسول
- محمد ابو زہرۃ: خاتم النبیّن
- محمد حسن کامل المطاوی: رسول اللہ فی القرآن الکریم
- محمد حسین ہیکل: حیاۃ محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- محمد الخضری: نورُ الیقین فی سیرة سید المرسلین
- محمد شبلی: شخصّیة محمد
- محمد عطیہ البراشی: عظمة الرسول
- محمد فرح: العبقریة العسکریه فی غزوات الرسول
- محمود ابوالفیض سید: سیرة سیّدُالمرسلین
- محمد شیث خطّاب: الرسول القائد
- محمد بن عبدالوہاب: مختصر سیرة الرسول
- محمد خالد: خاتم النبین
- محمد رضا: محمد رسول الله ﷺ
- محمد الطیب النجار: القول المبین فی سیرة سید المرسلین
- محمد عبدالفتّاح ابراہیم: محمد القائد
- محمد مصطفٰے النجاز: سیرة الرسول

اُردو کتب سیرة:

- ابوانیس، محمد برکت علی صوفی: اسماء النبی الکریم
- ابراہیم الغماری: خاتم النبیّن
- ابوالبرکات داناپوری حکیم: اصح السیّر
- ابوخالد: ھادی اعظم
- ابوالقاسم دلاوری: سیرت الکبریٰ، شمائل کبریٰ
- اظہرؔ احسان الحق: اعتراف
- اشرف علی تھانوی: نشر الطیب فی ذکر الحبیب، حبیب خدا
- افتخارالحسن کاندھلوی: حلات مبارکۂ خیرُ البشر
- افضل حق چوہدری: محبوب خدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- انور محمود خالد، ڈاکٹر: اردو نثر میں سیرت رسول
- امداد صابری: رسول خدا کا دشمنوں سے سلوک
- رئیس احمد جعفری: رسالت مآب ﷺ
- سرسید احمد خان: خطبات احمدیہ
- سلیمان سلمان منصور پوری، قاضی: رحمۃ اللعالمین
- سلیمان ندوی، سید: خطبات مدارس، رسول رحمت
- سیماب اکبر آبادی: سیرۃ النبی
- شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی: سیرۃ النبی
- صفی الرحمٰن مبارک پوری: الرحیق المختوم
- عبدالحق: اسوۂ رسول کریم
- عبدالعلی: حیات النبی
- عبدالماجد دریا آبادی: خطبات
- غلام رسول مہر: سرور دو عالم
- قیصرہ حیات: اسماء النبی ﷺ
- ماہر القادری: درّ یتیم
- مرزا حیرت دہلوی: سیرت الرسول
- مفتی یار محمد: سلطنت مصطفےٰ
- ملا واحدی: حیات سرور کائنات
- مناظر احسن گیلانی: النبی الخاتم
- محمد ابراہیم میر سیالکوٹی: سیرہ المصطفےٰ
- محمد اجمل: سیرۃ قرآنیہ
- محمد ادریس کاندھلوی: سیرۃ مصطفےٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- محمد جعفر پھلواری: پیغمبر انسانیت
- محمد حمید اللہ: ڈاکٹر: رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی.
- محمد خالد: سرور دو عالم
- محمد حنیف یزدانی: محمد رسول اللہ غیر مسلموں کی نظر میں
- قاضی محمد زاہد: رحمت کائنات
- محمد طاہر فاروقی: سرور دو عالم
- محمد طاہر مصطفےٰ ڈاکٹر: سیرۃ الرسول فی اسماء الرسول
- محمد طیّب، قاری: درّ یتیم
- محمد عاشق الٰہی میرٹھی: اسلام اور حضرت محمد ﷺ
- مفتی محمد عنایت احمد کاکوری: السید الاخبار
- محمد عبدالتواب: سیرۃ الحبیب
- محمود الحسن عارف: مبلغ اعظم
- نصیر احمد ناصر: پیغمبر اعظم و آخر
- نعیم صدیقی: محسن انسانیت
- وہلی دہلوری: روضۃ الانوار
- یحییٰ بن حمیدۃ: سیرت ابن ابی طے

۴۔ کتب تاریخ

اسمائے رسول اور ''سیرت رسول کا ایک اور اہم ماخذ قدما کی لکھی ہوئی اسلامی کتب تاریخ ہیں۔ بنیادی طور پر یہ سیرت کی کتابیں نہیں ہیں بلکہ اسلامی دنیا کے حکمرانوں، اہم شخصیتوں اور مسلمان ممالک کے احوال و وقائع بیان کرنے کا ذریعہ ہیں۔لیکن اسلام کی ابتداء کے مبارک تذکرے میں وہ بانی اسلام کی زندگی اور کارناموں کو بھی اپنا موضوع بناتی ہیں۔تاریخ کی ان کتابوں میں کہیں آنحضرت ﷺ کے سوانح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیات مختصراً اور کہیں تفصیلاً بیان ہوئے ہیں ہماری قدیم کتب تاریخ میں اکثر روایات تو وہی ہیں جو حدیث اور مغازی و سیر کی مشہور کتابوں میں محفوظ ہیں لیکن ابتدائی دور کی تاریخی کتابوں میں ایسی روایتیں بھی خاصی تعداد میں مل جاتی ہیں جو صرف انہی کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔۶۴ جس طرح ہمیں بہت سے اسمائے رسول جو قرآن و حدیث اور سیرت کی مستند کتابوں سے ملتے ہیں۔ ان کا ذکر تاریخ کی مستند کتابوں میں بھی موجود ہے اور کچھ اسمائے رسول ایسے بھی ہیں جس کا ذکر قرآن وحدیث اور سیرت کی مستند کتابوں میں نہیں ہے مگر وہ تاریخ کی کتابوں میں ملتے ہیں۔ مثلاً

سیدنا الاجیر ﷺ (پناہ دینے والے) ۶۵

سیدنا احسن الناس ﷺ (تمام جہانوں سے زیادہ خوبصورت) ۶۶

سیدنا الازج ﷺ (کمان دار ابرو والے) ۶۷

سیدنا اقنی الانف ﷺ (اونچی بینی والے) ۶۸

سیدنا امام ﷺ (پیشوا) ۶۹

سیدنا امنع الناس ﷺ (سب سے زیادہ بارُعب) ۷۰

سیدنا تام الاُذنین ﷺ (پورے گوش مبارک والے) ۷۱

سیدنا حسنِ الفّم ﷺ (خوبصورت دین والے) ۷۲

سیدنا حَسَنَ اللّحیة ﷺ (خوبصورت ریش مبارک والے) ۷۳

سیدنا الحنان ﷺ (نرم طبیعت والے) ۷۴

سیدنا الخاضِعُ ﷺ (اللہ کے خوف سے کانپنے والے) ۷۵

سیدنا الخائف ﷺ (اللہ سے ڈرنے والے) ۷۶

سیدنا رحبُ الصّدر ﷺ (فرخ سینہ) ۷۷

سیدنا سید العالمین ﷺ (جہانوں کے سردار) ۷۸

سیدنا العفوٌ ﷺ (معاف کرنے والے) ۷۹

سیدنا کریم ﷺ (بزرگ) ۸۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا المعترف ﷺ (اعتراف کرنے والے)۸۱؎

یہ مندرجہ بالا تمام اسماء ہمیں صرف البدایہ والنہایہ تاریخ ابن کثیر میں سے ملتے ہیں اور اس طرح سیدنا الناسخ ﷺ (اگلی شریعتوں کو منسوخ کرنے والے) ہمیں تاریخ خمیس سے ملتا ہے۔۸۲؎

لہٰذا اس ضمن میں تاریخ کے جن مصادر سے ہم استفادہ کر سکتے ہیں اُن میں سے چند اس طرح ہیں۔

- ابن الاثیر: تاریخ الکامل
- ابوجعفر محمد بن جریر الطبری: تاریخ الامم و الملوك
- ابوالحسن علی بن الحسین بن المستوی: التنبیهه ولاشراف
- ابوالفرح عبدالرحمٰن ابن الجوزی: المنتظم فی تاریخ الملوك
- ابوالفدا عمادُ الدین بن علی: المختصر فی اخبار البشر
- ابو زید عبدالرحمٰن بن محمد بن خلدون المغربی: کتاب العبرو دیوان المبتدا والخبر فی ایام العرب والعجم
- احمد بن علی تقی الدین المقریزی: امتاع الاسماع
- احمد بن ابی خثیمہ بن ہرب بن شداد بغدادی: تاریخ کبیر
- احمد بن یعقوب بن واضح الیعقوبی: کتاب التاریخ الکبیر "المعروف یعقوبی"
- الدیار بکری حسین بن محمد: تاریخ الخمیس فی احوال النفس نفیس
- المقریزی تقی الدین، ابو العباس احمد بن علی: المواعظ والاعتبار بذکر الحطظ والآثار.

۵۔ کتب تفاسیر

"سیرت رسول کا ایک اور اہم ماخذ وہ کتب تفاسیر ہیں جو قرآن مجید کے معانی و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطالب کی وضاحت کے لیے قدما نے تحریر کی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے حالات دریافت کرنے کا سب سے مستند ذریعہ کلام الٰہی ہے۔ چنانچہ جب قرآن مجید کی آیات کی تشریح و توضیح کی جاتی ہے تو سیرت رسول کی نسبت سے وہ مقامات زیادہ اہم ہو جاتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مخاطب کیا ہے یا اُن کی زندگی کے مختلف واقعات کی طرف اجمالی اشارے کیے ہیں۔ یہ تفاسیر اس وقت بھی معلومات کا ایک قیمتی خزانہ ثابت ہوتی ہیں جب یہ معلوم کرنا ہو کہ آیات قرآنی کے نزول کے اوقات، اسباب اور مقامات کون کون سے تھے اور ان کا آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک سے کیا تعلق تھا۔ اس لیے کتب تفاسیر سیرت النبی کا ایک اہم سرچشمہ قرار دی گئی ہیں۔ ۸۳

قرآن حکیم میں جن مقامات پر رسول اللہ ﷺ کو ذاتی اور صفاتی اسمائے مبارکہ سے مخاطب کیا گیا ہے مفسرین نے اپنی کتب میں ان پر تفسیری مباحث کر کے رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے اُن پہلوؤں کو واضح کیا ہے اور جہاں قرآن حکیم میں آپ ﷺ کو کوئی فرض یا ذمہ داری سونپی گئی ہے وہاں سے بھی اپنی تفاسیر میں ان علماء نے اسماء مبارکہ کا استخراج کیا ہے اور نہ صرف اسماء کا استخراج کیا ہے بلکہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سونپی گئی ذمہ داریوں اور فرائض و واجبات کے تقاضوں اور عملی اطلاق کے بارے میں بھی مفسرین نے اپنے فہم کے مطابق تفسیری موقف بیان کیا ہے۔ مثلاً قرآن حکیم میں آپ ﷺ کو ارشاد ہے۔

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ ۸۴

''اور اپنے کپڑے کو پاک رکھو۔''

قرآن حکیم کے اس حکم سے ہم نے آپ ﷺ کے اسم گرامی سیدنا الاطہر ﷺ کا استنباط کیا ہے۔ اس بارے میں ابن کثیر اپنی تفسیر قرآن العظیم میں مجاہدؒ کا قول نقل کرتے ہوئے تفسیر کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ((قال مجاهد رحمة الله عليه (وثيابك فطهر) قال نفسك ليس ثيابه و فی روایة عنه (وثيابك فطهر) ای عملك فاصلح وقال سعيد بن جبير رضى الله تعالىٰ عنه (وثيابك فطهر) و قلبك و نيّتك فطهر وقال محمد بن كعب القرظی والحسن البصری رضی الله تعالىٰ عنه و خلقك مُحَسِّنْ۔))٨٥

''مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اس (وثيابك فطهر) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد کپڑے کی پاکیزگی نہیں بلکہ آپ ﷺ کا نفس مبارک مراد ہے اور اسی کی تفسیر میں مجاہد سے مروی ہے کہ آپ اپنے اعمال کی اصلاح فرمایئے اور سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس (وثيابك فطهر) کی تفسیر میں فرمایا کہ آپ اپنے دل اور نیت کو پاکیزہ کر لیجیے اور محمد بن کعب اور حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تفسیر یہ فرمائی کہ آپ اپنے اخلاق کو اچھا کر لیجیے۔''

اسی طرح قرآن حکیم میں ہے۔

﴿يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ.﴾٨٦

''کہتے ہیں البتہ اگر ہم پھر گئے مدینہ کو تو نکال دے گا عزت والا ذلیل کو۔''

مولانا ثناء اللہ پانی پتی اپنی تفسیر مظہری میں اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

○ ((فكان اوّل من لقيه سعد بن عباده رضى الله تعالىٰ عنه ويقال اسيد ابن حضير رضى الله تعالىٰ عنه و به جزم ابن اسحاق فقال السلام عليك ايّها النّبی و رحمة الله و بركاته فقال عليه السلام و عليك و رحمة الله و بركاته، قال يا رسول الله قد رحلت فی ساعة منكرة لم تكن ترحل فيها

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقال اولم يبلغك ما قال صاحبك قال اى صاحب يا رسول الله قال ابن ابى زعم انه ان رجع الى المدينة اخرج الاعز منها الاذل فقال فانت يا رسول الله تخرجه ان شئت فهو الاذل وانت اعز والعزة لله ولك وللمؤمنين۔)) ۸۷

''سب سے پہلے جس نے آپ ﷺ سے ملاقات کی وہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور کہا جاتا ہے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور ابن اسحاق نے اس کو درست کہا ہے۔ اس نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھ پر بھی اُس اللہ کی طرف سے سلامتی، رحمت اور برکتیں ہوں۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ نے غیر وقت میں کوچ کیوں فرمایا۔ پہلے تو کبھی آپ ﷺ نے اس وقت کوچ نہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے معلوم ہے جو کچھ تیرے ساتھی نے کہا۔ وہ بولے میرا کون سا ساتھی اے اللہ کے رسول ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ عبداللہ بن ابی (منافق) کہ جب وہ مدینہ پہنچے گا تو وہاں سے عزت والے ذلیل لوگوں کو نکال دیں گے۔ اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اگر آپ چاہیں گے تو اسے نکال دیں گے۔ وہ ذلیل ہے اور آپ عزت والے ہیں اور عزت تو صرف اللہ کے لیے ہے اور آپ ﷺ کے لیے اور مومنوں کے لیے۔''

اب مولانا ثناء اللہ پانی پتی نے جس طرح قرآن حکیم کی آیت میں اقوال صحابہ سے تشریح کی ہے اس سے ہم بجا طور پر رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی سیدنا الاعز ﷺ (سب سے عزت والے) اخذ کر سکتے ہیں۔

قرآن حکیم کی آیت سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَی ۸۸ کی تفسیر میں معراج کے واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کثیر اپنی تفسیر میں جب لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بیت المقدس میں تمام انبیاء رسل کی امامت فرمائی تو آخر میں لکھتے ہیں:

○ ((فدل انه هو الامام الاعظم والرّئیس المقدم صلوٰت الله وسلامه علیه وعلیهم اجمعین۔)) ۸۹ـ

پس ثابت ہوا کہ آپ ﷺ ہی "**امام الاعظم** ﷺ" اور "**الرّئیس المقدم** ﷺ" ہیں۔

یہاں ابن کثیر کی تفسیر سے ہم آپ ﷺ کے دو مزید اسمائے مبارکہ اخذ کر سکتے ہیں۔

سیدنا الامام الاعظم ﷺ

سیدنا الرّئیس المقدم ﷺ

واقعہ معراج میں ہی ابن کثیر اپنی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ

○ ((قال الله تعالیٰ لرسوله و جعلتك فاتحاً و خاتماً)) ۹۰

"کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے کہا کہ میں نے آپ کو فاتح اور خاتم بنایا ہے۔"

اسی طرح ہمیں ابن کثیر کی اس تفسیری روایت سے رسول اللہ ﷺ کے دو اسماء مبارکہ سیدنا فاتح ﷺ اور سیدنا خاتم ﷺ مل جاتے ہیں۔

ابن کثیر اپنی تفسیر میں ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔

○ ((هذا من خصائصه ﷺ التی لا یشارکه فیها غیره ولیس فی حدیث صحیح فی ثواب الاعمال کغیره غفرله ما تقدم من ذنبه وما تاخر وهذا فیه تشریف العظیم لرسول الله ﷺ و هو فی جمیع اموره علی الطاعة والبر ولاستقامة الّتی لم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ینلها بشر سواه لامن الاوّلین ولا من الاخرین وهو ﷺ اکمل البشر علی الاطلاق وسیدهم فی الدنیا والاٰخره۔))۹۱

"یہ صفت آپ ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے جس میں دنیا کا کوئی فرد اس میں شامل نہیں ہے اور کسی حدیث صحیح میں یہ نہیں ہے کہ آپ ﷺ کے اعمال کے ثواب میں کوئی آپ جیسا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اگلے پچھلے سب گناہوں کو معاف کر دیا اور اس میں رسول اللہ ﷺ کا بہت بڑا شرف ہے اور آپ ﷺ اپنے تمام امور میں تابعداری پر تھے اور نیکی اور استقامت پر تھے آپ ﷺ مطلق طور پر اکملُ البشر تھے اور دنیا و آخرت میں تمام جہانوں کے سردار۔"

یہاں بھی ابن کثیر کے اس بیان سے ہم آپ ﷺ کے دو صفاتی اسمائے مبارکہ کی تخریج کر سکتے ہیں۔

سیدنا اکمل البشر ﷺ (مکمل ترین انسان)

سیدُ الدنیا والآخرہ ﷺ (دنیا اور آخرت کے سردار)

تفسیر فتح القدیر میں علامہ شوقانی نقل کرتے ہیں۔

- ((عن ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ بعثنی رحمۃ للعالمین وھدی لّلمتقین)) ۹۲

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے جہانوں کے لیے رحمت اور پرہیزگاروں کے لیے ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔

علامہ شوقانی کی تفسیر میں اس روایت سے ایک تو ہمیں آپ ﷺ کے دو اسم گرامی ملے جن کا واضح اعلان قرآن میں ہوا ہے یعنی **سیدنا رحمۃ للعٰلمین** ﷺ اور **سیدنا ھدی للمتقین** ﷺ۔

لہٰذا اسمائے رسول مبارکہ کی تلاش و تحقیق میں جن تفاسیر سے ہم بطور ایک مطلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصدر یا ماخذ کے استفادہ کر سکتے ہیں ان میں سے چند تفاسیر کے نام اس طرح ہیں۔

- الآلوسی، ابوعبدُ اللہ شہاب الدین، السید محمود: تفسیر روح المعانی
- ابن العربی، محمد بن عبدُ اللہ بن احمد: احکام القرآن
- ابن قتیبہ، عبدُ اللہ بن مسلم: تفسیر غریبُ القرآن
- ابن القیّم، شمس الدین ابن قیّم الجوزیہ: التفسیر القیّم
- ابن کثیر، عمادُ الدین ابوالفداء اسماعیل الدمشقی: تفسیرُ القرآن العظیم
- ابوحیان الاندلسی، اثیرُ الدین ابوعبدُ اللہ محمد بن یوسف: البحرُ المحیط
- البغوی، ابومحمد حسین بن مسعود الفراء: تفسیر بغوی
- البروسوی، الشیخ اسماعیل حقی: روح البیان
- البیضاوی، قاضی ناصر الدین، ابوسعید عبدُ اللہ بن عمر بن محمد: انوارُ التنزیل واسرارُ التاویل
- الجصاص، ابوبکر احمد علی رازی: احکام القرآن
- الخازن البغدادی، علاؤالدین علی بن محمد بن ابراہیم: تفسیر الخازن
- الرّازی، شیخ الاسلام، امام فخر الدین: التفسیر الکبیر
- الزمخشری، ابوالقاسم جارُ اللہ محمود بن عمر: التفسیر الکشاف
- السیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن والمحلی جلال الدین: تفسیر الجلالین
- السیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن: الدر المنثور فی تفسیر بالماثور
- الشہید، سید قطب: فی ظلال القرآن
- الطبری، ابوجعفر محمد بن جریر: تفسیر الطبری
- الطنطاوی، الشیخ الجوہری: الجواہر فی تفسیر القرآن الکریم
- العمادی، ابوالسعود محمد بن احمد: تفسیر ابی السعود
- القاسمی، محمد جمال الدین: تفسیر القاسمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- القرطبی، ابوعبدُ اللہ محمد بن احمد: الجامعُ الاحکام القرآن
- محمد رشید رضا السیّد: تفسیر القرآن الحکیم
- المراغی، احمد مصطفےٰ: تفسیرُ المراغی
- الماوردی، ابوالحسن علی بن محمد: تفسیر الماوردی
- النسفی، عبدُ اللہ بن احمد محمود: تفسیر مدارك التنزیل المعروف به تفسیرُ النسفی
- نظام الدین حسن بن محمد بن الحسین قمی: تفسیر غریبُ القرآن

۶۔ کتب اسماءُ الرّجال

رسول اکرم ﷺ کے حالات زندگی چونکہ صحابہ نے روایت کیے اور ان سے تابعین نے سنے اور ان سے آگے تبع تابعین نے سنے اور محفوظ کیے۔ اس لیے ضروری سمجھا گیا کہ بقول شبلی نعمانی ''یہ بھی تحقیق کی جائے کہ جو اشخاص سلسلۂ روایت میں آئے، کون لوگ تھے؟ کیسے تھے؟ کیا مشاغل تھے؟ چال چلن کیسا تھا؟ حافظہ کیسا تھا؟ سمجھ کیسی تھی؟ ثقہ تھے یا غیر ثقہ؟ سطحی الذھن تھے یا دقیقہ بین، عالم تھے یا جاہل؟......... سینکڑوں محدثین نے اپنی عمریں اس کام میں صرف کر دیں، ایک ایک شہر میں گئے، راویوں سے ملے۔ ان کے متعلق ہر قسم کی معلومات حاصل کیں، جو لوگ ان کے زمانہ میں موجود نہ تھے، ان کے دیکھنے والوں سے حالات دریافت کیے۔ ان تحقیقات کے ذریعے سے ''اسماء الرّجال'' (بیوگرافی) کا وہ عظیم الشان فن تیار ہو گیا جس کی بدولت آج کم از کم لاکھ شخصوں کے حالات معلوم ہو سکتے ہیں اور اگر ڈاکٹر اسپرنگ کے حسن ظن کا اعتبار کیا جائے تو یہ تعداد پانچ لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔'' [۹۳]

یہ حالات جن کتابوں میں جمع کیے گئے انہیں ''کتب اسماء الرجال'' کہا جاتا ہے۔ یہ کتابیں اس لحاظ سے بڑی مفید ہیں کہ صحابہ کرام کے حالات و کوائف منضبط کرتے وقت ضمناً آنحضرت ﷺ کے واقعات سے جو کچھ سنا، سیکھا یا آپ ﷺ کا جو بھی واقعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی نظر سے گزرا، وہ سب کچھ صحابہ نے اپنے راویوں کے سامنے بیان کیا۔ یوں صحابہ کرام کے حالات سے بالواسطہ ہمیں آنحضرت ﷺ کے واقعات زندگی بھی معلوم ہوتے گئے۔ علاوہ ازیں بعض کتابوں کی ابتدا میں صحابہ اور تابعین کے تذکرے کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کا بھی مختصراً ذکر کیا گیا ہے۔ سیرت رسول کے لیے یہ کتب اسماء الرّجال کا عظیم الشان سرمایہ انتہائی قابل قدر ہے۔ ۹۴

مشہور کتب اسماءُ الرّجال جن میں سے ہم خاص طور پر آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ کی تخریج کر سکتے ہیں وہ اس طرح ہیں:

- ابن سعد: الطبقات الکبریٰ
- ابن اثیر، علامہ: اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ
- ابن حجر عسقلانی: تہذیب التہذیب
- امام بخاری: التاریخ الکبیر، التاریخ الاوسط: التاریخ الکثیر
- المزی، حافظ جمال الدین یوسف: تہذیب الکمال فی معرفۃ الرّجال

۷۔ نعتیہ شاعری

اسمائے رسول کا ایک اور اہم مصدر و ماخذ قدیم و جدید نعتیہ شاعری ہے۔ نعت کے اوّلین نمونے رسول اللہ ﷺ کی بعثت مبارکہ سے پہلے کی روایات ہی سے ملنے شروع ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے کچھ حصہ اُن الہامی صحائف کے اُن مندرجات کی صورت میں ہے جو آپ ﷺ کی مبشرات سے متعلق ہے۔ آپ ﷺ کے عہد ولادت سے پہلے کے علماء، رہبان، احبار، موحدین، متکلمین اور منجم کے نزدیک ان مندرجات کو خصوصی توجہ حاصل تھی۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اس وقت کے اہل بصیرت اور مذہبی سوجھ بوجھ رکھنے والے افراد بڑی شدّت کے ساتھ اس نبی کی آمد کے منتظر تھے جس کی بشارت سابقہ کتب سماوی میں دی گئی تھی۔ لہٰذا اس عہد کے اہل فکر کی سوچوں، مباحث اور گفتگو کا محور "النّبی المنتظر ﷺ" تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی تعریف و توصیف میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہے گئے اشعار کا موضوع اس نبیء منتظر سے متعلق ہے جس کے زمانے تک زندہ رہنے اور جسے دیکھنے کی شدید خواہش کا اظہار ماقبل بعثتِ حضور ﷺ کے اشعار میں ملتا ہے۔ ۹۵

کتب سماویہ میں مذکور اسماء (رسول) کی فہرست خاصی طویل ہے اور بعض علماء نے ان کے استخراج پر بہت محنت کی ہے۔ کتب اسلاف کا ماحصل علامہ یوسف النبھانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۵۰ھ) نے حجۃ اللہ علی العالمین میں درج کیا ہے اور آپ ﷺ کے بیسیوں نام گنوائے ہیں۔ مثلاً ماذ ماذ (طیب طیب)، فار قلیط (یعنی فاروق حق و باطل)، منحمنا (یعنی محمد)، الحمطایا (حامی الحرم) خوناج (یعنی صحیح الاسلام) قدمایا (یعنی السابق الاوّل) اور اخرایا (یعنی آخری نبی)۔ ۹۶

اس طرح مبشرات کے سلسلے میں سب سے قدیم روایت "تبع الحمیری" سے منسوب ہے جو یمن کا طاقتور بادشاہ تھا اور جزیرہ نمائے عرب کے پار ایران پر حملہ آور ہوا تھا۔ نام "تبان اسعد، ابو کرب" تھا۔ اپنی اس مہم جوئی میں اس کا گزر مدینہ منورہ سے ہوا تھا وہ یثرب کو اپنے بیٹے کے بدلے تباہ کرنا چاہتا تھا کہ بنو قریظہ کے دو عالموں نے اُسے اس ارادے سے باز رہنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ ایسا کرنا اس کے بس میں نہیں ہے کیونکہ "ھی مھاجر نبّی یخرج من ھذ الحرم من قریش فی آخر الزمان، یکون ھوداره و قراره" ۹۷ وہ اہل مدینہ کے کردار سے متاثر ہوا، ارادہ بدل دیا اور نبی موعود کا مشتاق ہوا اسی اشتیاق میں اپنے موعود ممدوح کے حضور عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا:

○ ((شھدت علی احمد انه۔ رسول من اللہ باری النسم فلو مدّ عمری الی عمره۔ لکنت وزیرا له وابن عم)) ۹۸

مزید کہا

○ ((یسمی احمدا یا لیت انی اعمر بعد مبعثه بعام)) ۹۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبع الحمیری کے یہ وہ نعتیہ اشعار ہیں جو اس نے ابھی ولادت باسعادت سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں کہے تھے۔ طالب اسماء رسول ان اشعار سے آپ ﷺ کے اسماء مبارکہ، سیدنا احمد ﷺ اور سیدنا رسول من اللہ ﷺ اخذ کر سکتا ہے۔

قرب ولادت کا زمانہ پیش گوئیوں اور انتظار کا زمانہ تھا۔ ایسی فضا تھی کہ پوری کائنات محو انتظار تھی، راہب اپنے علم کی برتری کی وجہ سے سراپا اشتیاق تھے۔ ہر کسی سے پوچھتے مسطح کاہن ہو یا بحیرہ راہب، سب دم بخود تھے۔ مکہ کی بت پرستانہ فضا میں "حنفا" کا مختصر گروہ طلوع ہدایت کے آثار دیکھ رہا تھا ان حنفا میں زید بن عمر بن نفیل، عبید اللہ بن جحش، عثمان بن الحویرث اور ورقہ بن نوفل شامہ تھے۔۱۰۰ ان میں ورقہ بن نوفل نے تو نزول وحی کی کیفیات کا بھی مشاہدہ کیا اور اپنی کوتاہی قسمت پر افسوس بھی کیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی اطلاع پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا

هذی خدیجة تاتینی لاء خبرها
وما لنا یخفی الغیب من خبر
بان احمد یاتیه فیخبره
جبریل انك مبعوث الی البشر
فقلت علی الذی ترجین ینجزه
له الا له فرجی الخبر و انتظری ۱۰۱

اور پھر وہ صبح سعادت بھی آ گئی جب آپ ﷺ عالم دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ لیکن بحالت یتیمی، دادا جناب عبد المطلب اپنے یتیم پوتے کی منفرد حیثیت کا شعور رکھتے تھے۔ پیدائش پر کہنے لگے

الحمد للّٰه الّذی اعطانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هذا الغلام الطيب الاردان ۱۰۲؎

اسی طرح جناب ابو طالب کے دور کے عرب معاشرے پر بھی شعر کی سطوت قائم تھی۔ خاندان رسالت کے اکثر افراد شعر فہم اور شعر شناس تھے۔ اس میں مرد و عورت کا فرق نہ تھا۔ حضرت عبد المطلب کی وفات پر آپ ﷺ کی صاحب زادیوں کے مرثیے جذبات کے والہانہ پن اور قدرت کلام کے شاہد ہیں۔ ۱۰۳؎ جناب ابو طالب کا شعری ذوق بھی بلند پایہ تھا۔ ان کی نثر میں بھی شعری طمطراق اور جاذبیت موجود ہے۔ ان کے اشعار میں اپنے خاندان کی عظمت اور اپنی نسل کی برتری کا احساس بڑا نمایاں ہے اور عرب معاشرت میں یہ احساس ہی تفاخر کی بنیاد تھا۔ قریش کی برتری مسلّم تھی۔ کعبے کی تولیت نے انہیں اور بھی معزز کر دیا تھا۔ قبائلی تفاخر کے اس جذبے سے سرشار جناب ابو طالب اپنے بھتیجے کی سیرت و کردار کا جائزہ لیتے تو ان کا سر فخر سے بلند ہو جاتا کہ اس عرب کے جوان کا ایک زمانہ مدّاح تھا۔ بعض اوقات جناب ابو طالب فرماتے

اذا اجتمعت یوما قریش لمفخر
فعب مناف سرها و صمیمها
فان جعلت اشراف عب منافها
ففی هاشم اشرافها وقدیمها
وان فخرت یوما فان محمدا
هوا لمصطفیٰ من سرّها و کریمها ۱۰۴؎

حضرت ابو طالب کا ہی رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں ایک اور شعر آپ ﷺ کی حسن صورت و سیرت کا بہت خوب نقشہ پیش کرتا ہے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه
ثمال الیتامی عصمة للارامل ۱۰۵؎

ورقہ بن نوفل، حضرت عبدُ المطلب اور حضرت ابو طالب کے ان اشعار سے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اپنی نسبی اور نسلی صفتِ فصاحت و بلاغت اور شعر وسخن میں قادر الکلام ہونے کی بنا پر رسول اللہ ﷺ کی شان مبارک میں کہے ان سے بلا مبالغہ رسول اللہ ﷺ کے خوبصورت اسمائے گرامی مثلاً **سیدنا احمد** ﷺ، **سیدنا مبعوث** ﷺ، **سیدنا الطیب** ﷺ اور **سیدنا المصطفےٰ** ﷺ کا لامحالہ سراغ ملتا ہے۔

اسی طرح صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کثیر تعداد نعت کی صنف میں رسول اللہ ﷺ کی مدحت سرا تھی۔ ابن رشیق (م ۶۴۳ھ) کی تصریح کے مطابق بنو عبدُ المطلب کے مرد وزن میں سوائے رسول اللہ ﷺ کے کوئی ایسا نہ تھا جو شعر نہ کہتا ہو[۱۰۶] جیسے:

حضرت حسان بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نعت گو صحابہ کی کہکشاں میں حضرت حسّان بن ثابت انصاری کا نام ایک نمایاں نجم کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یثرب یعنی مدینۃ النبی میں پیدا ہوئے۔ شہری ماحول میں پرورش پائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فطرتاً ذوق شعر عطا ہوا تھا۔ قبول اسلام کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاعری کا مرکز ومحور رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک ہوگئی۔ اب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساری شاعری کا حوالہ بالواسطہ یا بلا واسطہ صرف اور صرف آپ ﷺ کی ہی ذات گرامی تھی۔ مثلاً مدح نبوی میں حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اغرّ علیه للنبوة خاتم
من الله مشهود یلوح و یشهد
وضمّ الاله اسم النبی الی اسمه
اذا قال فی الخمس المؤذّن اشهد
وشق له من اسمه لیجلّه
فذو العرش محمود و هذا محمد [۱۰۷]

حضرت حسان کی اس نعتیہ شاعری سے آپ ﷺ کے اسماء گرامی **سیدنا خاتم**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ ، سیدنا مشہود ﷺ ، سیدنا النّبی ﷺ ، سیدنا محمود ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کا استخراج ہوسکتا ہے۔ اور اس طرح کے کئی دوسرے اسمائے رسول ﷺ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی نعتیہ شاعری میں خوب استعمال کیا ہے۔

اس طرح حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد بہت سے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی اپنی نعتیہ شاعری میں رسول اللہ ﷺ کے اسمائے مبارکہ کو استعمال کر کے نہ صرف مدحت رسول کا حق ادا کیا ہے بلکہ اسمائے مبارکہ کے استعمال سے اپنی شاعری میں حسن و خوبصورتی بھی پیدا کی ہے۔ مثلاً دوسرے معروف صحابہ کرام کے اشعار ہیں۔

کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

ان الرسول لسیف یستضاء به
مهند من سیوف الله مسلول ۱۰۸

عبدُ اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

یا هاشم الخیر ان الله فضلکم
علی البریة فضلا ماله غیرُه ۱۰۹

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

من یتّبع قول النّبی فانّه
فینا مطاع الامر حق مصدق ۱۱۰

ابوسفیان بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

ویهدینا فلا نخشیٰ ضبلالا
علینا والرّسول لنا دلیل ۱۱۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

العباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

بان محمد اصبد رسول
لرب لا یضل ولا یجور ۱۱۲

عبداللہ بن الزبعریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

واللہ یشہد ان احمد مصطفیٰ
متقبل فی الصالحین کریم ۱۱۳

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

فصلی الملیک ولیّ العباد
و رب البلاد علیٰ احمد ۱۱۴

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

نبی صدق اتینا بالحق من ثقة
وافی الامانة ما فی عوده خوّر ۱۱۵

عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

وحق البکاء علی السید
فیا عینی ابکی ولا تسامی ۱۱۶

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

الٰہی بحق الہاشمی والہ
وحرمة ابراهم لك خشعُ ۱۱۷

ابومکعت الاسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

یقول ابو مکعت صادقا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیک السلام ابا القاسم ۱۱۸

جھیش بن اویس النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

الا جار رسول اللہ انتا مصدق
فبورکت مھدیا بورکت ھادیا ۱۱۹

حمزہ بن عبد المطلب الہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

واحمد مصطفیٰ فینا مطاع
فلا تغشوہ بالقول العنیف ۱۲۰

سواد بن قارب الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

فاشھد ان اللہ لا ربّ غیرہ
وانک مامون علی کل غائب ۱۲۱

الطفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

وا ان محمد عب رسول
دلیل ھدی و موضح کل رشد ۱۲۲

طبیان بن کرادۃ الایادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

بانک محمود لدینا مبارک
وفی امین صادق القول مرسل ۱۲۳

مسلمۃ بن حاران الجدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

اتانا ببرھان من اللہ صادق
اضاء بہ الرحمٰن من ظلمۃ الکرب ۱۲۴

غرض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ان نعتیہ اشعار سے، جن کا سراغ ہمیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتب تاریخ اور کتب نعت سے ملتا ہے۔ واضح طور پر مختلف الصفات پر مبنی اسمائے رسول کا سراغ ملتا ہے۔ بعد کے نعت گو علماء و شعراء نے انہی بنیادی ماخذ سے استفادہ کر کے اسماء الرسول کو اپنی نعتیہ شاعری میں استعمال کر کے اپنے ذوق عشق رسول کو زینت بخشی ہے۔

تاریخ نعت میں ان گنت شعراء ہیں جنہوں نے اپنی نعتوں کے ذریعے سے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں گلہائے عقیدت پیش کیے ہیں۔ یہاں سب کا تذکرہ محال ہے۔

۸۔ مسجد نبوی میں (باب السّلام سے باب البقیع تک) مکتوب اسمائے رسول

جس طرح قرآن حکیم، کتب احادیث، کتب مغازی و سیر، کتب تفاسیر، کتب اسماء الرجال اور نعتیہ شاعری جیسے مآخذ سے ہمیں مستند اسمائے رسول کا ایک خزانہ نصیب ہوتا ہے اسی طرح مسجد نبوی شریف میں بالکل روضۂ رسول اللہ کے متصل باب السلام سے باب البقیع کے درمیان جو برآمدہ ہے اس پر بھی خوبصورت چوکھٹوں میں رسول اللہ ﷺ کی ذات و صفات کے متعلق انتہائی بامعنی اسمائے رسول تحریر ہیں۔ ریاض الجنۃ کی پُر کیف فضاؤں میں جو اسمائے رسول درج ہیں اُن کو راقم الحروف نے ۴ اگست ۲۰۰۴ء کو برموقع حاضری روضۂ رسول بذات خود نقل کیا ہے جس کی تفصیل یوں ہے۔

- سیدنا محمد ﷺ
- سیدنا احمد ﷺ
- سیدنا حامد ﷺ
- سیدنا محمود ﷺ
- سیدنا احید ﷺ
- سیدنا وحید ﷺ
- سیدنا ماحٖ ﷺ
- سیدنا حاشر ﷺ
- سیدنا عاقب ﷺ
- سیدنا طٰهٰ ﷺ
- سیدنا یٰسین ﷺ
- سیدنا طاهر ﷺ
- سیدنا سیّد ﷺ
- سیدنا طیب ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ سیدنا مطاهر ﷺ
○ سیدنا رسول ﷺ
○ سیدنا جامع ﷺ
○ سیدنا مقتف ﷺ
○ سیدنا رسول الملاحم ﷺ
○ سیدنا کامل ﷺ
○ سیدنا مدثر ﷺ
○ سیدنا عبدُاللّٰه ﷺ
○ سیدنا نجی اللّٰه ﷺ
○ سیدنا کلیمُ اللّٰه ﷺ
○ سیدنا خاتم الرسل ﷺ
○ سیدنا مذکر ﷺ
○ سیدنا منصور ﷺ
○ سیدنا نبی التوبه ﷺ
○ سیدنا شهیر ﷺ
○ سیدنا بشیر ﷺ
○ سیدنا مشهود ﷺ
○ سیدنا نور ﷺ
○ سیدنا سراج ﷺ
○ سیدنا هدےٰ ﷺ
○ سیدنا منیر ﷺ
○ سیدنا ابن عبدالمطلب ﷺ

○ سیدنا نبیّ ﷺ
○ سیدنا رسول الرحمة ﷺ
○ سیدنا قیّم ﷺ
○ سیدنا مقضّی ﷺ
○ سیدنا رسول الراحة ﷺ
○ سیدنا اکلیل ﷺ
○ سیدنا مزمل ﷺ
○ سیدنا حبیبُ اللّٰه ﷺ
○ سیدنا صفی اللّٰه ﷺ
○ سیدنا خاتم الانبیاء ﷺ
○ سیدنا رسول الثقلین ﷺ
○ سیدنا ناصر ﷺ
○ سیدنا نبی الرحمة ﷺ
○ سیدنا حریص علیکم ﷺ
○ سیدنا معلوم ﷺ
○ سیدنا نذیر ﷺ
○ سیدنا مبشر ﷺ
○ سیدنا منذر ﷺ
○ سیدنا مصباح ﷺ
○ سیدنا مهتدی ﷺ
○ سیدنا داع ﷺ
○ سیدنا عفوّ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا حفی ﷺ
- سیدنا حق ﷺ
- سیدنا منیر ﷺ
- سیدنا کریم ﷺ
- سیدنا مکین ﷺ
- سیدنا متین ﷺ
- سیدنا وصول ﷺ
- سیدنا ذوحرامۃ ﷺ
- سیدنا ذو فصل ﷺ
- سیدنا مطاع ﷺ
- سیدنا بشریٰ ﷺ
- سیدنا امنۃ اللہ ﷺ
- سیدنا ہدایۃ اللہ ﷺ
- سیدنا صراط اللہ ﷺ
- سیدنا ذکر اللہ ﷺ
- سیدنا حزب اللہ ﷺ
- سیدنا مجتبیٰ ﷺ
- سیدنا منتقیٰ ﷺ
- سیدنا اجیر ﷺ
- سیدنا حیّار ﷺ
- سیدنا ابو الطاہر ﷺ
- سیدنا ابو ابراہیم ﷺ
- سیدنا ولیّ ﷺ
- سیدنا قوی ﷺ
- سیدنا مامون ﷺ
- سیدنا مکرم ﷺ
- سیدنا مبین ﷺ
- سیدنا موصل ﷺ
- سیدنا ذوقوۃ ﷺ
- سیدناذو مکانۃ ﷺ
- سیدناذوعِزّ ﷺ
- سیدنا مطیع ﷺ
- سیدنا رحمۃ اللمؤمنین ﷺ
- سیدنا نعمۃ اللہ ﷺ
- سیدنا عروۃ وثقیٰ ﷺ
- سیدنا صراط المستقیم ﷺ
- سیدنا سیف اللہ ﷺ
- سیدناالنجم الثّاقب ﷺ
- سیدنا مصطفیٰ ﷺ
- سیدنا امّی ﷺ
- سیدنا مختار ﷺ
- سیدنا ابو القاسم ﷺ
- سیدنا ابو الطیّب ﷺ
- سیدنا مشفع ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ○ سیدنا شفیع ﷺ
- ○ سیدنا مھیمن ﷺ
- ○ سیدنا صدق ﷺ
- ○ سیدنا سید المرسلین ﷺ
- ○ سیدنا الغرالمحجلین ﷺ
- ○ سیدنا خلیل الرحمٰن ﷺ
- ○ سیدنا برٌ ﷺ
- ○ سیدنا وکیل ﷺ
- ○ سیدنا شفیق ﷺ
- ○ سیدنا مقیم ﷺ
- ○ سیدنا مقدس ﷺ
- ○ سیدنا روح القسط ﷺ
- ○ سیدنا بالغ ﷺ
- ○ سیدنا واصل ﷺ
- ○ سیدنا سائق ﷺ
- ○ سیدنا ھاد ﷺ
- ○ سیدنا مھد ﷺ
- ○ سیدنا فاضل ﷺ
- ○ سیدنا فاتح ﷺ
- ○ سیدنا مفتاح الرحمة ﷺ
- ○ سیدنا علم الایمان ﷺ
- ○ سیدنا دلیل ﷺ
- ○ سیدنا صالح ﷺ
- ○ سیدنا مصلح ﷺ
- ○ سیدنا صادق ﷺ
- ○ سیدنا امام المتقین ﷺ
- ○ سیدنا الرّاعی العرب ﷺ
- ○ سیدنا وجیه ﷺ
- ○ سیدنا مبر ﷺ
- ○ سیدنا کفیل ﷺ
- ○ سیدنا سید ولد الادم ﷺ
- ○ سیدنا السنّة ﷺ
- ○ سیدنا روح القدس ﷺ
- ○ سیدنا مکتف ﷺ
- ○ سیدنا مبلغ ﷺ
- ○ سیدنا موصول ﷺ
- ○ سیدنا سابق ﷺ
- ○ سیدنا مقدم ﷺ
- ○ سیدنا عزیز ﷺ
- ○ سیدنا مفضل ﷺ
- ○ سیدنا مفتاح ﷺ
- ○ سیدنا مفتاح الجنة ﷺ
- ○ سیدنا علم ﷺ
- ○ سیدنا قاسم الخیرات ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا صاحب الکوثر ﷺ
- سیدنا صفوحٌ ﷺ
- سیدنا صاحب المقام ﷺ
- سیدنا الیقین ﷺ
- سیدنا مخصوص بالمحد ﷺ
- سیدنا صاحب الوسیلة ﷺ
- سیدنا صاحب الفضیلة ﷺ
- سیدنا صاحب الحجّة ﷺ
- سیدنا صاحب الرّداء ﷺ
- سیدنا صاحب التاج ﷺ
- سیدنا صاحب اللّواء ﷺ
- سیدنا صاحب القضیب ﷺ
- سیدنا صاحب الخاتم ﷺ
- سیدنا صاحب البیان ﷺ
- سیدنا مطّهر ﷺ
- سیدنا رؤف ﷺ
- سیدنا عین الغرّ ﷺ
- سیدنا سعد اللّٰه ﷺ
- سیدنا خطیب العلم ﷺ
- سیدنا صاحب الخصائص ﷺ
- سیدنا صاحب المعجزات ﷺ
- سیدنا صاحب الشفاعة ﷺ
- سیدنا صاحب القدم ﷺ
- سیدنا مخصوص بالعُزّ ﷺ
- سیدنا مخصوص بالشرف ﷺ
- سیدنا صاحب السیف ﷺ
- سیدنا صاحب الاذان ﷺ
- سیدنا صاحب السلطان ﷺ
- سیدنا صاحب الدّراجة الرفیعة ﷺ
- سیدنا صاحب المعفو ﷺ
- سیدنا صاحب المعراج ﷺ
- سیدنا صاحب البرّ ﷺ
- سیدنا صاحب العلامة ﷺ
- سیدنا فصیح اللّسان ﷺ
- سیدنا الحنان ﷺ
- سیدنا رحیم ﷺ
- سیدنا عین النعیم ﷺ
- سیدنا اسعد الخلوه ﷺ
- سیدنا هدی الامم ﷺ
- سیدنا رفیع ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات باب: ۴

۱۔ انور محمود خالد، ڈاکٹر۔ اردو نثر میں سیرت رسول۔ اقبال اکادمی پاکستان لاہور، پاکستان، ۱۹۸۹ء، ص ۴۵

۲۔ محمد طیب، قاری۔ مقالہ: سیرت کی جامعیت کے چند بنیادی اصول، نقوش (رسول نمبر)۔ پاکستان، ادارہ فروغ اردو لاہور، ۱۹۸۲ء، ج ۱، شمارہ ۱۳۰، ص ۳۹

۳۔ محولہ بالا

۴۔ ابن سعد، ج ۱، ص ۳۶۴

۵۔ قرآن حکیم البقرہ: ۸۷

۶۔ قرآن حکیم البقرہ: ۱۲۹

۷۔ قرآن حکیم الصف: ۶

۸۔ قرآن حکیم الصف: ۶

۹۔ قرآن حکیم الاحزاب: ۵۰

۱۰۔ قرآن حکیم یٰسین: ۱

۱۱۔ قرآن حکیم طٰہٰ: ۱

۱۲۔ قرآن حکیم المزمل: ۱

۱۳۔ قرآن حکیم المدثر: ۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ قرآن حکیم الاعراف: ۱۵۸

۱۵۔ قرآن حکیم الاحزاب: ۳۶

۱۶۔ قرآن حکیم الرعد: ۷

۱۷۔ قرآن حکیم الرعد: ۷

۱۸۔ قرآن حکیم الاحزاب: ۴۶

۱۹۔ قرآن حکیم الاحزاب: ۴۵

۲۰۔ قرآن حکیم الاحزاب: ۴۵

۲۱۔ قرآن حکیم الاحزاب: ۴۵

۲۲۔ قرآن حکیم آل عمران: ۶۴

۲۳۔ قرآن حکیم آل عمران: ۶۴

۲۴۔ قرآن حکیم المائدہ: ۱۵

۲۵۔ قرآن حکیم النساء: ۱۷۰

۲۶۔ قرآن حکیم النساء: ۱۷۴

۲۷۔ قرآن حکیم النساء: ۱۰۵

۲۸۔ قرآن حکیم النحل: ۴۷

۲۹۔ قرآن حکیم الانبیاء: ۱۰۷

۳۰۔ قرآن حکیم التوبہ: ۱۲۸

۳۱۔ قرآن حکیم القلم: ۴

۳۲۔ قرآن حکیم الانعام: ۱۶۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۳۔ قرآن حکیم الاحزاب: ۴۰

۳۴۔ قرآن حکیم بنی اسرائیل: ۱

۳۵۔ قرآن حکیم الکوثر: ۱

۳۶۔ قرآن حکیم الم نشرح: ۴

۳۷۔ قرآن حکیم الاحزاب: ۶

۳۸۔ قرآن حکیم الاحزاب: ۵۶

۳۹۔ قرآن حکیم الاحزاب: ۵۶

۴۰۔ قرآن حکیم الکھف: ۱۱۰

۴۱۔ قرآن حکیم الاعراف: ۱۵۸

۴۲۔ قرآن حکیم الضحیٰ: ۶

۴۳۔ قرآن حکیم الضحیٰ: ۸

۴۴۔ قرآن حکیم الضحیٰ: ۷

۴۵۔ قرآن حکیم آل عمران: ۱۶۴

۴۶۔ قرآن حکیم المائدہ: ۶۷

۴۷۔ قرآن حکیم الانعام: ۳۴

۴۸۔ قرآن حکیم البقرہ: ۱۱۹،۲۵

۴۹۔ قرآن حکیم البقرہ: ۱۱۹

۵۰۔ قرآن حکیم البقرہ: ۲۱۸

۵۱۔ قرآن حکیم التوبہ: ۱۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۲ قرآن حکیم التوبہ ۲۰، ۲۲، ۸۱

۵۳ قرآن حکیم بنی اسرائیل:۸۱

۵۴ قرآن حکیم المائدہ:۳

۵۵ الشمائل، باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ، ص ۴۶

۵۶ الشمائل، باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ، ص ۴۶

۵۷ انور محمود خالد، ڈاکٹر۔ اردو نثر میں سیرت رسول۔ محولہ بالا، ص ۵۵، ۵۶

۵۸ محولہ بالا، ص ۵۵، ۵۶

۵۹ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ۔ التاریخ الکبیر۔ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۳۲۷

۶۰ قرآن حکیم الصف:۶

۶۱ ابن سعد، ج ۱، ص ۱۰۴

۶۲ الشمائل۔ باب ما جاء فی خلق رسول اللہ

۶۳ ابن سعد، ج ۱، ص ۱۱۰ تا ۱۱۲

۶۴ انور محمود خالد، ڈاکٹر۔ اُردو نثر میں سیرت رسول۔ محولہ بالا، ص ۱۳۷

۶۵ ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی۔ البدایہ والنہایہ۔ دار الفکر، بیروت، لبنان، ۱۳۹۹ھ، ج ۴، ص ۳۰۰

۶۶ محولہ بالا، ج ۶، ص ۱۹

۶۷ محولہ بالا، ج ۶، ص ۱۷

۶۸ محولہ بالا، ج ۶، ص ۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۹ے محولہ بالا، ج ۵، ص ۲۸۰

۷۰ے محولہ بالا، ج ۵، ص ۲۸۱

۷۱ے محولہ بالا، ج ۶، ص ۱۹

۷۲ے محولہ بالا

۷۳ے محولہ بالا

۷۴ے محولہ بالا، ج ۶، ص ۳۷

۷۵ے محولہ بالا، ج ۴، ص ۲۹۳

۷۶ے محولہ بالا، ج ۶، ص ۵۹

۷۷ے محولہ بالا، ج ۶، ص ۱۹

۷۸ے محولہ بالا، ج ۲، ص ۲۸۴

۷۹ے محولہ بالا، ج ۲، ص ۲۹۸

۸۰ے محولہ بالا، ج ۵، ص ۱۹۸

۸۱ے محولہ بالا، ج ۵، ص ۱۷۵

۸۲ے الدیار، بکری حسین بن محمد۔ تاریخ الخمیس فی احوال النفس نفیس۔ دار المعرفہ، بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۱۴

۸۳ے انور محمود خالد۔ اُردو نثر میں سیرت رسول۔ محولہ بالا، ص ۱۵۵

۸۴ے قرآن حکیم المدثر: ۴

۸۵ے ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی۔ تفسیرُ القرآن العظیم۔ دار المعرفہ، بیروت، لبنان، ۱۴۰۰ھ، ج ۴، ص ۴۴۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۶۔ القرآن ۶۳: ۸

۸۷۔ پانی پتی، قاضی محمد ثناء اللہ۔ التفسیر المظہری۔ بلوچستان بک ڈپو، کوئٹہ، پاکستان، ج ۹، ص ۳۰۳

۸۸۔ القرآن ۷: ۱۱

۸۹۔ ابن کثیر۔ تفسیر القرآن العظیم۔ محولہ بالا، ج ۳، ص ۲

۹۰۔ محولہ بالا، ج ۳، ص ۲۰

۹۱۔ محولہ بالا، ج ۴، ص ۱۸۳

۹۲۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد۔ فتح القدیر۔ مطبع مصطفٰے البابی الحلبی واولادہ، مصر، ۱۳۸۳ھ، ج ۳، ص ۲۱۹

۹۳۔ سلیمان ندوی، شبلی نعمانی۔ سیرت النبی۔ محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب، کراچی، پاکستان، ج ۱، ص ۳۸

۹۴۔ انور محمود خالد، ڈاکٹر۔ اردو نثر میں سیرت رسول۔ محولہ بالا، ص ۱۶۷، ۱۶۸

۹۵۔ ریاض مجید، ڈاکٹر۔ اُردو میں نعت گوئی۔ اقبال اکادمی لاہور، پاکستان، ۱۹۹۰، ص ۱۲۴

۹۶۔ النبہانی، علامہ یوسف بن اسماعیل۔ حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین۔ المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ، لائل پور (فیصل آباد)، پاکستان، ص ۱۱۴۳۔۱۳۲

۹۷۔ ابن ہشام۔ السیرۃ النبویہ۔ ج ۱، ص ۱۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۸ ابن رشیق القیروانی، ابن علی الحسن۔ العمدہ فی صناعة الشعر و نقدہ۔ مکتبہ امین ہندیہ بالموسکی وشارع المناخ، مصر، ۱۳۴۴ھ، ج ۲، ص ۱۷۶

۹۹ محولہ بالا

۱۰۰ محمد اسحاق قریشی، ڈاکٹر۔ برصغیر پاك و ھند میں عربی نعتیہ شاعری۔ مرکز معارف اولیاء محکمہ اوقاف پنجاب لاہور، پاکستان، ۱۴۲۳ھ، ص ۲۷۸

۱۰۱ ابن حجر العسقلانی، شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد۔ الاصابہ فی تمیز الصحابة۔ المکتبة التجاریة الکبریٰ شارع محمد علی، مصر، ۱۳۵۸ھ، ص ۵۹۸، ج ۳

۱۰۲ ابن سعد، ج ۱، ص ۱۰۳

۱۰۳ ابن ہشام۔ السیرۃ النبویہ۔ محولہ بالا۔ ج ۱، ص ۱۸۰

۱۰۴ محولہ بالا۔ ج ۱، ص ۲۸۲

۱۰۵ محولہ بالا۔ ج ۱، ص ۲۹۱

۱۰۶ ابن رشیق القیروانی۔ العمدہ فی صناعة الشعر و نقدہ۔ محولہ بالا، ج ۱، ص ۱۵

۱۰۷ حسان بن ثابت الانصاری۔ دیوان حسان۔ (شرح عبد الرحمٰن البرقوقی)۔ المکتبہ التجاریہ الکبریٰ اوّل شارح محمد علی، مصر۔ ۱۳۴۷ھ، ص ۷۸

۱۰۸ نور محمد ربانی، ڈاکٹر۔ کشف العرفان۔ ایسٹ پبلشرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، کراچی، پاکستان، ۱۴۰۸ھ، ص ۴۱

۱۰۹ ابن سعد، ج ۳، ص ۵۲۸

۱۱۰ ابن ہشام۔ السیرۃ النبویہ۔ محولہ بالا، ج ۳، ص ۲۹۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۱۔ ابن الاثیر الجزری، حافظ عزالدین علی۔ اسد الغابة فی معرفة الصحابہ۔ المطبعۃ الاسلامیہ، تہران، ج ۵، ص ۲۱۴، ۲۱۵

۱۱۲۔ ابن العماد الحنبلی، ابو الفلاح عبد الحئ۔ شذرات الذّھب فی اخبار من ذھب۔ مکتبہ القدسی القاہرہ، ۱۳۵۰ھ، ج ۱، ص ۳۱

۱۱۳۔ ابن ہشام۔ السیرة النبویہ۔ محولہ بالا، ج ۱، ص ۴۰

۱۱۴۔ ابن سعد، ج ۲، ص ۳۱۹

۱۱۵۔ عبدُ اللہ بن حامد الحامد۔ شعر الدعوة الاسلامیہ فی عہد النبوة والخلفاء الراشدین۔ مطبوعات الکلیات والمعاحد العلمیہ، الرّیاض، سعودی عرب، ۱۳۹۱ھ، ص ۶۴

۱۱۶۔ نور محمد ربانی، ڈاکٹر۔ کشف العرفان۔ محولہ بالا، ص ۳۹

۱۱۷۔ علیؓ بن ابی طالب۔ دیوان بدیع البیان۔ لکھنؤ، بھارت، ۱۳۱۰ھ، ص ۱۵۵

۱۱۸۔ ابن الاثیر الجزری۔ اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ۔ محولہ بالا، ج ۴، ص ۲۰۴

۱۱۹۔ ابن حجر العسقلانی۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ۔ محولہ بالا، ج ۱، ص ۲۵۶

۱۲۰۔ عبدُ اللہ بن حامد الحامد۔ شعر الدعوة الاسلامیہ فی عہد النبوہ والخلفاء الراشدین۔ محولہ بالا، ص ۵۸، ۱۸۹

۱۲۱۔ ابن ہشام۔ السیرة النبویہ۔ محولہ بالا، ج ۱، ص ۲۲۹

۱۲۲۔ ابن الاثیر الجزری۔ اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ۔ محولہ بالا، ج ۳، ص ۵۴

۱۲۳۔ ابن حجر العسقلانی۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ۔ محولہ بالا، ج ۳، ص ۲۳۲

۱۲۴۔ ابن حجر العسقلانی۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ۔ محولہ بالا، ج ۳، ص ۳۹۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

باب : ۵

قرآن حکیم سے ماخوذ اسمائے رسول ﷺ

۱. سیّدنا اَلْاَبْرَارُ ﷺ
۲. سیّدنا اَجْرٌ کَرِیْمٌ ﷺ
۳. سیّدنا اَلْاَحْسَنُ ﷺ
۴. سیّدنا اَحْمَدُ ﷺ
۵. سیّدنا اَلْاَخِیْ فِی الدِّیْنِ ﷺ
۶. سیّدنا اٰکِلُ الْحَلَالِ ﷺ
۷. سیّدنا اَلْاَکْمَلُ ﷺ
۸. سیّدنا اَلْاِمَامُ ﷺ
۹. سیّدنا اَلْاٰمِرُ ﷺ
۱۰. سیّدنا اَلْاُمِّی ﷺ
۱۱. سیّدنا اَلْاَمِیْنُ ﷺ
۱۲. سیّدنا اَلْاَوَّلُ ﷺ
۱۳. سیّدنا اَلْاَوْلٰی ﷺ
۱۴. سیّدنا بُرْهَانٌ ﷺ
۱۵. سیّدنا اَلْبَشَرُ ﷺ
۱۶. سیّدنا اَلْبُشْرٰی ﷺ
۱۷. سیّدنا اَلْبَشِیْرُ ﷺ
۱۸. سیّدنا اَلْبَصِیْرُ ﷺ
۱۹. سیّدنا اَلْبَلِیْغُ ﷺ
۲۰. سیّدنا اَلْبَیِّنَةُ ﷺ
۲۱. سیّدنا اَلتَّذْکِرَةُ ﷺ
۲۲. سیّدنا اَلتَّالِی ﷺ
۲۳. سیّدنا اَلتَّائِبُ ﷺ
۲۴. سیّدنا ثَانِی اثْنَیْنِ ﷺ
۲۵. سیّدنا حَاذِرُ الاٰخِرَةِ ﷺ
۲۶. سیّدنا اَلْحَامِدُ ﷺ
۲۷. سیّدنا حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ ﷺ
۲۸. سیّدنا اَلْحَافِظُ ﷺ
۲۹. سیّدنا اَلْحَقُّ ﷺ
۳۰. سیّدنا اَلْحَکِیْمُ ﷺ
۳۱. سیّدنا اَلْحَکَمُ ﷺ
۳۲. سیّدنا خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۳. سیّدنا اَلْخَاشِعُ ﷺ

۳۴. سیّدنا اَلْخَافِضُ ﷺ

۳۵. سیّدنا اَلْخَلِیْفَةُ ﷺ

۳۶. سیّدنا اَلْخَیْرُ ﷺ

۳۷. سیّدنا اَلدَّاعِ ﷺ

۳۸. سیّدنا اَلدَّاعِیْ ﷺ

۳۹. سیّدنا اَلذَّاکِرُ ﷺ

۴۰. سیّدنا ذَاکِرُالْقُرآن ﷺ

۴۱. سیّدنا ذُوحَظٍّ عَظِیْمٍ ﷺ

۴۲. سیّدنا رَاجِعُ الرَّحْمَةِ ﷺ

۴۳. سیّدنا اَلرَّاجِعُ اِلَی اللّٰهِ ﷺ

۴۴. سیّدنا اَلرَّاشِدُ ﷺ

۴۵. سیّدنا اَلرَّاکِعُ ﷺ

۴۶. سیّدنا اَلرَّجُلُ ﷺ

۴۷. سیّدنا اَلرَّحْمَةُ ﷺ

۴۸. سیّدنا رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﷺ

۴۹. سیّدنا الرَّحِیْقُ الْمَخْتُوْمِ ﷺ

۵۰. سیّدنا رَحِیْمٌ ﷺ

۵۱. سیّدنا رَسُوْلٌ ﷺ

۵۲. سیّدنا رَؤُفٌ ﷺ

۵۳. سیّدنا اَلسَّاجِدُ ﷺ

۵۴. سیّدنا اَلسَّامِعُ ﷺ

۵۵. سیّدنا سِرَاجٌ مُنِیْرٌ ﷺ

۵۶. سیّدنا سُلْطَانٌ مُبِیْنٌ ﷺ

۵۷. سیّدنا الشَّارِحُ ﷺ

۵۸. سیّدنا الشَّاکِرُ ﷺ

۵۹. سیّدنا الشَّاهِدُ ﷺ

۶۰. سیّدنا الشَّفِیْعُ ﷺ

۶۱. سیّدنا اَلشَّهِیْدُ ﷺ

۶۲. سیّدنا اَلصَّابِرُ ﷺ

۶۳. سیّدنا الصَّاحِبُ ﷺ

۶۴. سیّدنا صاحِبُ الْاُفُقِ الْاَعْلٰی ﷺ

۶۵. سیّدنا صاحِبُ الْاَمَانَةِ ﷺ

۶۶. سیّدنا صاحِبُ الْجَنَّةِ ﷺ

۶۷. سیّدنا صَاحِبُ الْخَوْفِ ﷺ

۶۸. سیّدنا صَاحِبُ الرَّحْمَةِ ﷺ

۶۹. سیّدنا صَاحِبُ الْمَدَاوِمَةِ ﷺ

۷۰. سیّدنا صَاحِبُ الْمَیْمَنَةِ ﷺ

۷۱. سیّدنا صَاحِبُ الْوَحْیِ ﷺ

۷۲. سیّدنا صَاحِبُ الْیَمِیْنِ ﷺ

۷۳. سیّدنا الصَّادِقُ ﷺ

۷۴. سیّدنا الصَّالِحُ ﷺ

۷۵. سیّدنا صِبْغَةَ اللّٰهِ ﷺ

۷۶. سیّدنا الصَّائِمُ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۷. سیّدنا ضَارِبُ الْاَمْثَالِ ﷺ
۷۸. سیّدنا الضِّیَاءُ ﷺ
۷۹. سیّدنا الطَّاهِرُ ﷺ
۸۰. سیّدنا طٰهٰ ﷺ
۸۱. سیّدنا اَلطَّیِّبُ ﷺ
۸۲. سیّدنا اَلْعَابِدُ ﷺ
۸۳. سیّدنا اَلْعَادِلُ ﷺ
۸۴. سیّدنا اَلْعَاقِلُ ﷺ
۸۵. سیّدنا اَلْعَالِمُ ﷺ
۸۶. سیّدنا اَلْعَامِلُ ﷺ
۸۷. سیّدنا عَامِلُ الصّٰلِحٰتِ ﷺ
۸۸. سیّدنا اَلْعَبْدُ ﷺ
۸۹. سیّدنا اَلْعَرَبِیُّ ﷺ
۹۰. سیّدنا اَلْعَزِیْزُ ﷺ
۹۱. سیّدنا اَلْغَالِبُ ﷺ
۹۲. سیّدنا اَلْغَفُوْرُ ﷺ
۹۳. سیّدنا اَلْغَنِیُّ ﷺ
۹۴. سیّدنا فَاعِلُ الزَّکٰوۃ ﷺ
۹۵. سیّدنا اَلْفَتْحُ ﷺ
۹۶. سیّدنا اَلْفُرْقَانُ ﷺ
۹۷. سیّدنا فَضْلٌ کَبِیْرٌ ﷺ
۹۸. سیّدنا فَضْلُ اللّٰهِ ﷺ
۹۹. سیّدنا اَلْفَقِیْهُ ﷺ
۱۰۰. سیّدنا اَلْفَوْزُ الْکَبِیْرُ ﷺ
۱۰۱. سیّدنا اَلْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ﷺ
۱۰۲. سیّدنا قَارِیُ الْقُرْآنِ ﷺ
۱۰۳. سیّدنا اَلْقَانِتُ ﷺ
۱۰۴. سیّدنا قَائِمُ الصَّلٰوۃ ﷺ
۱۰۵. سیّدنا اَلْقَلْبُ الْمُنِیْبُ ﷺ
۱۰۶. سیّدنا اَلْقَوِیُّ ﷺ
۱۰۷. سیّدنا اَلْکَاسِبُ ﷺ
۱۰۸. سیّدنا کَاظِمُ الْغَیْظِ ﷺ
۱۰۹. سیّدنا اَلْکَرِیْمُ ﷺ
۱۱۰. سیّدنا لَاقِیٌّ ﷺ
۱۱۱. سیّدنا اَلْمَاجُوْرُ ﷺ
۱۱۲. سیّدنا اَلْمُبَارَكُ ﷺ
۱۱۳. سیّدنا اَلْمُبَشِّرُ ﷺ
۱۱۴. سیّدنا اَلْمُبَصِّرُ ﷺ
۱۱۵. سیّدنا اَلْمَبْعُوْثُ ﷺ
۱۱۶. سیّدنا اَلْمُبَلِّغُ ﷺ
۱۱۷. سیّدنا اَلْمُبِیْنُ ﷺ
۱۱۸. سیّدنا اَلْمُتَّبِعُ ﷺ
۱۱۹. سیّدنا اَلْمُتَفَکِّرُ ﷺ
۱۲۰. سیّدنا اَلْمُتَّقِیُّ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲۱. سیّدنا مُتِمّ الْحجّ وَالْعُمْرَةِ ﷺ ۱۲۲. سیّدنا اَلْمُتَوَکِّلْ ﷺ

۱۲۳. سیّدنا اَلْمُجَاهِدُ ﷺ ۱۲۴. سیّدنا اَلْمُحَافِظْ ﷺ

۱۲۵. سیّدنا مُحِبُّ اللّٰهِ ﷺ ۱۲۶. سیّدنا اَلْمُحَدِّثْ ﷺ

۱۲۷. سیّدنا مُحَرِّضُ الْقِتَالِ ﷺ ۱۲۸. سیّدنا اَلْمُحَرِّمْ ﷺ

۱۲۹. سیّدنا اَلْمُحْسِنُ ﷺ ۱۳۰. سیّدنا اَلْمُحِلّ ﷺ

۱۳۱. سیّدنا مُحَمَّدٌ ﷺ ۱۳۲. سیّدنا اَلْمُخَافُ ﷺ

۱۳۳. سیّدنا اَلْمُخْرِجُ ﷺ ۱۳۴. سیّدنا اَلْمُخْلِصُ ﷺ

۱۳۵. سیّدنا اَلْمُدَثِّرُ ﷺ ۱۳۶. سیّدنا مُرَتِّلُ الْقُرْآنَ ﷺ

۱۳۷. سیّدنا اَلْمُرْسِلُ ﷺ ۱۳۸. سیّدنا مَرْفُوعُ الذِّکْرِ ﷺ

۱۳۹. سیّدنا اَلْمُذَکِّرُ ﷺ ۱۴۰. سیّدنا اَلْمُزَکِّیْ ﷺ

۱۴۱. سیّدنا اَلْمُزَمِّلُ ﷺ ۱۴۲. سیّدنا اَلْمُسَابِقُ اِلٰی مَغْفِرَةِ ﷺ

۱۴۳. سیّدنا اَلْمُسَبِّحُ ﷺ ۱۴۴. سیّدنا اَلْمُسْتَجِیْبُ ﷺ

۱۴۵. سیّدنا اَلْمُسْتَعِیْذُ ﷺ ۱۴۶. سیّدنا اَلْمُسْتَعِیْنُ ﷺ

۱۴۷. سیّدنا اَلْمُسْتَغْفِرُ ﷺ ۱۴۸. سیّدنا اَلْمُسْتَغِیْثُ ﷺ

۱۴۹. سیّدنا اَلْمُسْتَقِیْمُ ﷺ ۱۵۰. سیّدنا اَلْمُسْلِمُ ﷺ

۱۵۱. سیّدنا اَلْمَسْئُوْلُ ﷺ ۱۵۲. سیّدنا مَشْرُوحُ الصَّدْرِ ﷺ

۱۵۳. سیّدنا اَلْمُشْفِقُ ﷺ ۱۵۴. سیّدنا اَلْمَشْهُوْدُ ﷺ

۱۵۵. سیّدنا اَلْمُشِیْرُ ﷺ ۱۵۶. سیّدنا اَلْمُصَدِّقُ ﷺ

۱۵۷. سیّدنا اَلْمُصْطَفٰے ﷺ ۱۵۸. سیّدنا اَلْمُصْلِح ﷺ

۱۵۹. سیّدنا اَلْمُصَلِّی ﷺ ۱۶۰. سیّدنا اَلْمُطَهِّرُ ﷺ

۱۶۱. سیّدنا مَطِیْعُ اللّٰهِ ﷺ ۱۶۲. سیّدنا اَلْمُعَافُ ﷺ

۱۶۳. سیّدنا مُعَافِی النَّاسِ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۶۴. سیّدنا اَلْمُعْرِض عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﷺ

۱۶۵. سیّدنا اَلْمُعْرِضُ عَنِ اللَّغْوِ ﷺ ۱۶۶. سیّدنا اَلْمُعْطِی ﷺ

۱۶۷. سیّدنا اَلْمُعَلِّمُ ﷺ ۱۶۸. سیّدنا اَلْمُعَوِّذُ ﷺ

۱۶۹. سیّدنا اَلْمَغْفُوْرُ ﷺ ۱۷۰. سیّدنا اَلْمَفْتُوْحُ ﷺ

۱۷۱. سیّدنا اَلْمُفْلِحُ ﷺ ۱۷۲. سیّدنا اَلْمُكَبِّرُ ﷺ

۱۷۳. سیّدنا اَلْمُكَرَّمُ ﷺ ۱۷۴. سیّدنا اَلْمُفَكِّرُ ﷺ

۱۷۵. سیّدنا اَلْمُقَرَّبُ ﷺ ۱۷۶. سیّدنا مُقْرِضُ اللّٰهِ ﷺ

۱۷۷. سیّدنا اَلْمُقْسِطُ ﷺ ۱۷۸. سیّدنا اَلْمُقَصِّصُ ﷺ

۱۷۹. سیّدنا مُقِمُّ الْوَجْهِ لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ ﷺ

۱۸۰. سیّدنا اَلْمُقْنِتُ ﷺ ۱۸۱. سیّدنا مُقِیْمُ الصَّلٰوةِ ﷺ

۱۸۲. سیّدنا اَلْمُمَدَّدُ ﷺ ۱۸۳. سیّدنا اَلْمُنْتَظِرُ ﷺ

۱۸۴. سیّدنا اَلْمُنْذِرُ ﷺ ۱۸۵. سیّدنا اَلْمَنْصُوْرُ ﷺ

۱۸۶. سیّدنا اَلْمُنْفِقُ ﷺ ۱۸۷. سیّدنا اَلْمُنْهِجُ ﷺ

۱۸۸. سیّدنا مَوْضُوْعُ الْوِزْرِ ﷺ ۱۸۹. سیّدنا اَلْمَوْعِظَةُ ﷺ

۱۹۰. سیّدنا اَلْمُوْصِی بِالْحَقِّ ﷺ ۱۹۱. سیّدنا اَلْمُوْصِی بِالصَّبْرِ ﷺ

۱۹۲. سیّدنا اَلْمُوْصِی بِالْمَرْحَمَةِ ﷺ

۱۹۳. سیّدنا اَلْمُؤْتِی ذِی الْقُرْبٰی ﷺ

۱۹۴. سیّدنا اَلْمُوَلِّی اِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ﷺ

۱۹۵. سیّدنا اَلْمُؤْمِنُ ﷺ ۱۹۶. سیّدنا اَلْمُهَاجِرُ ﷺ

۱۹۷. سیّدنا اَلْمُهْتَدِیُ ﷺ ۱۹۸. سیّدنا اَلْمُهَیْمِنُ ﷺ

۱۹۹. سیّدنا مُیَسِّرُ الْحُسْنٰی ﷺ ۲۰۰. سیّدنا النَّاصِرُ ﷺ

۲۰۱. سیّدنا نَافِعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﷺ ۲۰۲. سیّدنا النَّاهِرُ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۳. سیّدنا النّاهِی ﷺ

۲۰۴. سیّدنا النَّبیُّ ﷺ

۲۰۵. سیّدنا النَّذِیرُ ﷺ

۲۰۶. سیّدنا نَصْرُاللّٰه ﷺ

۲۰۷. سیّدنا النَّصِیرُ ﷺ

۲۰۸. سیّدنا النَّعِیمُ ﷺ

۲۰۹. سیّدنا نُورٌ ﷺ

۲۱۰. سیّدنا اَلْوَاضِعُ ﷺ

۲۱۱. سیّدنا وَافِی فِی العَهْدِ ﷺ

۲۱۲. سیّدنا اَلْوَکِیلُ ﷺ

۲۱۳. سیّدنا اَلْوَلِیُّ ﷺ

۲۱۴. سیّدنا هَادٍ ﷺ

۲۱۵. سیّدنا اَلْهُدٰی ﷺ

۲۱۶. سیّدنا هُدًی لِّقَوْمٍ یُؤْمِنُوْنَ ﷺ

۲۱۷. سیّدنا هُدًی لِّلْمُتَّقِینَ ﷺ

۲۱۸. سیّدنا هُدًی لِّلْمُحْسِنِینَ ﷺ

۲۱۹. سیّدنا هُدًی لِّلْمُسْلِمِینَ ﷺ

۲۲۰. سیّدنا هُدًی لِّلْمُؤْمِنِینَ ﷺ

۲۲۱. سیّدنا هُدًی لِّلنَّاسِ ﷺ

۲۲۲. سیّدنا یَتِیمٌ ﷺ

۲۲۳. سیّدنا یٰسٓ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسمائے رسول کی جستجو میں اخذ و تحقیق کا پہلا دروازہ قرآن حکیم ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ انسانی نقشِ حیات کی ایک حسین اور مکمل تصویر ہے اس تصویر کا اگر تحریر کی صورت میں مشاہدہ کرنا ہوتو قرآن کریم اس بہشت سیرت رسول کا دروازہ ہی نہیں بلکہ صدر دروازہ ہے۔ اسمائے رسول اس بہشت کے چمنستانوں میں کھلے ہوئے پھول ہیں جن میں سے ہر پھول کا رنگ بھی مختلف اور مہک بھی مختلف ہے۔ نیز ان پھولوں کی ہر ڈالی میں انسانی فکر و عمل اور صفات و تجلّیات کی لامحدود وسعتیں موجود ہیں۔

قرآن کریم کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پاک کتاب میں اللہ ربُّ العزّت نے کسی بھی مقام پر خاتم النبین حضرت محمد ﷺ کو نام لے کر مخاطب نہیں کیا۔ چار مقامات پر آپ ﷺ کا اسم گرامی ''محمد'' ذکر کیا گیا ہے۔ مگر وہاں بھی آپ کو اس ذاتی اسم پاک سے مخاطب نہیں کیا گیا بلکہ کسی خاص حوالے سے آپ ﷺ کا تعارف کرایا گیا ہے۔ قرآن حکیم کلام الٰہی ہونے کے ساتھ مکمل طور پر صفات رسول کا مظہر ہے۔ اس کلام الٰہی نے جہاں بھی آپ ﷺ کو مخاطب کیا کسی صفت کے ساتھ مخاطب کیا۔ جہاں بھی آپ ﷺ کا ذکر کیا وہ کسی صفت کے حوالے سے ذکر کیا۔ لہٰذا جب ہم قرآن حکیم میں سے آپ ﷺ کی صفات یا اسماء کا استنباط کرتے ہیں تو وہ اسی اسلوب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ممکن ہے کہ جہاں بھی قرآن حکیم میں آپ ﷺ کی کوئی صفت بیان کی گئی اس صفت سے آپ ﷺ کا صفاتی اسم اخذ کر لیا جائے۔ جہاں قرآن کریم میں آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اہم ذمہ داری یا فرض سونپا گیا وہاں سے آپ ﷺ کی صفت اور صفت سے اسم بنا لیا جائے۔ مثلاً

ا. سیدنا الْاَبْرَار ﷺ

نیک

○ ﴿رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ﴾ (آل عمران: ۱۹۳)

''اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا با آواز بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے ہیں۔ یا الٰہی اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر۔''

○ ﴿لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ﴾ (آل عمران: ۱۹۸)

''لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ مہمانی ہے اللہ کی طرف سے اور نیک لوگوں کے لیے جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہت ہی بہتر ہے۔''

○ ﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِىْ نَعِيْمٍ﴾ (المطففین: ۲۲)

''یقیناً نیک لوگ بڑی نعمتوں میں ہوں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲. سیدنا اَجرٍ کَرِیم ﷺ

معزز اجر

○ ﴿اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ﴾ (یسین:۱۱)

''بس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور رحمن سے بے دیکھے ڈرے سو آپ اس کو مغفرت اور باوقار اجر کی خوشخبریاں سنا دیجیے۔''

۳. سیدنا اَلْاَحْسَنُ ﷺ

سب سے زیادہ نیکی کرنے والے

○ ﴿وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (النحل:۳۰)

''اور پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اچھے سے اچھا۔ جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہے۔ اور یقیناً آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے اور کیا ہی خوب پرہیزگاروں کا گھر ہے۔''

○ ﴿الَّذِيْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ﴾ (السجدہ:۷)

''جس نے نہایت خوب بنائی جو چیز بھی بنائی اور انسان کی بناوٹ مٹی سے شروع کی۔''

○ ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ﴾ (التین:۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔

۴. سیدنا اَحْمَدُ ﷺ

سب سے زیادہ تعریف کرنے والے

○ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (الفاتحہ:۱)

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

○ ﴿يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾ (الصف:۶)

''اے بنی اسرائیل میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام ''احمد'' ہے۔''

۵. سیدنا اَلْاَخُ فِي الدِّيْن ﷺ

دینی بھائی

○ ﴿فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾ (التوبہ:۱۱)

''اب بھی اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔''

۶. سیدنا اٰكِلُ الْحَلَال ﷺ

حلال رزق کھانے والے

○ ﴿وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا﴾ (المائدہ:۸۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تم کو دی ہیں ان میں سے حلال و مرغوب چیزیں کھاؤ۔''

۷. سیدنا اَلْاَکْمَلُ ﷺ

سب سے زیادہ کامل

○ ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدہ:۳)

''آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔''

۸. سیدنا اَلْاِمَامُ ﷺ

جن کی پیروی کی جائے

○ ﴿اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَھُمْ ط وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ﴾ (یٰسین:۱۲)

''بے شک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی جن کو لوگ آگے بھیجتے ہیں اور ان کے وہ اعمال بھی جن کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں ضبط کر رکھا ہے۔''

۹. سیدنا اَلْاٰمِرُ ﷺ

حکم دینے والے

○ ﴿وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (الانعام:۷۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور ہم کو یہ حکم ہوا ہے کہ ہم پروردگار عالم کے پورے مطیع ہو جائیں''۔

○ ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ﴾ (الاعراف:۱۹۹)

''آپ درگزر اختیار کریں اور نیک کام کی تعلیم دیں''۔

○ ﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (التوبہ:۱۱۲)

''وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے (راہ حق میں سفر کرنے والے) رکوع اور سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کی تعلیم دینے والے اور بُری باتوں سے باز رکھنے والے اور اللہ کی حدود کا خیال رکھنے والے ہیں''۔

۱۰۔ سیدنا الْاُمِّی ﷺ

کسی دنیاوی استاد سے نہ پڑھے ہوئے

○ ﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ﴾ (الاعراف:۱۵۷)

''جو لوگ ایسے نبی اُمی کی اتباع کرتے ہیں''۔

○ ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِۨالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ (الاعراف:۱۵۸)

''آپ کہہ دیجیے اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں جس کی بادشاہی تمام آسمان اور زمین میں ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر ایمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاؤ اور نبی امی پر جو کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا اتباع کرو تا کہ تم راہ پر آ جاؤ۔''

۱۱. سیدنا الأمین ﷺ

امانت دار

○ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾ (النساء:۵۸)

''اللہ تعالیٰ تم کو تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ۔''

○ ﴿إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ﴾ (الدخان:۱۸)

''میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔''

○ ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ﴾ (المعارج:۳۲)

''اور جو اپنی امانتوں کا اور اپنے قول و قرار کا پاس رکھتے ہیں۔''

○ ﴿مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ﴾ (التکویر:۲۱)

''امین جس کی (آسمانوں میں) اطاعت کی جاتی ہے۔''

۱۲. سیدنا الأوّل ﷺ

سب سے پہلے

○ ﴿لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾

(الانعام:۱۶۳)

''اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا ہوں۔''

○ ﴿وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ﴾ (الزمر:۱۲)

''اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا فرماں بردار بن جاؤں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳. سیدنا الاَوْلٰی ﷺ

سب سے بڑھ کر

○ ﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (الاحزاب:۶)

''پیغمبر مومنوں پر خود ان کی جان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں۔''

۱۴. سیّدنا بُرْھَانٌ ﷺ

سب سے بڑی دلیل

❀ ﴿یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ﴾ (النساء:۱۷۴)

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سند اور دلیل آ پہنچی۔''

۱۵. سیّدنا اَلْبَشَرُ ﷺ

جنس انسانی میں سے

○ ﴿وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ﴾ (البقرہ:۲۵)

''اور ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ان جنتوں کی خوشخبریاں دے دو جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔''

۱۶. سیّدنا اَلْبُشْرٰی ﷺ

بشارت

○ ﴿قُلْ مَنْ کَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ فَاِنَّہٗ نَزَّلَہٗ عَلٰی قَلْبِکَ بِاِذْنِ اللّٰہِ مُصَدِّقًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (البقرہ:۹۷)

''(اے نبی) آپ کہہ دیجیے کہ جو جبرائیل کا دشمن ہو کہ اس نے آپ کے دل پر وہ پیغام باری تعالیٰ اتارا ہے جو پیغام ان کے پاس کی کتاب کی تصدیق کرنے والا اور مومنوں کو ہدایت اور خوشخبری دینے والا ہے۔''

○ ﴿وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (الانفال:۱۰)

''اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض اس لیے بھیجی کہ کہ بشارت ہو اور تا کہ تمہارے دلوں کو قرار ہو جائے اور مدد صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔''

○ ﴿قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ (النحل:۱۰۲)

''کہہ دیجیے کہ اسے آپ کے رب کی طرف سے جبرائیل حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں تا کہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور مسلمانوں کی رہنمائی اور بشارت ہو جائے۔''

○ ﴿هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (النمل:۲)

''ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کے لیے۔''

○ ﴿وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ﴾ (الاحقاف:۱۲)

''اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی اور یہ کتاب ہے تصدیق کرنے والی عربی زبان میں تا کہ ظالموں کو ڈرائے اور نیکو کاروں کو بشارت ہو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷. سیدنا البشیر ﷺ

خوش خبری دینے والے

○ ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا﴾ (البقرہ:۱۱۹)

''ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

○ ﴿يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ز فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (المائدہ:۱۹)

''اے اہل کتاب بالیقین ہمارا رسول تمہارے پاس رسولوں کی آمد کے ایک وقفے کے بعد آ پہنچا ہے جو تمہارے لیے صاف صاف بیان کر رہا ہے تا کہ تمہاری یہ بات نہ رہ جائے کہ ہمارے پاس تو کوئی بھلائی برائی سنانے والا آیا ہی نہیں پس اب تو یقیناً خوش خبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا آ پہنچا ہے۔''

○ ﴿قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ط وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ج وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ج اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ (الاعراف:۱۸۸)

''آپ فرما دیجیے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لیے بھی کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سا منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا۔ میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (التوبہ:۱۱۲)

''اور مومنین کو خوشخبری سنا دیجیے۔''

○ ﴿اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَا اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (یونس:۲)

''کیا اُن لوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا ہے کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص کے پاس وحی بھیج دی کہ سب آدمیوں کو ڈرائیے اور جو ایمان لے آئے ان کو یہ خوشخبری سنائیے کہ ان کے رب کے پاس ان کو پورا مرتبہ ملے گا۔ کافروں نے کہا یہ شخص تو صریح جادوگر ہے۔''

○ ﴿اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ﴾ (ھود:۲)

''یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو میں تم کو اللہ کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔''

○ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا﴾ (الکہف:۱،۲)

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اتارا اور اس میں کوئی کسر نہ چھوڑی بلکہ تمام ٹھیک ٹھاک رکھا تا کہ اپنے پاس کی سخت سزا سے ہوشیار کر دے اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبریاں سنا دے کہ ان کے لیے بہترین بدلہ ہے۔''

○ ﴿وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ﴾ (الحج:۳۴)

''عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔''

○ ﴿وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا﴾ (الاحزاب:۴۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور آپ مومنوں کو خوشخبری سنا دیجیے کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔''

○ ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (سباء:۲۸)

''ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبریاں سنانے والا اور دھمکا دینے والا بنا کر بھیجا ہے مگر یہ (صحیح ہے) کہ لوگوں کی اکثریت بے علم ہے۔''

○ ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ؕ وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ﴾ (فاطر:۲۴)

''ہم نے ہی آپ کو حق دے کر خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

○ ﴿اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ﴾ (یسین:۱۱)

''بس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے سو آپ اس کو مغفرت اور باوقار اجر کی خوشخبریاں سنا دیجیے۔''

○ ﴿قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (ابراھیم:۱۰،۱۱)

''ان کے رسولوں نے انہیں کہا کہ کیا حق تعالیٰ کے بارے میں تمہیں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔ وہ تو تمہیں اس لیے بلا رہا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارے تمام گناہ معاف کر دے اور ایک مقرر وقت تک تمہیں مہلت عطا فرمائے۔ انہوں نے کہا تم تو ہم جیسے انسان ہی ہو تم چاہتے ہو کہ ہمیں ان خداؤں کی عبادت سے روک دو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے۔ اچھا تو ہمارے سامنے کوئی کھلی دلیل پیش کرو۔ ان کے پیغمبروں نے اُن سے کہا یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس سے چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے۔ اللہ کے حکم کے بغیر ہماری مجال نہیں کہ کوئی معجزہ تمہیں لا دکھائیں اور ایمان والوں کو صرف اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔''

○ ﴿قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا﴾ (بنی اسرائیل:۹۳)

''آپ کہہ دیجیے کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک انسان ہی ہوں۔''

○ ﴿وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا﴾ (بنی اسرائیل:۹۴)

''لوگوں کے پاس ہدایت پہنچ چکنے کے بعد ایمان سے روکنے والی صرف یہی چیز رہی کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے ایک انسان ہی کو رسول بنا کر بھیجا۔''

○ ﴿قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ (الکہف:۱۱۰)

''آپ کہہ دیجیے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔''

○ ﴿لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ﴾ (الانبیاء:۳)

''ان کے دل بالکل غافل ہیں اور ان کے ظالموں نے چپکے چپکے سرگوشیاں کیں کہ وہ تم ہی جیسا انسان ہے پھر کیا وجہ ہے جو تم آنکھوں دیکھے جادو میں آ جاتے ہو۔''

○ ﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الانبیاء:۳۴)

''آپ سے پہلے کسی انسان کو بھی ہم نے ہمیشگی نہیں دی کیا اگر آپ مر گئے تو وہ ہمیشہ کے لیے رہ جائیں گے۔''

○ ﴿وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ﴾ (المؤمنون:۳۳)

''اور سرداران قوم نے جواب دیا، جو کفر کرتے تھے اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے انہیں دنیوی زندگی میں خوشحال رکھا تھا کہ یہ تو تم جیسا انسان ہی ہے تمہاری ہی طرح کھانا بھی کھاتا ہے اور تمہارے پینے کا پانی یہ بھی پیتا ہے۔''

○ ﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا﴾ (الفرقان:۵۴)

''وہ (اللہ) ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا پھر اُسے نسب والا اور سسرالی رشتوں والا کر دیا۔''

○ ﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنتُم بَشَرٌ تَنتَشِرُونَ﴾

(الروم:۲۰)

''اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب انسان بن کر (چلتے پھرتے) پھیل رہے ہو۔''

○ ﴿إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ﴾ (ص:۷۱)

''جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں۔''

○ ﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوا ۚ وَّاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ﴾ (التغابن:۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آتے تو انہوں نے کہہ دیا کہ کیا انسان ہماری رہنمائی کریں گے۔ پس انکار کر دیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے بھی بے نیازی کی اور اللہ تو ہے ہی بہت بے نیاز سب خوبیوں والا۔"

۱۸. سیدنا البصیر ﷺ

دیکھنے والے

○ ﴿وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ﴾ (فاطر: ۱۹)

"اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں۔"

۱۹. سیدنا البلیغ ﷺ

بلاغت والے

○ ﴿أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا﴾ (النساء: ۶۳)

"یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے دلوں کا بھید اللہ تعالیٰ پر خوب روشن ہے۔ آپ ان سے چشم پوشی کیجیے۔ انہیں نصیحت کرتے رہیے اور انہیں وہ بات کہیے جو ان کے دلوں میں گھر کرنے والی ہو۔"

۲۰. سیدنا البینۃ ﷺ

واضح دلیل

○ ﴿فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (البقرۃ: ۲۰۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور اگر تم باوجود تمہارے پاس دلیلیں آ جانے کے بھی پھسل جاؤ تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔''

○ ﴿كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (آل عمران:۸۶)

''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جو ایمان لانے اور رسول کی حقانیت کی گواہی دینے اور اپنے پاس روشن دلیلیں آ جانے کے بعد کافر ہو جائیں اللہ تعالیٰ ایسے بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

○ ﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ (آل عمران:۱۰۵)

''تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آ جانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا ایسے ہی لوگوں کے لیے بڑا عذاب ہے۔''

○ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ○ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ○ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ○ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ﴾ (البینہ:۱'۴)

''اہل کتاب کے کافر اور مشرک لوگ جب تک کہ ان کے پاس ظاہر دلیل نہ آ جائے باز رہنے والے نہ تھے اور (وہ دلیل یہ تھی کہ) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول جو پاک صحیفے پڑھے جن میں صحیح اور درست احکام ہوں۔ اہل کتاب اپنے پاس ظاہر دلیل آ جانے کے بعد ہی (اختلاف میں پڑ کر) متفرق ہو گئے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۱. سیّدنا اَلتَّذْكِرَةُ ﷺ

نصیحت

○ ﴿وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ (الحاقه:۴۸)

''اور یقیناً یہ قرآن پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے۔''

۲۲. سیّدنا اَلتَّالِی ﷺ

تلاوت کرنے والے

○ ﴿اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ (البقره:۱۲۱)

''جنہیں ہم نے کتاب دی ہے اور وہ اسے پڑھنے کے حق کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے ساتھ کفر کرے وہ نقصان والا ہے۔''

○ ﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (البقره:۱۲۹)

''اے ہمارے رب ان میں انہیں میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے۔ یقیناً تو غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔''

○ ﴿كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقره:۱۵۱)

''جس طرح ہم نے تم میں تم ہی میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیتیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت اور وہ چیزیں سکھاتا ہے جن سے تم بے علم تھے۔‘‘

○ ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (آل عمران: ۱۶۴)

’’بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول اُن میں بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔‘‘

○ ﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (المائدہ: ۲۷)

’’آدم (علیہ السلام) کے دونوں بیٹوں کا کھرا کھرا حال بھی انہیں سنا دو ان دونوں نے ایک نذرانہ پیش کیا ان میں سے ایک کی نذر قبول ہو گئی اور دوسرے کی مقبول نہ ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ میں تجھے مار ہی ڈالوں گا اس نے کہا اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کا ہی اجر قبول کرتا ہے۔‘‘

○ ﴿وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ؕ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ؕ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ﴾ (النمل: ۹۲)

’’اور میں قرآن کی تلاوت کرتا رہوں جو راہ راست پر آ جائے وہ اپنے نفع کے لیے راہ راست پر آئے گا اور جو بہک جائے تو کہہ دیجیے میں تو صرف ہوشیار کرنے والوں میں سے ہوں۔‘‘

○ ﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ﴾ (العنکبوت: ۴۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھیے۔''

○ ﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾ (الذمر :۷۱)

''کافروں کے غول کے غول جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے۔ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اس کے دروازے اُن کے لیے کھول دیے جائیں گے۔ اور وہاں کے نگہبان اُن سے سوال کریں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اسی دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ یہ جواب دیں گے کہ ہاں درست ہے لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہو گیا۔''

○ ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (الجمعه:۲)

''وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

○ ﴿رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ﴾ (الطلاق:۱۱)

''یعنی رسول جو تمہیں اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ کر سناتا ہے۔''

۲۳. سیّدنا التَّائبُ ﷺ

اللہ کی طرف رجوع کرنے والے

○ ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ (البقرہ:۱۶۰)

''مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کردیں تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔''

○ ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾ (البقرہ:۲۲۲)

''بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

○ ﴿التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (التوبہ:۱۱۲)

''وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے (راہ حق میں سفر کرنے والے) رکوع اور سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کی تعلیم دینے والے اور بری باتوں سے باز رکھنے والے اور اللہ کی حدود کا خیال رکھنے والے ہیں۔''

۲۴. سیّدنا ثَانِيَ اثْنَيْنِ ﷺ

دو میں سے دوسرا

○ ﴿إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (التوبہ:۴۰)

''اگر تم ان کی مدد نہ کرو تو اللہ ہی نے اُن کی مدد کی اس وقت جبکہ اسے کافروں نے (دیس سے) نکال دیا تھا دو میں سے دوسرا، جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔''

۲۵۔ سیّدنا حَاذِرُ الاٰخِرَةِ ﷺ

آخرت سے ڈرنے والے

○ ﴿اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِی الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (الذمر:۹)

''بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو۔ آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو، بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر ہو سکتے ہیں۔''

۲۶۔ سیّدنا اَلْحَامِدُ ﷺ

اللہ کی حمد کرنے والے

○ ﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (التوبہ:۱۱۲)

''وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے (راہ حق میں سفر کرنے والے) رکوع اور سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کی تعلیم دینے والے اور بُری باتوں سے باز رکھنے والے ہیں اور اللہ کی حدود کا خیال رکھنے والے ہیں۔''

○ ﴿وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الطور:۴۸)

''اور اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لے بیشک تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے صبح کو جب تو اُٹھے۔''

۲۷. سیّدنا حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ ﷺ

بھلائی کے خواہش

○ ﴿لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ (التوبہ:۱۲۸)

''تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں۔ ایمان داروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔''

۲۸. سیّدنا اَلْحَافِظُ ﷺ

حفاظت کرنے والے

○ ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّ الذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا﴾ (الاحزاب:۳۵)

''بے شک مسلمان مرد اور عورتیں، مومن مرد اور عورتیں، فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں بردار عورتیں راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عوتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں ان سب کے لیے اللہ نے وسیع مغفرت اور بڑا اجر و ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

۲۹. سیّدنا الْحَقُّ ﷺ

سچ

○ ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (البقرہ:۱۱۹)

''ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

○ ﴿كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (آل عمران:۸۶)

''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جو اپنے ایمان لانے اور رسول کی حقانیت کی گواہی دینے اور اپنے پاس روشن دلیلیں آ جانے کے بعد کافر ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے بے انصاف لوگوں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ﴾ (النساء:۱۷۰)

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر رسول آ گیا پس تم ایمان لاؤ تاکہ تمہارے لیے بہتری ہو۔''

○ ﴿وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَ تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴾

(الانفال: ۷، ۸)

''اور تم لوگ اس وقت کو یاد کرو جب کہ اللہ تم سے ان دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ کرتا تھا کہ وہ تمہارے ہاتھ آ جائے گی اور تم اس تمنا میں تھے کہ غیر مسلح جماعت تمہارے ہاتھ میں آ جائے اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ اپنے احکام سے حق کا حق ہونا ثابت کر دے اور ان کافروں کی جڑ کاٹ دے تا کہ حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا ثابت کر دے گو یا یہ مجرم لوگ ناپسند ہی کریں۔''

○ ﴿فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ج فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ج فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ﴾ (یونس: ۳۲)

''سو یہ ہے اللہ جو تمہارا ربّ حقیقی ہے پھر حق کے بعد اور کیا رہ گیا بجز گمراہی کے پھر کہاں پھرے جاتے ہو۔''

○ ﴿قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ط قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ط اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ج فَمَا لَكُمْ قف كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ﴾ (یونس: ۳۵)

''آپ کہیے کہ تمہارے شرکاء میں سے کوئی ایسا ہے کہ حق کا راستہ بتاتا ہو؟ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ہی حق کا راستہ بتاتا ہے تو پھر آیا جو شخص حق کا راستہ بتاتا ہو وہ زیادہ اتباع کے لائق ہے یا وہ شخص جس کو بغیر بتائے خود ہی راستہ نہ سوجھے پس تم کو کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔''

○ ﴿وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ط اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ﴾ (یونس: ۳۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور ان میں سے اکثر لوگ صرف گمان پر چل رہے ہیں۔ یقیناً گمان حق (کی معرفت) میں کچھ بھی کام نہیں دے سکتا۔''

○ ﴿فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (یونس:۷۶)

''پھر جب ان کو ہمارے پاس سے صحیح دلیل پہنچی تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یقیناً صریح جادو ہے۔''

○ ﴿وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ﴾ (یونس:۸۲)

''اور اللہ تعالیٰ حق کو اپنے فرمان سے ثابت کر دیتا ہے گو مجرم کیسا ہی ناگوار سمجھیں۔''

○ ﴿ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

(یونس:۱۰۳)

''پھر ہم اپنے پیغمبروں کو اور ایمان والوں کو بچا لیتے تھے۔ اس طرح ہمارے ذمہ ہے کہ ہم ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔''

○ ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ﴾ (یونس:۱۰۸)

''آپ کہہ دیجیے کہ اے لوگو تمہارے پاس حق تمہارے رب کی طرف سے پہنچ چکا ہے اس لیے جو شخص راہ راست پر آ جائے سو وہ اپنے واسطے راہ راست پر آئے گا اور جو شخص بے راہ رہے گا تو اس کا بے راہ ہونا اُسی پر پڑے گا۔''

○ ﴿وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾

(بنی اسرائیل:۸۱)

''اور اعلان کر دے کہ حق آ چکا اور باطل نابود ہو گیا یقیناً باطل تھا ہی نابود ہونے والا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۰. سیدنا الحکیم ﷺ

صاحب حکمت

○ ﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (البقرہ:۱۲۹)

”اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تو غلبہ اور حکمت والا ہے۔“

○ ﴿كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ﴾ (البقرہ:۱۵۱)

”جس طرح ہم نے تم میں تمہیں میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت اور وہ چیزیں سکھاتا ہے جن سے تم بے خبر تھے۔“

○ ﴿يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (البقرہ:۲۶۹)

”وہ جسے چاہے حکمت اور دانائی دیتا ہے اور جو شخص حکمت اور سمجھ سے نوازا گیا وہ بہت ساری بھلائی سے نوازا گیا اور نصیحت تو صرف عقلمند ہی حاصل کرتے ہیں۔“

○ ﴿ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا﴾ (بنی اسرائیل:۳۹)

”یہ بھی من جملہ اس وحی کے ہے جو تیرے رب نے حکمت سے اتاری ہے تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنانا کہ ملامت خوردہ اور راندۂ درگاہ ہو کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوزخ میں ڈال دیا جائے۔"

○ ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾

(الجمعه:۲)

"وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔"

۳۱. سیّدنا الْحَکَمُ ﷺ

فیصلہ کرنے والے

○ ﴿كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ﴾

(البقره:۲۱۳)

"دراصل لوگ ایک ہی گروہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو خوش خبریاں دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ سچی کتابیں نازل فرمائیں تاکہ لوگوں کے ہر اختلافی امر کا فیصلہ ہو جائے۔"

○ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا﴾ (النساء:۵۸)

"اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ اور جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرو یقیناً وہ بہتر چیز ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ تعالیٰ کر رہا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (النساء:۶۵)

''سوقسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی یا ناخوشی نہ پائیں اور فرماں برداری کے ساتھ قبول کر لیں۔''

○ ﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ﴾

(النساء:۱۰۵)

''یقیناً ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ اپنی کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ تم لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو شناسا کیا۔''

○ ﴿سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ط فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ج وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا ط وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ط وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (المائدہ:۴۲،۴۳)

''یہ کان لگا لگا کر جھوٹ کے سننے والے اور جی بھر بھر کر حرام کے کھانے والے ہیں اگر یہ تمہارے پاس آئیں تو تمہیں کیا اختیار ہے خواہ ان کے آپس کا فیصلہ کرو خواہ ان کو ٹال دو۔ اگر تم ان سے منہ بھی پھیرو گے تو بھی یہ تم کو ہرگز کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے اور اگر تم فیصلہ کرو تو ان میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ یقیناً عدل والوں کے ساتھ اللہ محبت رکھتا ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ وہ کیسے اپنے پاس تورات ہوتے ہوئے بھی جس میں احکام الٰہی ہیں تم کو منصف بناتے ہیں پھر اس کے بعد بھی پھر جاتے ہیں دراصل یہ ایمان و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یقین والے ہی نہیں ہیں۔"

○ ﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ﴾ (المائدہ:۴۸، ۴۹)

"اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے اس لیے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اُسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ حکم کیجیے اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جایئے۔ تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے اگر منظور مولیٰ ہوتا تو تم سب کو ایک ہی اُمت بنا دیتا لیکن اس کی چاہت ہے کہ جو تمہیں دیا ہے اس میں آزمائے تاکہ تم نیکیوں کی طرف جلدی کرو تم سب کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے۔ پھر وہ تمہیں ہر وہ چیز بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہتے ہو۔ آپ ان کے معاملات میں خدا کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم کیا کیجیے۔ ان کی خواہشوں کی تابعداری نہ کیجیے اور ان سے ہوشیار رہیے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے حکم سے ادھر اُدھر نہ کر دیں اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو یقین کریں۔ اللہ کا ارادہ یہی ہے کہ انہیں ان کے بعض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کی سزا دے ہی ڈالے اور اکثر لوگ بے حکم ہی ہوتے ہیں۔''

۳۲. سیّدنا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وسلم

سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے

○ ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (الاحزاب:۴۰)

''(لوگو) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے۔''

۳۳. سیّدنا اَلْخَاشِعُ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کا ڈر رکھنے والے

○ ﴿وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ﴾

(البقرہ:۴۵)

''اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو یہ بڑی چیز ہے مگر ڈر رکھنے والوں پر۔''

○ ﴿وَاِنَّ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ﴾ (آل عمران:۱۹۹)

''یقیناً اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور تمہاری طرف جو اتارا گیا ہے اور ان کی جانب جو نازل ہوا اس پر بھی۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو تھوڑی قیمت پر بیچتے بھی نہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے یقیناً اللہ تعالیٰ جلد حساب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لینے والا ہے۔''

○ ﴿وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ﴾ (الرعد:۲۱)

''اور اللہ نے جن چیزوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں۔''

○ ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ﴾ (المؤمنون:۱،۲)

''یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔''

○ ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (الاحزاب:۳۵)

''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں برداری کرنے والی عورتیں، راست باز مرد اور راست باز عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے وسیع مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ق تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ج ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ (الذمر:۲۳)

''اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دھرائی ہوئی آیتوں کی ہے، جس سے اُن لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔''

○ ﴿مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ﴾ (ق:۳۳)

''جو رحمٰن کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجّہ والا دل لایا ہو۔''

۳۴. سیّدنا اَلْخَافِضُ ﷺ

عاجزی کرنے والے

○ ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الشعراء:۲۱۵)

''اس کے ساتھ فروتنی سے پیش آ جو بھی ایمان لانے والا ہو کہ تیری تابعداری کرے۔''

۳۵. سیّدنا اَلْخَلِيْفَةُ ﷺ

جانشین

○ ﴿وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ط قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ط وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نُقَدِّسُ لَكَ ط قَالَ اِنِّیٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرہ:۳۵)

''اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں تو انہوں نے کہا ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور خون بہائے۔ اور ہم تیری تسبیح، حمد اور پاکیزگی بیان کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔''

○ ﴿وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِیْ مَآ اٰتٰكُمْ ط اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ز وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الانعام:۱۶۵)

''اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا اور ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تا کہ تم کو آزمائے ان چیزوں میں جو تم کو دی ہیں بالیقین آپ کا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بالیقین وہ واقعی بڑی مغفرت کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔''

○ ﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ (النمل:۶۲)

''بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کرتا ہے۔ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو۔''

۳۶. سیّدنا اَلْخَیْرُ ﷺ

بھلائی

○ ﴿مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ط وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ (البقرہ:۱۰۵)

''نہ تو اہل کتاب کے کافر اور نہ مشرکین چاہتے ہیں کہ تم پر تمہارے رب کی کوئی بھلائی نازل ہو (اُن کے اس حسد سے کیا ہوسکتا ہے) اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی رحمت خصوصیت سے عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔''

○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لا اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾ (البینہ:۷)

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے یہ لوگ بہترین خلائق ہیں۔''

۳۷. سیّدنا اَلدَّاعِ ﷺ

بلانے والے

○ ﴿يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ﴾ (الاحقاف:۳۱)

''اے ہماری قوم اللہ کی طرف بلانے والے کا کہا مانو۔''

۳۸. سیّدنا اَلدَّاعِیُ ﷺ

دعوت دینے والے

○ ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾ (آل عمران:۲۳)

''کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں ایک حصہ کتاب کا دیا گیا ہے وہ اپنے آپس کے فیصلوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں پھر بھی ایک جماعت اُن کی منہ پھیر کر لوٹ جاتی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ﴾ (الاعراف:۱۹۳)

''اگر تم ان کو کوئی بات بتلانے کو پکارو تو تمہارے کہنے پر نہ چلیں تمہارے اعتبار سے دونوں امر برابر ہیں خواہ تم ان کو پکارو یا تم خاموش رہو۔''

○ ﴿وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا ۖ وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ﴾ (الاعراف:۱۹۸)

''اور ان کو اگر کوئی بات بتلانے کے لیے پکارو تو اس کو نہ سنیں اور ان کو آپ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں اور وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے۔''

○ ﴿قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ﴾ (یوسف:۱۰۸)

''آپ کہہ دیجیے میری راہ یہی ہے میں اور میرے فرماں بردار اللہ کی طرف بلا رہے ہیں۔''

○ ﴿قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ﴾ (الرعد:۳۶)

''آپ اعلان کر دیجیے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں میں اُسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اُسی کی جانب میرا لوٹنا ہے۔''

○ ﴿ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ﴾ (النحل:۱۲۵)

''اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو اللہ کی وحی اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان میں بہترین طریقے سے گفتگو کیجیے یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا﴾ (الاحزاب:۴۶)

''اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔''

○ ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (حٰمٓ السجدہ:۳۳)

''اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔''

○ ﴿فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ﴾ (الشوریٰ:۱۵)

''پس آپ لوگوں کو اس طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں۔''

○ ﴿وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (الحدید:۸)

''تم اللہ پر ایمان کیوں نہیں لائے؟ حالانکہ خود رسول تمہیں اپنے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہا ہے اور تم مومن ہو تو وہ تم سے مضبوط عہد و پیمان بھی لے چکا ہے۔''

۳۹. سیّدنا الذَّاکِرُ ﷺ

ذکر کرنے والے

○ ﴿فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ (البقرہ:۱۵۲)

''پس تم مجھے یاد کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو۔''

○ ﴿فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ﴾

(البقرہ:۱۹۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مشعر حرام کے پاس ذکر الٰہی کرو اور اس کا ذکر کرو جیسے کہ تمہیں ہدایت دی ہے۔''

○ ﴿فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ﴾ (البقرہ:۲۰۰)

''پھر جب تم ارکان حج ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے باپ داداوں کا ذکر کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ بعض لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دے دے ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔''

○ ﴿وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ﴾ (البقرہ:۲۰۳)

''اور اللہ تعالیٰ کی یاد گنتی کے چند دنوں (ایام تشریق) میں کرو۔''

○ ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ﴾ (آل عمران:۱۹۱)

''جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں۔''

○ ﴿وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ﴾ (الاعراف:۲۰۵)

''اور اے شخص اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام میں اور اہل غفلت میں شمار مت ہونا۔''

○ ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾ (الانفال:۲)

''بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ (پختہ) کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔"

○ ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّـيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ (ھود:۱۱۴)

"دن کے دونوں سروں میں نماز برپا رکھ اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے۔"

○ ﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ﴾ (النحل:۱۳)

"بے شک نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے اس میں بڑی بھاری نشانی ہے۔"

○ ﴿وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (الاحزاب:۳۵)

"بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔"

۴۰. سیّدنا ذاکرُ القرآن ﷺ

قرآن کریم کو یاد رکھنے والے

○ ﴿وَّجَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا﴾ (بنی اسرائیل:۴۶)

"اور اُن کے دلوں پر ہم نے پردے ڈال دیے ہیں کہ وہ اسے سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ اور جب تُو صرف اللہ ہی کا ذکر اس کی توحید کے ساتھ اس قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کرتا ہےتو وہ روگردانی کرتے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔"

۴۱. سیّدنا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٌ ﷺ

بہت بڑے حصے والے

○ ﴿وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِيْمٍ﴾ (حٰمٓ السجدہ:۳۵)

"اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کریں اور اسے سوائے بڑے نصیبوں والے کے کوئی نہیں پا سکتا۔"

۴۲. سیّدنا رَاجِعُ الرَّحْمَةِ ﷺ

رحمت کی امید کرنے والے

○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (البقرہ:۲۱۸)

"البتہ ایمان لانے والے، ہجرت کرنے والے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔"

۴۳. سیّدنا اَلرَّاجِعُ اِلَى اللّٰهِ ﷺ

اللہ کی طرف رجوع کرنے والے

○ ﴿الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ (البقرہ:۴۶)

"جو جانتے ہیں کہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ﴾

(البقرہ:۱۵۶)

''جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔''

۴۴. سیّدنا الرّاشِدُ ﷺ

ہدایت دینے والے

○ ﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ﴾

(الحجرات:۷)

''اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں اگر وہ عموماً تمہارا کہا کرتے رہیں۔ بہت سے امور میں، تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے یہی لوگ راہ یافتہ ہیں۔''

۴۵. سیّدنا الرّاكِعُ ﷺ

رکوع کرنے والے

○ ﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (التوبہ:۱۱۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے (راہِ حق میں) سفر کرنے والے، رکوع اور سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کی تعلیم دینے والے اور بُری باتوں سے باز رکھنے والے اور اللہ کی حدود کا خیال رکھنے والے ہیں۔''

۴۶. سیّدنا الرَّجُلُ ﷺ

انسان کامل

○ ﴿اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (یونس:۲)

''کیا ان لوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص کے پاس وحی بھیجی کہ سب آدمیوں کو ڈرایئے اور جو ایمان لے آئے ان کو یہ خوش خبری سنایئے کہ ان کے رب کے پاس ان کو پورا مرتبہ ملے گا۔''

○ ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (النحل:۴۳)

''آپ سے پہلے بھی ہم انسانوں کو ہی بھیجتے رہے، جن کی جانب وحی اُتارا کرتے تھے پس اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کرلو۔''

○ ﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ﴾ (سبا:۷)

''اور کافروں نے کہا (آؤ) ہم تمہیں ایک ایسا شخص بتلائیں جو تمہیں یہ خبر پہنچا رہا ہے کہ جب تم بالکل ہی ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم پھر سے ایک نئی پیدائش میں آؤ گے۔''

○ ﴿وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۗ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ﴾

(سبا: ۴۳)

"اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک شخص تو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روک دینا چاہتا ہے اور کہتے ہیں یہ تو گھڑا ہوا جھوٹ ہے۔"

۴۷. سیّدنا الرَّحمة ﷺ

سراپا رحمت

○ ﴿وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۗ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾

(النساء: ۸۳)

"جہاں انہیں کوئی خبر امن کی یا خوف کی ملی انہوں نے اسے مشہور کرنا شروع کر دیا، حالانکہ اگر یہ لوگ اسے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اور اپنے میں سے ایسی باتوں کی تہہ تک پہنچنے والوں کے حوالے کر دیتے تو اس کی حقیقت وہ لوگ معلوم کر لیتے جو نتیجہ اخذ کرتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم سب شیطان کے پیروکار بن جاتے۔"

○ ﴿وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۗ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾

(الاعراف: ۲۰۳)

"اور جب کوئی آپ معجزہ ان کے سامنے ظاہر نہیں کرتے تو وہ لوگ کہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ یہ معجزہ کیوں نہ لائے آپ فرما دیجیے کہ میں تو صرف اس کا اتباع کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے حکم بھیجا گیا ہے یہ گویا بہت سی دلیلیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔''

○ ﴿رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (الدخان:٦)

''آپ کے رب کی مہربانی سے' وہی ہے سننے والا جاننے والا۔''

○ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحديد:٢٨)

''اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دُہرا حصہ دے گا اور تمہیں نور دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

۴۸. سیّدنا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﷺ

تمام جہانوں کے لیے رحمت

○ ﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء:١٠٧)

''اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

۴۹. سیّدنا الرَّحِيْقُ الْمَخْتُوْمُ ﷺ

سربمہر خوشبو

○ ﴿يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ﴾ (المطففين:٢٥)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''یہ لوگ سربمہر خالص شراب پلائے جائیں گے۔''

۵۰. سیّدنا رَحِیْمٌ ﷺ

بہت زیادہ رحمت فرمانے والے

○ ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبہ:۱۲۸)

''تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں ایمان داروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔''

۵۱. سیّدنا رَسُوْلٌ ﷺ

اللہ کا پیغام پہنچانے والے

○ ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ﴾

(البقرہ:۸۷)

''ہم نے (حضرت) موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے پیچھے اور رسول بھیجے اور ہم نے (حضرت) عیسیٰ ابن مریم کو روشن دلیلیں دیں اور روح القدس سے ان کی تائید کروائی۔ لیکن جب کبھی تمہارے پاس رسول وہ چیز لائے جو تمہاری طبیعتوں کے خلاف تھی، تم نے جھٹ سے تکبر کیا پس بعض کو تو جھٹلا دیا اور بعض کو قتل بھی کر ڈالا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ﴾ (البقرہ:۱۰۸)

"کیا تم اپنے رسول سے یہی پوچھنا چاہتے ہو جو اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) سے پوچھا گیا تھا (سنو) ایمان کو کفر سے بدلنے والا سیدھی راہ سے بھٹک جاتا ہے۔"

○ ﴿تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْھَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾

(البقرہ:۲۵۲)

"اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جنہیں ہم حقانیت کے ساتھ آپ پر پڑھتے ہیں بالیقین آپ رسولوں میں سے ہیں۔"

○ ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ (البقرہ:۲۵۳)

"یہ رسول ہیں جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔"

○ ﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ﴾ (آل عمران:۳۲)

"کہہ دیجیے اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرو۔"

○ ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ﴾ (آل عمران:۸۱)

"جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب و حکمت دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمہارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔"

○ ﴿وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ھُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ (آل عمران:۱۰۱)

"(گویہ ظاہر ہے کہ) تم کیسے کفر کر سکتے ہو؟ باوجودیکہ تم پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں جو کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ (کے دین) کو مضبوط تھام لے تو بلا شبہ اسے راہِ راست دکھا دی گئی ہے۔"

○ ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (آل عمران: ۱۶۴)

"بے شک مسلمانوں پر اللہ کا بڑا احسان ہے کہ اُن ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور کتاب اور حکمت سکھاتا ہے یقیناً یہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔"

○ ﴿اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ (آل عمران: ۱۷۲)

"جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو قبول کیا اس کے بعد کہ انہیں پورے زخم لگ چکے تھے، ان میں سے جنہوں نے نیکی کی اور پرہیزگاری برتی ان کے لیے بہت زیادہ اجر ہے۔"

○ ﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ (آل عمران: ۱۷۹)

"جس حال پر تم ہو اُسی پر اللہ ایمان والوں کو نہیں چھوڑ دے گا جب تک کہ پاک اور ناپاک الگ الگ نہ کر دے اور نہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ تمہیں غیب سے آگاہ کر دے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کا چاہے انتخاب کر لیتا ہے۔ اس لیے تم اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو اور اگر تم ایمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لیے بڑا بھاری اجر ہے۔"

○ ﴿اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ﴾ (آل عمران: ۱۸۳، ۱۸۴)

"یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ کسی رسول کو نہ مانیں جب تک وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لائے جس کو آگ کھا جائے۔ آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم سچے ہو تو مجھ سے پہلے تمہارے پاس جو رسول ان معجزوں کے ساتھ آئے جن کا تم مطالبہ کر رہے ہو تو پھر تم نے انہیں کیوں مار ڈالا؟ پھر بھی اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے گئے ہیں جو روشن دلیلیں، صحیفے اور منور کتاب لے کر آئے۔"

○ ﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (النساء: ۱۳)

"یہ حدیں اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی فرماں برداری کرے گا اُسے اللہ تعالیٰ جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔"

○ ﴿يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا﴾ (النساء: ۴۲)

"جس روز کافر اور رسول کے نافرمان آرزو کریں گے کہ کاش! انھیں زمین کے ساتھ ہموار کر دیا جاتا اور وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔"

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (النساء: ۵۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اے ایمان والو! فرماں برداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرما برداری کرو رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی۔“

○ ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا﴾ (النساء:۶۱)

”اور اُن سے جب کبھی کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کلام کی اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف آؤ تو آپ دیکھ لیں گے کہ یہ منافق آپ سے منہ پھیر کے رُکے جاتے ہیں۔“

○ ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (النساء:۶۴)

”ہم نے ہر رسول کو صرف اسی لیے بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی فرماں برداری کی جائے۔“

○ ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾

(النساء:۶۹)

”اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی فرماں برداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے جیسے نبی اور صدیق اور شہدا اور نیک لوگ، یہ بہترین رفیق ہیں۔“

○ ﴿وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا﴾ (النساء:۷۹)

”اور ہم نے تجھے تمام لوگوں کو پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے۔“

○ ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء:۸۰)

”اور اس رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جو اطاعت کرے اس نے اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کی۔“

○ ﴿وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ط وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾

(النساء:۸۳)

''جہاں انہیں کوئی خبر امن کی یا خوف کی ملی انہوں نے اسے مشہور کرنا شروع کر دیا حالانکہ اگر یہ لوگ اسے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اور اپنے میں سے ایسی باتوں کی تہہ تک پہنچنے والوں کے حوالے کر دیتے، تو اس کی حقیقت وہ لوگ معلوم کر لیتے جو نتیجہ اخذ کرتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو معدودے چند کے علاوہ تم سب شیطان کے پیروکار بن جاتے۔''

○ ﴿وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ط وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء:۱۰۰)

''اور جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن چھوڑے گا۔ وہ زمین میں بہت سی قیام کی جگہیں بھی پائے گا اور کشادگی بھی اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف نکل کھڑا ہوا پھر اسے موت نے آ پکڑا تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ثابت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔''

○ ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ (النساء:۱۱۵)

''جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خلاف چلے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا اُسے دوزخ میں ڈال دیں گے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جو بہت برا ٹھکانہ ہے۔''

○ ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ (النساء:۱۳۶)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لاؤ۔

○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ (النساء:۱۵۰، ۱۵۱)

''جو لوگ اللہ کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے اور اس کے بین بین کوئی راہ نکالیں یقین مانو کہ یہ سب لوگ اصلی کافر ہیں اور کافروں کے لیے ہم نے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے۔''

○ ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء:۱۵۲)

''اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے کسی پر فرق نہیں کرتے، یہ ہیں جنہیں اللہ ان کے پورے ثواب دے گا اور اللہ بڑی ہی مغفرت والا ہے۔''

○ ﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ (النساء:۱۷۰)

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر رسول آ گیا ہے پس تم ایمان لاؤ تاکہ تمہارے لیے بہتری ہو اور اگر تم کافر ہو گئے تو اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی کی ہے ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ دانا ہے اور حکمت والا ہے۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ﴾ (المائدہ:۴۱)

''اے رسول! آپ ان لوگوں کے لیے نہ کڑھیے جو کفر میں سبقت لے رہے ہیں۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ﴾ (المائدہ:۶۷)

''اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجیے۔''

○ ﴿وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾ (المائدہ:۸۳)

''اور جب وہ رسول کی طرف نازل کردہ (کلام) کو سنتے ہیں تو آپ ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دیکھتے ہیں اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا، وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے پس تم ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لے جو تصدیق کرتے ہیں۔''

○ ﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (المائدہ:۹۲)

''اور تم اللہ کی اطاعت کرتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے رہو۔''

○ ﴿مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ﴾ (المائدہ:۹۹)

''رسول کے ذمے تو صرف پہنچا دینا ہے۔''

○ ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(المائدہ:۱۰۴)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ ہم کو وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو دیکھا۔ کیا اگرچہ ان کے بڑے نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں۔''

○ ﴿يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَا ذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ﴾ (المائدہ:۱۰۹)

''جس روز اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو جمع کرے گا پھر ارشاد فرمائے گا کہ تم کو کیا جواب ملا تھا وہ عرض کریں گے کہ ہم کو کچھ خبر نہیں۔ تو ہی بے شک پوشیدہ باتوں کو پورا جاننے والا ہے۔''

○ ﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ﴾ (الانعام:۱۰)

''اور واقعی آپ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے ہیں ان کے ساتھ بھی استہزاء کیا گیا ہے۔ پھر جن لوگوں نے ان سے مذاق کیا تھا ان کو اس عذاب نے آ گھیرا، جن کا تمسخر اڑاتے تھے۔''

○ ﴿وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰي مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓي اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَاۗءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ﴾ (الانعام:۳۴)

''اور بہت سے پیغمبر جو آپ سے پہلے ہوئے ہیں ان کی بھی تکذیب کی جا چکی ہے سو انہوں نے اس پر صبر ہی کیا، ان کی تکذیب کی گئی اور ان کو ایذائیں پہنچائی گئیں یہاں تک کہ ہماری امداد ان کو آ پہنچی اور اللہ کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور آپ کے پاس بعض پیغمبروں کے بعض قصص پہنچ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چکے ہیں۔"

○ ﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ﴾ (الانعام:۴۲)

"اور ہم نے اور امتوں کی طرف بھی جو کہ آپ سے پہلے گزر چکی ہیں پیغمبر بھیجے تھے سو ہم نے ان کو تنگ دستی سے پکڑا تا کہ وہ اظہار عجز کر سکیں۔"

○ ﴿وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (الانعام:۴۸)

"اور ہم پیغمبروں کو صرف اس واسطے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور ڈرائیں پھر جو ایمان لے آئے اور درستی کر لے سو ان لوگوں پر کوئی اندیشہ نہیں اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔"

○ ﴿وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ﴾ (الانعام:۱۲۴)

"اور جب ان لوگوں کو کوئی آیت پہنچتی ہے تو یوں کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ ہم کو بھی ایسی ہی چیز نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی جاتی ہے اس موقع کو تو اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کہاں وہ اپنی پیغمبری رکھے۔ عنقریب ان لوگوں کو جنھوں نے جرم کیا ہے اللہ کے پاس پہنچ کر ذلت پہنچے گی اور ان کی شرارتوں کے مقابلے میں سزائے سخت۔"

○ ﴿فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ○ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ﴾ (الاعراف:۶،۷)

"پھر ہم ان لوگوں سے ضرور پوچھیں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے پھر ہم پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (الاعراف:۳۵)

''اے اولاد آدم! اگر تمہارے پاس پیغمبر آئیں جو تم ہی میں سے ہوں جو میرے احکام تم سے بیان کریں تو جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور درستی کرے سو ان لوگوں پر نہ کچھ اندیشہ ہے نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

○ ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۖ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۗ وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (الاعراف:۴۳)

''اور جو کچھ ان کے دلوں میں (کینہ) تھا ہم اس کو دور کر دیں گے۔ ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ لوگ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا اور ہماری بھی رسائی نہ ہوتی اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتا واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی باتیں لے کر آئے تھے اور ان سے پکار کر کہا جائے گا کہ اس جنت کے تم وارث بنائے گئے ہو اپنے اعمال کے بدلے میں۔''

○ ﴿هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ﴾ (الاعراف:۵۳)

''ان لوگوں کو اور کسی بات کا انتظار نہیں صرف اس کے اخیر نتیجہ کا انتظار ہے جس روز جو اس کا اخیر نتیجہ پیش آئے گا اور اس روز جو لوگ اس کو پہلے سے بھولے ہوئے تھے یوں کہیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی باتیں لائے تھے۔''

○ ﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ ز يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ لا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (الاعراف:۱۵۷)

''جو لوگ ایسے رسول نبی اُمّی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر بوجھ اور طوق تھے اُن کو دور کرتے ہیں سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔''

○ ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (الاعراف:۱۵۸)

''آپ کہہ دیجیے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''

○ ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ط قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (الانفال:۱)

''یہ لوگ آپ سے غنیمتوں کا حکم دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجیے یہ غنیمتیں اللہ کی ہیں اور اس کے رسول کی ہیں۔''

○ ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ج وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ (الانفال:۱۳)

''یہ اس بات کی سزا ہے کہ انہوں نے اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے سو بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ﴾ (الانفال:۲۰)

''اے ایمان والو! اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا مانو اور اس (کا کہا ماننے) سے روگردانی مت کرو اور تم سن لیتے ہی ہو۔''

○ ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ﴾ (الانفال:۲۴)

''اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول کے کہنے کو بجا لاؤ۔ جبکہ رسول تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے قلب کے درمیان آڑ بن جایا کرتا ہے۔''

○ ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (الانفال:۲۷)

''اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول (کے حقوق) میں خیانت مت کرو اور اپنی قابل حفاظت چیزوں میں خیانت مت کرو اور تم جانتے ہو۔''

○ ﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (الانفال:۱۱)

''اور جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں پانچواں حصہ تو اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں اور مسکینوں کا اور مسافروں کا۔ اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر اس دن اتارا ہے جو دن حق و باطل کی جدائی کا تھا جس دن دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوجیں بھڑ گئی تھیں۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

○ ﴿وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴾ (الانفال:۴۶)

''اور اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتے رہو آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر وسہار رکھو یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

○ ﴿بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ﴾

(التوبہ:۱)

''اللہ اور اس کے رسول کی سب سے بے زاری کا اعلان ہے ان مشرکوں کے بارے میں جن سے تم نے عہد و پیمان کیا۔''

○ ﴿وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ﴾ (التوبہ:۳)

''اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو بڑے حج کے دن صاف اطلاع ہے کہ اللہ مشرکوں سے بے زار ہے اور اس کا رسول بھی اگر اب بھی تم توبہ کرلو تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور تم رُوگردانی کرو تو جان لو کہ تم اللہ کو ہرا نہیں سکتے اور کافروں کو دکھ کی مار کی خبر پہنچا دیجیے۔''

○ ﴿اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْۤا اَیْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴾ (التوبہ:۱۳)

''تم ان لوگوں کی سرکوبی کے لیے کیوں تیار نہیں ہوتے جنہوں نے اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قسموں کو توڑ دیا اور پیغمبر کو جلا وطن کرنے کی فکر میں ہیں اور خود ہی اوّل بار انہوں نے تم سے چھیڑ کی ہے کیا تم ان سے ڈرتے ہو اللہ ہی زیادہ مستحق ہے کہ تم اس کا ڈر رکھو بشرطیکہ تم ایمان دار ہو۔"

○ ﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (التوبہ:۱۶)

"اگر تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم چھوڑ دیے جاؤ گے حالانکہ اب تک اللہ نے تم میں سے انہیں ممتاز نہیں کیا جو مجاہد ہیں اور جنہوں نے اللہ کے اور اس کے رسول کے اور مومنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں بنایا۔ اللہ خوب خبردار ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔"

○ ﴿ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ﴾

(التوبہ:۲۶)

"پھر اللہ نے اپنی طرف کی تسکین اپنے نبی پر اور مومنوں پر اتاری اور اپنے وہ لشکر بھیجے جنہیں تم دیکھ نہیں رہے تھے اور کافروں کو پوری سزا دی ان کفار کا یہی بدلہ تھا۔"

○ ﴿قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ﴾ (التوبہ:۲۹)

"ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لائے جو اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ شے کو حرام نہیں جانتے، نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے، یہاں تک کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذلیل وخوار ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں۔"

○ ﴿هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (التوبہ:۳۳)

"اس نے اپنے رسول کو ہدایات اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے کہ اُسے اور تمام مذاہب پر غالب کر دے اگرچہ مشرک برا مانیں۔"

○ ﴿وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ﴾

(التوبہ:۵۴)

"کوئی سبب ان کے خرچ کی قبولیت کے نہ ہونے کا اس کے سوا نہیں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور بڑی کاہلی سے ہی نماز کی طرف آتے ہیں اور بُرے دل سے ہی خرچ کرتے ہیں۔"

○ ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ﴾ (التوبہ:۵۹)

"اگر یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کے دیئے ہوئے پر خوش رہتے اور کہے دیتے کہ اللہ ہمیں کافی ہے اللہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا اور اس کا رسول بھی ہم تو اللہ کی ذات سے ہی توقع رکھنے والے ہیں۔"

○ ﴿وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۭ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (التوبہ:۶۱)

"ان میں سے وہ بھی ہیں جو پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کان کا کچا ہے آپ کہہ دیجیے کہ وہ کان تمہارے بھلے کے لیے ہیں وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور مسلمانوں کی بات کا یقین کرتا ہے اور تم میں سے جو اہل ایمان ہیں یہ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے رحمت ہے رسول اللہ کو جو لوگ ایذا دیتے ہیں اُن کے لیے دکھ کی مار ہے۔"

○ ﴿ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴾ (التوبہ: ۶۲)

"محض تمہیں خوش کرنے کے لیے تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھا جاتے ہیں حالانکہ اگر یہ ایمان دار ہوتے تو اللہ اور اس کا رسول رضا مند کرنے کے زیادہ مستحق تھے۔"

○ ﴿اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبہ: ۶۳)

"کیا یہ نہیں جانتے کہ جو بھی اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا اس کے لیے یقیناً دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہنے والا ہے یہ زبردست رسوائی ہے۔"

○ ﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ﴾ (التوبہ: ۶۵)

"اگر آپ ان سے پوچھیں تو صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یونہی آپس میں ہنس بول رہے تھے کہہ دیجیے کہ اللہ اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لیے رہ گئے ہیں؟"

○ ﴿اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڏ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ﴾ (التوبہ: ۷۵)

"کیا اُنہیں اپنے سے پہلے لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں، قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابرہیم اور اہل مدین ادر اہل موتفکات (اُلٹی ہوئی بستیوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہنے والے) کی، اُن کے پاس اُن کے پیغمبر دلیلیں لے کر پہنچے، اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرے بلکہ انہوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا۔"

○ ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾

(التوبہ:۷۱)

"مومن مرد اور عورت آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار و معاون) دوست ہیں وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور بُرائیوں سے روکتے ہیں نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اللہ کی اور اس کے رسول کے بات مانتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا۔ بے شک اللہ غلبہ والا حکمت والا ہے۔"

○ ﴿يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴾

(التوبہ:۷۴)

"یہ اللہ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا، حالانکہ یقیناً کفر کا کلمہ ان کی زبان سے نکل چکا ہے اور یہ اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس کام کا قصد بھی کیا جو پورا نہ کر سکے یہ صرف اس بات کا انتقام لے رہے ہیں کہ اللہ نے اپنے فضل سے اور اس کے رسول نے دولت مند کر دیا اگر یہ اب بھی توبہ کریں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے اور منہ موڑے رہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور زمین بھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ان کا کوئی حمایتی اور مددگار نہ کھڑا ہوگا۔‘‘

○ ﴿اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾ (التوبہ:۸۰)

’’اُن کے لیے تو استغفار کریں یا نہ کریں، اگر آپ ستر مرتبہ بھی ان کے لیے استغفار کریں تو بھی اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ سے اور اس کے رسول سے کفر کیا ایسے فاسق لوگوں کو رب کریم ہدایت نہیں دیتا۔‘‘

○ ﴿فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ﴾ (التوبہ:۸۱)

’’پیچھے رہ جانے والے لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جانے کے بعد اپنے بیٹھے رہنے پر خوش ہیں انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرنا ناپسند رکھا اور انہوں نے کہہ دیا کہ اس گرمی میں مت نکلو کہہ دیجیے کہ دوزخ کی آگ بہت ہی سخت گرم ہے، کاش کہ وہ یہ سمجھ لیتے۔‘‘

○ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ (التوبہ:۸۴)

’’ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ اس کے جنازے کی ہرگز نماز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور مرتے دم تک بدکار بے اطاعت رہے ہیں۔‘‘

○ ﴿وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ﴾ (التوبہ:۸۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب کوئی سورۃ اتاری جاتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ مل کر جہاد کرو تو ان میں سے دولت مندوں کا ایک طبقہ آپ کے پاس آ کر یہ کہہ کر رخصت لے لیتا ہے کہ ہمیں تو بیٹھے رہنے والوں میں ہی چھوڑ دیجیے۔''

○ ﴿لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ط وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ز وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (التوبہ:۸۸)

''لیکن خود رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان لانے والے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں یہی لوگ بھلائیوں والے ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔''

○ ﴿لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ط مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبہ:۹۱)

''ضعیفوں اور بیماروں پر اور ان پر جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ بھی نہیں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی خیر خواہی کرتے رہیں۔ ایسے نیک کاروں پر الزام کی کوئی راہ نہیں اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت و رحمت والا ہے۔''

○ ﴿يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ط قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ط وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾

(التوبہ:۹۴)

''یہ لوگ تمہارے سامنے عذر پیش کریں گے کہ جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے آپ کہہ دیجیے کہ یہ عذر پیش مت کرو ہم کبھی تم کو سچا نہ سمجھیں گے اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ ہم کو تمہاری خبر دے چکا ہے اور آئندہ بھی اللہ اور اس کے رسول تمہاری کارگزاری دیکھ لیں گے پھر اسی (اللہ) کے پاس لوٹائے جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر سب باتوں کا جاننے والا ہے پھر وہ تم کو بتا دے گا جو کچھ تم کرتے تھے۔''

○ ﴿اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ (التوبہ:۹۷)

''دیہاتی لوگ کفر اور نفاق میں بہت ہی سخت ہیں اور ان کو ایسا ہونا ہی چاہئے کہ ان کو ان احکام کا علم نہ ہو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں اور اللہ بڑا علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔''

○ ﴿وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبہ:۹۹)

''اور بعض اہل دیہات ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں ان کو عنداللہ قرب حاصل ہونے کا ذریعہ اور رسول کی دعا کا ذریعہ بناتے ہیں یاد رکھو کہ ان کا یہ خرچ کرنا بے شک ان کے لیے موجب قربت ہے ان کو اللہ تعالیٰ ضرور اپنی قربت میں داخل کرے گا اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا اور رحمت والا ہے۔''

○ ﴿وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (التوبہ:۱۰۵)

''اور کہہ دیجیے کہ تم عمل کیے جاؤ تمہارے عمل اللہ خود دیکھ لے گا اور اس کا رسول اور ایمان والے (بھی دیکھ لیں گے) اور ضرور تم کو اُسی (اللہ) کے پاس جانا ہے جو تمام چھپی اور کھلی چیزوں کا جاننے والا ہے، سو وہ تم کو تمہارا سب کیا ہوا بتلا دے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ﴾ (التوبہ:۱۰۷)

''اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے ان اغراض کے لیے مسجد بنائی ہے کہ ضرر پہنچائیں اور کفر کی باتیں کریں اور ایمان داروں میں تفریق ڈالیں اور اس شخص کے قیام کا سامان کریں جو اس سے پہلے سے اللہ اور رسول کا مخالف ہے اور قسمیں کھا جائیں گے کہ بجز بھلائی کے اور ہماری کچھ نیت نہیں، اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔''

○ ﴿مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (التوبہ:۱۲۰)

''مدینہ کے رہنے والوں کو اور جو دیہاتی ان کے گرد و پیش ہیں ان کو یہ زیبا نہ تھا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو چھوڑ کر پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جان کو ان کی جان سے عزیز سمجھیں، یہ اس سبب سے کہ ان کو اللہ کی راہ میں جو پیاس لگی اور جو تکان پہنچی اور جو بھوک لگی اور جو کسی ایسی جگہ چلے جو کفار کے لیے موجب غیظ ہوا ہو اور دشمنوں کی جو خبر لی، ان سب پر ان کے نام (ایک ایک) نیک کام لکھا گیا یقیناً اللہ تعالیٰ محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

○ ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبہ:۱۲۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس میں سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں ایمان داروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔''

○ ﴿وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾ (یونس:۴۷)

''اور ہر امت کے لیے ایک رسول ہے، سو جب ان کا وہ رسول آ چکتا ہے ان کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کیا جاتا ہے اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا۔''

○ ﴿ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ (یونس:۷۴)

''پھر نوح کے بعد ہم نے اور رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا سو وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لے کر آئے پس جس چیز کو انہوں نے اوّل میں جھوٹا کہہ دیا، یہ نہ ہوا کہ پھر اس کو مان لیتے۔ اللہ تعالیٰ اس طرح حد سے بڑھنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔''

○ ﴿كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ﴾ (الرعد:۳۰)

''اس طرح ہم نے آپ کو اس امت میں بھیجا ہے جس سے پہلے بہت سی اُمتیں گزر چکی ہیں کہ آپ انہیں ہماری طرف سے جو وحی آپ پر اُتری ہے پڑھ کر سنائیے۔ یہ اللہ رحمٰن کے منکر ہیں آپ کہہ دیجیے کہ میرا پالنے والا تو وہی ہے اس کے سوا درحقیقت کوئی بھی لائق عبادت نہیں، اُسی کے اوپر میرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھروسہ ہے اور اُسی کی جانب میرا رجوع ہے۔''

○ ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا﴾ (النحل:۳۶)

''اور ہم نے ہر اُمت میں رسول بھیجا۔''

○ ﴿مَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾

(بنی اسرائیل:۱۵)

''جو راہ راست حاصل کر لے وہ خود اپنے ہی بھلے کے لیے راہ یافتہ ہوتا ہے اور جو بھٹک جائے اس کا بوجھ اُسی کے اوپر ہے۔ کوئی بوجھ والا کسی اور کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔''

○ ﴿سُنَّةَ مَن قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِن رُّسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا﴾

(بنی اسرائیل:۷۷)

''ایسا ہی دستور اُن کا تھا جو آپ سے پہلے رسول ہم نے بھیجے اور ہمارے دستور میں کبھی ردّوبدل نہیں پائیں گے۔''

○ ﴿أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ ۗ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا﴾ (بنی اسرائیل:۹۳)

''یا آپ کے اپنے لیے کوئی سونے کا گھر ہو جائے یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہم تو آپ کے چڑھ جانے کا بھی اس وقت تک ہرگز یقین نہیں کریں گے جب تک کہ آپ ہم پر کوئی کتاب نہ اُتار لائیں۔ جسے ہم خود پڑھ لیں۔ آپ جواب دے دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک انسان ہی ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَ هُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا﴾ (بنی اسرائیل: ۹۴)

''لوگوں کے پاس ہدایت پہنچ چکنے کے بعد ایمان سے روکنے والی صرف یہی چیز رہی کہ انہوں نے کہا، کیا اللہ نے ایک انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا؟''

○ ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (الانبیاء: ۷)

''تجھ سے پہلے بھی جتنے پیغمبر ہم نے بھیجے سبھی مرد تھے جن کی طرف ہم وحی اتارتے تھے۔ پس تم اہل کتاب سے پوچھ لو اگر خود تمہیں علم نہ ہو۔''

○ ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ (الانبیاء: ۲۵)

''اور تجھ سے پہلے جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔''

○ ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ج فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِی الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ (الحج: ۵۲)

''اور ہم نے آپ سے پہلے جس رسول اور نبی کو بھیجا اس کے ساتھ یہ ہوا کہ جب وہ اپنے دل میں کوئی آرزو کرنے لگا شیطان نے اس کی آرزو میں کچھ ملا دیا۔ پس شیطان کی ملاوٹ اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے پھر اپنی باتیں پکی کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ دانا اور باحکمت ہے۔''

○ ﴿وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِی الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ لا مِنْ قَبْلُ وَفِیْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّاسِ ج فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ط هُوَ مَوْلٰكُمْ ج فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ﴾ (الحج:۷۸)

''اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے اُسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی، دین تمہارے باپ ابراہیم کا (قائم رکھو) اُسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تا کہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو، وہی تمہارا ولی اور مالک ہے پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔''

○ ﴿يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ط اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾ (المؤمنون:۵۱)

''اے پیغمبرو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو کچھ کر رہے ہو اسی سے میں بخوبی واقف ہوں۔''

○ ﴿وَاِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾ (النور:۴۸)

''اور جب یہ اس بات کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ان کے جھگڑے چکا دے تو بھی اُن کی ایک جماعت منہ موڑنے والی بن جاتی ہے۔''

○ ﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ط وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ج وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴾ (النور:۵۴)

''کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم مانو، رسول کی اطاعت کرو، پھر بھی اگر تم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روگردانی کی تو رسول کے ذمے تو صرف وہی ہے جو اس پر لازم کر دیا گیا ہے اور تم پر اُسی کی جواب دہی ہے جو تم پر رکھا گیا ہے۔ ہدایت تو تمہیں اُسی وقت ملے گی جب رسول کی ماتحتی کرو سنو! رسول کے ذمے تو صرف صاف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔''

○ ﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (النور:۵۶)

''نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی فرمانبرداری میں لگے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

○ ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ (النور:۶۲)

''با ایمان لوگ تو وہی ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر یقین رکھتے ہیں۔''

○ ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ (النور:۶۳)

''تم اللہ تعالیٰ کے نبی کے بلانے کو ایسا بلاوا نہ کرو جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہوتا ہے تم میں سے اُنہیں اللہ خوب جانتا ہے جو نظر بچا کر چپکے سے سرک جاتے ہیں سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں اُن پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے۔''

○ ﴿وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْكُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَلَكٌ فَیَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِیْرًا﴾ (الفرقان:۷)

''اور انہوں نے کہا کہ یہ کیسا رسول ہے؟ کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا جاتا کہ وہ بھی اس کے ساتھ ہو کر ڈرانے والا بن جاتا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا﴾ (الفرقان:٢٠)

''اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب کے سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کو دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنایا کیا تم صبر کرو گے؟ تیرا رب سب کچھ دیکھنے والا ہے۔''

○ ﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا﴾ (الفرقان:٢٧)

''اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو دبا دبا کر کہے گا ہائے کاش میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی راہ اختیار کی ہوتی۔''

○ ﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا﴾ (الفرقان:٣٠)

''اور رسول کہے گا کہ اے میرے پروردگار! بے شک میری اُمت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔''

○ ﴿وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِىْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا﴾ (٤١)

''اور تمہیں جب کبھی دیکھتے ہیں تو تم سے مسخراپن کرنے لگتے ہیں کہ کیا یہی وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔''

○ ﴿وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (القصص:٤٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ انہیں ان کے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی تو یہ کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے اور ایمان والے ہو جاتے۔''

○ ﴿وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴾ (العنکبوت:۱۸)

''اور اگر تم جھٹلاؤ تو تم سے پہلے کی امتوں نے بھی جھٹلایا ہے رسول کے ذمے تو صرف صاف صاف طور پر پہنچا دینا ہی ہے۔''

○ ﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الروم:۴۷)

''اور ہم نے آپ سے پہلے بھی اپنے رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان کے پاس دلیلیں لے کر آئے پھر ہم نے گنہگاروں سے انتقام لیا ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔''

○ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ (الاحزاب:۱۲)

''اور اس وقت منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (شک) کا روگ تھا کہنے لگے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہم سے محض دھوکا فریب کا ہی وعدہ کیا تھا۔''

○ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب:۲۱)

''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے۔''

○ ﴿وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا﴾

(الاحزاب:۲۲)

''اور ایمان داروں نے جب (کفار کے) لشکروں کو دیکھا (بے ساختہ) کہہ اٹھے کہ انہیں کا وعدہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے دیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا اور اس (چیز) نے ان کے ایمان میں اور شیوۂ فرماں برداری میں اور اضافہ کر دیا۔''

○ ﴿وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (الاحزاب:۲۹)

''اور اگر تمہاری مراد اللہ اور اس کا رسول اور آخرت کا گھر ہے تو (یقین مانو کہ) تم میں سے نیک کام کرنے والیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت زبردست اجر رکھ چھوڑا ہے۔''

○ ﴿وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا﴾ (الاحزاب:۳۱)

''اور تم میں سے جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے گی اور نیک کام بھی کرے ہم اسے اجر (بھی) دُہرا دیں گے۔''

○ ﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ (الاحزاب:۳۳)

اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔''

○ ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب:۳۶)

''اور (دیکھو) کسی مومن مرد وعورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔''

○ ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (الاحزاب:۴۰)

''(لوگو!) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہیں لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کا سلسلہ بند کرنے والے۔''

○ ﴿وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ﴾ (الاحزاب:۵۳)

''اور نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تکلیف دو۔''

○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ (الاحزاب:۵۷)

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اُن پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی پھٹکار ہے اور ان کے لیے نہایت رسوا کن عذاب ہے۔''

○ ﴿يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا﴾ (الاحزاب:۶۶)

''اس دن اُن کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ دیئے جائیں گے (حسرت و افسوس سے) کہیں گے کاش ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرتے۔''

○ ﴿وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رُسُلِیْ قف فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ﴾ (سبا:۴۵)

''اور ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی ہماری باتوں کو جھٹلایا تھا اور انہیں ہم نے جو دے رکھا تھا یہ تو اُس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے، پس انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا (پھر دیکھ کہ) میرا عذاب کیسا (سخت) تھا۔''

○ ﴿وَاِنْ یُّکَذِّبُوْکَ فَقَدْ کُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ ط وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ﴾ (فاطر:۴)

''اور اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے پہلے کے تمام رسول بھی جھٹلائے جا چکے ہیں تمام کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔''

○ ﴿وَاِنْ یُّکَذِّبُوْکَ فَقَدْ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ج جَآءَ تْھُمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْکِتٰبِ الْمُنِیْرِ﴾ (فاطر:۲۵)

''اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلا دیں تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا تھا ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر معجزے اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے۔''

○ ﴿یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ ج مَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ﴾ (یسین:۳۰)

''(ایسے) بندوں پر افسوس! کبھی بھی کوئی رسول ان کے پاس نہیں آیا جس کی ہنسی انہوں نے نہ اڑائی ہو۔''

○ ﴿قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْ م بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا سکتہ ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ﴾ (یسین:۵۲)

''کہیں گے ہائے ہائے ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے اٹھا دیا۔ یہی ہے جس کا وعدہ رحمٰن نے کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہہ دیا تھا۔''

○ ﴿اِنْ کُلٌّ اِلَّا کَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ﴾ (ص:۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جس نے رسولوں کی تکذیب نہ کی ہو پس میری سزا اُن پر ثابت ہوگئی۔''

○ ﴿وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ (الذمر :۷۱)

''کافروں کے غول کے غول جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اس کے دروازے ان کے لیے کھول دیے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے سوال کریں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے۔ یہ جواب دیں گے کہ ہاں درست ہے لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہوگیا۔''

○ ﴿كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِن بَعْدِهِمْ ۖ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ ۖ وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ﴾ (المؤمن:۵)

''قوم نوح نے اور ان کے بعد کے گروہوں نے بھی جھٹلایا تھا اور ہر اُمت نے اپنے رسول کو گرفتار کر لینے کا ارادہ کیا اور باطل کے ذریعے کج بحثیاں کیں تا کہ ان سے حق کو بگاڑ دیں پس میں نے ان کو پکڑ لیا۔ سو میری طرف سے کیسی سزا ہوئی۔''

○ ﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (المؤمن:۲۲)

''یہ اس وجہ سے کہ ان کے پاس ان کے پیغمبر معجزے لے لے کر آتے تھے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ انکار کر دیتے تھے۔ پس اللہ اُن کو پکڑ لیتا تھا۔ یقیناً وہ طاقتور اور سخت عذاب والا ہے۔''

○ ﴿اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ﴾

(المؤمن:۷۰)

''جن لوگوں نے کتاب کو جھٹلایا اور اسے بھی جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا۔ انہیں ابھی ابھی حقیقت حال معلوم ہو جائے گی۔''

○ ﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ﴾

(المؤمن:۷۸)

''یقیناً ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں سے بعض کے واقعات ہم آپ کو بیان کر چکے ہیں اور ان میں سے بعض کے قصے تو ہم نے آپ کو بیان ہی نہیں کیے اور کسی رسول کا یہ مقدور نہ تھا کہ کوئی معجزہ اللہ کی اجازت کے بغیر لا سکے۔ پھر جس وقت اللہ کا حکم آئے گا حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اسی جگہ اہل باطل خسارے میں رہ جائیں گے۔''

○ ﴿فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ﴾ (المؤمن:۸۳)

''پس جب کبھی اُن کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تو یہ اپنے پاس کے علم پر اترانے لگے بالآخر جس چیز کو مذاق میں اڑا رہے تھے وہی اُن پر اُلٹ پڑی۔''

○ ﴿بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ﴾

(الزخرف:۲۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بلکہ میں نے ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادوں کو سامان (اور اسباب) دیا۔ یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور صاف صاف سنانے والا رسول آ گیا۔''

○ ﴿وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا﴾ (الذخرف:۴۵)

''اور ہمارے ان رسولوں سے پوچھو جنہیں ہم نے پہلے بھیجا گیا تھا۔''

○ ﴿اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ﴾ (الدخان:۱۳)

''ان کے لیے نصیحت کہاں ہے؟ کھول کھول کر بیان کرنے والے پیغمبران کے پاس آ چکے۔''

○ ﴿اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ﴾ (الدخان:۱۸)

''کہیے اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو یقین مانو کہ میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔''

○ ﴿قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (الاحقاف:۹)

''آپ کہہ دیجیے کہ میں کوئی بالکل انوکھا پیغمبر تو نہیں نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے اور میں تو صرف علی الاعلان آگاہ کر دینے والا ہوں۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد:۳۳)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کا کہنا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔''

○ ﴿لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَّاَصِيۡلًا﴾ (الفتح:۹)

”تا کہ (اے مسلمانو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کا ادب کرو اور اللہ کی پاکی بیان کرو صبح و شام۔“

○ ﴿بَلۡ ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ يَّنۡقَلِبَ الرَّسُوۡلُ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِلٰٓى اَهۡلِيۡهِمۡ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَظَنَنۡتُمۡ ظَنَّ السَّوۡءِ ۖۚ وَكُنۡتُمۡ قَوۡمًۢا بُوۡرًا﴾

(الفتح:۱۲)

”(نہیں) بلکہ تم نے یہ گمان کر رکھا تھا پیغمبر اور مسلمانوں کا اپنے گھروں کی طرف لوٹ آنا قطعاً ناممکن ہے اور یہی خیال تمہارے دلوں میں رچ بس گیا تھا اور تم نے برا گمان کر رکھا تھا۔ دراصل تم لوگ ہو بھی ہلاکت والے۔“

○ ﴿وَمَنۡ لَّمۡ يُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ سَعِيۡرًا﴾

(الفتح:۱۳)

”اور جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے بھی ایسے کافروں کے لیے دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔“

○ ﴿اِذۡ جَعَلَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الۡجَاهِلِيَّةِ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَـتَهٗ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَعَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاَلۡزَمَهُمۡ كَلِمَةَ التَّقۡوٰى وَكَانُوۡۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهۡلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا﴾ (الفتح:۲۶)

”جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں عار کو جگہ دی اور عار بھی جاہلیت کی سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے اہل اور زیادہ مستحق تھے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔“

○ ﴿لَقَدۡ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوۡلَهُ الرُّءۡيَا بِالۡحَـقِّ‌ۚ لَتَدۡخُلُنَّ الۡمَسۡجِدَ الۡحَـرَامَ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيۡنَ ۙ مُحَلِّقِيۡنَ رُءُوۡسَكُمۡ وَمُقَصِّرِيۡنَ ۙ لَا تَخَافُوۡنَ‌ ؕ فَعَلِمَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾ (الفتح:۲۷)

’’یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو واقعۃً خواب سچا کر دکھایا کہ انشاءاللہ تم یقیناً پورے امن و امان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو جاؤ گے سر منڈواتے ہوئے اور سر کے بال کترواتے ہوئے (چین کے ساتھ) بے خوف ہو کر، وہ ان امور کو جانتا ہے جنہیں تم نہیں جانتے پس اس نے اس سے پہلے ایک نزدیک کی فتح تمہیں میسّر کی۔‘‘

○ ﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾ (الفتح:۲۸)

’’وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اور اللہ تعالیٰ کافی ہے گواہی دینے والا۔‘‘

○ ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ (الفتح:۲۹)

’’محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں۔‘‘

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (الحجرات:۱)

’’اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔‘‘

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ (الحجرات:۲)

’’بے شک جو لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حضور میں اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آوازیں پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لیے جانچ لیا ہے۔ اُن کے لیے مغفرت اور بڑا ثواب ہے۔"

○ ﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ط لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ﴾

(الحجرات:٦)

"اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں اگر وہ عموماً کہا کرتا رہے، بہت امور میں، تمہاری بات مان لے تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے یہی لوگ راہ یافتہ ہیں۔"

○ ﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحجرات:١٤)

"دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے آپ کہہ دیجیے کہ حقیقت میں تم ایمان نہیں لائے لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے (مخالفت چھوڑ کر مطیع ہو گئے) حالانکہ ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا۔ تم اگر اللہ کی اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرنے لگو گے تو اللہ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

○ ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾

(الحجرات:١٥)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک و شبہ نہ کریں اور اپنے مالوں میں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں (اپنے دعویٰ ایمان میں) یہی سچے اور راست گو ہیں۔''

○ ﴿كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ﴾ (الذاریات:۵۲)

''اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں ان کے پاس جو بھی رسول آیا انہوں نے کہہ دیا کہ یہ تو جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔''

○ ﴿اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ﴾ (الحدید:۷)

''اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اسی مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ نے تمہیں (دوسروں کا) جانشین بنایا ہے پس تم میں سے جو ایمان لے آئیں اور خیرات کریں انہیں بہت بڑا ثواب ملے گا۔''

○ ﴿وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (الحدید:۸)

''اور تم اللہ پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟ حالانکہ خود رسول تمہیں اپنے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہا ہے اور اگر تم مومن ہو تو وہ تم سے مضبوط عہد و پیمان بھی لے چکا ہے۔''

○ ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ﴾ (الحدید:۱۹)

''اللہ اور اس کے رسول پر جو ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے اور جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہی جہنمی ہیں۔"

○ ﴿سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ (الحدید:٢١)

"(آؤ) دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین کی وسعت کے برابر ہے یہ ان کے لیے بنائی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔"

○ ﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ﴾

(الحدید:٢٥)

"یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمائی تا کہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔"

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحدیث:٢٨)

"اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دُہرا حصہ دے گا اور تمہیں نور دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

○ ﴿فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (المجادلہ:۴)

''ہاں جو شخص نہ پائے اس کے ذمہ دو مہینوں کے لگا تار روزے ہیں اور اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اور جس شخص کو یہ طاقت بھی نہ ہو اس پر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے یہ اس لیے کہ تم اللہ کی اور اس کے رسول پر ایمان رکھو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور کفار ہی کے لیے درد ناک عذاب ہے۔''

○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ (المجادلہ:۵)

''بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل کیے جائیں گے جیسے ان سے پہلے کے لوگ ذلیل کیے گئے تھے اور بے شک ہم واضح آیتیں اتار چکے ہیں اور کافروں کے لیے تو ذلت والا عذاب ہے۔''

○ ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ز وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ لا وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ج يَصْلَوْنَهَا ج فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ﴾ (المجادلہ:۸)

''کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کانا پھوسی سے روک دیا گیا تھا وہ پھر بھی اس روکے ہوئے کام کو دوبارہ کرتے ہیں اور آپس میں گناہ کی اور ظلم و زیادتی کی اور نافرمانیٔ پیغمبر کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو تجھے ان لفظوں میں سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے کہا اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر جو ہم کہتے ہیں سزا کیوں نہیں دیتا اُن کے لیے جہنم کی سزا ہے جس میں یہ جائیں گے سو وہ برا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹھکانا ہے۔"

○ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (المجادلہ:۱۲)

"اے مسلمانو! جب تم رسول سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ تر ہے ہاں اگر نہ پاؤ تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔"

○ ﴿أَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (المجادلہ:۱۳)

"کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ نکالنے سے ڈر گئے؟ پس جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں معاف فرما دیا تو اب بخوبی نمازوں کو قائم رکھو، زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرتے رہو تم جو کچھ کرتے ہو اس (سب سے) اللہ (خوب) خبردار ہے۔"

○ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ﴾ (المجادلہ:۲۰)

"بے شک اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہی لوگ سب سے زیادہ ذلیلوں میں سے ہیں۔"

○ ﴿كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾ (المجادلہ:۲۱)

"اللہ تعالیٰ لکھ چکا ہے کہ بے شک میں اور میرے پیغمبر غالب رہیں گے یقیناً اللہ تعالیٰ زور آور اور غالب ہے۔"

○ ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (المجادلہ:۲۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں کے ساتھ محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے۔''

○ ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ (الحشر:۴)

''یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو بھی اللہ کی مخالفت کرے گا تو اللہ بھی سخت عذاب کرنے والا ہے۔''

○ ﴿وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (الحشر:۶)

''اور ان کا جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ہاتھ لگایا ہے جس پر نہ تو تم نے اپنے گھوڑے دوڑائے ہیں اور نہ اونٹ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو جس طرح چاہے غالب کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

○ ﴿مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ (الحشر:۷)

''بستیوں والوں کا جو (مال) اللہ تعالیٰ تمہارے لڑے بھڑے بغیر اپنے رسول کے ہاتھ لگائے وہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت والوں کا اور یتیموں مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے تاکہ تمہارے دولت مندوں کے ہاتھ میں ہی یہ مال گردش کرتا نہ رہ جائے اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو اور جس سے روکے رُک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا ہے۔"

○ ﴿لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾ (الحشر:۸)

"(فے کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لیے ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکال دیئے گئے ہوں وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضا مندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی راست باز لوگ ہیں۔"

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ج يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ط اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ صلے تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ صلے وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ط وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ﴾

(الممتحنہ:۱)

"اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آ چکا ہے کفر کرتے ہیں، پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو اگر تم میری راہ کے جہاد میں اور میری رضا مندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو) تم ان کے پاس محبت کا پیغام پوشیدہ بھیجتے ہو اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم نے چھپایا اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا۔ تم میں سے جو بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہ راست سے بہک جائے گا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ﴾

(الصف:۶)

''اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے (میری قوم) بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے رسول کی خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے۔''

○ ﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (الصف:۹)

''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اسے اور تمام مذاہب پر غالب کردے اگرچہ مشرکین ناخوش ہوں۔''

○ ﴿تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (الصف:۱۱)

''اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔''

○ ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۤ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾

(الجمعه:۲)

''وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

○ ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ﴾ (المنفقون:۱)

''تیرے پاس جب منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اس کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں۔''

○ ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْلَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ﴾ (المنفقون:۵)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لیے اللہ کے رسول استغفار کریں تو اپنے سر مٹکاتے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے رک جاتے ہیں۔''

○ ﴿هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ﴾ (المنفقون:۷)

''یہی وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ اِدھر اُدھر ہو جائیں اور آسمان و زمین کے کل خزانے اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں لیکن یہ منافق بے سمجھ ہیں۔''

○ ﴿يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (المنفقون:۸)

''یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم اب لوٹ کر مدینہ جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا۔ سنو! عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اس کے رسول کے لیے اور ایمان داروں کے لیے ہے لیکن یہ منافق سمجھتے نہیں۔''

○ ﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾

(التغابن:۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سو تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جسے ہم نے نازل فرمایا ہے ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل پر باخبر ہے۔''

○ ﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴾ (التغابن:۱۲)

''لوگو! اللہ کا کہا مانو اور رسول کا کہنا مانو پس اگر تم اعراض کرو تو ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔''

○ ﴿رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا﴾ (الطلاق:۱۱)

''(یعنی) رسول تمہیں اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آئے اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ اُسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک اللہ نے اُسے بہترین روزی دے رکھی ہے۔''

○ ﴿اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ﴾ (الحاقه:۴۰)

''کہ بے شک یہ (قرآن) بزرگ رسول کا قول ہے۔''

○ ﴿اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا﴾ (الجن:۲۳)

''البتہ (میرا کام) اللہ کی بات اور اس کے پیغامات (لوگوں) کو پہنچا دینا ہے (اب) جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نہ مانے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جن میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ فَاِنَّہٗ یَسۡلُکُ مِنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَ مِنۡ خَلۡفِہٖ رَصَدًا﴾ (الجن:۲۷)

''سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کرلے لیکن اس کے بھی آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے۔''

○ ﴿اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۬ۙ شَاہِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا﴾ (المزمل:۱۵)

''بے شک ہم نے تمہاری طرف تم پر گواہی دینے والا رسول بھیج دیا ہے جیسے کہ ہم نے فرعون کے پاس رسول بھیجا تھا۔''

○ ﴿اِنَّہٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ﴾ (التکویر:۹)

''یقیناً یہ ایک بزرگ رسول کا کہا ہوا ہے۔''

○ ﴿رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَہَّرَۃً﴾ (البینہ:۲)

''اللہ تعالیٰ کا ایک رسول جو پاک صحیفے پڑھے۔''

۵۲. سیدنا رؤف ﷺ

بہت زیادہ شفقت فرمانے والے

○ ﴿لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ﴾ (التوبہ:۱۲۸)

''تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں۔ ایمان داروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۳. سیّدنا السَّاجِدُ ﷺ

سجدہ کرنے والے

○ ﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (التوبہ:۱۱۲)

''وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے روزہ رکھنے والے راہ حق میں سفر کرنے والے رکوع اور سجدہ کرنے والے نیک باتوں کی تعلیم دینے والے اور بُری باتوں سے باز رکھنے والے اور اللہ کی حدّوں کا خیال رکھنے والے ہیں اور ایسے مؤمنین کو آپ خوشخبری سنا دیجیے۔''

○ ﴿اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (الذمر:۹)

''بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔''

○ ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا﴾ (الدھر:۲۶)

''اور رات کے وقت اس کے سامنے سجدے کر اور بہت رات تک اس کی تسبیح کیا کر۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۴. سیدنا السامع ﷺ

سماعت کرنے والے

○ ﴿وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ﴾ (النحل:٦٥)

''اور اللہ آسمان سے پانی برسا کر اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے نشانی ہے جو سنیں۔''

۵۵. سیدنا سراج منیر ﷺ

روشن کرنے والا چراغ

○ ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا﴾ (الاحزاب:۴۵،۴۶)

''اے نبی یقیناً ہم نے ہی آپ کو (رسول بنا کر) گواہیاں دینے والا، خوشخبریاں سنانے والا اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔''

۵۶. سیدنا سلطان مبین ﷺ

واضح دلیل

○ ﴿وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْۤ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ﴾ (الدخان:۱۹)

''اور تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس کھلی دلیل لانے والا ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۷. سیّدنا الشّارِحُ ﷺ

وضاحت کرنے والے

○ ﴿اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (الزمر: ۲۲)

''کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے پس وہ اپنے پروردگار کی طرف سے ایک نور پر ہے اور ہلاکت ہے اُن پر جن کے دل یادِ الٰہی سے (اثر نہیں لیتے بلکہ) سخت ہو گئے ہیں یہ لوگ صریح گمراہی پر ہیں۔''

۵۸. سیّدنا الشَّاكِرُ ﷺ

اللہ کا شکر کرنے والے

○ ﴿ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (البقرہ: ۵۲)

''لیکن ہم نے باوجود اس کے پھر بھی تمہیں معاف کر دیا تا کہ تم شکر کرو۔''

○ ﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ﴾ (البقرہ: ۱۵۲)

''پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ (البقرہ: ۱۷۲)

''اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ پیو اور اللہ کا شکر ادا کرو۔ اگر تم خاص اُسی کی عبادت کرتے ہو۔''

○ ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ج فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا اَوْعَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ز وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (البقرہ:۱۸۵)

''ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں۔ تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہئے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں وہ چاہتے ہے کہ تم گنتی پوری کرلو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔''

○ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ ط وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ط وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴾ (آل عمران:۱۴۴)

''اور محمد ﷺ صرف رسول ہی ہیں۔ ان سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے ہیں کیا اگر ان کا انتقال ہو جائے یا یہ شہید ہو جائیں تو تم اسلام سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے اور جو کوئی پھر جائے اپنی ایڑیوں پر تو ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑے گا۔ عنقریب اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا۔''

○ ﴿وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ط وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا ج وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا ط وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ﴾ (آل عمران:۱۴۵)

''بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے کوئی جاندار نہیں مر سکتا، مقرر شدہ وقت لکھا ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، دنیا کی چاہت والوں کو ہم کچھ دنیا دے دیتے ہیں اور آخرت کا ثواب چاہنے والوں کو ہم وہ بھی دیں گے اور احسان ماننے والوں کو ہم بہت جلد نیک بدلہ دیں گے۔"

○ ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (المائدہ:۸۹)

"اللہ تعالیٰ تمہاری قسموں پر مواخذہ نہیں فرماتا البتہ ان قسموں پر ضرور مواخذہ کرے گا جن قسموں کو تم مضبوط کر دیتے ہو۔ اس کا کفّارہ دس محتاجوں کو کھانا کھلانا ہے اوسط درجے کا جو اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑا دینا یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے اور جن کو مقدور نہ ہو تو تین دن کے روزے ہیں۔ یہ تمہاری قسموں کا کفّارہ ہے جب کہ تم قسم کھا لو اور اپنی قسموں کا خیال رکھو اس طرح اللہ تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تا کہ تم شکر کرو۔"

○ ﴿هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَاۗءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَاۗءَھُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّھُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَىِٕنْ اَنْجَيْـتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ﴾

(یونس:۲۲)

"وہ اللہ ایسا ہے کہ تم کو خشکی اور دریا میں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعے سے لے کر چلتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور وہ لوگ ان سے خوش ہیں ان پر ایک جھونکا سخت ہوا کا آتا ہے اور ہر طرف سے ان پر موجیں اٹھتی چلی آتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ (بُرے) آ گھرے (اس وقت) سب خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارتے ہیں کہ اگر ہم کو اس سے بچا لے تو ہم ضرور شکر گزار بن جائیں گے۔"

○ ﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ﴾

(ابراهيم:۵)

"(یاد رکھو جب کہ) ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تُو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی میں نکال اور انہیں اللہ کے احسانات یاد دِلا۔ اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لیے۔"

○ ﴿وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (النحل:۱۴)

"اور سمندر بھی اُسی نے تمہارے بس میں کر دیئے ہیں کہ تم اس میں سے (نکلا ہوا) تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے اپنے پہننے کے زیورات نکال سکو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اس میں پانی چیرتی ہوئی (چلتی) ہیں اور اس لیے بھی کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور ہوسکتا ہے کہ تم شکر گزاری بھی کرو۔"

○ ﴿وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (النحل:۷۸)

"اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا ہے کہ اس وقت تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اسی نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے کہ تم شکر گزاری کرو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (القصص:۷۳)

''اس نے تو تمہارے لیے اپنے فضل وکرم سے دن رات مقرر کر دیئے ہیں کہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں اس کی بھیجی ہوئی روزی تلاش کرو یہ اس لیے کہ تم شکر ادا کرو۔''

○ ﴿بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ﴾ (الزمر:٦٦)

''بلکہ تو اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔''

○ ﴿اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ﴾ (الشوریٰ:۳۳)

''یقیناً اس میں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لیے نشانیاں ہیں۔''

○ ﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (الاحقاف:۱۵)

''اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اُسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاؤں جو تُو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔''

○ ﴿اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا﴾ (الدھر: ۳)

''ہم نے اسے راہ دکھائی اب خواہ وہ شکر گزار بنے خواہ ناشکرا۔''

۵۹. سیّدنا الشَّاهِدُ ﷺ

گواہی دینے والے

○ ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ (البقرہ: ۱۴۳)

''اور ہم نے اس طرح تمہیں عادل اُمت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم پر گواہ ہو جائیں۔''

○ ﴿قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ط قُلِ اللّٰهُ قف شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ قف وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ مَنْۢ بَلَغَ ط اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ط قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ج قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ﴾ (الانعام: ۱۹)

''پوچھو! کس کی گواہی سب سے بڑھ کر ہے؟ آپ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور میری طرف یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعے سے تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے، ان سب کو ڈراؤں۔ کیا تم سچ مچ یہی گواہی دو گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ اور معبود بھی ہیں آپ کہہ دیجیے کہ میں تو گواہی نہیں دیتا۔ آپ فرما دیجیے کہ بس وہ تو ایک ہی معبود ہے اور بے شک میں تمہارے شرک سے بے زار ہوں۔''

○ ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ط اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ (ھود:۱۷)

''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے گواہ کے طور پر پیش کیے جائیں گے اور سارے گواہ کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا، خبردار ہو کہ اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔''

○ ﴿وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ﴾ (النحل:۸۴)

''اور جس دن ہم ہر اُمت میں گواہ کھڑا کریں گے پھر کافروں کو نہ اجازت دی جائے گی اور نہ اُن سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا۔''

○ ﴿وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ (النحل:۸۹)

''اور جس دن ہم ہر اُمت میں اُنہی میں سے ان کے مقابلے پر گواہ کھڑے کریں گے اور تجھے اُن سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ اور ہم نے یہ تجھ پر کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوش خبری ہے مسلمانوں کے لیے۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (الاحزاب:۴۵)

''اے نبی! یقیناً ہم نے ہی آپ کو (رسول بنا کر) گواہیاں دینے والا، خوشخبریاں سنانے والا اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

○ ﴿قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الظّٰلِمِیْنَ﴾ (الاحقاف:۱۰)

"آپ کہہ دیجیے کہ اگر یہ قرآن اللہ ہی کی طرف سے ہو اور تم نے اسے نہ مانا ہو اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس جیسی کی گواہی بھی دے چکا ہو اور وہ ایمان بھی لا چکا ہو اور تم نے سرکشی کی ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔"

○ ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (الفتح:۸)

"یقیناً ہم نے تجھے گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔"

○ ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ﴾ (المعارج:۳۳)

"اور جو اپنی گواہیوں پر سیدھے اور قائم رہتے ہیں۔"

○ ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا﴾ (المزمل:۱۵)

"بے شک ہم نے تمہاری طرف بھی تم پر گواہی دینے والا رسول بھیج دیا ہے جیسے کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔"

○ ﴿وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ﴾ (البروج:۳)

"اور (قسم ہے) شاہد کی اور مشہود کی۔"

۶۵. سیّدنا الشَّفِیْعُ ﷺ

شفاعت کرنے والے

○ ﴿مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا﴾ (النساء:۸۵)

"جو شخص کسی نیک یا بھلے کام کی سفارش کرے اسے بھی اس کا کچھ حصہ ملے گا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۱. سیّدنا الشَّھِیدُ ﷺ

گواہ

○ ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا﴾ (النساء:۴۱)

''پس کیا حال ہوگا جس وقت ہر اُمت میں سے ایک گواہ ہم لائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے۔''

○ ﴿وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِىْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ﴾ (الحج:۷۸)

''اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔ اُسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی، دین تمہارے باپ ابراہیم کا (قائم رکھو) اُسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اسی قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ پس تمہیں چاہئے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کی (رسی کو) مضبوط تھام لو۔ وہی تمہارا ولی اور مالک ہے پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔''

○ ﴿وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ﴾ (القصص:۷۵)

''اور ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ الگ کر لیں گے کہ اپنی دلیلیں پیش کرو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس اُس وقت جان لیں گے کہ حق اللہ کی طرف ہے اور جو کچھ اختراع وہ جوڑتے تھے سب ان کے پاس سے کھو جائے گا۔"

○ ﴿وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ﴾ (العٰدیٰت:۷)

"اور یقیناً وہ خود بھی اس پر گواہ ہے۔"

۶۲. سیّدنا الصَّابِرُ ﷺ

صبر کرنے والے

○ ﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ﴾ (البقرہ:۴۵)

"اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو یہ بڑی چیز ہے مگر ڈر رکھنے والوں پر۔"

○ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾ (البقرہ:۱۵۳)

"اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ساتھ مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔"

○ ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ﴾ (البقرہ:۱۵۵)

"اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے۔ دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔"

○ ﴿لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾

(البقرہ:۱۷۷)

''نیکی صرف مشرق ومغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً نیکی یہ ہے کہ شخص ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ اور نبیوں پر، جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے، غلاموں کو آزاد کرے، نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرے، جب وعدہ کرے تب اُسے پورا کرے، تنگ دستی، دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔''

○ ﴿وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (البقرہ:۲۴۹)

''اور اللہ تعالیٰ صبر والوں کے ساتھ ہے۔''

○ ﴿اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ﴾ (آل عمران:۱۷)

''جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرماں برداری کرنے والے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور پچھلی رات کو بخشش مانگنے والے ہیں۔''

○ ﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (آل عمران:۱۴۶)

''اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (آل عمران:۲۰۰)

''اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ڈرتے رہو تا کہ تم مراد کو پہنچو۔''

○ ﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (الانفال:۴۶)

''اور اللہ کی اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتے رہو، آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر و سہار رکھو یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

○ ﴿اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (الانفال:٦٦)

''اب اللہ تمہارا بوجھ ہلکا کرتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ تم میں ناتوانی ہے پس اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

○ ﴿وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ښ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ﴾ (یونس:۱۰۹)

''اور آپ اس کا اتباع کرتے رہیے جو کچھ آپ کے پاس وحی بھیجی جاتی ہے اور صبر کیجیے یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں اچھا ہے۔''

○ ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ﴾ (ھود:۱۱)

''سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور نیک کاموں میں لگے رہتے ہیں انہیں لوگوں کے لیے بخشش بھی ہے اور بہت بڑا نیک بدلہ بھی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (ھود:۱۱۵)

''آپ صبر کرتے رہیے یقیناً اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

○ ﴿وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ﴾ (الرعد:۲۲)

''اور وہ اپنے رب کی رضا مندی کے لیے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ انہیں ہم نے دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ انہیں کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔''

○ ﴿سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ (ھود:۲۴)

''کہیں گے تم پر سلامتی ہو صبر کے بدلے، کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دار آخرت کا۔''

○ ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسٰى بِاٰيٰتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيّٰمِ اللّٰهِ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ﴾

(ابراھیم:۵)

''(یاد رکھو جبکہ) ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی میں لا اور انہیں اللہ کے احسانات یاد دلا۔ اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لیے۔''

○ ﴿الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾ (النحل:۴۲)

''جنہوں نے دامن صبر نہ چھوڑا اور اپنے پالنے والے ہی پر بھروسہ کرتے رہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْۤا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (النحل:۱۱۰)

''جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا، بے شک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے۔''

○ ﴿وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ﴾ (النحل:۱۲۶)

''اور اگر بدلہ لو بھی تو بالکل اتنا ہی جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہو اور اگر صبر کر لو تو بے شک صابروں کے لیے یہی بہتر ہے۔''

○ ﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ﴾ (النحل:۱۲۷)

''آپ صبر کریں بغیر توفیق الٰہی کے آپ صبر کر ہی نہیں سکتے اور ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں جو مکر وفریب کرتے رہتے ہیں۔''

○ ﴿فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى﴾ (طٰہٰ:۱۳۰)

''پس اُن کی باتوں پر صبر کر اور اپنے پرودگار کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا رہ، سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے، رات کے مختلف وقتوں میں بھی اور دن کے حصّوں میں بھی تسبیح کرتا رہ، بہت ممکن ہے کہ تو راضی ہو جائے۔''

○ ﴿الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ (العنکبوت:۵۹)

''وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَاللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ﴾

(الروم:٦٠)

''پس آپ صبر کریں یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ آپ کو وہ لوگ ہلکا (بے صبرا) نہ کریں جو یقین نہیں رکھتے۔''

○ ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ لا اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (الاحزاب:٣٥)

''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں بردار عورتیں، راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے وسیع مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

○ ﴿فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ﴾

(سباء:١٩)

''لیکن انہوں نے پھر کہا کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے سفر دور دراز کر دے چونکہ خود انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا برا کیا اس لیے ہم نے انہیں گزشتہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فسانوں کی صورت میں کر دیا اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیے بلاشبہ ہر ایک صبر کرنے والے کے لیے اس (ماجرے) میں بہت سی عبرتیں ہیں۔"

○ ﴿اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ﴾ (ص:۱۷)

"آپ ان کی باتوں پر صبر کریں اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کریں جو بڑی قوت والا تھا۔ یقیناً وہ بہت رجوع کرنے والا تھا۔"

○ ﴿قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾ (الزمر:۱۰)

"کہہ دو کہ اے میرے ایمان والے بندو! اپنے رب سے ڈرتے رہو جو اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لیے نیک بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین بہت کشادہ ہے صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا ہے۔"

○ ﴿فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ﴾ (المؤمن:۵۵)

"پس اے نبی! تو صبر کر اللہ کا وعدہ بلا شک و شبہ سچا ہی ہے تو اپنے گناہ کی معافی مانگتا رہ اور صبح شام اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتا رہ۔"

○ ﴿وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ﴾ (حٰمٓ السجدہ:۳۵)

"اور یہ بات انہی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کریں اور اسے سوائے بڑے نصیبوں والے کے اور کوئی نہیں پا سکتا۔"

○ ﴿اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰی ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ﴾ (الشورٰی:۳۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر وہ چاہے تو ہوا بند کر دے اور یہ کشتیاں سمندروں میں رُکی رہ جائیں یقیناً اس میں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لیے نشانیاں ہیں۔''

○ ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴾ (الشوریٰ:۴۳)

''اور جو شخص صبر کر لے اور معاف کر دے یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ایک کام ہے۔''

○ ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ (الاحقاف:۳۵)

''پس (اے پیغمبر) تم ایسا صبر کرو جیسا صبر عالی ہمت رسولوں نے کیا اور ان کے لیے (عذاب طلب کرنے میں) جلدی نہ کرو۔ یہ جس دن اس (عذاب) کو دیکھ لیں گے کہ جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں تو (یہ معلوم ہونے لگے گا کہ) جو لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔''

○ ﴿فَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴾ (ق:۳۹)

''پس یہ جو کچھ کہتے ہیں آپ اس پر صبر کریں اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج نکلنے کے بعد بھی۔''

○ ﴿وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴾ (الطور:۴۸)

''اور تو اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لے، بے شک تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، صبح کو جب اُٹھے تو اپنے رب کی پاکی اور حمد بیان کر۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ ۘ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ﴾ (القلم:۴۸)

''پس تو اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار کر اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جا جب کہ اس نے غم کی حالت میں دعا کی۔''

○ ﴿فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا﴾ (المعارج:۵)

''پس تو اچھی طرح صبر کر۔''

○ ﴿وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا﴾ (المزمل:۱۰)

''اور جو کچھ وہ کہیں تو انہیں صبر سے سہتا رہ اور وضعداری کے ساتھ ان سے الگ تھلگ رہ۔''

○ ﴿وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ﴾ (المدثر:۷)

''اور اپنے رب کی راہ میں صبر کر۔''

○ ﴿وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا﴾ (الدھر:۱۲)

''اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے۔''

○ ﴿فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا﴾ (الدھر:۲۴)

''پس تو اپنے رب کے حکم پر قائم رہ اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کا کہا نہ مان۔''

۶۳. سیّدنا الصَّاحِبُ ﷺ

ساتھی

○ ﴿أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ﴾ (الاعراف:۱۸۴)

''کیا اُن لوگوں نے اس بات پر غور نہ کیا کہ اُن کے ساتھی کو ذرا بھی جنون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں وہ تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والے ہیں۔''

○ ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۚ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ﴾ (سبا:۴۶)

''کہہ دیجیے! کہ میں تمہیں صرف ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے واسطے حسد چھوڑ کر دو دو مل کر یا تنہا تنہا کھڑے ہو کر سوچو تو سہی تمہارے اس رفیق کو کوئی جنون نہیں وہ تو تمہیں ایک بڑے (سخت) عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔''

○ ﴿مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى﴾ (النجم:۲)

''کہ تمہارے ساتھی نے نہ راہ گم کی ہے نہ وہ ٹیڑھی راہ پر ہے۔''

○ ﴿وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ﴾ (التکویر:۲۲)

''اور تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں ہے۔''

۶۴. سیّدنا صاحِبُ الْاُفُقِ الْاَعْلٰی ﷺ

سب سے اعلیٰ کنارے والے

○ ﴿وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى﴾ (النجم:۷)

''اور وہ بلند آسمان کے کناروں پر تھا۔''

۶۵ سیّدنا صاحِبُ الْاَمَانَةِ ﷺ

امانت والے

○ ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ﴾ (المؤمنون:۸)

''جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۶. سیّدنا صاحِبُ الْجَنَّةِ ﷺ

جنت والے

○ ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (البقرہ:۸۲)

''اور جو لوگ ایمان لائیں اور نیک کام کریں وہ جنتی ہیں جو جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔''

○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (ھود:۲۳)

''یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی نیک کیے اور اپنے پالنے والے کی طرف جھکتے رہے وہی جنت والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

○ ﴿اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾
(الاحقاف:۱۴)

''یہ تو اہل جنت ہیں جو سدا اس میں رہیں گے۔''

○ ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۚ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ﴾
(الاحقاف:۱۶)

''یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال تو ہم قبول فرما لیتے ہیں اور جن کے بد اعمال سے درگزر کر لیتے ہیں یہ جنتی لوگوں میں سے ہیں اس سچے وعدے کے مطابق جو اللہ سے کیا جاتا تھا۔''

○ ﴿لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْفَآئِزُوْنَ﴾ (الحشر: ۲۰)

''اہل نار اور اہل جنت (باہم) برابر نہیں ہیں جو اہل جنت ہیں وہی کامیاب ہیں (اور جو اہل نار ہیں وہ ناکام ہیں)''

○ ﴿اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ﴾ (المعارج: ۳۵)

''وہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہوں گے۔''

۶۷۔ سیّدنا صَاحِبُ الْخَوْفِ ﷺ

اللہ کا خوف رکھنے والے

○ ﴿وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى﴾ (النزعت: ۴۵)

''اور ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا۔''

۶۸۔ سیّدنا صَاحِبُ الرَّحْمَةِ ﷺ

رحمت والے

○ ﴿اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ قف وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾ (البقرہ: ۱۵۷)

''ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

۶۹۔ سیّدنا صَاحِبُ الْمُدَاوِمَةِ ﷺ

دوام اختیار کرنے والے

○ ﴿الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ﴾ (المعارج: ۲۳)

''جو اپنی نماز پر ہمیشگی قائم رکھنے والے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۰. سیّدنا صَاحِبُ الْمَیْمَنَة ﷺ

اپنے ہاتھ (نامہ اعمال) والے

○ ﴿فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ﴾ (الواقعہ:۸)

''پس داہنے ہاتھ والے کیسے اچھے ہیں داہنے ہاتھ والے۔''

۷۱. سیّدنا صَاحِبُ الْوَحْیِ ﷺ

وحی والے

○ ﴿وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی﴾ (النجم:۳، ۴)

''اور نہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔''

۷۲. سیّدنا صَاحِبُ الْیَمِیْنِ ﷺ

دائیں ہاتھ والے

○ ﴿وَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ﴾ (الواقعہ:۹۰)

''اور جو شخص داہنے (ہاتھ) والوں میں سے ہے۔''

○ ﴿فَسَلٰمٌ لَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ﴾ (الواقعہ:۹۱)

''تو سلامتی ہے تیرے لیے کہ تو داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے۔''

○ ﴿اِلَّآ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ○ فِیْ جَنّٰتٍ ۛ یَتَسَآءَلُوْنَ﴾

(المدثر:۳۹، ۴۰)

''مگر دائیں ہاتھ والے کہ وہ بہشتوں میں بیٹھے سوال کرتے ہوں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۳. سیدنا الصَّادِقُ ﷺ

سچے

○ ﴿قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ (البقرہ: ۹۴)

”آپ کہہ دیجیے کہ اگر آخرت کا گھر صرف تمہارے ہی لیے ہے، اللہ کے نزدیک اور کسی کے لیے نہیں تو آؤ سچائی کے ثبوت میں موت طلب کرو۔“

○ ﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾

(البقرہ: ۱۷۷)

”ساری نیکی مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً نیک شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو، جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے، غلاموں کو آزاد کرے، نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرے جب وعدہ کرے تب اُسے پورا کرے، تنگ دستی، دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔“

○ ﴿اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بِالْاَسْحَارِ﴾ (آل عمران:۱۷)

''جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرماں برداری کرنے والے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور پچھلی رات کو بخشش مانگنے والے ہیں۔''

○ ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾ (التوبہ:۱۱۹)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔''

○ ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآئِمِیْنَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا﴾ (الاحزاب:۳۵)

''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں بردار عورتیں، راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے وسیع مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

○ ﴿بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَ صَدَّقَ الْمُرْسَلِیْنَ﴾ (الصّٰفّٰت:۳۷)

''(نہیں نہیں) بلکہ (نبی) تو حق (سچا دین) لائے ہیں اور سب رسولوں کو سچا جانتے ہیں۔''

○ ﴿قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصّٰدِقِيْنَ﴾ (الاحقاف:۲۲)

''قوم نے جواب دیا، کیا آپ ہمارے پاس اس لیے آئے ہیں کہ ہمیں اپنے معبودوں کی پرستش سے باز رکھیں۔ پس اگر آپ سچے ہیں تو جس عذاب کا ہم سے وعدہ کرتے ہیں اُسے ہم پر لا ڈالیں۔''

○ ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾ (الحجرات:۱۵)

''مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک و شبہ نہ کریں اور اپنے مالوں میں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں (اپنے دعویٰ ایمان میں) یہی سچے ہیں اور راست گو ہیں۔''

○ ﴿وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى﴾ (الیل:۶)

''اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا۔''

۷۴. سیّدنا الصَّالِحُ ﷺ

نیک

○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (البقرہ:۶۲)

''بے شک وہ ایمان والے ہوں، یہودی ہوں، نصاریٰ ہوں یا صابی ہوں، جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اُن کے اجر ان کے رب کے پاس ہیں اور ان پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ اداسی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ (البقرہ:۱۳۰)

''دین ابراہیمی سے وہی بے رغبتی کرے گا جو محض بے وقوف ہو، ہم نے تو اسے دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ نیکو کاروں میں سے ہیں۔''

○ ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ (البقرہ:۱۶۰)

''مگر وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور بیان کر دیں تو میں ان کی توبہ قبول کر لیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہوں۔''

○ ﴿اِنَّ وَلِیِّ ۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۫ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ﴾ (الاعراف:۱۹۶)

''یقیناً میرا مددگار اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل فرمائی اور وہ نیک بندوں کی مدد کرتا ہے۔''

○ ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ﴾ (ھود:۱۱)

''سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور نیک کاموں میں لگے رہتے ہیں انہی لوگوں کے لیے بخشش بھی ہے اور بہت بڑا نیک بدلہ بھی۔''

○ ﴿فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ (النمل:۱۹)

''اس کی اس بات سے سلیمان مسکرا کر ہنس دیئے اور دعا کرنے لگے کہ اے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کر لے۔"

○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ﴾ (حٰمٓ سجدہ:۸)

"بے شک جو لوگ ایمان لائیں اور بھلے کام کریں ان کے لیے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔"

○ ﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۭ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (الاحقاف:۱۵)

"اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اُسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاؤں جو تُو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔"

○ ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(التین:٦)

''لیکن جو لوگ ایمان لائے اور پھر نیک عمل کیے تو ان کے لیے ایک ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔''

○ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ﴾

(البینہ:٧)

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے یہ لوگ بہترین خلائق ہیں۔''

○ ﴿اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ (العصر:٣)

''سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنہوں نے) آپس میں حق بات کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔''

۷۵. سیّدنا الصّائم ﷺ

روزہ رکھنے والے

○ ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرہ:١٨٣)

''اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر صوم فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔''

○ ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (الاحزاب:۳۵)

''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں بردار عورتیں، راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے وسیع مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

۷۶. سیّدنا صِبْغَةَ اللّٰهِ ﷺ

اللہ کا رنگ

○ ﴿صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ﴾

(البقرہ:۱۳۸)

''اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ سے اچھا رنگ کس کا ہوگا۔''

۷۷. سیّدنا ضَارِبُ الْاَمْثَالِ ﷺ

مثالیں دینے والے

○ ﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا﴾ (الکهف:۳۲)

''اور انہیں ان دو شخصوں کی مثال بھی سنا دے جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگوروں کے دے رکھے تھے جنہیں کھجوروں کے درختوں سے ہم نے گھیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھا تھا اور دونوں کے درمیان کھیتی اگا رکھی تھی۔"

○ ﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا﴾ (الکھف:۴۵)

"ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال (بھی) بیان کرو جیسے پانی جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں اس سے زمین کا سبزہ ملا جلا نکلتا ہے پھر آخر کار وہ چورا چورا ہو جاتا ہے جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"

۷۸. سیّدنا الضِّیَاءُ ﷺ

روشنی

○ ﴿قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ﴾ (القصص:۷۳)

"کہہ دیجیے کہ دیکھو تو سہی اگر اللہ تعالیٰ تم پر رات ہی رات قیامت تک برابر کر دے تو سوائے اللہ کے کوئی معبود ہے جو تمہارے پاس دن کو روشنی لائے۔ کیا تم سنتے نہیں ہو؟"

۷۹. سیّدنا الطَّاهِرُ ﷺ

پاکیزہ

○ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (البقرہ:۲۲۲)

"بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

○ ﴿اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ﴾ (الانفال:۱۱)

''اس وقت کو یاد کرو جب کہ اللہ تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا اپنی طرف سے چین دینے کے لیے اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا کہ اس پانی کے ذریعے سے تم کو پاک کر دے اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دفع کر دے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور تمہارے پاؤں جما دے۔''

۸۰. سیّدنا طٰهٰ ﷺ

طٰهٰ

○ ﴿طٰهٰ ○ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى﴾ (طٰهٰ:۱)

''طٰهٰ ہم نے یہ قرآن تم پر اس لیے نہیں اُتارا کہ تو مشقت میں پڑ جائے۔''

۸۱. سیّدنا الطَّيِّبُ ﷺ

پاک

○ ﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ (آل عمران:۱۷۹)

''جس حال پر تم ہو اسی پر اللہ ایمان والوں کو نہ چھوڑ دے گا جب تک کہ پاک اور ناپاک کو الگ نہ کر دے اور نہ اللہ ایسا ہے کہ تمہیں غیب سے آگاہ کر دے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جن کا چاہے انتخاب کر لیتا ہے اس لیے تم اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ کرو تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارے لیے بڑا بھاری اجر ہے۔"

۸۲. سیّدنا اَلعَابِدُ ﷺ

عبادت کرنے والے

○ ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ (الفاتحہ:۴)

"ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔"

○ ﴿یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرہ:۲۱)

"اے لوگو! اپنے اُس رب کی عبادت کرو جس نے تمھیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا یہی تمہارا بچاؤ ہے۔"

○ ﴿صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ﴾ (البقرہ:۱۳۸)

"اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ سے اچھا رنگ کس کا رنگ ہوگا ہم تو اُسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔"

○ ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ (البقرہ:۱۷۲)

"اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمھیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ، پیو اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم خاص اُسی کی عبادت کرتے ہو۔"

○ ﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (التوبہ:۱۱۲)

"وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ رکھنے والے، راہ حق میں سفر کرنے والے، رکوع اور سجدہ کرنے والے، نیک، باتوں کی تعلیم دینے والے اور بُری باتوں سے باز رکھنے والے اور اللہ کی حدّوں کا خیال رکھنے والے ہیں اور ایسے مومنین کو آپ خوشخبری سنا دیجیے۔"

○ ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ﴾ (یونس: ۳)

"بلا شبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کر دیا پھر عرش قائم ہوا۔ وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے پاس سفارش کرنے والا نہیں۔ ایسا اللہ تمہارا رب ہے سو تم اس کی عبادت کرو کیا تم پھر بھی نصیحت نہیں پکڑتے۔"

○ ﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ ۚۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (یونس: ۱۰۴)

"آپ کہہ دیجیے کہ اے لوگو! اگر تم میرے دین کی طرف سے شک میں ہو تو میں ان معبودوں کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو لیکن ہاں اُس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری جان قبض کرتا ہے اور مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ میں ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔"

○ ﴿اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ﴾ (ھود: ۲)

"اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو۔"

○ ﴿فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ﴾ (القریش: ۳)

"پس انہیں چاہئے کہ اُس گھر کے رب کی عبادت کرتے رہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ﴾ (الکافرون:۱'۶)

''آپ کہہ دیجیے کہ اے کافرو! نہ میں عبادت کروں گا اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو نہ تم عبادت کرنے والے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں پرستش کروں گا جس کی تم نے پرستش کی اور نہ تم اس کی پرستش کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کر رہا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین۔''

۸۳. سیّدنا العَادِلُ ﷺ

عدل کرنے والے

○ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا﴾ (النساء:۵۸)

''اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان تک پہنچاؤ! اور جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل وانصاف سے فیصلہ کرو، یقیناً وہ بہتر چیز ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ تعالیٰ کر رہا ہے بے شک اللہ تعالیٰ سنتا ہے، دیکھتا ہے۔''

○ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ﴾ (النحل:۹۰)

''بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔''

○ ﴿وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَإِنْ فَآءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ؕ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ (الحجرات:۹)

''اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو پھر اگر ان دونوں میں سے ایک، دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم سب اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے، لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

۸۴. سیّدنا اَلْعَاقِلُ ﷺ

عقل وفہم والے

○ ﴿فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (البقرہ:۷۳)

''ہم نے کہا کہ اس گائے کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم پر لگاؤ (وہ جی اٹھے گا) اس طرح اللہ مُردوں کو زندہ کر کے تمہاری عقل مندی کے لیے اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔''

○ ﴿إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۠ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ﴾ (البقرہ:۱۶۴)

''آسمان اور زمین کی پیدائش، رات دن کا ہیر پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کے لیے سمندروں میں چلنا، آسمان سے پانی اتار کر مُردہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمین کو زندہ کر دینا اس میں قسم قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا، ہواؤں کے رُخ بدلنا، اور بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، ان میں عقلمندوں کے لیے قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں۔"

○ ﴿إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ (یوسف:۲)

"یقیناً ہم نے اس کو عربی قرآن بنا کر نازل فرمایا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔"

○ ﴿وَفِى ٱلْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَٰوِرَٰتٌ وَجَنَّٰتٌ مِّنْ أَعْنَٰبٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَآءٍ وَٰحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِى ٱلْأُكُلِ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾ (الرعد:۴)

"اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں، شاخ دار اور بعض ایسے ہیں جو بے شاخ ہیں سب ایک ہی پانی پلائے جاتے ہیں پھر بھی ہم ایک کو ایک پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں اس میں عقل مندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔"

○ ﴿وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ ۖ وَٱلنُّجُومُ مُسَخَّرَٰتٌۢ بِأَمْرِهِۦٓ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾ (النحل:۱۲)

"اور اُس نے رات دن اور سورج چاند کو تمہارے لیے تابع کر دیا ہے اور ستارے بھی اُسی کے حکم کے ماتحت ہیں یقیناً اس میں عقل مند لوگوں کے لیے کئی ایک نشانیاں موجود ہیں۔"

۸۵. سیّدنا العالم ﷺ

علم والے

○ ﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ وَٱلدَّوَآبِّ وَٱلْأَنْعَٰمِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴾ (فاطر:۲۸)

''اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعض ایسے ہیں کہ اُن کی رنگتیں مختلف ہیں اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو کہ علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بخشنے والا ہے۔''

۸۶. سیّدنا اَلْعَامِلُ ﷺ

عمل کرنے والے

○ ﴿قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ج فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ (الزمر:۳۹)

''کہہ دیجیے کہ اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کیے جاؤ میں بھی عمل کر رہا ہوں بس پھر تم جان لو گے۔''

۸۷. سیّدنا عَامِلُ الصّٰلِحٰتِ ﷺ

نیک کام کرنے والے

○ ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (البقرہ:۸۲)

''اور جو لوگ ایمان لائیں اور نیک کام کریں وہ جنتی ہیں وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔''

۸۸. سیّدنا اَلْعَبْدُ ﷺ

اللہ تعالیٰ کے بندے

○ ﴿وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَادْعُوْا شُهَدَآءَ كُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴾ (البقرہ:۲۳)

''اور ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اُتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنا لاؤ، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلا لو۔''

○ ﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (الانفال:۴)

''اور جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ تعالیٰ کا ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں اور مسکینوں کا اور مسافروں کا، اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر اس دن اُتاری ہے جو دن حق و باطل کی جدائی کا تھا جس دن دو فوجیں بھڑ گئی تھیں اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

○ ﴿خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (النحل:۲)

''پیدا کیا ہے اس نے آسمانوں اور زمین کو برحق، اونچی ہے اس کی ذات اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔''

○ ﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾

(بنی اسرائیل:۱)

''پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے اس لیے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے والا ہے۔''

○ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا﴾ (الکھف:۱)

''تمام تعریفیں اُسی اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اُتارا اور اس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔''

○ ﴿تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا﴾ (الفرقان:۱)

''بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لیے آگاہ کرنے والا بن جائے۔''

○ ﴿وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ﴾ (فاطر:۲۸)

''اور اس طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعض ایسے ہیں کہ اُن کی رنگتیں مختلف ہیں اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ زبردست بخشنے والا ہے۔''

○ ﴿اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ﴾ (الصّٰفّٰت:۴۰،۷۴،۱۲۸)

''مگر اللہ تعالیٰ کے خالص برگزیدہ بندے۔''

○ ﴿قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾ (الزمر:۱۰)

''کہہ دو کہ اے میرے ایمان والے بندو! اپنے رب سے ڈرتے رہو جو اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں اُن کے لیے نیک بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین بہت کشادہ ہے صبر کرنے والوں کو ہی ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔"

○ ﴿قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ﴾ (الذمر:۱۱)

"آپ کہہ دیجیے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کروں کہ اُسی کے لیے عبادت کو خالص کرلوں۔"

○ ﴿لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ﴾ (الذمر:۱۶)

"انہیں نیچے اُوپر سے آگ کے (شعلے مثل) سائبان ڈھانک رہے ہوں گے یہی (عذاب) ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرا رہا ہے۔ اے میرے بندو پس مجھ سے ڈرتے رہو۔"

○ ﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ (الذمر:۳۶)

"کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں یہ لوگ آپ کو اللہ کے سوا اوروں سے ڈرا رہے ہیں اور جسے اللہ گمراہ کردے اس کی راہنمائی کرنے والا کوئی نہیں۔"

○ ﴿رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ﴾ (المؤمن:۱۵)

"بلند درجوں والا، عرش کا مالک، وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے تاکہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔"

○ ﴿فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى﴾ (النجم:۱۰)

"پس اُس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی۔"

○ ﴿هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحدید:۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''وہ (اللہ) ہی ہے جو اپنے بندے پر واضح آیتیں اتارتا ہے تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نرمی کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

○ ﴿ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ (الجن:۱۹)

''اور جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ (بھیڑ کی بھیڑ بن کر) اس پر اُبل پڑیں۔''

○ ﴿فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ﴾ (الفجر:۲۹)

''پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔''

۸۹. سیّدنا اَلْعَرَبِیُّ ﷺ

عرب سے تعلق رکھنے والے

○ ﴿ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا﴾ (الرعد:۳۷)

''اور اس طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان بنا کر اُتارا ہے۔''

۹۰. سیّدنا اَلْعَزِیْزُ ﷺ

عزیز

○ ﴿ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (التوبہ:۱۲۸)

''تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۱. سیّدنا الغَالِبُ صلی اللہ علیہ وسلم

غلبہ والے

○ ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ﴾ (المائدہ:۵۶)

''اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے اور مسلمانوں سے دوستی کرے وہ یقین مانے کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی غالب رہے گی۔''

۹۲. سیّدنا الغَفُوْرُ صلی اللہ علیہ وسلم

معاف کرنے والے

○ ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ (الشوریٰ ۴۳)

''اور جو شخص صبر کرے اور معاف کردے یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے۔''

۹۳. سیّدنا الغَنِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم

غنا والے

○ ﴿وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى﴾ (الضحیٰ:۸)

''اور تجھے نادار پا کر تونگر نہیں کردیا؟''

۹۴. سیّدنا فَاعِلُ الزَّکٰوۃ صلی اللہ علیہ وسلم

زکوۃ دینے والے

○ ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ﴾ (المؤمنون:۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔''

۹۵. سیّدنا اَلْفَتْحُ ﷺ

فتح

○ ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ (النصر:۱)

''جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے۔''

۹۶. سیّدنا اَلْفُرْقَانُ ﷺ

حق و باطل میں فرق کرنے والے

○ ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ﴾ (البقرہ:۱۸۵)

''ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور اس میں ہدایت اور حق و باطل میں امتیاز کرنے کی نشانیاں ہیں۔''

۹۷. سیّدنا فَضْلٌ کَبِیْرٌ ﷺ

بہت بڑا فضل

○ ﴿وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا کَبِیْرًا﴾ (الاحزاب:۴۷)

''اور آپ مومنوں کو خوشخبری سنا دیجیے کہ اُن کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۸. سیدنا فَضْلُ اللّٰہِ ﷺ

اللہ کا فضل

○ ﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ (النساء: ۸۳)

''اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو معدودے چند کے علاوہ تم سب شیطان کے پیروکار بن جاتے۔''

○ ﴿لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ (الحدید: ۲۹)

''یہ اس لیے کہ اہل کتاب جان لیں کہ اللہ کے فضل کے کسی حصے پر بھی انہیں اختیار نہیں اور یہ کہ (سارا) فضل اللہ ہی کے ہاتھ ہے وہ جسے چاہے دے اور اللہ ہے ہی بڑے فضل والا''

۹۹. سیدنا اَلْفَقِيْهُ ﷺ

سمجھنے والے

○ ﴿وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ﴾ (الانعام: ۹۸)

''اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا پھر ایک جگہ زیادہ رہنے کی ہے اور ایک جگہ چند دن رہنے کی بے شک ہم نے دلائل خوب کھول کھول کر بیان کر دیئے ان لوگوں کے لیے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۱۰۰. سیّدنا اَلْفَوْزُ الْکَبِیْرُ ﷺ

بہت بڑی کامیابی والے

○ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ﴾ (البروج:۱۱)

''بے شک ایمان قبول کرنے والوں اور نیک کام کرنے والوں کے لیے وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ بڑی کامیابی ہے۔''

۱۰۱. سیّدنا اَلْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ﷺ

واضح کامیابی والے

○ ﴿مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ﴾

(الانعام:۱۶)

''جس شخص سے اُس دن عذاب ہٹا دیا جائے تو اس پر اللہ نے بڑا رحم کیا اور یہ صریح کامیابی ہے۔''

۱۰۲. سیّدنا قَارِیُ الْقُرآنِ ﷺ

قرآن پڑھنے والے

○ ﴿وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا﴾ (بنی اسرائیل:۴۵)

''اور تو جب قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے اور اُن لوگوں کے درمیان جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ حجاب ڈال دیتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُکْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا﴾ (بنی اسرائیل:۱۰۶)

''اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس لیے اُتارا ہے کہ آپ اسے بہ مہلت لوگوں کو سنائیں اور ہم نے خود بھی اسے بتدریج نازل کیا ہے۔''

۱۰۳. سیّدنا اَلْقَانِتُ ﷺ

عاجزی کرنے والے

○ ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ لا اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا﴾ (الاحزاب:۳۵)

''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں بردار عورتیں، راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے وسیع مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

○ ﴿اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ط قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ط اِنَّمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (الزمر:۹)

''بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی اُمید رکھتا ہو۔ بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر ہو سکتے ہیں۔ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہوں۔''

۱۰۴. سیّدنا قَائِمُ الصَّلٰوۃ ﷺ

(نماز قائم کرنے والے)

○ ﴿وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ﴾ (الرعد:۲۲)

''اور وہ اپنے رب کی رضا مندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُنہیں دے رکھا ہے اسے چھپے اور کھلے خرچ کرتے ہیں اور بُرائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں انہیں کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔''

۱۰۵. سیّدنا الْقَلْبُ الْمُنِيْبُ ﷺ

رجوع کرنے والا دل رکھنے والے

○ ﴿هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ○ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ﴾ (ق:۳۲، ۳۳)

''یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اُس شخص کے لیے جو رجوع کرنے والا اور پابندی کرنے والا ہو۔ جو رحمٰن کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لایا ہو۔‘‘

۱۰۶. سیّدنا الْقَوِیُّ ﷺ

قوت والے

○ ﴿اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ○ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ﴾ (التکویر: ۱۹، ۲۰)

’’یقیناً یہ ایک بزرگ رسول کا کہا ہوا ہے جو قوت والا ہے عرش والے کے نزدیک بلند مرتبہ۔‘‘

۱۰۷. سیّدنا اَلْكَاسِبُ ﷺ

محنت کرنے والے

○ ﴿تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَ لَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (البقرہ: ۱۳۴)

’’یہ جماعت تو گزر چکی جو انہوں نے کیا وہ اُن کے لیے ہے اور جو تم کرو گے تمہارے لیے ہے اُن کے اعمال کے بارے میں تم نہیں پوچھے جاؤ گے۔‘‘

۱۰۸. سیّدنا کاظِمُ الغَیْظِ ﷺ

غصہ دبا لینے والے

○ ﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (آل عمران: ۱۳۴)

’’جو لوگ آسانی میں، سختی کے موقع پر بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غصہ پینے والے اور درگزر کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ اُن نیک کاروں کو دوست رکھتا ہے۔''

۱۰۹. سیّدنا اَلْکَرِیْمُ ﷺ

عزت والے

○ ﴿اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ﴾ (الحاقہ:۴۰)

''بے شک یہ بزرگ رسول کا قول ہے۔''

○ ﴿اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ﴾ (التکویر:۱۹)

''یقیناً یہ ایک بزرگ رسول کا کہا ہوا ہے۔''

۱۱۰. سیّدنا لَاقِیٌّ ﷺ

رب سے ملاقات کرنے والے

○ ﴿اَلَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّھِمْ وَاَنَّھُمْ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ﴾ (البقرہ:۴۶)

''جو جانتے ہیں کہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔''

۱۱۱. سیّدنا اَلْمَاجُوْرُ ﷺ

اجر دیے گئے

○ ﴿مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَاللّٰہِ بَاقٍ ط وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ○ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً ج وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَعْمَلُوْنَ﴾ (النحل:۹۶، ۹۷)

''تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ سب فانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ باقی ہے اور صبر کرنے والوں کو ہم بھلے اعمال کا بہترین بدلہ ضرور عطا فرمائیں گے۔ جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت لیکن باایمان ہو تو ہم اُسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بدلہ بھی انہیں ضرور دیں گے۔''

۱۱۲. سیّدنا اَلْمُبَارِكُ ﷺ

برکت والے

○ ﴿وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ﴾ (الانعام:۹۲)

''اور یہ بھی ایسی ہی کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے جو بڑی برکت والی ہے، اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور تاکہ آپ مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائیں اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں ایسے لوگ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نماز پر مداومت رکھتے ہیں۔''

۱۱۳. سیّدنا اَلْمُبَشِّرُ ﷺ

خوش خبری دینے والے

○ ﴿كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ﴾

(البقرہ:۲۱۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''دراصل لوگ ایک ہی گروہ تھے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو خوشخبریاں دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔''

○ ﴿وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (الانعام:۴۸)

''اور ہم پیغمبروں کو صرف اس واسطے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور ڈرائیں پھر جو ایمان لے آئے اور درستی کر لے سو ان لوگوں پر کوئی اندیشہ نہیں اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔''

○ ﴿وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا﴾

(بنی اسرائیل:۱۰۵)

''اور ہم نے اس قرآن کو حق کے ساتھ اتارا اور یہ بھی حق کے ساتھ اُترا۔ ہم نے آپ کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

○ ﴿وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ﴾ (الکھف:۵۶)

''اور ہم تو اپنے رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبریاں سنا دیں اور ڈراویں۔''

○ ﴿فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا﴾

(مریم:۹۷)

''پس ہم نے اس قرآن کو تیری زبان میں بہت ہی آسان کر دیا ہے کہ تو اس کے ذریعے سے پرہیزگاروں کو خوشخبری دے اور جھگڑالو لوگوں کو ڈراوے۔''

○ ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (الفرقان:۵۶)

''ہم نے تو آپ کو خوشخبری اور ڈر سنانے والا (نبی) بنا کر بھیجا ہے۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (الاحزاب:۴۵)

اے نبی یقیناً ہم نے آپ کو (رسول بنا کر) گواہیاں دینے والا، خوشخبریاں سنانے والا اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ﴾ (الذمر:۱۷)

''اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے پرہیز کیا اور (ہمہ تن) اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے وہ خوشخبری کے مستحق ہیں میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔''

○ ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (الفتح:۸)

''یقیناً ہم نے تجھے گواہی دینے والا اور خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

○ ﴿وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الصّف:۱۳)

''اور تمہیں ایک دوسری نعمت بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے ایمان داروں کو خوش خبری دے دو۔''

۱۱۴۔ سیّدنا الْمُبَصِّرُ ﷺ

دیکھنے والے

○ ﴿قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ﴾ (الانعام:۱۰۴)

''اب بلا شبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے حق بینی کے ذرائع پہنچ چکے ہیں سو جو شخص دیکھ لے گا وہ اپنا فائدہ کرے گا اور جو شخص اندھا رہے گا وہ اپنا نقصان کرے گا اور میں تمہارا نگران نہیں ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۵. سیّدنا المَبعُوث ﷺ

بھیجے ہوئے

○ ﴿رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ‌ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ﴾ (البقرہ:۱۲۹)

''اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے، اُنہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے، یقیناً تو غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔''

○ ﴿لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ‌ۚ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ﴾ (آل عمران:۱۶۴)

''بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اُن ہی میں سے ایک رسول اُن میں بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

○ ﴿هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ‌ۗ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ﴾ (الجمعہ:۲)

''وہی (اللہ) ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں اُن ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۶. سیّدنا المُبلّغ ﷺ

تبلیغ کرنے والے

○ ﴿فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ﴾

(آل عمران:۲۰)

''پس اگر یہ بھی تابعدار بن جائیں تو یقیناً ہدایت والے ہیں اور اگر یہ روگردانی کریں تو آپ پر صرف پہنچا دینا ہے۔''

○ ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (المائدہ:۶۷)

''اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجیے۔''

○ ﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴾ (المائدہ:۹۲)

''اور تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے رہو اور احتیاط رکھو اگر اعراض کرو گے تو یہ جان رکھو کہ ہمارے رسول کے ذِمّہ صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔''

○ ﴿مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ﴾ (المائدہ:۹۹)

''رسول کے ذمّہ تو صرف پہنچانا ہے۔''

○ ﴿قُلْ اَىُّ شَىْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَاُوْحِىَ اِلَىَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِىْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ﴾ (الانعام:۱۹)

''آپ کہیے کہ سب سے بڑی چیز گواہی دینے کے لیے کون سی ہے؟ آپ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تا کہ میں اس قرآن کے ذریعے سے تم کو اور جس کو یہ قرآن پہنچے اُن سب کو ڈراؤں کیا تم سچ مچ یہی گواہی دو گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ اور معبود بھی ہیں آپ کہہ دیجیے کہ میں تو گواہی نہیں دیتا آپ فرما دیجیے کہ بس وہ تو ایک ہی معبود ہے اور بے شک میں تمہارے شرک سے بے زار۔''

○ ﴿وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْنَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ﴾ (الرعد:۴۰)

''ان سے کیے ہوئے وعدوں میں سے کوئی اگر ہم آپ کو دکھا دیں یا آپ کو ہم فوت کرلیں تو آپ پر تو صرف پہنچا دینا ہی ہے حساب تو ہمارے ذمہ ہی ہے۔''

○ ﴿فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴾ (النحل:۳۵)

''پس رسولوں پر تو صرف کھلم کھلا پیغام پہنچا دینا ہے۔''

○ ﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴾ (النحل:۸۲)

''پھر بھی اگر یہ منہ موڑے رہیں تو آپ پر صرف کھول کر تبلیغ کر دینا ہی ہے۔''

○ ﴿وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴾ (العنکبوت:۱۸)

''رسول کے ذمّے تو صرف صاف صاف طور پر پہنچا دینا ہی ہے۔''

○ ﴿الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا﴾ (الاحزاب:۳۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ سب ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچایا کرتے تھے اور اللہ ہی سے ڈرتے تھے اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔''

○ ﴿وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴾ (یٰسین:۱۷)

''اور ہمارے ذمہ تو صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔''

○ ﴿قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ﴾ (الاحقاف:۲۳)

''کہا علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے میں تو جو پیغام دے کر بھیجا گیا تھا وہ تمہیں پہنچا رہا ہوں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کر رہے ہوں۔''

○ ﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴾ (التغابن:۱۲)

''اور اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو پس اگر تم اعراض کرو تو ہمارے رسول کے ذمے صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔''

○ ﴿اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا﴾ (الجن:۲۳)

''میرا کام اللہ کی بات اور اس کے پیغامات (لوگوں) کو پہنچا دینا ہے (اب) جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نہ مانے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے۔''

۱۱۷۔ سیّدنا الْمُبِیْنُ ﷺ

واضح

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُّبِيۡنًا﴾ (النساء:۱۷۴)

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سند اور دلیل آ پہنچی اور ہم نے تمہاری جانب صاف اور واضح نور اتار دیا ہے۔''

○ ﴿اَوَلَمۡ يَتَفَكَّرُوۡا سکتہ مَا بِصَاحِبِهِمۡ مِّنۡ جِنَّةٍ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ﴾ (الاعراف:۱۸۴)

''کیا اُن لوگوں نے اس بات پر غور نہ کیا اُن کے ساتھی کو ذرا بھی جنون نہیں وہ تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والے ہیں۔''

○ ﴿وَقُلۡ اِنِّىۡۤ اَنَا النَّذِيۡرُ الۡمُبِيۡنُ﴾ (الحجر:۸۹)

''اور کہہ دیجیے کہ میں تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔''

○ ﴿ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ﴾ (العنکبوت:۵۰)

''اور میں تو صرف کھلم کھلا آگاہ کرنے والا ہوں۔''

○ ﴿بَلۡ مَتَّعۡتُ هٰۤؤُلَاۤءِ وَ اٰبَآءَهُمۡ حَتّٰى جَآءَهُمُ الۡحَقُّ وَرَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ﴾ (الزخرف:۲۹)

''بلکہ میں نے ان لوگوں کو اور اُن کے باپ دادوں کو سامان (اور اسباب) دیا، یہاں تک کہ اُن کے پاس حق اور صاف صاف سنانے والا رسول آ گیا۔''

○ ﴿اَنّٰى لَهُمُ الذِّكۡرٰى وَقَدۡ جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ﴾ (الدخان:۱۳)

''ان کے لیے نصیحت کہاں ہے؟ کھول کھول کر بیان کرنے والے پیغمبر اُن کے پاس آ چکے۔''

○ ﴿وَّاَنۡ لَّا تَعۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ‌ ۚ اِنِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ﴾ (الدخان:۱۹)

''اور تم اللہ کے سامنے سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس کھلی دلیل لانے والا ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَاللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (الملك:۲۶)

”آپ کہہ دیجیے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے میں تو صرف کھلے طور پر آگاہ کر دینے والا ہوں۔“

۱۱۸. سیّدنا اَلْمُتَّبِعُ ﷺ

پیروی کرنے والے

○ ﴿قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (البقرہ:۳۸)

”ہم نے کہا تم سب یہاں سے چلے جاؤ۔ جب کبھی تمہارے پاس میری ہدایت پہنچے تو اس کی تابعداری کرنے والوں پر کوئی خوف اور غم نہیں۔“

○ ﴿اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (الانعام:۱۰۶)

”آپ خود اس طریق پر چلتے رہیے جس کی وحی آپ کے رب تعالیٰ کی طرف سے آپ کے پاس آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور مشرکین کی طرف خیال نہ کیجیے۔“

○ ﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (الاعراف:۱۵۷)

”جو لوگ ایسے رسول نبی اُمّی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بُری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو اُن پر حرام فرماتے ہیں اور اُن لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے. ان کو دور کرتے ہیں سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور اُن کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔''

۱۱۹. سیدنا اَلْمُتَفَکِّرُ ﷺ

فکر مند

○ ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ﴾ (البقرہ: ۲۱۹)

''لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجیے کہ ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن ان کا نقصان ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے۔ آپ سے یہ بھی دریافت کرتے ہیں کہ کیا کچھ خرچ کریں؟ تو آپ کہہ دیجیے جو ضرورت سے زائد ہو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام صاف صاف تمہارے لیے بیان کر رہا ہے تاکہ تم سوچنے اور سمجھنے سے کام لو۔''

۱۲۰. سیّدنا اَلْمُتَّقِیُ ﷺ

پرہیز گار

○ ﴿الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ (البقرہ: ۱، ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''الم۔ اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں۔ پرہیز گاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔''

○ ﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾ (البقرہ:۱۷۷)

''ساری نیکی مشرق ومغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً نیک وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو، جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے، غلاموں کو آزاد کرے، نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرے، جب وعدہ کرے تب اُسے پورا کرے، تنگ دستی، دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔''

○ ﴿اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (البقرہ:۱۹۴)

''حرمت والے مہینوں کے بدلے ہیں اور حرمتیں ادلے بدلے کی ہیں جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر اُسی کے مثل زیادتی کرو جو تم پر کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ قف وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ط وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ (البقرہ:۱۸۶)

''یقیناً تمہارے مالوں اور جانوں سے تمہاری آزمائش کی جائے گی اور یہ بھی یقین ہے کہ تمہیں ان لوگوں کی جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور مشرکوں کی بہت سی دکھ دینے والی باتیں بھی سننی پڑیں گی اور اگر تم صبر کرلو اور پرہیز گاری اختیار کرلو تو یقیناً یہ بہت بڑی ہمت کے کام ہیں۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (آل عمران:۲۰۰)

''اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لیے تیار رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ (النساء:۱)

''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔''

○ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (التوبہ:۴'۷)

''اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو دوست رکھتا ہے۔''

○ ﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (التوبہ:۳۶'۱۲۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اور جان رکھو اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔"

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ (التوبہ:۱۱۹)

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔"

○ ﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ڰ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ﴾

(الرعد:۳۵)

"اس جنت کی صفت، جس کا وعدہ پرہیز گاروں کو دیا گیا ہے یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اس کا میوہ ہمیشگی والا ہے اور اس کا سایہ بھی یہ ہے انجام پرہیز گاروں کا، اور کافروں کا انجام دوزخ ہے۔"

○ ﴿وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ﴾

(النحل:۳۰)

"اور پرہیز گاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے، تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اچھے سے اچھا، جن لوگوں نے بھلائی کی اُن کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہے اور یقیناً آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے اور کیا ہی خوب پرہیز گاروں کا گھر ہے۔"

○ ﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (النحل:۳۱)

"ہمیشگی والے باغات جہاں داخل ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جو کچھ یہ طلب کریں گے وہاں ان کے لیے موجود ہوگی۔ پرہیز گاروں کو اللہ تعالیٰ اسی طرح بدلے عطا فرماتا ہے۔"

○ ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾ (النحل:۱۲۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں اور نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔"

○ ﴿ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴾ (الذمر:١٦)

"اے میرے بندو! پس مجھ سے ڈرتے رہو۔"

○ ﴿ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴾ (الجاثيه:١٩)

"اور پرہیز گاروں کا رفیق اللہ تعالیٰ ہے۔"

○ ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴾

(الحجرات:١٣)

"اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد عورت سے پیدا کیا ہے اور اس لیے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو تمہارے کنبے اور قبیلے بنا دیئے ہیں اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزّت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے یقین مانو کہ اللہ دانا اور باخبر ہے۔"

○ ﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴾ (الذريٰت:١٥)

"بے شک تقویٰ والے لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہوں گے۔"

○ ﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴾ (الطور:١٧)

"یقیناً پرہیز گار لوگ جنتوں میں اور نعمتوں میں ہیں۔"

○ ﴿ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴾ (القلم:٣٤)

"پرہیز گاروں کے لیے اُن کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔"

○ ﴿ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴾ (الحاقه:٤٨)

"اور یقیناً یہ قرآن پرہیز گاروں کے لیے نصیحت ہے۔"

○ ﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴾ (المرسلٰت:٤١)

"بے شک پرہیز گار لوگ سایوں میں ہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا﴾ (النباء:۳۱)

''یقیناً پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے۔''

○ ﴿فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا﴾ (الشمس:۸)

''پھر سمجھ دی اس کو برائی کی اور بچ نکلنے کی۔''

○ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ﴾ (الیل:۵)

''جس نے دیا اللہ کی راہ میں اور ڈرا (اپنے رب سے)''

۱۴۱. سیدنا مُتِمُّ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ﷺ

حج اور عمرہ مکمل کرنے والے

○ ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ (البقرہ:۱۹۶)

''حج اور عمرے کو اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو۔''

۱۴۲. سیدنا الْمُتَوَكِّلُ ﷺ

توکل کرنے والے

○ ﴿إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ (آل عمران:۱۲۲)

''جب تمہاری دو جماعتیں پست ہمتی کا ارادہ کر چکی تھیں اللہ تعالیٰ ان کا ولی اور مددگار ہے اور اس کی پاک ذات پر مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہیے۔''

○ ﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ﴾ (آل عمران:۱۶۰)

''پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو اپنا دوست رکھتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾

(آل عمران:۱۶۰)

"اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔"

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (المائدہ:۱۱)

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم پر کیا ہے اسے یاد کرو جبکہ ایک قوم نے تم پر دست درازی کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں کو تم تک پہنچنے سے روک دیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور مومنوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔"

○ ﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (الانفال:۴۹)

"اور جو بھی اللہ پر بھروسہ کرے اللہ تعالیٰ بلا شک وشبہ غلبے والا اور حکمت والا ہے۔"

○ ﴿وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (الانفال:۶۱)

"اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تو بھی صلح کی طرف جھک جا۔ اور اللہ پر بھروسہ رکھ یقیناً وہ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

○ ﴿قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (التوبہ:۵۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”آپ کہہ دیجیے ہمیں کوئی مصیبت پیش نہیں آ سکتی مگر جو اللہ نے ہماری قسمت میں لکھ دی ہے اور مومنوں کو تو اللہ کی ذات پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔“

○ ﴿قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (ابراھیم:۱۱)

”ان کے پیغمبروں نے اُن سے کہا کہ یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے اللہ کے حکم کے بغیر ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ تمہیں لا دکھائیں اور ایمان داروں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔“

○ ﴿وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ﴾ (ابراھیم:۱۲)

”آخر کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہ رکھیں جب کہ اُسی نے ہماری راہیں سجھائی ہیں جو ایذائیں تم ہمیں دو گے ہم اُن پر صبر ہی کریں گے توکل کرنے والوں کو یہی لائق ہے کہ اللہ ہی پر توکل کریں۔“

○ ﴿الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ (النحل:۴۲)

”جنہوں نے دامنِ صبر نہ چھوڑا اور اپنے پالنے والے ہی پر بھروسہ کرتے رہے۔“

○ ﴿اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ (النحل:۹۹)

”ایمان والوں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھنے والوں پر اس کا زور مطلقاً نہیں چلتا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا﴾ (الفرقان:۵۸)

''اور اس ہمیشہ زندہ اللہ پر توکل کریں جسے کبھی موت نہیں اور اس کی تعریف کے ساتھ پاکیزگی بیان کرتے رہیں وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے۔''

○ ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ﴾ (الشعراء:۲۱۷)

''اپنا پورا بھروسہ غالب مہربان اللہ پر رکھ۔''

○ ﴿الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾ (العنکبوت:۵۹)

''وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔''

○ ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا﴾ (الاحزاب:۳)

''اور اللہ ہی پر توکل رکھیں وہ کارسازی کے لیے کافی ہے۔''

○ ﴿وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا﴾ (الاحزاب:۴۸)

''اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مانیے اور جو ایذا (ان کی طرف سے پہنچے) اسکا خیال بھی نہ کیجیے اللہ پر بھروسہ کیے رہیں اور کافی ہے اللہ تمام کام بنانے والا۔''

○ ﴿إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ (المجادلہ:۱۰)

''حقیقت یہ ہے کہ سرگوشیاں شیطانی کام ہے کہ جس سے ایمانداروں کو رنج پہنچے۔ گو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ایمان والوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔''

○ ﴿اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ (التغابن:۱۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور مومنوں کو اللہ ہی پر توکل رکھنا چاہیے۔''

۱۲۳. سَیِّدُنَا الْمُجَاهِدُ ﷺ

جہاد کرنے والے

○ ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (البقرہ:۲۱۸)

''البتہ ایمان لانے والے، ہجرت کرنے والے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمت الٰہی کے اُمیدوار ہیں اللہ بہت بخشنے والا اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔''

○ ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾ (الانفال:۷۲)

''جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کو جگہ دی اور مدد کی یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور جو ایمان تو لائے ہیں لیکن ہجرت نہیں کی تمہارے لیے ان کی کچھ بھی رفاقت نہیں جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں۔ ہاں اگر وہ تم سے دین کے بارے میں مدد طلب کریں تو تم پر مدد کرنا ضروری ہے سوائے ان لوگوں کے کہ تم میں اور ان میں عہد و پیمان ہے تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ خوب دیکھتا ہے۔''

○ ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾

(الانفال:۷۴)

''اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد پہنچائی یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔''

○ ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾ (الانفال:۷۵)

''اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا پس یہ لوگ بھی تم میں سے ہی ہیں اور رشتے ناطے والے ان میں سے بعض بعض سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کے حکم میں بے شک اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔''

○ ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ﴾ (التوبہ:۲۰)

''جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی، اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبے والے ہیں اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔''

○ ﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾ (التوبہ:۲۴)

''آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ کے جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں تو تم اللہ کے حکم سے عذاب کے آنے کا انتظار کرو اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

○ ﴿لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ؗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (التوبہ:۸۸)

''لیکن خود رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں، یہی لوگ بھلائیوں والے ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔''

○ ﴿فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا﴾ (الفرقان:۵۲)

''پس آپ کافروں کا کہنا نہ مانیں اور قرآن کے ذریعے ان سے پوری طاقت سے بڑا جہاد کریں۔''

○ ﴿وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (العنکبوت:۶)

''اور ہر ایک کوشش کرنے والا اپنے ہی بھلے کی کوشش کرتا ہے ویسے تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے۔''

۱۲۴۔ سیدنا اَلْمُحَافِظُ ﷺ

حفاظت کرنے والے

○ ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ﴾ (المؤمنون:۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

○ ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ﴾ (المعارج:۲۹)

''اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی (حرام سے) حفاظت کرتے ہیں۔''

۱۲۵. سیّدنا مُحِبُّ اللّٰہِ ﷺ

اللہ سے محبت رکھنے والے

○ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ﴾ (البقرہ:۱۶۵)

''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں۔''

○ ﴿وَاَحْسِنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ (البقرہ:۱۹۵)

''اور سلوک و احسان کرو اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

○ ﴿اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ﴾ (۲۲۲)

''بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

○ ﴿وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ﴾ (آل عمران:۱۴۶)

''اور اللہ صبر کرنے والوں کو ہی چاہتا ہے۔''

○ ﴿اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ﴾ (آل عمران:۱۵۹)

''بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

○ ﴿اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ﴾ (المائدہ:۴۲)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”یقیناً عدل والوں کے ساتھ تو اللہ محبت رکھتا ہے۔“

○ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (التوبہ:۷)

”بے شک اللہ متقیوں سے محبت رکھتا ہے۔“

○ ﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ (التوبہ:۱۰۸)

”اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

○ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ﴾ (الصّف:۴)

”بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔“

۱۲۶. سیّدنا اَلْمُحَدِّثُ ﷺ

بیان کرنے والے

○ ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ (الضحی:۱۱)

”اور اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرتا رہ۔“

۱۲۷. سیّدنا مُحَرِّضُ الْقِتَالِ ﷺ

جہاد پر ابھارنے والے

○ ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ۗ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ﴾ (الانفال:۶۵)

”اے نبی ایمان والوں کو جہاد کا شوق دلاؤ اگر تم میں بیس بھی صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں ایک سو ہوں گے تو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایک ہزار کافروں پر غالب رہیں گے اس واسطے کہ وہ بے سمجھ لوگ ہیں۔''

۱۲۸۔ سیّدنا اَلْمُحَرِّمُ ﷺ

اللہ کے (اذن سے) حرام کرنے والے

○ ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ﴾ (المائدہ:۳)

''تم پر حرام کیا گیا مُردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعے فال گیری کرو۔''

○ ﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهٗ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْإِنْجِيلِ ز يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلٰلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِينَ اٰمَنُوا بِهٖ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهٗ لا أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

(الاعراف:۱۵۷)

''جو لوگ اس رسول نبی اُمّی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بُری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو اُن پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دُور کرتے ہیں سو جو لوگ اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو اُن کے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ پُوری فلاح پانے والے ہیں۔"

۱۲۹. سیّدنا اَلْمُحْسِنُ ﷺ

احسان کرنے والے

○ ﴿وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْلَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (البقرہ:۵۸)

"اور ہم نے تم سے کہا کہ اس بستی میں جاؤ اور جو کچھ جہاں کہیں سے چاہو با فراغت کھاؤ پیو اور دروازے میں سجدے کرتے ہوئے گزرو اور زبان سے حطۃ کہو ہم تمہاری خطائیں معاف فرما دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔"

○ ﴿وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (البقرہ:۱۹۵)

"اور سلوک واحسان کرو اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

○ ﴿فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (آل عمران:۱۴۸)

"اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔"

○ ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا﴾ (النساء:۱۲۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور باعتبارِ دین کے اس سے اچھا کون ہے جو اپنا منہ اللہ کے احکام پر دھر دے اور ہو بھی نیکو کار، ساتھ ہی یکسوئی والے دین کی پیروی کر رہا ہو اور ابراہیم کو اللہ نے اپنا دوست بنالیا ہے۔''

○ ﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (المائدہ:۱۳)

''پھر اُن کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر اپنی لعنت فرما دی اور اُن کے دل سخت کر دیے کہ وہ کلام کو اس کی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں اور جو کچھ نصیحت انہیں کی گئی تھی اس کا بڑا حصہ بھلا بیٹھے ان کی ایک نہ ایک خیانت پر تجھے اطلاع ملتی ہی رہے گی ہاں تھوڑے سے ایسے نہیں بھی ہیں پس تو انہیں معاف کرتا جا اور درگزر کرتا رہ، بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

○ ﴿فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (المائدہ:۸۵)

''اس لیے اُن کو اللہ تعالیٰ اُن کے اس قول کی وجہ سے ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے۔''

○ ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (المائدہ:۹۳)

''ایسے لوگوں پر جو کہ ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں اس چیز میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھا پی چکے ہوں جب کہ وہ لوگ تقویٰ رکھتے ہوں اور خوب نیک عمل کرتے ہوں اللہ ایسے نیکوکاروں سے محبت رکھتا ہے۔''

○ ﴿وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ (الاعراف:۵۶)

''اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی ہے فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔''

○ ﴿وَاِذْ قِیْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِیْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ (الاعراف:۱۶۱)

''اور جب ان کو حکم دیا گیا کہ تم لوگ اس آبادی میں جا کر رہو اور کھاؤ اس سے جس جگہ تم رغبت کرو اور زبان سے یہ کہتے جانا کہ توبہ ہے اور جھکے جھکے دروازے میں داخل ہونا ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے جو لوگ نیک کام کریں گے اُن کو مزید برآں اور دیں گے۔''

○ ﴿مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا یُصِیْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا یَّغِیْظُ الْكُفَّارَ وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ (التوبہ:۱۲۰)

''مدینہ کے رہنے والوں کو اور جو دیہاتی ان کے گردوپیش ہیں ان کو یہ زیبا نہ تھا کہ رسول اللہ کو چھوڑ کر پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جان کو ان کی جان سے عزیز سمجھیں یہ اس سبب سے کہ اُن کو اللہ کی راہ میں جو پیاس لگی اور جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھکان پہنچی اور جو بھوک لگی اور جو کسی ایسی جگہ چلے جو کفار کے لیے موجب غیظ ہوا اور دشمنوں کی جو کچھ خبر لی اُن سب پر ان کے نام (ایک ایک) نیک کام لکھا گیا یقیناً اللہ تعالیٰ محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔"

○ ﴿وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (ھود:۱۱۵)

"اور آپ صبر کرتے رہیے یقیناً اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔"

○ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ﴾ (النحل:۹۰)

"بے شک اللہ عدل کا اور بھلائی کا حکم دیتا ہے۔"

○ ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُونَ﴾ (النحل:۱۲۸)

"یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔"

○ ﴿وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (العنکبوت:۶۹)

"اور یقیناً اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا ساتھی ہے۔"

○ ﴿الٓمٓ ○ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيمِ ○ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ﴾ (لقمٰن:۱، ۳)

"الم۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں جو نیکو کاروں کے لیے رہبر اور (سراسر) رحمت ہے۔"

○ ﴿وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ط وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ﴾ (لقمٰن:۲۲)

"اور جو شخص اپنے منہ کو اللہ کی طرف متوجہ کر دے اور ہو بھی نیکو کار یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا تمام کاموں کا انجام اللہ کی طرف ہے۔"

○ ﴿وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى إِسْحٰقَ ط وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِينٌ﴾ (الصّٰفّٰت:۱۱۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور ہم نے ابراہیم واسحاق پر برکتیں نازل فرمائیں اور ان دونوں کی اولاد میں بعض تو نیک بخت ہیں اور بعض اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والے۔''

○ ﴿اٰخِذِیْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ﴾ (الذاریٰت:۱۶)

''اُن کے رب نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اسے لے رہے ہوں گے وہ تو اس سے پہلے ہی نیک وکار تھے۔''

○ ﴿اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ﴾ (المرسلٰت:۴۴)

''یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اس طرح جزا دیتے ہیں۔''

۱۳۰۔ سیدنا المُحِلّ ﷺ

حلال کرنے والے

○ ﴿اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾ (المائدہ:۵)

''پاکیزہ چیزیں آج تمہارے لیے حلال کی گئیں اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لیے حلال ہے اور پاک دامن مسلمان عورتیں اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیے گئے ہیں اُن کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں جب کہ تم ان کے مہر ادا کرو اس طرح کہ تم ان سے باقاعدہ نکاح کرو یہ نہیں کہ اعلانیہ زنا کرو یا پوشیدہ بدکاری کرو۔ منکرین ایمان کے اعمال ضائع اور اکارت ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آخرت میں وہ ہارنے والوں میں سے ہیں۔''

○ ﴿الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ ؗ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ﴾ (الاعراف:۱۵۷)

''جو لوگ ایسے رسول نبی اُمّی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بُری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں۔''

۱۳۱. سیّدنا مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم

بہت زیادہ تعریف کیے گئے

○ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴾ (آل عمران:۱۴۴)

''اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صرف رسول ہی ہیں ان سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے ہیں کیا اگر ان کا انتقال ہو جائے یا یہ شہید ہو جائیں تو تم اسلام سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے اور جو کوئی پھر جائے اپنی ایڑیوں پر تو ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑ لے گا عنقریب اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا۔''

○ ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ﴾ (الاحزاب:۴۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''(لوگو) تمہارے مردوں میں سے محمد کسی کے باپ نہیں لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے۔''

○ ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ﴾ (محمد:۲)

''اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر بھی ایمان لائے جو محمد پر (کتاب) اتاری گئی ہے اور دراصل ان کے رب کی طرف سے سچا (دین) بھی وہی ہے اللہ نے ان کے گناہ دور کر دیے اور ان کے حال کی اصلاح کر دی۔''

○ ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ﴾ (الفتح:۲۹)

''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔''

۱۳۲۔ سیّدنا المُخاف ﷺ

خوف رکھنے والے

○ ﴿وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْۗءَ الْحِسَابِ﴾ (الرعد:۲۱)

''اور اللہ نے جن چیزوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳۳۔ سیّدنا اَلْمُخْرِجُ ﷺ

نکالنے والے

○ ﴿الٓرٰ قف کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ لا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ﴾ (ابراھیم:۱)

''یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائیں، ان کے پروردگار کے حکم سے زبردست اور تعریفوں والے اللہ کی طرف۔''

○ ﴿هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ (الحدید:۹)

''وہ (اللہ) ہی ہے جو اپنے بندے پر واضح آیتیں اتارتا ہے تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نرمی کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

○ ﴿رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ط قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا﴾ (الطلاق:۱۱)

''(یعنی) رسول جو تمہیں اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ کر سناتا ہے تاکہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آئے اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ رہیں گے بے شک اللہ نے اسے بہترین روزی دے رکھی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳۴. **سیدنا المُخلِص ﷺ**

اخلاص والے

○ ﴿قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ﴾ (البقرہ:۱۳۹)

''آپ کہہ دیجیے کیا تم ہم سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو جو ہمارا اور تمہارا رب ہے۔ ہمارے لیے ہمارے عمل ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ ہم تو اُسی کے لیے مخلص ہیں۔''

○ ﴿هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ وَجَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ﴾

(یونس:۲۲)

''وہ اللہ ایسا ہے کہ تم کو خشکی اور دریا میں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعے سے لے کر چلتی ہیں اور وہ لوگ ان سے خوش ہیں ان پر ایک جھونکا سخت ہوا کا آتا ہے اور ہر طرف سے ان پر موجیں اُٹھتی چلی آتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ (بُرے) آ گھرے (اس وقت) سب خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارتے ہیں کہ اگر ہم کو اس مصیبت سے بچالے تو ہم ضرور شکر گزار بن جائیں گے۔''

○ ﴿وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ﴾

(الصّٰفّٰت:۳۹،۴۰)

''تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے خالص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برگزیدہ بندے۔''

○ ﴿فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ○ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ﴾ (الصّٰفّٰت: ۷۳، ۷۴)

''اب تو دیکھ لے کہ جنہیں دھمکایا گیا تھا اُن کا انجام کیسا ہوا سوائے اللہ کے برگزیدہ بندوں کے۔''

○ ﴿فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ○ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ﴾ (الصّٰفّٰت: ۱۲۷، ۱۲۸)

''لیکن قوم نے انہیں جھٹلایا پس وہ ضرور (عذاب میں) حاضر کیے جائیں گے سوائے اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کے۔''

○ ﴿اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ﴾ (الزمر: ۲)

''یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے پس آپ ہی اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے۔''

○ ﴿قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِيْنِيْ﴾ (الزمر: ۱۴)

''کہہ دیجیے کہ میں تو خالص کر کے صرف اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں۔''

○ ﴿فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (المومن: ۱۴)

''سو تم اللہ کو پکارتے رہو اس کے لیے دین کو خالص کر کے بے شک کافر برا مانیں۔''

۱۳۵. سیّدنا اَلْمُدَّثِّرُ ﷺ

چادر اوڑھنے والے

○ ﴿يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ﴾ (المدثر: ۱، ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے کپڑا اوڑھنے والے، کھڑا ہو جا اور آگاہ کر دے۔''

۱۳۶. سیّدنا مُرَتِّلُ الْقُرْآنَ ﷺ

قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے والے

○ ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾ (المزمل:۴)

''اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (صاف) پڑھا کرو۔''

۱۳۷. سیّدنا اَلْمُرْسِلُ ﷺ

بھیجے جانے والے

○ ﴿وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا﴾ (الکہف:۵۶)

''اور ہم تو اپنے رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبریاں سنا دیں اور ڈراویں۔ کافر لوگ باطل کے سہارے جھگڑتے ہیں اور (چاہتے ہیں کہ) اس سے حق کو لڑکھڑا دیں۔ انہوں نے آیتوں کو اور جس چیز سے ڈرایا جائے اسے مذاق بنا ڈالا ہے۔''

○ ﴿اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ (یسین:۳)

''بے شک آپ پیغمبروں میں سے ہیں۔''

○ ﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ﴾ (یسین:۱۳)

''اور آپ ان کے سامنے ایک مثال (یعنی) ایک بستی والوں کی مثال (اس وقت کی) بیان کیجیے جب کہ اس بستی میں (کئی) رسول آئے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ﴾ (یسین: ۱۴)

''جب ہم نے ان کے پاس دو کو بھیجا سو ان لوگوں نے (اوّل) دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرے سے تائید کی سو ان تینوں نے کہا ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں۔''

○ ﴿قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ﴾ (یسین: ۱۶)

''ان رسولوں نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ بے شک ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں۔''

○ ﴿بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ (الصّٰفّٰت: ۳۷)

''(نہیں نہیں) بلکہ (نبی) تو حق (سچا دین) لائے ہیں اور سب رسولوں کو سچا جانتے ہیں۔''

○ ﴿وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ﴾ (الصّٰفّٰت: ۱۸۱)

''اور پیغمبروں پر سلام ہے۔''

○ ﴿اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ﴾ (الدخان: ۵)

''ہمارے پاس سے حکم ہو کر، ہم ہی میں رسول بنا کر بھیجنے والے۔''

۱۳۸. سیّدنا مَرْفُوْعُ الذِّکْرِ ﷺ

جن کا ذکر بلند کیا گیا

○ ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (الم نشرح: ۴)

''اور ہم نے تیرا ذکر بلند کیا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳۹. سیدنا المُذَکِّر ﷺ

نصیحت کرنے والے

○ ﴿فَذَكِّرْ إِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى﴾ (الاعلیٰ:۹)

''تو آپ نصیحت کرتے رہیں اگر نصیحت کچھ فائدہ دے۔''

○ ﴿فَذَكِّرْ قف إِنَّمَآ أَنْتَ مُذَكِّرٌ﴾ (الغاشیہ:۹)

''پس آپ نصیحت کر دیا کریں (کیوں کہ) آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔''

۱۴۰. سیدنا المُزَکِّی ﷺ

پاک کرنے والے

○ ﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ط إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (البقرہ:۱۲۹)

''اے ہمارے رب! ان میں انہیں میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے، انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تو غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔''

○ ﴿كَمَآ أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ﴾ (البقرہ:۱۵۱)

''جس طرح ہم نے تم میں تمہیں میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت اور وہ چیزیں سکھاتا ہے جن سے تم بے علم تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (آل عمران: ۱۶۴)

''بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اُنہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے یقیناً یہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

○ ﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (التوبہ: ۱۰۳)

''آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجیے جس کے ذریعے سے آپ اُن کو پاک صاف کر دیں اور ان کے لیے دعا کیجیے بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے موجب اطمینان ہے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتا ہے خوب جانتا ہے۔''

○ ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۤ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (الجمعہ: ۲)

''وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں ان کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

○ ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا﴾ (الشمس: ۹)

''جس نے اسے پاک کیا وہ کامیاب ہوا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴۱. سیّدنا اَلْمُزَّمِّلُ ﷺ

کپڑے میں لپٹنے والے

○ ﴿یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا﴾ (المزمل: ۱، ۲)

"اے کپڑے میں لپٹنے والے رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہو جاؤ مگر کم۔"

۱۴۲. سیّدنا اَلْمُسَابِقُ اِلٰی مَغْفِرَةٍ ﷺ

مغفرت کی طرف سبقت لے جانے والے

○ ﴿سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لا اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ط ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ﴾ (الحدید: ۲۱)

"(آؤ) دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین کی وسعت کے برابر ہے۔ یہ اُن کے لیے بنائی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔"

۱۴۳. سیّدنا اَلْمُسَبِّحُ ﷺ

تسبیح کرنے والے

○ ﴿فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ج وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَرْضٰی﴾ (طٰہٰ:۱۳۰)

''پس اُن کی باتوں پر صبر کیجیے اور اپنے پروردگار کی تسبیح اور تعریف بیان کرتے رہیے، سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے، رات کے مختلف وقتوں میں بھی اور دن کے حصوں میں بھی تسبیح کرتا رہے، بہت ممکن ہے کہ آپ راضی ہو جائیں۔''

○ ﴿فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ﴾ (المؤمن:۵۵)

''پس اے نبی! تو صبر کر اللہ کا وعدہ بلا شک و (شبہ) سچا ہی ہے تو اپنے گناہ کی معافی مانگتا رہ اور صبح و شام اپنے رب کی تسبیح اور حمد بیان کرتا رہ۔''

○ ﴿فَاصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ﴾ (ق:۳۹)

''پس جو کچھ یہ کہتے ہیں آپ اس پر صبر کریں اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں۔ سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے بھی۔''

○ ﴿وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ﴾ (الطور:۴۸)

''اور تو اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لے۔ بے شک تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ صبح کو جب تو اٹھے اپنے رب کی پاکی اور حمد بیان کر۔''

○ ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ﴾ (الطور:۴۹)

''اور رات کو بھی اس کی تسبیح پڑھ اور ستاروں کے ڈوبتے وقت بھی۔''

○ ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ (الواقعہ:۷۴، ۹۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"پس اپنے بہت بڑے رب کے نام کی تسبیح کیا کرو۔"

○ ﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (الحدید:۱)

"آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں۔"

○ ﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (الحشر:۱)

"آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے۔"

○ ﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (الصّف:۱)

"زمین و آسمان کی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔"

○ ﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ﴾ (الجمعہ:۱)

"(ساری چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں (جو) بادشاہ نہایت پاک (ہے) غالب و باحکمت ہے۔"

○ ﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (التغابن:۱)

"(تمام چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اسی کی سلطنت ہے اور اُسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

○ ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ (الحاقہ:۵۲)

"پس تو اپنے رب عظیم کی پاکی بیان کر۔"

○ ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا﴾ (الدہر:۲۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور رات کے وقت اس کے سامنے سجدے کر اور بہت رات تک اس کی تسبیح کیا کر۔''

○ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (الاعلیٰ:۱)

''اپنے بہت ہی بلند اللہ کے نام کی پاکیزگی بیان کر۔''

○ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ (النصر:۳)

''تو اپنے رب کی تسبیح کرنے لگ حمد کے ساتھ اور اس سے مغفرت کی دعا مانگ بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔''

۱۴۴. سیّدنا اَلْمُسْتَجَابْ ﷺ

جن کی دعا قبول کی گئی

○ ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾ (الانفال:۹)

''(اس وقت کو یاد کرو) جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا جو لگا تار چلے آئیں گے۔''

○ ﴿لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ﴾ (الرعد:۱۸)

''جن لوگوں نے اپنے رب کے حکم کی بجا آوری کی اُن کے لیے بھلائی ہے۔''

۱۴۵. سیّدنا اَلْمُسْتَعِيذُ ﷺ

پناہ مانگنے والے

○ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۙ إِنْ فِي صُدُورِهِمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴾ (المؤمن:۵۶)

''جو لوگ باوجود اپنے پاس کسی سند کے نہ ہونے کے آیات الٰہی میں جھگڑا کرتے ہیں اُن کے دلوں میں بجز نری بڑائی کے اور کچھ نہیں وہ اس تک پہنچنے والے ہی نہیں۔ سو تو اللہ کی پناہ مانگتا رہ بے شک وہ پورا سننے والا اور سب سے زیادہ دیکھنے والا ہے۔''

۱۴۶. سیّدنا اَلْمُسْتَعِيْن ﷺ

مدد طلب کرنے والے

○ ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ (الفاتحه:۳)

''ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔''

○ ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (البقره:۱۵۳)

''اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ساتھ مدد چاہو اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔''

۱۴۷. سیّدنا اَلْمُسْتَغْفِر ﷺ

بخشش مانگنے والے

○ ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (البقره:۱۹۹)

''پھر تم اس جگہ سے لوٹو جس جگہ سے سب لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخشش طلب کرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''

○ ﴿الصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ﴾ (آل عمران:۱۷)

''جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرماں برداری کرنے والے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور پچھلی رات کو بخشش مانگنے والے ہیں۔''

○ ﴿فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ﴾ (المؤمن:۵۵)

''پس اے نبی تو صبر کر اللہ کا وعدہ بلا شک (وشبہ) سچا ہی ہے تو اپنے گناہ کی معافی مانگتا رہ اور صبح وشام اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتا رہ۔''

○ ﴿وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (المزمل:۲۰)

''اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''

○ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ط اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾ (النصر:۳)

''تو اپنے رب کی تسبیح کرنے لگ حمد کے ساتھ اور اس سے مغفرت کی دعا مانگ بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔''

۱۴۸. سيدنا المستغيث ﷺ

مدد طلب کرنے والے

○ ﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ﴾ (الانفال:۹)

''(اس وقت کو یاد کرو) جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا جو لگاتار چلے آئیں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴۹. سیّدنا اَلْمُسْتَقِیْمُ ﷺ

قائم رہنے والے

○ ﴿فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْاؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ (ھود:۱۱۲)

”پس آپ جمے رہیے جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے اور وہ لوگ بھی جو آپ کے ساتھ توبہ کر چکے ہیں خبردار تم حد سے نہ بڑھنا۔ اللہ تعالیٰ اعمال کا دیکھنے والا ہے۔“

○ ﴿فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ﴾ (الشوریٰ:۱۵)

”پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور اُن کی خواہشوں پر نہ چلیں اور کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا اُن پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم میں انصاف کرتا رہوں ہمارا اور تم سب کا پروردگار ایک ہی ہے۔ ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں ہمارے تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو جمع کرے گا اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔“

۱۵۰. سیّدنا اَلْمُسْلِمُ ﷺ

اطاعت کرنے والے

○ ﴿اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (البقرہ:۱۳۱)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''جب کبھی بھی انہیں ان کے رب نے کہا فرماں بردار ہو جاؤ، انہوں نے کہا، میں نے رب العالمین کی فرماں برداری کی۔''

○ ﴿وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (البقرہ:۱۳۲)

''اس کی وصیت ابراہیم اور یعقوب نے اپنی اولاد کو کی، کہ ہمارے بچو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس دین کو پسند فرمالیا ہے لہٰذا! تم مسلمان ہی مرنا۔''

○ ﴿قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾

(البقرہ:۱۳۶)

''کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر بھی جو ہماری طرف اتاری گئی اور جو چیز ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ کی جانب سے موسیٰؑ اور دوسرے انبیا کی طرف نازل کی گئی۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے ہم اللہ کے فرماں بردار ہیں۔''

○ ﴿فَاِنْ حَاۗجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۭ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۭ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ﴾ (آل عمران:۲۰)

''پھر بھی اگر یہ آپ سے جھگڑیں تو آپ کہہ دیں کہ میں اور میرے تابعداروں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنا منہ مطیع کر دیا اور اہل کتاب سے اور ان پڑھ لوگوں سے کہہ دیجیے کہ کیا تم بھی اطاعت کرتے ہو؟ پس اگر یہ بھی تابعدار ہو جائیں تو یقیناً ہدایت والے ہیں اور اگر یہ روگردانی کریں تو آپ پر صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ بندوں کو خوب دیکھ بھال کرتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا﴾ (النساء:۱۲۵)

''باعتبار دین کے اس سے اچھا کون ہے؟ جو اپنا منہ اللہ کے احکام کی طرف پھیر دے اور ہو بھی نیکوکار، ساتھ ہی یکسوئی والے ابراہیم کے دین کی پیروی کر رہا ہو اور ابراہیم (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنا لیا ہے۔''

○ ﴿قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (الانعام:۱۴)

''آپ کہیے کہ کیا اللہ کے سوا، جو کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور جو کہ کھانے کو دیتا ہے اور اس کو کوئی کھانے کو نہیں دیتا، اور کس کو معبود قرار دوں؟ آپ فرما دیجیے کہ مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے میں اسلام قبول کروں اور تو مشرکین میں سے ہرگز نہ ہونا۔''

○ ﴿ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ لا وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (یونس:۷۲)

''پھر بھی اگر تم اعراض ہی کیے جاؤ تو میں نے تم سے کوئی معاوضہ تو نہیں مانگا۔ میرا معاوضہ تو صرف اللہ ہی کے ذمے ہے اور مجھ کو حکم کیا گیا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے رہوں۔''

○ ﴿وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ﴾ (یونس:۸۴)

''اور موسیٰ نے فرمایا کہ اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اُسی پر توکل کرو اگر تم مسلمان ہو۔''

○ ﴿قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ﴾ (النحل:۱۰۲)

''کہہ دیجیے کہ اسے آپ کے رب کی طرف سے جبرائیل حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں تاکہ ایمان والوں کو اللہ استقامت عطا فرمائے اور مسلمانوں کی رہنمائی اور بشارت ہو جائے۔''

○ ﴿اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ ز وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (النمل:۹۱)

''مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے جس کی ملکیت ہر چیز ہے اور مجھے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں ہو جاؤں۔''

○ ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ لا اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا﴾ (الاحزاب:۳۵)

''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں بردار عورتیں راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (الاحقاف:۱۵)

’’اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔‘‘

○ ﴿وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ط فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا﴾ (الجن:۱۴)

’’اور ہاں ہم میں بعض تو مسلمان ہیں اور بعض بے انصاف ہیں پس جو فرماں بردار ہو گئے انہوں نے تو راہ راست کا قصد کیا۔‘‘

۱۵۱. سیّدنا اَلْمَسْئُوْلُ ﷺ

سوال کیے گئے

○ ﴿یَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓی اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ج ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ج وَاٰتَیْنَا مُوْسٰی سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا﴾ (النساء:۱۵۳)

’’آپ سے یہ اہل کتاب درخواست کرتے ہیں کہ آپ ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب لائیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) سے تو انہوں نے اس سے بڑی درخواست کی تھی کہ ہمیں کھلم کھلا اللہ کو دکھا دے۔ پس اُن کے اس ظلم کے باعث اُن پر کڑکے کی بجلی آ پڑی پھر باوجودیکہ اُن کے پاس بہت دلیلیں پہنچ چکی تھیں انہوں نے بچھڑے کو اپنا معبود بنا لیا لیکن ہم نے یہ بھی معاف فرما دیا۔ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کھلم کھلا غلبہ عنایت فرمایا۔‘‘

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۵۲. سیّدنا مَشْرُوحُ الصَّدْرِ ﷺ

جن کا سینہ کھول دیا گیا

○ ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ (الم نشرح:۱)

''کیا ہم نے تیرا سینہ کھول نہیں دیا۔''

۱۵۳. سیّدنا اَلْمُشْفِقُ ﷺ

ڈرنے والے

○ ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ﴾ (المعارج:۲۷)

''اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔''

۱۵۴. سیّدنا اَلْمَشْهُوْدُ ﷺ

گواہی دیے گئے

○ ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ (البقرہ:۱۴۳)

''ہم نے اس طرح تمہیں عادل اُمت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول تم پر گواہ ہو جائیں۔''

○ ﴿لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾ (النساء:۱۶۶)

''جو کچھ آپ کی طرف اتارا ہے اس کی بابت خود اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اسے اپنے علم سے اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بطور گواہ کافی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَمَا تَكُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ﴾ (یونس:۶۱)

''اور آپ کسی حال میں ہوں اور منجملہ ان احوال کے آپ کہیں سے قرآن پڑھتے ہوں اور جو کام بھی کرتے ہوں ہم کو سب خبر رہتی ہے۔''

○ ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۷۸)

''نماز کو قائم کریں آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا۔ یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا گواہی بنایا گیا ہے۔''

○ ﴿وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ﴾ (البروج:۳)

''اور حاضر ہونے والے اور حاضر کیے گئے کی قسم۔''

۱۵۵. سیّدنا اَلْمُشِیْرُ ﷺ

مشورہ کرنے والے

○ ﴿وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ (الشوریٰ ۳۸)

''اور اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور ان کا ہر کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہمارے نام پر) دیتے ہیں۔''

۱۵۶. سیّدنا اَلْمُصَدِّقُ ﷺ

تصدیق کرنے والے

○ ﴿وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾ (البقرہ:۸۹)

''اور اُن کے پاس جب اللہ تعالیٰ کی کتاب ان کی کتاب کو سچا کرنے والی آئی، حالانکہ پہلے یہ خود اس کے ساتھ کفر پر فتح چاہتے تھے تو باوجود آ جانے اور وجود پہچان لینے کے پھر کفر کرنے لگے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کافروں پر۔''

﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۗ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (البقرہ:۹۱)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لاؤ تو کہہ دیتے ہیں کہ جو ہم پر اتاری گئی اس پر ہمارا ایمان ہے حالانکہ اس کے بعد والی کے ساتھ جو ان کی کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے کفر کرتے ہیں اچھا ان سے یہ تو دریافت کریں کہ اگر تمہارا ایمان پہلی کتابوں پر ہے تو پھر تم نے اگلے انبیاء کو قتل کیوں کیا۔''

○ ﴿قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (البقرہ:۹۷)

''(اے نبی) آپ کہہ دیجیے کہ جو جبریل کا دشمن ہو جس نے آپ کے دل پر پیغام باری تعالیٰ اتارا ہے جو پیغام ان کے پاس کی کتاب کی تصدیق کرنے والا اور مومنوں کو ہدایت اور خوشخبری دینے والا ہے (تو اللہ بھی اس کا دشمن ہے)''

○ ﴿وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾

(البقرہ:۱۰۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب کبھی اُن کے پاس اللہ کا رسول ان کی کتاب کی تصدیق کرنے والا آیا ان اہل کتاب کے ایک فرقہ نے اللہ کی کتاب کو اس طرح پیٹھ پیچھے ڈال دیا گویا جانتے ہی نہ تھے۔''

○ ﴿نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ﴾ (آل عمران:۳)

''جس نے آپ پر حق کے ساتھ اس کتاب کو نازل فرمایا ہے جو اپنے سے پہلے کی تصدیق کرنے والی ہے اس نے تورات اور انجیل کو اتارا تھا۔''

○ ﴿ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ قف فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ﴾

(آل عمران:۵۰)

''اور میں تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں جو میرے سامنے ہے اور میں اس لیے آیا ہوں کہ تم پر بعض وہ چیزیں حلال کر دوں جو تم پر حرام کر دی گئی ہیں اور میں تمہارے رب کی نشانی لایا ہوں اس لیے تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری فرماں برداری کرو۔''

○ ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ﴾ (۸۱)

''اور جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب وحکمت دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمہارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔''

○ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ط وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا﴾ (النساء:۴۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اے اہل کتاب جو کچھ ہم نے نازل فرمایا ہے وہ اس کی بھی تصدیق کرنے والا جو تمہارے پاس ہے اس پر اس سے پہلے ایمان لاؤ کہ ہم چہرے بگاڑ دیں اور انہیں لوٹا کر پیٹھ کی طرف کر دیں، یا ان پر لعنت بھیجیں جیسے ہم نے ہفتہ کے دن والوں پر لعنت بھیجی اور ہے اللہ تعالیٰ کا کام کیا ہوا۔"

○ ﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ﴾ (المائدہ:۴۸)

"اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنی اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔"

○ ﴿وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ﴾ (الانعام:۹۲)

"اور یہ بھی ایسی ہی کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے جو بڑی برکت والی ہے اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور تا کہ آپ مکہ والوں کو اور آس پاس والوں کو ڈرائیں اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں ایسے لوگ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نماز پر مداوت رکھتے ہیں۔"

○ ﴿وَالَّذِىْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ﴾ (فاطر:۳۱)

"اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے۔"

۱۵۷. سیّدنا المُصطفٰی ﷺ

چنے گئے

○ ﴿وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(البقرہ:۱۳۰)

''اور ہم نے تو اسے دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ نیکو کاروں میں سے ہیں۔''

○ ﴿وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (البقرہ:۱۳۲)

''اور اس کی وصیت ابراہیم اور یعقوب نے اپنی اولاد کو کی، کہ ہمارے بچو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اسی دین کو پسند فرما لیا ہے خبردار تم مسلمان ہی مرنا۔''

○ ﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ ءٰٓاللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (النمل:۵۹)

''اور تو کہہ دے کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ لوگ شریک ٹھہراتے ہیں۔''

○ ﴿لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ ۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (النساء:۱۱۴)

''اُن کے اکثر مشورے بے خیر ہیں۔ ہاں بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے اور جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے ارادے سے یہ کام کرے اسے ہم یقیناً بڑا ثواب دیں گے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۸. سیّدنا المُصلِح ﷺ

اصلاح کرنے والے

○ ﴿وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ﴾ (الاعراف:۱۷۰)

''اور جو لوگ کتاب کے پابند ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں ہم ایسے لوگوں کا جو اپنی اصلاح کریں ثواب ضائع نہ کریں گے۔''

○ ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ﴾ (ھود:۱۱۷)

''اور آپ کا رب ایسا نہیں کہ کسی بستی کو ظلم سے ہلاک کر دے اور ان کے لوگ نیکوکار ہوں۔''

○ ﴿وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (الحجرات:۹ ' ۱۰)

''اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو پھر اگر ان دونوں میں سے ایک دوسری (جماعت) پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۵۹. سیّدنا المُصلّی ﷺ

نماز پڑھنے والے

○ ﴿الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾

(البقرہ:۳)

”جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔“

○ ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴾ (البقرہ:۴۳)

”اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔“

○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

(البقرہ:۲۷۷)

”بے شک جو لوگ ایمان کے ساتھ (سنت کے مطابق) کام کرتے ہیں نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ان کا اجر اُن کے رب تعالیٰ کے پاس ہے اُن پر نہ تو کوئی خوف ہے نہ اداسی اور غم۔“

○ ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

(الانعام:۱۶۲)

”آپ فرما دیجیے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔“

○ ﴿اُتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾

(العنکبوت:۴۵)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھیے اور نماز قائم کریں یقیناً نماز بے حیائی اور بُرائی کے کاموں سے روکتی ہے بے شک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔''

۱۶۰. سیّدنا اَلْمُطَهِّرُ ﷺ

پاکیزہ کرنے والے

○ ﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (البقرہ: ۱۰۳)

''آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجیے جس کے ذریعے سے آپ اُن کو پاک صاف کریں اور ان کے لیے دعا کیجیے بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے موجب اطمینان ہے اور اللہ خوب سنتا ہے خوب جانتا ہے۔''

○ ﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ (التوبہ: ۱۰۸)

''اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

۱۶۱. سیّدنا مُطِيْعُ اللّٰهِ ﷺ

اللہ کی اطاعت کرنے والے

○ ﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ﴾

(آل عمران: ۳۲)

''کہہ دیجیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔''

○ ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (النساء: ۶۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور ہم نے ہر رسول کو صرف اسی لیے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی فرمان برداری کی جائے۔''

○ ﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴾ (النور: ۵۴)

''کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم مانو، رسول کی اطاعت کرو، پھر بھی اگر تم نے روگردانی کی تو رسول کے ذمے تو صرف وہی ہے جو اس پر لازم کر دیا گیا ہے اور تم پر اس کی جواب دہی ہے جو تم پر عائد کیا گیا ہے ہدایت تو تمہیں اُسی وقت ملے گی جب رسول کی ماتحتی کرو۔ سنو رسول کے ذمے تو صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔''

۱۶۲. سیّدنا اَلْمُعَافُ ﷺ

بخشے گئے

○ ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾ (الاعراف: ۱۹۹)

''آپ درگزر اختیار کریں نیک کام کی تعلیم دیں اور جاہلوں سے ایک کنارہ ہو جائیں۔''

۱۶۳. سیّدنا مُعَافِیُ النَّاسِ ﷺ

لوگوں کو معاف کرنے والے

○ ﴿الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (آل عمران: ۱۳۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جولوگ آسانی میں، سختی کے موقع پر بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان نیک کاروں کو دوست رکھتا ہے۔''

○ ﴿يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ط قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ﴾ (المائدہ:۱۵)

''اے اہل کتاب، یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آ چکا جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی بکثرت ایسی باتیں ظاہر کر رہا ہے جنہیں تم چھپا رہے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آ چکی ہے۔''

۱۶۴. سیّدنا الْمُعْرِض عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﷺ

جاہلین سے کنارہ کشی کرنے والے

○ ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾ (الاعراف:۱۹۹)

''آپ درگزر اختیار کریں نیک کام کی تعلیم دیں اور جاہلوں سے کنارہ ہو جائیں۔''

○ ﴿سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ط فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ط اِنَّهُمْ رِجْسٌ ز وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ج جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾

(التوبہ:۹۵)

''ہاں وہ اب تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کے پاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واپس جاؤ گے تا کہ تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو۔ وہ لوگ بالکل گندے ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے ان کاموں کے بدلے جنہیں وہ کیا کرتے تھے۔''

۱۶۵. سیّدنا اَلْمُعْرِضُ عَنِ اللَّغْوِ ﷺ

بے ہودگی سے دور رہنے والے

○ ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ (المومنون:۱' ۳)

''یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی، جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں۔''

۱۶۶. سیّدنا اَلْمُعْطِیُ ﷺ

عطا کرنے والے

○ ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى﴾ (الیل:۵)

''پس جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور ڈرا (اپنے رب سے)''

۱۶۷. سیّدنا اَلْمُعَلِّمُ ﷺ

سکھانے والے

○ ﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (البقرہ:۱۲۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے، انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تو غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔''

○ ﴿كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ﴾

(البقرہ:۱۵۱)

''جس طرح ہم نے تم میں تمہیں میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت اور وہ چیزیں سکھاتا ہے جن سے تم بے علم تھے۔''

○ ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (آل عمران:۱۶۴)

''بے شک مسلمانوں پر اللہ کا بڑا احسان ہے کہ اُن ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے یقیناً یہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

○ ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾

(الجمعہ:۲)

''وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۶۸. سیّدنا اَلْمُعَوِّذُ ﷺ

پناہ مانگنے والے

○ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ (الفلق:۱)

”آپ کہہ دیجیے کہ میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔“

○ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ (الناس:۱)

”آپ کہہ دیجیے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔“

۱۶۹. سیّدنا اَلْمَغْفُوْرُ ﷺ

مغفرت کیے گئے

○ ﴿اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ﴾ (ھود:۱۱)

”اور سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور نیک کاموں میں لگے رہتے ہیں انھی لوگوں کے لیے بخشش بھی ہے اور بہت بڑا نیک بدلہ بھی۔“

۱۷۰. سیّدنا اَلْمَفْتُوْحُ ﷺ

فتح دیے گئے

○ ﴿فَتَرَى الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَةٌ ط فَعَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰی مَآ اَسَرُّوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِیْنَ﴾ (المائدہ:۵۲)

”آپ دیکھیں گے کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ دوڑ دوڑ کر ان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھس رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خطرہ ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی حادثہ ہم پر پڑ جائے بہت ممکن ہے کہ اللہ فتح دے دے یا اپنے پاس سے کوئی اور چیز لائے پھر تو یہ اپنے دلوں میں چھپائی ہوئی باتوں پر نادم ہونے لگیں گے۔''

○ ﴿اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الانفال:۱۹)

''اگر تم لوگ فیصلہ چاہتے ہو تو وہ فیصلہ تمہارے سامنے آ موجود ہوا اور اگر باز آ جاؤ تو یہ تمہارے لیے نہایت خوب ہے اور اگر تم پھر وہی کام کرو گے تو ہم بھی وہی کام کریں گے اور تمہاری جمعیت تمہارے ذرا بھی کام نہ آئے گی گو کتنی زیادہ ہو اور واقعی بات ہے کہ اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔''

۱۷۱. سیدنا اَلْمُفْلِحُ ﷺ

کامیابی پانے والے

○ ﴿الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾

(البقرہ:۱، ۵)

''الم۔ اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں پرہیز گاروں کو راہ دکھانے والی ہے جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے خرچ کرتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں اس پر جو کچھ آپ پر اُتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اُتارا گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔''

○ ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (۲۰۰)

''اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لیے تیار رہو تاکہ تم مُراد کو پہنچو۔''

○ ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا﴾ (الشمس:۹)

''جس نے اسے پاک کیا وہ کامیاب ہوا۔''

۱۷۲. سیّدنا اَلْمُكَبِّرُ ﷺ

اللہ کی بڑائی بیان کرنے والے

○ ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ج فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ط وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ط یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ز وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (البقرہ:۱۵۸)

''ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اُتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے۔ ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ، اُسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرلو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴾ (المدثر:۳)

''اور اپنے رب ہی کی بڑائیاں بیان کر۔''

۱۷۳. سیّدنا اَلْمُکَرَّمُ ﷺ

عزت والے

○ ﴿ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ؕ ﴾ (الحجرات:۱۳)

''بے شک تم میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔''

○ ﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴾ (المعارج:۳۴'۳۵)

''اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہوں گے۔''

۱۷۴. سیّدنا اَلْمُفَكِّرُ ﷺ

سوچنے والے

○ ﴿ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴾ (النحل:۱۱)

''اس سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے بے شک ان لوگوں کے لیے تو اس میں نشانی ہے جو غور وفکر کرتے ہیں۔''

○ ﴿ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ (النحل:۶۹)

''پھر ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کی آسان راہوں میں چلتی رہ، اُن کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بھی بہت بڑا نشان ہے۔''

۱۷۵. سیّدنا اَلْمُقَرِّبُ ﷺ

نزدیکی حاصل کرنے والے

○ ﴿اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ﴾ (الواقعہ:۱۱)

''وہ بالکل نزدیکی حاصل کیے ہوئے ہیں۔''

○ ﴿فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ﴾ (الواقعہ:۸۸)

''پس جو کوئی بارگاہ الٰہی سے مقربین میں شمار ہو گیا۔''

۱۷۶. سیّدنا مُقْرِضُ اللّٰهِ ﷺ

اللہ کو قرض دینے والے

○ ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (البقرہ:۲۴۵)

''ایسا بھی کوئی ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے پس اللہ تعالیٰ اُسے بہت بڑھا چڑھا کر عطا فرمائے۔ اللہ تنگی اور کشادگی کرتا ہے۔ اور تم سب اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷۷۔ سیّدنا اَلْمُقْسِطُ ﷺ

انصاف کرنے والے

۱ ○ ﴿وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ (المائدہ:۴۲)

’’اور اگر تم فیصلہ کرو تو ان میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو یقیناً عدل والوں کے ساتھ اللہ محبت کرتا ہے۔‘‘

○ ﴿وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ (الحجرات:۹)

’’اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو پھر اگر ان دونوں میں سے ایک دوسری (جماعت) پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔‘‘

۱۷۸۔ سیّدنا اَلْمُقَصِّصُ ﷺ

قصہ بیان کرنے والے

○ ﴿كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا﴾ (طٰهٰ:۹۹)

’’اس طرح ہم تیرے سامنے پہلے کی گزری ہوئی وارداتیں بیان فرما رہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور یقیناً ہم تمہیں اپنے پاس سے نصیحت عطا فرما چکے ہیں۔"

۱۷۹. سیدنا مُقِمُّ الْوَجْهِ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ ﷺ

سیدھے دین کی طرف رخ پھیرنے والے

○ ﴿فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُوْنَ﴾ (الروم: ۴۳)

"پس آپ اپنا رخ اس سچے اور سیدھے دین کی طرف ہی رکھیں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس کا ٹل جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس دن سب متفرق ہو جائیں گے۔"

۱۸۰. سیدنا الْمُقْنِتُ ﷺ

عاجزی کرنے والے

○ ﴿اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْأَسْحَارِ﴾ (آل عمران: ۱۷)

"جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرماں برداری کرنے والے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور پچھلی رات کو بخشش مانگنے والے ہیں۔"

۱۸۱. سیدنا مُقِيْمُ الصَّلٰوةِ ﷺ

نماز قائم کرنے والے

○ ﴿وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ (البقرہ: ۳)

"اور نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔"

○ ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴾ (البقرہ:۴۳)

"اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"

○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (البقرہ:۲۷۷)

"بے شک جو لوگ ایمان کے ساتھ نیک کام کرتے ہیں نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب تعالیٰ کے پاس ہے ان پر نہ تو کوئی خوف ہے نہ اداسی نہ غم۔"

○ ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (التوبہ:۷۱)

"مومن مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار و معاون اور) دوست ہیں وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں نمازوں کی پابندی بجا لاتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اللہ کی اور رسول کی بات مانتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ بہت جلد رحم فرمائے گا۔ بے شک اللہ غلبے والا اور حکمت والا ہے۔"

○ ﴿قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ (ابراھیم:۳۱)

"میرے ایمان والے بندوں سے کہہ دیجیے کہ نمازوں کو قائم رکھیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ﴾ (بنی اسرائیل:۷۸)

''نمازوں کو قائم کریں آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی۔''

○ ﴿اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ﴾ (لقمان:۴)

''جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر (کامل) یقین رکھتے ہیں۔''

○ ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ (المزمل:۲۰)

''اور نمازوں کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو۔''

۱۸۲. سیّدنا المُمَدُّ ﷺ

امداد دیے گئے

○ ﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ﴾ (الانفال:۹)

''(اور اس وقت کو یاد کرو) جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں کی مدد دوں گا جو لگا تار چلے آئیں گے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۳. سیّدنا اَلْمُنْتَظِرُ ﷺ

انتظار کرنے والے

○ ﴿هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْيَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْيَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَاخَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ﴾ (الانعام:۱۵۸)

”کیا یہ لوگ صرف اس امر کے منتظر ہیں کہ اُن کے پاس فرشتے آئیں یا اُن کے پاس آپ کا رب آئے یا آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی آئے؟ جس روز آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی آ پہنچے گی، بس ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو۔ آپ فرما دیجیے کہ تم منتظر رہو ہم بھی منتظر ہیں۔“

○ ﴿وَانْتَظِرُوْا ؕ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ﴾ (ھود:۱۲۲)

”اور تم بھی انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں۔“

۱۸۴. سیّدنا اَلْمُنْذِرُ ﷺ

ڈرانے والے

○ ﴿كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ﴾

(البقرہ:۲۱۳)

”دراصل لوگ ایک ہی گروہ تھے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو خوشخبریاں دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔“

○ ﴿وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ج فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (الانعام:۴۸)

''اور ہم پیغمبروں کو صرف اس واسطے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور ڈرائیں پھر جو ایمان لے آئے اور درستی کر لے سو ان لوگوں پر کوئی اندیشہ نہیں نہ وہ مغموم ہوں گے۔''

○ ﴿وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ﴾ (الکهف:۵۶)

''اور ہم تو اپنے رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبریاں سنائیں اور ڈرائیں۔''

○ ﴿ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا﴾ (مریم:۹۷)

''ہم نے اس قرآن کو تیری زبان میں بہت ہی آسان کر دیا ہے کہ تو اس کے ذریعے پرہیزگاروں کو خوشخبریاں دے اور جھگڑالو لوگوں کو ڈرائے۔''

○ ﴿ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴾ (الشعراء:۲۱۴)

''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا دے۔''

○ ﴿فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ﴾ (النمل:۹۲)

''پس کہہ دیجیے میں تو صرف ہوشیار کرنے والوں میں سے ہوں۔''

○ ﴿رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ﴾ (المؤمن:۱۵)

''بلند درجوں والا عرش کا مالک وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے تاکہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔''

○ ﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ﴾ (الدخان:۳)

''یقیناً ہم نے اسے بابرکت رات میں اتارا ہے بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿ بَلْ عَجِبُوْا اَنْ جَآءَ هُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ﴾ (ق:۲)

''بلکہ انہیں عجیب معلوم ہوا کہ اُن کے پاس انہی میں سے ایک آگاہ کرنے والا آیا تو کافروں نے کہا یہ ایک عجیب چیز ہے۔''

○ ﴿ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰهَا ﴾ (النزعت:۴۵)

''بے شک آپ تو صرف اس سے ڈرتے رہنے والوں کو آگاہ کرنے والے ہیں۔''

۱۸۵. سیّدنا الْمَنْصُوْرُ ﷺ

مدد کیے گئے

○ ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ﴾ (آل عمران:۸۱)

''جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب وحکمت دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمہارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔''

○ ﴿وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴾ (الانفال:۱۰)

''اور اللہ نے یہ امداد محض اس لیے کی ہے کہ بشارت ہو اور تا کہ تمہارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلوں کو قرار ہو جائے اور مدد صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو کہ زبردست حکمت والا ہے۔''

○ ﴿قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (التوبہ:۱۴)

''ان سے تم جنگ کرو اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں عذاب دے گا، انہیں ذلیل ورسوا کرے گا تمہیں اُن پر مدد دے گا اور مسلمانوں کے کلیجے ٹھنڈے کرے گا۔''

○ ﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ﴾ (التوبہ:۲۵)

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے بہت سے میدانوں میں تمہیں فتح دی ہے۔''

○ ﴿اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ج فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ط وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (التوبہ:۴۰)

''اگر تم ان کی مدد نہ کرو تو اللہ ہی نے اُن کی مدد کی اس وقت جب کہ اُسے کافروں نے (دیس سے) نکال دیا تھا۔ دو میں سے دوسرا جب کہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھ سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے پس جناب باری نے اپنی طرف سے تسکین اُس پر نازل فرما کر اُن لشکروں سے اس کی مدد کی جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں۔ اس نے کافروں کی بات پست کر دی اور بلند و عزیز تو اللہ ہی کا کلمہ ہی ہے۔ اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔''

○ ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ﴾ (محمد:۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا''

۱۸۶. سیّدنا اَلْمُنْفِقُ ﷺ

خرچ کرنے والے

○ ﴿اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ﴾ . (البقرہ:۳)

''جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

○ ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْکٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (البقرہ:۲۵۴)

''اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تجارت ہے نہ دوستی اور شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔''

○ ﴿مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴾ (البقرہ:۲۶۱)

''جو لوگ اپنا مال اللہ کی رہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔''

○ ﴿اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی لا لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(البقرہ:۲۶۲)

''جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ ایذا دیتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر نہ تو کچھ خوف ہے نہ وہ اداس ہوں گے۔''

○ ﴿يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّآ أَن تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ﴾ (البقرہ:۲۶۷)

''اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور زمین میں سے تمہارے لیے ہماری نکالی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرو ان میں سے بُری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرنا جسے تم خود لینے والے نہیں ہو، ہاں اگر آنکھیں بند کر لو تو، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور خوبیوں والا ہے۔''

○ ﴿وَمَآ أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾ (البقرہ:۲۷۰)

''اور تم جتنا کچھ خرچ کرو یعنی خیرات اور جو کچھ نذر مانو اسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

○ ﴿لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَآءُ ۗ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللَّهِ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ﴾ (البقرہ:۲۷۲)

''انہیں ہدایت پہ لا کھڑا کرنا تیرے ذمہ نہیں بلکہ ہدایت اللہ تعالیٰ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم جو بھلی چیز اللہ کی راہ میں دو گے اس کا فائدہ خود پاؤ گے۔ تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی طلب کے لیے ہی خرچ کرنا چاہیے تم جو کچھ مال خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدلہ تمہیں دیا جائے گا۔ اور تمہارا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق نہ مارا جائے گا۔''

○ ﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (البقرہ: ۲۷۴)

''جو لوگ اپنے مالوں کو رات دن چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں ان کے لیے اُن کے رب تعالیٰ کے پاس اجر ہے اور نہ انہیں خوف ہے اور نہ غمگین۔''

○ ﴿اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ﴾ (آل عمران: ۱۷)

''جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرماں برداری کرنے والے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور پچھلی رات کو بخشش مانگنے والے ہیں۔''

۱۸۷. سیّدنا اَلْمُنْهِجُ ﷺ

راستہ

○ ﴿وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآئَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ﴾ (المائدہ: ۴۸)

''اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کو تصدیق کرنے والی ہے اور اُن کی محافظ ہے اس لیے آپ ان کے آپس کے تعلقات میں اُسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ حکم کیجیے اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جائیں تم میں سے ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک کے لیے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے۔''

۱۸۸. سیّدنا مَوضُوعُ الوِزْرِ ﷺ

جن کا بوجھ اتارا گیا

○ ﴿وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ﴾ (الم نشرح. ۲)

''اور تجھ پر سے تیرا بوجھ ہم نے اتار دیا۔''

۱۸۹. سیّدنا اَلْمَوْعِظَةُ ﷺ

نصیحت

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (یونس:۵۷)

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔''

۱۹۰. سیّدنا اَلْمُوْصِیْ بِالْحَقِّ ﷺ

حق کی تلقین کرنے والے

○ ﴿وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ (العصر ۱ ' ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”زمانے کی قسم بے شک انسان سراسر نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔“

۱۹۱. سَیِّدُنَا الْمُوْصِی بِالصَّبْرِ ﷺ

صبر کی تلقین کرنے والے

○ ﴿ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ﴾

(البلد:۱۷)

”پھر ان لوگوں میں سے ہو جاتا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی وصیت کرتے رہے۔“

۱۹۲. سَیِّدُنَا الْمُوْصِی بِالْمَرْحَمَةِ ﷺ

رحم کی تلقین کرنے والے

○ ﴿ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ﴾

(البلد:۱۷)

”پھر ان لوگوں میں سے ہو جاتا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی وصیت کرتے رہے۔“

۱۹۳. سَیِّدُنَا الْمُؤْتِی ذِی الْقُرْبٰی ﷺ

رشتہ داروں کو دینے والے

○ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَيَنْهٰی عَنِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴾

(النحل:۹۰)

''اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

۱۹۴. سیّدنا الْمُوَلّی اِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ﷺ

مسجد حرام کی طرف پھرنے والے

○ ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۖ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (البقرہ:۱۴۴)

''ہم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں اب ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف متوجہ کریں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں۔ آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور آپ جہاں کہیں ہوں اپنا منہ اس طرف پھیرا کریں اہل کتاب کو اس بات کے بارے میں اللہ کی طرف سے برحق ہونے کا قطعی علم ہے اور اللہ تعالیٰ ان اعمال سے غافل نہیں جو یہ کرتے ہیں۔''

۱۹۵. سیّدنا الْمُؤْمِنُ ﷺ

ایمان لانے والے

○ ﴿ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ﴾ (البقرہ:۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔''

○ ﴿وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ﴾ (المائدہ:۸۸)

''اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تم کو دی ہیں ان میں سے حلال اور مرغوب چیزیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔''

○ ﴿الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾ (الانفال:۳،۴)

''جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے اُن کو جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لیے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔''

○ ﴿وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الانفال:۱۹)

''اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔''

○ ﴿فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (التوبہ:۱۳)

''اللہ ہی زیادہ مستحق ہے کہ تم اس کا ڈر رکھو بشرطیکہ تم ایمان دار ہو۔''

○ ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبہ:۷۲)

''ان ایمان دار مردوں اور عورتوں سے اللہ نے اُن جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور ان صاف ستھرے پاکیزہ محلات کا جو ان ہمیشگی والی جنتوں میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی سب سے بڑی چیز ہے۔ یہی زبردست کامیابی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾

(النحل: ۱۰۲)

''کہہ دیجیے کہ اب آپ کے رب کی طرف سے جبرائیل حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں تا کہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔''

○ ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (المؤمنون: ۱)

''یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی۔''

○ ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (الاحزاب: ۳۵)

''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں بردار عورتیں راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ﴾

(حٰمٓ سیدہ: ۸)

''بے شک جو لوگ ایمان لائیں اور بھلے کام کریں ان کے لیے نہ ختم ہونے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا اجر ہے۔"

○ ﴿اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (الجاثیہ:۳)

"بے شک آسمانوں اور زمین میں ایمان داروں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔"

○ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لا اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ﴾ (البینہ:۷)

"بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے یہ لوگ بہترین خلائق ہیں۔"

○ ﴿وَالْعَصْرِ ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ○ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ (العصر:۱' ۳)

"زمانے کی قسم۔ بے شک انسان سراسر نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنھوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔"

۱۹۶. سیّدنا الْمُهَاجِرُ ﷺ

ہجرت کرنے والے

○ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لا اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (البقرہ:۲۱۸)

"البتہ ایمان والے، ہجرت کرنے والے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔"

○ ﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْم بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ﴾ (آل عمران:۱۹۵)

''پاس اُن کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت، میں ہرگز ضائع نہیں کرتا تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ اس لیے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے، میں ضرور ضرور ان کی بُرائیاں اُن سے دور کر دوں گا اور بالیقین انہیں اُن جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔''

○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ (الانفال:۷۲)

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کو جگہ دی اور مدد کی یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور جو ایمان تو لائے ہیں لیکن ہجرت نہیں کی تمہارے لیے اُن کی کچھ بھی رفاقت نہیں جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں ہاں اگر وہ تم سے دین کے بارے میں مدد طلب کریں تو تم پر مدد کرنا ضروری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ سوائے ان لوگوں کے کہ تم میں اور ان میں عہد و پیمان ہے تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ خوب دیکھتا ہے۔''

○ ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾ (الانفال: ۷۴، ۷۵)

''اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد پہنچائی یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا پس یہ لوگ بھی تم میں سے ہی ہیں اور رشتے ناطے والے ان میں سے بعض بعض سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کے حکم میں بے شک اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔''

۱۹۷. سیدنا الْمُهْتَدِيُ ﷺ

ہدایت پانے والے

○ ﴿قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ (البقرہ: ۱۴۲)

''آپ کہہ دیجیے کہ مشرق و مغرب کا مالک اللہ ہی ہے وہ جسے چاہے سیدھی راہ کی ہدایت کر دے۔''

○ ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ○ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ قف وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾ (البقرہ: ۱۵۵، ۱۵۷)

''اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے دشمن کے ڈر سے، بھوک و پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ کی ملکیت ہیں اور اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

○ ﴿وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ﴾ (محمد: ۱۷)

''اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ نے انہیں ہدایت میں اور بڑھا دیا ہے اور انہیں انکی پرہیز گاری عطا فرمائی ہے۔''

○ ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا○ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا﴾ (الفتح: ۱، ۲)

''بے شک (اے نبی) ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح دی ہے تا کہ جو کچھ تیرے گناہ آگے ہوئے اور جو پیچھے سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اور تجھ پر اپنا احسان پورا کر دے اور تجھے سیدھی راہ چلائے۔''

○ ﴿اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ص وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ﴾ (القلم: ۷)

''بے شک تیرا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو خوب جانتا ہے اور راہ یافتہ لوگوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔''

۱۹۸. سیّدنا اَلْمُهَيْمِنُ ﷺ

نگہبان

○ ﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ﴾ (المائدہ:۴۸)

”اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے۔“

۱۹۹. سیّدنا مُیَسِّرُ الحُسنیٰ ﷺ

نیکی کی توفیق دیے گئے

○ ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى﴾

(اللیل:۵‘ ۷)

”پس جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور ڈرا (اپنے رب سے) اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا تو ہم بھی اس کو آسان راستے کی سہولت دیں گے۔“

○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ﴾

(آل عمران:۲۱‘ ۲۲)

”جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے کفر کرتے ہیں اور نبیوں کو ناحق قتل کر ڈالتے ہیں اور جو لوگ عدل و انصاف کی بات کہیں انہیں بھی قتل کر ڈالتے ہیں تو اے نبی! انہیں دردناک عذابوں کی ”خوشخبری“ دے دیجیے اُن کے اعمال دنیا و آخرت میں غارت ہیں اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔“

۲۰۰. سیّدنا النّاصِرُ ﷺ

مدد کرنے والے

○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِافْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَالَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ﴾ (آل عمران:۹۱)

''ہاں جو لوگ کفر کریں اور مرتے دم تک کافر رہیں ان میں سے اگر کوئی زمین بھر سونا بھی فدیے میں دے دے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے تکلیف دینے والا عذاب ہے اور جن کا کوئی مددگار نہیں۔''

○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾ (الانفال:۷۲)

''جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کو جگہ دی اور مدد کی یہ سب آپس میں ایک دوسرے کی رفیق ہیں۔''

○ ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾ (الانفال:۷۴)

''اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد پہنچائی یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ﴾ (محمد:۷)

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ﴾ (الصّف:۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ۔''

۲۰۱. سیّدنا نَافِعُ الْمُؤْمِنِیْن ﷺ

مومنوں کو نفع دینے والے

○ ﴿وَّذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (الذّٰریٰت: ۵۵)

''اور نصیحت کرتے رہیں یقیناً یہ نصیحت ایمان داروں کو نفع دے گی۔''

۲۰۲. سیّدنا النَّاحِرُ ﷺ

قربانی دینے والے

○ ﴿اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ (الکوثر: ۱، ۳)

''یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر یقیناً تیرا دشمن ہی بے نام ونشان ہے۔''

۲۰۳. سیّدنا النَّاهِی ﷺ

(روکنے والے)

○ ﴿وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ط وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (آل عمران: ۱۰۴)

''اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف لائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور بُرے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ (آل عمران:۱۱۰)

''تم بہترین اُمّت ہو جو لوگوں کے لیے ہی پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔''

○ ﴿قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۚ قُل لَّا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ﴾ (الانعام:۵۶)

''آپ کہہ دیجیے کہ مجھ کو اس سے ممانعت کی گئی ہے کہ اُن کی عبادت کروں جن کی تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو آپ کہہ دیجیے کہ میں تمہاری خواہشات کی اتباع نہ کروں گا کیوں کہ اس حالت میں تو میں بے راہ ہو جاؤں گا اور راہ راست پر چلنے والوں میں نہ رہوں گا۔''

○ ﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ﴾ (الاعراف:۱۵۷)

''جو لوگ ایسے رسول نبی اُمّی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بُری باتوں سے منع کرتے ہیں۔''

○ ﴿التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (التوبہ:۱۱۲)

''وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، راہ حق میں سفر کرنے والے، رکوع و سجدہ کرنے والے ہیں اور ایسے مومنین کو آپ خوشخبری سنا دیجیے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى﴾ (النّٰزعت:۴۵)

''اور ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا۔''

۲۰۴. سیّدنا النّبیُّ ﷺ

خبر دینے والے

○ ﴿اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (آل عمران:۶۸)

''سب لوگوں سے زیادہ ابراہیم سے نزدیک تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے اُن کا کہا مانا اور یہ نبی اور جو لوگ ایمان لائے، مومنوں کا ولی اور سہارا اللہ ہی ہے۔''

○ ﴿وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (آل عمران:۸۰)

''اور یہ نہیں (ہوسکتا) کہ وہ تمہیں فرشتوں اور نبیوں کو رب بنا لینے کا حکم کرے کیا وہ تمہارے مسلمان ہونے کے بعد بھی تمہیں کفر کا حکم دے گا۔''

○ ﴿وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ (المائدہ:۸۱)

''اگر انہیں اللہ تعالیٰ پر اور نبی پر اور جو نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان ہوتا تو یہ کفار سے دوستیاں نہ کرتے لیکن اُن میں اکثر لوگ فاسق ہیں۔''

○ ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ﴾ (الانعام:۱۱۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بہت سے شیطان پیدا کیے تھے کچھ آدمی اور کچھ جن، جن میں سے بعض بعضوں کو چکنی چپڑی باتوں کے وسوسے ڈالتے رہتے تھے تا کہ ان کو دھوکہ میں ڈال دیں اور ہرگز اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ کام نہ کر سکتے۔ سو ان لوگوں کو اور جو کچھ یہ افترا پردازی کر رہے ہیں اس کو آپ رہنے دیجیے۔''

○ ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ﴾ (الاعراف:۹۴)

''اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا کہ وہاں کے رہنے والوں کو ہم نے سختی اور تکلیف میں نہ پکڑا ہو کہ وہ گڑگڑائیں۔''

○ ﴿اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ ز یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ط فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ لا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾

(الاعراف:۱۵۷)

''جو لوگ ایسے رسول نبی، امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ اُن کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بُری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے اُن کو دُور کرتے ہیں سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس پر نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۨالَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ (الاعراف:۱۵۸)

''آپ کہہ دیجیے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے سو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی اُمّی پر جو کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا اتباع کرو تا کہ تم راہ پر آ جاؤ۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الانفال:۶۴)

''اے نبی تجھے اللہ کافی ہے اور مومنتوں کو جو تیری پیروی کر رہے ہیں۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ﴾ (الانفال:۶۵)

''اے نبی! ایمان والوں کو جہاد کا شوق دلاؤ۔''

○ ﴿مَا كَانَ لِنَبِىٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (الانفال:۶۷)

''نبی کے ہاتھ میں قیدی نہیں چاہئیں جب تک کہ ملک میں اچھی خون ریزی کی جنگ نہ ہو جائے۔ تم تو دنیا کے مال چاہتے ہو اور اللہ کا ارادہ آخرت کا ہے اور اللہ زور آور باحکمت ہے۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّمَنْ فِىْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَّحِيْمٌ﴾ (الانفال:۷۰)

”اے نبی! اپنے ہاتھ تلے کے قیدیوں سے کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں نیک نیتی دیکھے گا تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تمہیں دے گا اور پھر گناہ بھی معاف فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ﴾ (التوبہ:۷۳)

”اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد جاری رکھو اور ان پر سخت ہو جاؤ ان کی اصل جگہ دوزخ ہے جو نہایت بدترین جگہ ہے۔“

○ ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ﴾ (التوبہ:۱۱۳)

”پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔“

○ ﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَي النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبہ:۱۱۷)

”اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے حال پر توجہ فرمائی اور مہاجرین و انصار کے حال پر بھی جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا۔ اس کے بعد کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا۔ پھر اللہ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت ہی شفیق و مہربان ہے۔“

○ ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ ج فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ (الحج: ۵۲)

''اور ہم نے آپ سے پہلے جس رسول اور نبی کو بھیجا اس کے ساتھ یہ ہوا کہ جب وہ اپنے دل میں کوئی آرزو کرنے لگا شیطان نے اس کی آرزو میں کچھ ملا دیا۔ پس شیطان کی ملاوٹ کو اللہ تعالیٰ دُور کر دیتا ہے پھر اپنی باتیں پکی کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ دانا اور باحکمت ہے۔''

○ ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ (الاحزاب: ۱)

''اے نبی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آجانا۔ اللہ تعالیٰ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔''

○ ﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الاحزاب: ۶)

''پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں۔''

○ ﴿وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ج وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ط وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ج اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا﴾ (الاحزاب: ۱۳)

''اور ان ہی کی ایک جماعت نے ہانک لگائی کہ اے مدینہ والو! تمہارے لیے ٹھکانہ نہیں چلو لوٹ چلو اور ان کی ایک اور جماعت یہ کہہ کر نبی سے اجازت مانگنے لگی کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہ تھے۔ لیکن اُن کا پختہ ارادہ بھاگ کھڑے ہونے کا تھا۔''

○ ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ○ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَظِيمًا﴾ (الاحزاب:۲۸، ۲۹)

”اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ تم زینتِ دنیا چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا دوں اور تمہیں اچھائی کے ساتھ رخصت کر دوں اور اگر تمہاری مراد اللہ اور اس کا رسول اور آخرت کا گھر ہے تو (یقین مانو کہ) تم میں سے نیک کام کرنے والیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت زبردست اجر رکھ چھوڑے ہیں۔“

○ ﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾

(الاحزاب:۳۲)

”اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو۔“

○ ﴿مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا﴾ (الاحزاب:۳۸)

”جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لیے مقرر کی ہیں اُن میں نبی پر کوئی حرج نہیں یہی اللہ کا دستور اُن میں بھی رہا جو پہلے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے کام اندازے پر مقرر کیے ہوئے ہیں۔“

○ ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (الاحزاب:۴۰)

”لوگو! تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے۔“

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الاحزاب:۴۵)

"اے نبی! یقیناً ہم نے آپ کو رسول بنا کر گواہیاں دینے والا، خوش خبریاں سنانے والا، آگاہ کرنے والا بھیجا ہے۔"

○ ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِیْۤ اٰتَیْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِیْ هَاجَرْنَ مَعَكَ٘ وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَاۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْهِمْ فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ لِكَیْلَا یَكُوْنَ عَلَیْكَ حَرَجٌؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾

(الاحزاب:۵۰)

"اے نبی ہم نے تیرے لیے تیری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جنہیں تو ان کے مہر دے چکا ہے اور وہ لونڈیاں بھی جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں تجھے دی ہیں اور تیرے چچا کی لڑکیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے اور وہ باایمان عورت جو اپنا نفس نبی کو ہبہ کر دے یہ اس صورت میں کہ خود نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہے یہ خاص طور پر صرف تیرے لیے ہی ہے اور مومنوں کے لیے نہیں۔ ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں (احکام) مقرر کر رکھے ہیں یہ اس لیے کہ تجھ پر حرج واقع نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بڑے رحم والا ہے۔"

○ ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ١ۙ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ٘

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا﴾ (الاحزاب:۵۳)

''اے ایمان والو! جب تک کہ تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو، کھانے کے لیے (بھی اجازت کے بعد جاؤ) یہ نہیں کہ پہلے سے جا کر بیٹھ گئے اور کھانے کے پکنے کا انتظار کرتے رہے بلکہ جب بلایا جائے جاؤ اور جب کھا چکو نکل کھڑے ہو، وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو۔ نبی کو تمہاری اس بات سے تکلیف ہوتی ہے۔ تو وہ لحاظ کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (بیان) حق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو کہ تم رسول اللہ کو تکلیف دو اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اور کسی وقت بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیویوں سے نکاح کرو یاد رکھو اللہ کے نزدیک بڑا (گناہ) ہے۔''

○ ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (الاحزاب:۵۶)

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (الاحزاب:۵۹)

''اے نبی اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحب زادیوں سے اور مسلمانوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر وہ ستائی نہیں جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔"

○ ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ (الحجرات:۲)

"اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو اس سے اتنی اونچی آواز سے بات نہ کیا کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو کہیں (ایس نہ ہو کہ) تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔"

○ ﴿يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الممتحنہ:۱۲)

"اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو مار نہ ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری بے حکمی نہ کریں گی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے بیعت کر لیا کریں اور ان کے لیے مغفرت طلب کریں بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے اور معاف کرنے والا ہے۔"

○ ﴿يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ط وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ط وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ط لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا﴾ (الطلاق:۱)

''اے نبی (اپنی اُمت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدّت میں انہیں طلاق دو اور عدّت کا حساب رکھو اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو۔ نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود نکلیں ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی بُرائی کر بیٹھیں۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدّیں ہیں جو شخص اللہ کی حدّوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا۔ تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التحریم:۱)

''اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کر دیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضا مندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

○ ﴿وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ج فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ج فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ط قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ﴾ (التحریم:۳)

''اور یاد کرو جب نبی نے اپنی بعض عورتوں سے ایک پوشیدہ بات کہی پس جب اس نے اس بات کی خبر دی اور اللہ نے اپنے نبی کو اس پر آگاہ کر دیا تو نبی نے تھوڑی سی بات تو بتلا دی اور تھوڑی سی ٹال گئے۔ پھر جب نبی نے اپنی اس بیوی کو یہ بات بتلائی تو وہ کہنے لگیں اس کی خبر آپ کو کس نے دی۔ کہا سب جاننے والے پوری خبر رکھنے والے اللہ نے مجھے بتلا دیا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (التحریم:۸)

’’اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے خالص سچی توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دُور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جوان کے ساتھ ہیں رسوا نہ کرے گا ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہو گا یہ دعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے۔‘‘

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ﴾ (التحریم:۹)

’’اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔‘‘

۲۰۵. سیّدنا النّذیر ﷺ

متنبہ کرنے والے

○ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ (البقرہ:۶)

’’کافروں کو آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔‘‘

○ ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا﴾ (البقرہ:۱۱۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

○ ﴿يَاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (المائدہ:۱۹)

''اے اہل کتاب! بالیقین ہمارا رسول تمہارے پاس رسولوں کی آمد کے ایک وقفے کے بعد آ پہنچا ہے۔ جو تمہارے لیے صاف صاف بیان کر رہا ہے تا کہ تمہاری یہ بات نہ رہ جائے کہ ہمارے پاس تو کوئی بھلائی، بُرائی سنانے والا آیا ہی نہیں، پس اب تو یقیناً خوش خبری سنانے والا اور آ گاہ کرنے والا آ پہنچا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

○ ﴿قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ط قُلِ اللّٰهُ قف لا شَهِيْدٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ قف وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ ط اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ط قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ج قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ﴾ (الانعام:۱۹)

''آپ کہیے کہ سب سے بڑی چیز، گواہی دینے کے لیے کون ہے؟ آپ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی بھیجا گیا ہے تا کہ میں اس قرآن کے ذریعے سے تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے اُن سب کو ڈراؤں کیا تم سچ مچ یہی گواہی دو گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ اور معبود بھی ہیں آپ کہہ دیجیے کہ میں تو گواہی نہیں دیتا، آپ فرما دیجیے کہ بس وہ تو ایک ہی معبود ہے اور بے شک میں تمہارے شرک سے بے زار ہوں۔''

○ ﴿كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الاعراف:۲)

''یہ ایک کتاب ہے جو آپ کے پاس اس لیے بھیجی گئی ہے کہ آپ اس کے زریعے سے ڈرائیں۔ سو آپ کے دل میں اس سے بالکل تنگی نہ ہو اور نصیحت ہے ایمان والوں کے لیے۔''

○ ﴿اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا سکتہ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (الاعراف:۱۸۴)

''کیا اُن لوگوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ اُن کے ساتھی کو ذرا بھی جنون نہیں وہ تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والے ہیں۔''

○ ﴿قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ (الاعراف:۱۸۸)

''آپ فرما دیجیے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا۔ مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سا منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا۔ میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں اُن لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔''

○ ﴿اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (یونس:۲)

''کیا اُن لوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا کہ ہم نے اُن میں سے ایک شخص کے پاس وحی بھیج دی کہ سب آدمیوں کو ڈرائیے اور جو ایمان لے آئے اُن کو یہ خوش خبری سنائیے کہ اُن کے رب کے پاس اُن کو پورا مرتبہ ملے گا کافروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کہا یہ شخص تو بلا شبہ صریح جادوگر ہے۔''

○ ﴿اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِیۡ لَكُمۡ مِّنۡهُ نَذِیۡرٌ وَّ بَشِیۡرٌ﴾ (ھود:۲)

''یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو میں تم کو اللہ کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔''

○ ﴿فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعۡضَ مَا یُوۡحٰۤى اِلَیۡكَ وَ ضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدۡرُكَ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡهِ كَنۡزٌ اَوۡ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ نَذِیۡرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ وَّكِیۡلٌ﴾ (ھود:۱۲)

''پس شاید کہ آپ اس وحی کے کسی حصے کو چھوڑ دینے والے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی جاتی ہے اور اس سے آپ کا دل تنگ ہے صرف اُن کو اس بات پر کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اُترا، یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ ہی آتا، سن لیجیے آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں اور ہر چیز کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے۔''

○ ﴿وَقُلۡ اِنِّیۡۤ اَنَا النَّذِیۡرُ الۡمُبِیۡنُ﴾ (الحجر:۸۹)

''اور کہہ دیجیے کہ میں تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔''

○ ﴿وَبِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنٰهُ وَبِالۡحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا﴾

(بنی اسرائیل:۱۰۵)

''اور ہم نے اس قرآن کے ساتھ اتارا اور یہ بھی حق کے ساتھ اُترا ہم نے آپ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

○ ﴿تَبٰرَكَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰى عَبۡدِهٖ لِیَكُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرَا﴾

(الفرقان:۱)

''بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اُتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لیے آگاہ کرنے والا بن جائے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا﴾ (الفرقان:۷)

''اورانہوں نے کہا یہ کیسا رسول ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہ بھیجا جاتا کہ وہ بھی اس کے ساتھ مل کر ڈرانے والا بن جائے۔''

○ ﴿وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا﴾ (الفرقان:۵۱)

''اوراگر ہم چاہتے تو ہر ہر بستی میں ایک ڈرانے والا بھیج دیتے۔''

○ ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (الفرقان:۵۶)

''اور ہم نے تو آپ کو خوشخبری اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

○ ﴿وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (العنکبوت:۴۹)

''اورانہوں نے کہا اس پر کچھ نشانات (معجزہ) اس کے رب کی طرف سے کیوں نہیں اتارے گئے۔ آپ کہہ دیجیے کہ نشانات تو سب اللہ کے پاس ہیں میں تو صرف کھلم کھلا آگاہ کرنے والا ہوں۔''

○ ﴿اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ﴾ (السجدہ:۳)

''کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے (نہیں نہیں) بلکہ یہ تیرے رب تعالیٰ کی طرف سے حق ہے تاکہ آپ انہیں ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ راہ راست پر آجائیں۔''

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (الاحزاب:۴۵)

''اے نبی یقیناً ہم نے ہی آپ کو (رسول بنا کر) گواہیاں دینے والا، خوشخبریاں سنانے والا اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ (سباء:۲۸)

''اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوش خبریاں سنانے والا اور دھمکا دینے والا بنا کر بھیجا ہے ہاں مگر یہ کہ لوگوں کی اکثریت بے علم ہے۔''

○ ﴿ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴾ (سبا:۴۴)

''اور ان (مکہ والوں) کو نہ تو ہم نے کتابیں دے رکھی ہیں جنہیں یہ پڑھتے ہوں اور نہ ان کے پاس آپ سے پہلے کوئی آگاہ کرنے والا آیا۔''

○ ﴿ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۚ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴾ (سبا:۴۶)

''کہہ دیجیے کہ میں تمہیں صرف ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے واسطے ضد چھوڑ کر دو دو مل کر یا تنہا تنہا کھڑے ہو کر سوچو تو سہی تمہارے اس رفیق کو کوئی جنوں نہیں وہ تو تمہیں ایک بڑے سخت عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔''

○ ﴿ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴾ (فاطر:۲۳)

''آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں۔''

○ ﴿ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ﴾ (فاطر:۲۴)

''ہم نے ہی آپ کو حق دے کر خوش خبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی اُمت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈر سنانے والا نہ گزرا ہو۔''

○ ﴿ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَعْمَلُ ؕ اَوَ لَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ جَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ﴾ (فاطر:۳۷)

''اور وہ لوگ اس میں چلّائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو نکال لے ہم اچھے کام کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے (اللہ کہے گا) ہم نے تم کو اتنی ہمت نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا۔''

○ ﴿وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا﴾ (فاطر:۴۲)

''اور ان کفّار نے بڑی زوردار قسم کھائی تھی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آئے تو وہ ہر ایک اُمّت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں پھر جب ان کے پاس ایک پیغمبر پہنچے تو بس اُن کی نفرت ہی میں اضافہ ہوا۔''

○ ﴿لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ﴾ (یسین:٦)

''تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے تھے۔ سو اس وجہ سے یہ غافل ہیں۔''

○ ﴿اِنْ يُّوْحٰى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (ص:۷۰)

''میری طرف فقط یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں تو صاف صاف آگاہ کردینے والا ہوں۔''

○ ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (الفتح:۸)

''یقیناً ہم نے تجھے گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

○ ﴿فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (الذاریٰت:۵۰)

''پس تم اللہ کی طرف دوڑ بھاگ (یعنی رجوع) کرو۔ یقیناً میں تمہیں اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف سے صاف صاف تنبیہ کرنے والا ہوں۔''

○ ﴿وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ﴾ (الذّٰرِیٰت: ۵۱)

''اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ، بے شک میں تمہیں اس کی طرف سے کھلا ڈرسنانے والا ہوں۔''

○ ﴿هٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی﴾ (النجم:۵۶)

''یہ (نبی) ڈرانے والے ہیں پہلے ڈرانے والوں میں سے۔''

○ ﴿قَالُوْا بَلٰی قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ﴾ (الملك:۹)

''وہ جواب دیں گے بے شک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی نازل نہیں فرمایا تم بہت بڑی گمراہی میں ہو۔''

○ ﴿یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَاَنْذِرْ﴾ (المدثر:۱، ۲)

''اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو جا اور آگاہ کر دے۔''

○ ﴿نَذِیْرًا لِّلْبَشَرِ﴾ (المدثر:۳۶)

''بنی آدم کو ڈرانے والی۔''

○ ﴿فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰی﴾ (الیل:۱۴)

''پس ہم نے تمہیں شعلے مارتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے۔''

۲۰۶. سیّدنا نصرُ الله ﷺ

اللہ کی مدد

○ ﴿وَاللّٰهُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۱۳)

''اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی مدد سے قوی کر دیتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (العنکبوت:۱۰)

''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو زبانی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے لیکن جب اللہ کی راہ میں کوئی مشکل آن پڑتی ہے تو لوگوں کی ایذا دہی کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح بنا لیتے ہیں ہاں اگر اللہ کی مدد آ جائے تو پکار اُٹھتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھی ہی ہیں کیا دنیا جہان کے دلوں میں جو کچھ ہے اس سے اللہ تعالیٰ دانا و باعلم نہیں ہے؟''

○ ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ (النصر:۱)

''جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے۔''

۲۰۷. سَیِّدُنَا النَّصِیْرُ ﷺ

مددگار

○ ﴿وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ﴾ (فاطر:۳۷)

''اور وہ لوگ اس میں چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو نکال لے ہم اچھے کام کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے (اللہ کہے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو یہ سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا۔ سو مزہ چکھو کہ (ایسے) ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۰۸. سیّدنا النّعیمُ ﷺ

نعمت والے

○ ﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ﴾ (التکاثر:۸)

''پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کا سوال ہوگا۔''

۲۰۹. سیّدنا نورٌ ﷺ

روشنی

○ ﴿یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ کُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا﴾ (النساء:۱۷۴)

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سند اور دلیل آ پہنچی اور ہم نے تمہاری جانب واضح اور صاف نور اتار دیا ہے۔''

○ ﴿یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ قَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ کَثِیْرًا مِّمَّا کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ ط قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ﴾ (المائدہ:۱۵)

''اے اہل کتاب یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول (صلی اللہ علیہ وسلّم) آ چکا جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی بکثرت ایسی باتیں ظاہر کر رہا ہے جنہیں تم چھپا رہے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آ چکی ہے۔''

○ ﴿یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ﴾ (التوبہ:۳۲)

''وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ انکاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے مگر اس بات کا کہ اپنا نور پورا کرے گو کافر ناخوش رہیں۔"

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ط حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ط وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِىْ بَحْرٍ لُّجِّىٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ط ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ط اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ط وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾ (النور:۳۹)

"اور کافروں کے اعمال مثل اس چمکتی ہوئی ریت کے ہیں جو چٹیل میدان میں ہو جسے پیاسا شخص دور سے پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا۔ ہاں اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے جو اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے۔ اللہ بہت جلد حساب کر دینے والا ہے یا مثل اُن اندھیروں کے ہے جو نہایت گہرے سمندر کی تہہ میں ہوں جسے اوپر تلے کی موجوں نے ڈھانپ رکھا ہو۔ پھر اوپر سے بادل چھائے ہوئے ہوں۔ الغرض اندھیریاں ہیں جو اوپر تلے پے درپے ہیں جب اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی قریب سے نہ دیکھ سکے اور (بات یہ ہے کہ) جسے اللہ تعالیٰ ہی نور نہ دے اس کے پاس کوئی روشنی نہیں ہوتی۔"

○ ﴿اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (الزمر:۲۲)

"کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے پس وہ اپنے پروردگار کی طرف سے ایک نور پر ہے اور ہلاکت ہے اُن پر جن کے دل یادِ الٰہی سے (اثر نہیں لیتے بلکہ) سخت ہو گئے ہیں یہ لوگ صریح گمراہی میں مبتلا ہیں۔"

○ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَّحِيْمٌ﴾ (الحدید:۲۸)

''اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو، اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں نور دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

○ ﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (الصّف:۸)

''وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے گو کافر برا مانیں۔''

۲۱۰. سیّدنا الْوَاضِعُ ﷺ

اتارنے والے

○ ﴿وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ (الاعراف:۱۵۷)

''اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں۔''

۲۱۱. سیّدنا وَافِي فِي الْعَهْدِ ﷺ

وعدہ پورا کرنے والے

○ ﴿وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا﴾ (البقرہ:۱۷۷)

''اور جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے۔''

○ ﴿بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (آل عمران:۷۶)

''ہاں (مواخذہ ہوگا) البتہ جو شخص اپنا قرار پورا کرے اور پرہیزگاری کرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے پرہیز گاروں کو اپنا دوست رکھتا ہے۔''

○ ﴿ اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ﴾ (الرعد:۲۰)

''جو اللہ کے عہد و پیمان کو پورا کرتے ہیں اور قول و قرار کو توڑتے نہیں۔''

○ ﴿ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ﴾ (النحل:۹۱)

''اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔''

۲۱۲. سیّدنا اَلْوَکِیْلُ ﷺ

کارسازی کرنے والے

○ ﴿ اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَیْهِ وَكِیْلًا ﴾

(الفرقان:۴۳)

''کیا آپ نے اُسے بھی دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے کیا آپ اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟''

○ ﴿ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴾ (الزمر:۴۱)

''آپ پر ہم نے حق کے ساتھ یہ کتاب لوگوں کے لیے نازل فرمائی ہے پس جو شخص راہ راست پر آ جائے اس کے اپنے لیے نفع ہے اور جو گمراہ ہو جائے اس کی گمراہی کا وبال اُس پر ہے۔ تو ان کا ذمہ دار نہیں۔''

۲۱۳. سیّدنا اَلْوَلِیُّ ﷺ

مددگار

○ ﴿ اِنَّ وَلِیِّ یَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۫ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴾

(الاعراف:۱۹۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یقیناً میرا مددگار اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل فرمائی اور وہ نیک بندوں کی مدد کرتا ہے۔"

○ ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ﴾ (محمد:۱۱)

"وہ اس لیے کہ ایمان والوں کا کارساز خود اللہ تعالیٰ ہے اور اس لیے کہ کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔"

۲۱۴. سیّدنا ھَادٍ ﷺ

ہدایت دینے والے

○ ﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا﴾ (بنی اسرائیل:۹)

"یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ اُن کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔"

○ ﴿وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ﴾ (سباء:۶)

"اور جنہیں علم ہے وہ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ سراسر حق ہے اور اللہ غالب خوبیوں والے کی رہبری کرتا ہے۔"

○ ﴿وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ (الشوریٰ:۵۲)

"اور بے شک آپ راہ راست کی طرف رہبری کر رہے ہیں۔"

○ ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴾ (التغابن:٦)

''یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لیکے آئے تو انہوں نے کہہ دیا کیا انسان ہماری رہنمائی کریں گے پس انکار کر دیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے بھی بے نیازی کی اور اللہ تو ہے ہی بہت بے نیاز سب خوبیوں والا۔''

○ ﴿يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ط وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا﴾ (الجن:۲)

''جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے ہم اس پر ایمان لا چکے (اب ہم) ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے۔''

۲۱۵. سیّدنا الْھُدٰی ﷺ

ہدایت

○ ﴿هٰذَا هُدًى ج وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ﴾ (الجاثیہ:۱۱)

''یہ (سرتاپا) ہدایت ہے اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیتوں کو نہ مانا ان کے لیے بہت سخت دردناک عذاب ہے۔''

○ ﴿وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى﴾ (النجم:۲۳)

''یقیناً اُن کے رب کی طرف سے اُن کے پاس ہدایت آچکی ہے۔''

۲۱۶. سیّدنا هُدًى لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُوْنَ ﷺ

ایمان والی قوم کے لیے ہدایت

○ ﴿وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ (الاعراف:۲۰۳)

''ہدایت اور رحمت ہے لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۱۷. سیّدنا ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ﷺ

متقین کے لیے ہدایت

○ ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ (البقرہ ۲:۲)

”پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔“

۲۱۸. سیّدنا ھُدًی لِّلْمُحْسِنِیْنَ ﷺ

محسنین کے لیے ہدایت

○ ﴿هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ﴾ (لقمٰن: ۳)

”نیکوکاروں کے لیے رہبر اور (سراسر) رحمت ہے۔“

۲۱۹. سیّدنا ھُدًی لِّلْمُسْلِمِیْنَ ﷺ

مسلمین کے لیے ہدایت

○ ﴿وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ (النمل: ۲)

”ہدایت اور بشارت ہے مسلمانوں کے لیے۔“

۲۲۰. سیّدنا ھُدًی لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﷺ

مومنین کے لیے ہدایت

○ ﴿هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (البقرہ ۲:۹۷)

”ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کے لیے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۲۲۱. سیّدنا هُدًی لِّلنَّاسِ ﷺ

لوگوں کے لیے ہدایت

○ ﴿هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ﴾

''جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں۔''

○ ﴿نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِیْلَ○ مِنْ قَبْلُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ط اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ط وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ﴾

(آل عمران: ۳، ۴)

''جس نے آپ پر حق کے ساتھ اس کتاب کو نازل فرمایا ہے جو اپنے سے پہلی کی تصدیق کرنے والی ہے اس نے تورات اور انجیل کو اتارا تھا اس سے پہلے، لوگوں کو ہدایت کرنے والی بنا کر اور قرآن بھی اُسی نے اتارا جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے کفر کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے اور بدلہ لینے والا ہے۔''

۲۲۲. سیّدنا یَتِیْمٌ ﷺ

یتیم

○ ﴿اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی﴾ (الضحیٰ: ٦)

''کیا اس نے تجھے یتیم پا کر جگہ نہ دی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۲۳۔ سیّدنا یٰسٓ ﷺ

یٰسین

○ ﴿یٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ○ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ﴾ (یسین:۱، ۲)

''یٰسین قسم ہے قرآن باعظمت کی۔ کہ بے شک آپ پیغمبروں میں سے ہیں۔''

الحمد للہ یہ وہ اسماء رسول ہیں جن کو راقم نے قرآن حکیم کے مطالعے سے آپ ﷺ کی ذات، صفات، اور ذمہ داریوں اور وعظ و تلقین کے حوالوں سے اخذ کیا ہے۔ یہ اسمائے رسول قرآنی فلسفے اور تعلیمات کے اعتبار سے اب ہماری ذمہ داریوں کے تقاضوں کا تعیّن بھی کرتے ہیں کیوں کہ قرآن رسول اللہ ﷺ کے توسط سے قیامت تک کی انسانیت کے لیے فکر و عمل کا ربانی دائرہ اور سانچہ ہے جس کے اندر رہ کر اپنی ذمہ داریوں کا احساس کر کے ہمیں عمل کے ذریعے دنیا و آخرت میں راہ نجات تلاش کرنی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اس اعتبار سے ہمارے لیے نمونہ ہے لہٰذا تقاضا اور مطالبہ یہ ہے جس طرح کی صفات یا توقعات اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے رکھیں اُنہی کی اطاعت کو نمونہ قرار دیتے ہوئے ذاتِ باری تعالیٰ نے ہم سے توقعات رکھیں۔ لہٰذا فکر و عمل کا پیغام ان اسمائے رسول میں یہ ہے کہ نبی ﷺ کی جس صفت یا ذمہ داری سے ہم نے اسم رسول بنایا اور نبی ﷺ اس صفت یا ذمہ داری میں پورے بھی اُترے اللہ تعالیٰ کو وہی مطالبہ اور تقاضا آج ہماری ذات سے ہے قرآن حکیم کی یہ تمام آیات جہاں پیغمبر اسلام کی صفات کو ظاہر کرتی ہیں بعینہٖ آج ہم سے توقعات کو ظاہر کرتی ہیں یہی ان اسمائے مبارکہ کا آج انسانی سیرت و کردار پر اطلاق ہے جو کہ اس تحقیق کا عملی پیغام اور پہلو ہے۔

نوٹ!

باب: ۵ کے حوالہ جات قرآنی آیات کے ساتھ ہی دے دیے گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب : ٦

احادیث رسول ﷺ سے ماخوذ

چند معروف اسمائے رسول ﷺ

۱. سیّدنا اَلْاَبَرُّ ﷺ
۲. سیّدنا اَلْاَبْطَحِی ﷺ
۳. سیّدنا اَلْاَبْیَض ﷺ
۴. سیّدنا اَلْاَتْقٰی ﷺ
۵. سیّدنا اَلْاَجْوَدُ ﷺ
۶. سیّدنا أَحَبُّ النَّاسِ ﷺ
۷. سیّدنا اَحْسَنُ النَّاسِ ﷺ
۸. سیّدنا اَلْاَدْوَمُ ﷺ
۹. سیّدنا اَرْحَمُ الْعِیَالِ ﷺ
۱۰. سیّدنا اَلْاَزْهَرُ ﷺ
۱۱. سیّدنا اَلْاَسَدُّ ﷺ
۱۲. سیّدنا اَشْجَعُ النَّاسِ ﷺ
۱۳. سیّدنا اَلْاَشَدُّ حَیَاءً ﷺ
۱۴. سیّدنا اَصْدَقُ النَّاس لَهْجَةً ﷺ
۱۵. سیّدنا اَلْاَطْیَبُ ﷺ
۱۶. سیّدنا اَلْاَعْلَمُ بِاللہ ﷺ
۱۷. سیّدنا اَلْاَغْیَرُ ﷺ
۱۸. سیّدنا اَلْاَکْرَمُ ﷺ
۱۹. سیّدنا اَلْاِمَامُ الْخَیْرُ ﷺ
۲۰. سیّدنا اَلْاَمَانُ ﷺ
۲۱. سیّدنا اَلْاٰخِرُ ﷺ
۲۲. سیّدنا ثِمَالُ الْیَتٰمٰی ﷺ
۲۳. سیّدنا اَلْجَامِعُ ﷺ
۲۴. سیّدنا جَارُ اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۵. سیّدنا اَلْجَوَّادُ ﷺ
۲۶. سیّدنا اَلْحَاشِرُ ﷺ
۲۷. سیّدنا حَامِلِ لِوَاءِ الْحَمْد ﷺ
۲۸. سیّدنا حَامِلُ الْوَحِی ﷺ
۲۹. سیّدنا حَبِیْبُ الله ﷺ
۳۰. سیّدنا اَلْخَازِنُ ﷺ
۳۱. سیّدنا اَلْخَطِیْبُ ﷺ
۳۲. سیّدنا اَلْخَلِیْلُ ﷺ
۳۳. سیّدنا اَلذَّکَّارُ ﷺ
۳۴. سیّدنا اَلرَّاعِی ﷺ
۳۵. سیّدنا رَاعِی غَنَمٍ ﷺ
۳۶. سیّدنا رَسُولُ الرَّحْمَةُ ﷺ
۳۷. سیّدنا اَلرَّفِیْقُ ﷺ
۳۸. سیّدنا اَلزَّاهِدُ ﷺ
۳۹. سیّدنا اَلسَّیِّدُ القومِ ﷺ
۴۰. سیّدنا اَلشَّافِعُ ﷺ
۴۱. سیّدنا اَلشَّکُوْرُ ﷺ
۴۲. سیّدنا اَلعَاقِبُ ﷺ
۴۳. سیّدنا اَلْغَانِمُ ﷺ
۴۴. سیّدنا اَلْغَرِیْبُ ﷺ
۴۵. سیّدنا اَلْقَاسِمُ ﷺ
۴۶. سیّدنا اَلْقَمَرُ ﷺ
۴۷. سیّدنا اَلْمُحِبُّ ﷺ
۴۸. سیّدنا مَحْمُودُ الْمُقَامِ ﷺ
۴۹. سیّدنا اَلْمُرَتِّلُ ﷺ
۵۰. سیّدنا اَلْمِسْکِیْنُ ﷺ
۵۱. سیّدنا اَلْمُنِیْبُ ﷺ
۵۲. سیّدنا اَلْمَوْلٰی ﷺ
۵۳. سیّدنا وَاصِلُ الرَّحِم ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظی اعتبار سے حدیث کے بنیادی معنی ہیں کوئی خبر یا کوئی بیان (یا کوئی نئی بات) خواہ وہ مذہب سے متعلق ہو یا دنیاوی معاملات سے (اسی سے حدوث، حادثہ اور حادث جیسے الفاظ بنے ہیں)۔ لیکن مسلمانوں میں یہ لفظ ''حدیث'' رسول اللہ ﷺ یا آپ ﷺ کے صحابہؓ کے اقوال و افعال کے لیے مختص ہو گیا ہے۔ علمائے حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے قول، فعل یا تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔ ''آنحضرت ﷺ نے حدیث کا لفظ اپنے کلام کے لیے خود پسند فرمایا تا کہ آپ ﷺ اور دوسرے لوگوں کے کلام اور اقوال میں تمیز ہو سکے۔''[1]

جس طرح قرآن حکیم کا مرکزی موضوع ''انسان'' ہے اسی طرح اگر فطرت کی حقیقت میں غور کریں تو محسوس ہوتا ہے حدیث رسول کا مرکزی عنوان بھی ''انسان'' ہے۔ کیوں کہ حدیث قرآن کے اجمال کی شرح اور توضیح ہے۔ لہٰذا اگر قرآن حکیم نے اصول ونص کے اعتبار سے مقام انسانیت کا تعین کیا ہے تو حدیث نے قرآن ہی کی شرح میں مقام انسانیت اور صفات انسانیت کو زیادہ وضاحت اور فصاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ اگر آیات قرآن سے ہم ذات اور صفات رسول سے متعلق اسمائے رسول اخذ کر سکتے ہیں تو اسی طرح احادیث رسول اور اسی مفہوم میں اقوال صحابہ سے بھی ہم بہت سے اسماء اور صفات رسول کا استنباط کر سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت سے اسمائے رسول جن کا فخریہ انداز میں قرآن حکیم نے بالواسطہ یا بلاواسطہ ذکر کیا ہے۔ حدیث رسول میں بھی اُسی طرح یہ اسماء بالواسطہ یا بلاواسطہ ذکر ہوئے ہیں۔ مثلاً

سیّدنا اَحْمَدُ ﷺ ۲

سیّدنا اَلْاَمِیْنُ ﷺ ۳

سیّدنا اَلْاَوَّلُ ﷺ ۴

سیّدنا اَلْاَوْلٰی ﷺ ۵

سیّدنا اَلْحَقُّ ﷺ ۶

سیّدنا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ ۷

سیّدنا اَلدَّاعِی ﷺ ۸

سیّدنا مُحَمَّدٌ ﷺ ۹

اس باب کے اندر قرآن و حدیث میں مذکور ان اسماء رسول کے حوالوں پر اکتفا کرتے ہوئے متون کو دوبارہ درج نہیں کیا جا رہا تاکہ عنوانات کا اعادہ نہ ہو۔ کیونکہ راقم کے نزدیک جو بات قرآن کی واضح نصوص سے ثابت ہوگئی وہ بغیر کسی وضاحت وشرح کے حرف آخر ہے۔ اس باب میں صرف ان اسماء رسول کو درج کیا جا رہا ہے جن کا استنباط وحی متلو سے نہیں بلکہ وحی غیر متلو یعنی حدیث سے ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ اصول ہمیشہ مسلمہ رہا ہے کہ اسلام میں رسول اللہ ﷺ کا قول وفعل اور قرنِ اوّل کا تعامل ہی مسلمانوں کے لیے چراغ راہ اور مشعل ہدایت ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال کی مزید جستجو ہوئی تاکہ نئے حالات میں ان سے استفادہ کیا جا سکے۔ حدیث کی جستجو اور اس کے فہم کی سعی و جدوجہد میں بھی یہی واحد مقصد بنیاد ہے۔ یہ طے ہے کہ آپ ﷺ کے اقوال و افعال میں عقائد کی درستگی، یوم حساب، جزا وسزا، دوزخ و بہشت، تخلیق آدم و عالم، وحی اور قدیم انبیاء کے حالات و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعات سے لے کر احکام، فرائض دینی، حلال و حرام، طہارت، عقوبات (تعزیرات) معاملات اور آداب و اخلاق کے متعلق زندگی کا پورا اور صالح نقشہ ترتیب پاتا ہے۔ جبکہ اسمائے رسول اس نقشِ حیات کی منزل کے راستے میں درست اطراف اور ترجیحات کا تعین کرنے میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لہٰذا صالح شاہراہِ حیات کا جو نشان قرآن سے مل گیا وہ قبول اور مقبول ہے اور جس سمت کا اشارہ قرآن سے واضح انداز میں نہیں ملا ایسے متلاشی منزل کے لیے حدیث رسول سے اسمائے رسول کی جستجو اور تحقیق قدم بقدم راہنما ہے۔ مثلاً

۱. سیّدنا الاَبَرُّ صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے بڑھ کر نیک

((عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بلّغنی ان اقواما يقولون كذاوكذ، والله! لأنا أبر واتقى الله منهم۔)) ۱۰

''عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ لوگوں نے ایسی ویسی باتیں کی ہیں اللہ کی قسم میں سب سے زیادہ نیک اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔''

۲. سیّدنا الاَبْطَحِی صلی اللہ علیہ وسلم

بطحا والے

((عن عائشه رضی الله تعالىٰ عنها قالت انما كان منزلا ينزله النبی صل الله عليه وسلم ليكون اسمح لخروجه يعنی بالابطح۔)) ۱۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج سے فارغ ہونے کے بعد جب مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے تو آپ نے وادی ابطح میں رات گزاری تاکہ آپ کو نکلنے میں سہولت ہو۔''

۳. سیّدنا الْاَبْیَض صلی اللہ علیہ وسلم

چہرہ انور والے

((وابیض یستسقی الغمام بوجهه۔ ثمال الیتامٰی عصمة للارامل۔)) ۱۲؎

''وہ روشن چہرے والے کہ جن کے چہرۂ انور کے وسیلے سے بارش طلب کی جاتی ہے وہ یتیموں کے ملجا اور بیواؤں کے فریاد رس ہیں۔''

۴. سیّدنا الْاَتْقٰی صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے بڑھ کر اللہ سے ڈرنے والے

((عن عائشه رضی الله تعالٰی عنها قالت کان علی رسول الله ثوبان قطریان غلیظان الی فکان إذا قعد فعرق ثقلا علیه فقدم بزّمن الشام لفلان الیهودی فقلت لو بعثت علیه فاشتریت منه ثوبین الی المیسرة فارسل الیه فقال قد علمت ما یرید انما یرید ان یذهب بمالی او بدراهمی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کذب قد علم انی من اتقاهم لِلّٰه وادّ اهم للامانة۔)) ۱۳؎

''عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گاڑھے کھدّر کے دو کپڑے پہنے ہوئے تھے جب آپ بیٹھتے تو پسینہ سے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شرابور ہو جاتے، فلاں یہودی کی بزازی شام سے آئی میں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی آدمی کو اس یہودی کے ہاں بھیج دیں اور اس سے دو کپڑے آسان مدت تک ادھار خرید لیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کے پاس ایک آدمی بھیجا تو اس نے کہا کہ میں جانتا ہوں جو اُن کا ارادہ ہے۔ ان کا ارادہ یہ ہے کہ میرا مال ہضم کر جائیں یا میری رقم دبا جائیں تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میں اُن سب سے زیادہ متقی ہوں اور میں اُن سب سے زیادہ امانت دار ہوں۔"

۵. سیّدنا الاجودُ ﷺ

سخاوت کرنے والے

((عن ابن عباس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اجود الناس بالخیر۔)) [۱۴]

"ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے۔"

۶. سیّدنا أحبّ النّاسِ ﷺ

لوگوں میں سے سب سے بڑھ کر محبت کرنے والے

((عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وَلدہٖ والناس اجمعین۔)) [۱۵]

"انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے کوئی اس وقت تک ایمان دار نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

۷. سیّدنا اَحْسَنُ النّاسِ ﷺ

لوگوں میں سب سے بڑھ کر احسان کرنے والے

((عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم احسن الناس واجود الناس واشجع الناس۔)) [۱۶]

"انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔"

۸. سیّدنا اَلْاَدْوَمُ ﷺ

سب سے بڑھ کر مداومت کرنیوالے

((عن مسروق قال سالت عائشه رضی الله تعالیٰ عنها ای العمل کان احب الیَ النّبی صلی الله علیه وسلم قالت الدائم قلت فایّ حین کان یقوم قالت یقوم اذا سمع الصّارخ۔)) [۱۷]

"مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے میں نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا عمل پسند تھا جواب دیا کہ دوامی عمل پھر پوچھا تہجد کے لیے کس وقت اٹھا کرتے جواب دیا (صارخ) مرغ کی آواز سن کر۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹. سیّدنا اَرْحَمُ الْعِیَالِ ﷺ

خاندان پر سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے

((عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال ما رأت احد اكان ارحم بالعيال من رسول الله صلى الله عليه وسلم ـ)) [۱۸]

''انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اہل وعیال پر رحم وشفقت فرمانے والا کوئی نہیں دیکھا۔''

۱۰. سیّدنا اَلْاَزْهَرُ ﷺ

چمکتی ہوئی رنگت والے

((عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال كان رسول الله از هر اللون كان عرقه اللؤلؤاذا مشى تكفاء ولا مسست ديباجة ولا حريره الين من كف رسول اللهولا شممت مسكةولا عنبرة اطيب من رآئحة رسول الله صلى الله عليه وسلم۔)) [۱۹]

''انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا اور آپ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح چمکتا ہوا تھا اور جب آپ چلتے تو آگے جھکتے ہوئے زور ڈال کر چلتے اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جتنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک تھی اور مشک وعنبر میں بھی وہ خوشبو نہیں پائی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر میں تھی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱. سیّدنا الاسدّ ﷺ

دلیر

((عن ابی هُریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لن ینجی اَحد امنکم عمله قالوا ولا انت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم! قال ولا انا اِلا ان یتغمدنی الله برحمة سددوا وقاربوا واغدوا وروحوا وشئ من الدلجة والقصد تبلغوا۔)) [۲۰]

''ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے کسی کے عمل نجات نہ دیں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بھی نہیں؟ فرمایا ہاں نہ میرے عمل نجات دیں گے مگر یہ کہ اللہ مجھ پر رحم کرے اور فرمایا استقامت سے عمل کرو اور اللہ سے قربت حاصل کرو اور صبح شام اور پچھلی رات میں عبادت کرو اور استقامت سے عمل کرنا تمہیں منزل مقصود تک پہنچا دے گا۔''

۱۲. سیّدنا اَشْجَعُ النّاسِ ﷺ

لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر

((عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم احسن الناس و کان اجود الناس وکان اشجع الناس۔)) [۲۱]

''انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ سخی اور سب سے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

زیادہ بہادر تھے۔"

۱۳. سیّدنا الاشدُّ حیاءً ﷺ

سب سے بڑھ کر شرم وحیا والے

((عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشدّ حیاء من العذ راء فی خدرھا۔)) ۲۲

"ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اُس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے جو اپنے پردہ میں ہوتی ہے۔"

۱۴. سیّدنا اَصْدَقُ النَّاس لھجۃ ﷺ

لہجے میں سب سے زیادہ سچے

((عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان اذا وصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم --------- و اصدق النّاس لھجۃ----------)) ۲۳

"علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے تو کہتے .... آپ لوگوں میں سب سے زیادہ زبان کے سچے تھے۔"

۱۵. سیّدنا الاَطْیَبُ ﷺ

پاکیزہ تر

((عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما شممت عنبراً قط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولا مسکا ولا شیئاا طیب من ریح رسول الله)) ۲۴

''انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں جتنی خوشبو مجھے رسول اللہ سے آتی تھی وہ نہ کسی عنبر اور نہ ہی کسی کستوری سے آئی۔''

۱۶. سیّدنا الأعْلَمُ بِالله ﷺ

سب سے بڑھ کر اللہ کو جاننے والے

((عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنها قالت کان رسول الله اذا امرهم من الاعمال بما یطیقون قالوا انا لسنا کهیئتك یا رسول الله ان الله قد غفرلك ما تقدم من ذنبك وما تأخر فیغضب حتی یعرف الغضبُ وجهه ثم یقول ان اتقاكم واعلمكم با للّٰه أنا۔)) ۲۵

''(ام المومنین) عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو (اعمال کا) حکم دیتے تو ایسے اعمال کا حکم دیتے جن کو وہ ہمیشہ کر سکیں (عبادت شاقہ کی ترغیب ان کو کبھی نہ دیتے تھے) ایک مرتبہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کی مثل نہیں ہیں۔ بے شک اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں (لہٰذا ہمیں آپ سے زیادہ عبادت کرنی چاہیے) اس پر آپ غضبناک ہوئے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر غضب (کا اثر) ظاہر ہونے لگا۔ پھر فرمایا میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور جاننے والا ہوں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۱۷. سیّدنا الاغیر ﷺ

سب سے بڑھ کر غیرت والے

((عن سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنه قال لو رایت رجلا مع امرأتی لضربته بالسیف غیر مصفح فبلغ ذلك رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اتعجبُون من غیرة سعد والله لانا اغیر منه و الله اغیر منی ومن اجل غیرة الله۔)) ۲۶ے

''سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر آدمی کو دیکھوں تو میں اُسے سیدھی تلوار سے ماردوں تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی پھر انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو، اللہ کی قسم میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے۔''

۱۸. سیّدنا الاکرم ﷺ

سب سے بڑھ کر معزز

((عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اکرم الاوّلین والاٰخرین ولا فخر۔))

''ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.......... میں اوّلین وآخرین میں سب سے بڑھ کر بزرگی والا ہوں اور کوئی فخر نہیں۔''

((عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الله صلی الله علیه وسلم ان اوّل الناس خروجاً اذا بعثوا وانا خطیبهم اذا وفدوا وانا مبشرهم اذا یئسوا لواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد اٰدم علی ربی ولا فخر (هذا حدیث حسن غریب)۔)) ۲۷ے

''انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کو جب لوگ اٹھیں گے میں سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں گا اور میں ان کا خطیب ہوں گا۔ جب لوگ وفد بن کر جائیں گے اور میں خوش خبری سنانے والا ہوں گا۔ جب وہ مایوس ہوں گے۔ اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور اپنے رب کے نزدیک بنی آدم کی اولاد میں میں سب سے مکرم ہوں اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہے۔ (یہ حدیث حسن غریب ہے۔)''

۱۹. سیّدنا اِمَامُ الْخَیْر ﷺ

نیکی کے امام

((عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه اذا صلیتم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاحسنو ا الصلوٰة علیه فانکم لا تدرون لعل ذلك یعرض علیه قال فقالوا له فعلمنا قال قولوا اللّٰهم اجعل صلوٰتك ورحمتكَ و برکاتك علیٰ سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبین محمد عبدك ورسولك امام الخیر وقائد الخیر و رسول الرحمة اللّٰهم ابعثه مقاما محمودا یغبط به الاولون و الاٰخرون۔)) ۲۸ے

''ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔ تمہیں پتہ نہیں کہ شاید یہ درود آپ صلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم کے ہاں پیش ہو۔ انہوں نے کہا ہمیں سکھا دیجیے۔ انہوں نے فرمایا کہو! اے اللہ تو اپنے درود اور رحمتیں اور برکتیں بھیج رسولوں کے سردار پر جو متقیوں کے امام اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں جو بھلائی کے امام اور نیکی کے قائد اور رحمت کے رسول ہیں اے اللہ ان کو مقام محمود نصیب فرما (جس کا تو نے وعدہ فرمایا) جس پر اگلے اور پچھلے رشک کریں گے۔''

۲۰. سیّدنا الْاَمَانُ ﷺ

امن دینے والے

((عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول الله انزل الله علیّ امانین لامتی وما کان الله لیعذبهم وانت فیهم وما کان الله معذبهم وهم یستغفرون فاذا مضیت ترکت فیهم الاستغفار الیٰ یوم القیٰمة۔)) [۲۹]

''ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر اللہ تعالیٰ نے دو امان میری اُمت کے لیے اتارے (۱) یہ کہ اللہ ایسا نہیں کہ آپ کی موجودگی میں انہیں عذاب کرے (۲) اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں کرے گا جب تک کہ وہ معافی مانگتے رہیں گے جب میں چلا جاؤں گا تو قیامت کے دن ان میں استغفار چھوڑ جاؤں گا۔''

۲۱. سیّدنا الْاٰخِرُ ﷺ

سب سے آخر

((عن عبداللہ بن ابراهیم قال اشهد انی سمعت ابا هریرة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانى آخر الانبياء وانه آخر المساجد۔))۳۰؎

''عبداللہ بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا ہے کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نبیوں میں سے آخری نبی ہوں اور میری مسجد تمام مسجدوں میں سے آخری مسجد ہے۔''

۲۲. سیّدنا ثمالُ الیتٰمٰی صلی اللہ علیہ وسلم

یتیموں کو پالنے والے

((و ابيض يستسقى الغمام بوجهه ثمال اليتٰمىٰ عصمة للارامل وهو قول ابى طالب۔)) ۳۱؎

''ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ بارش کی دعا کے سلسلہ میں ابو طالب کا یہ شعر پڑھا۔ وہ سفید چہرے والے ہیں۔ آپ کے چہرے کے واسطہ سے بارش طلب کی جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یتیموں کی پناہ گاہ ہیں اور بیواؤں کی عزّت کے رکھوالے ہیں۔''

۲۳. سیّدنا اَلْجَامِعُ صلی اللہ علیہ وسلم

جمع کرنے والے

((عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فضلت على الانبيآء بسّت اعطيت جوامع الكلم و نصرت بالرعب واحلت لى الغنائم وجعلت لى الارض طهورا و مسجداً وارسلت الى الخلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كافة وختم بى النبيّون۔)) ۳۲؎

''ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھ باتوں کی وجہ سے اور انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں اور میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی ہے اور میرے لیے غنیمتوں کو حلال کر دیا گیا ہے اور میرے لیے تمام زمین کو پاک کرنے والی مسجد بنائی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میرے اوپر نبوت ختم کر دی گئی ہے۔''

۲۴۔ سیّدنا جَارُ اللّٰه ﷺ

اللہ کے پڑوسی

((عن بريدة رضى الله تعالىٰ عنه قال شكا خالد بن وليد المخزومى رضى الله تعالىٰ عنه الى النّبى فقال يا رسول الله ما انام الليل من الارق فقال نبى الله صلى الله عليه وسلم اذا اويت الىٰ فراشك فقل اللّٰهم ربّ السمٰوٰت السبع وما اظلّت و ربّ الارضين وما اقلّت و ربُّ الشياطين وما اضلّت كن لى جاراً مّن شرّ خلقك كلّهم جميعا ان يفرط علىّ احدمنهم او ان يبغى عزّ جارك وجلّ ثناؤك ولا اله غيرك لا اله الا انت۔)) ۳۳؎

''بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خالد بن ولید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ شکایت کی کہ اے اللہ کے رسول مجھے بے خوابی کی وجہ سے رات بھر نیند نہیں آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو بستر پر رات کو جائے تو یہ دعا پڑھا کر۔ اے اللہ ساتوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسمانوں کے رب اور اس کے رب جس کو ان سات آسمانوں نے سایہ کیا ہوا ہے اور زمینوں کے رب اور اس چیز کے رب جس کو انہوں نے اٹھایا ہوا ہے اور تمام شیطانوں کے رب جن کو ان شیطانوں نے گمراہ کیا ہوا ہے۔ تو میری پناہ بن جا اپنی تمام مخلوق کے شر سے۔ یہ کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی کرے یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔ تیری پناہ بڑی ہے اور تیری تعریف اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی الہٰ نہیں اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

۲۵. سیّدنا اَلْجَوَّادُ ﷺ

بہت زیادہ سخاوت کرنے والے

((عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال کان النّبی صلی الله علیه وسلم اجود النّاس بالخیر و کانا اجود ما یکون فی رمضان حین یلقاه جبرائیل وکأن جبرائیل یلقاه کل لیلة فی رمضان حتی ینسلخ یعرض علیه النّبی صلی الله علیه وسلم القرآن فاذا لقیه جبرائیل کان اجود بالخیر من الرّیح المُرسله۔)) ۳۴

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ بھلائی میں سخی تھے اور رمضان المبارک میں تو آپ زیادہ ہی سخی ہو جایا کرتے تھے جب آپ سے جبرائیل علیہ السّلام ملاقات کرتے اور جبرائیل علیہ السّلام آپ سے رمضان کی ہر رات ملاقات کرتے یہاں تک کہ رمضان ختم ہو جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر قرآن کریم کی تلاوت فرماتے جب آپ کو جبرائیل علیہ السّلام ملتے تو تب آپ بھلائی میں تیز آندھی کی طرح سخی ہو جایا کرتے تھے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۶. سیّدنا الْحَاشِرُ ﷺ

جمع کرنے والے

((عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی خمسۃ اسماء: أنا محمد و احمد و انا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وأنا الحاشر الذی یحشرُ الناس علی قدمی وأنا العاقب۔)) ۳۵ے

''جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ واسلم نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں اور احمد ہوں میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ رب کریم میرے توسط سے کفر (وشرک کے ہر نشان) کو مٹا دے گا۔ اور میں حاشر ہوں کہ سب لوگ (قیامت کے روز) میرے قدموں میں ہی (اپنی قبروں سے اُٹھا کر) جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب (سب نبیوں سے آخر میں آنے والا) ہوں۔''

۲۷. سیّدنا حَامِلِ لِوَاءِ الْحَمْدِ ﷺ

حمد کا جھنڈا اٹھانے والے

((عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد اٰدم یوم القیامۃ ولا فخر بیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ اٰدم فمن سواہ الاتحت لوائی وانا اوّل من تنشق عنہ الارض ولا فخر۔)) ۳۶ے

''ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر نہیں میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں اور تمام بنی آدم اور ان کے سوا تمام اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں سب سے پہلا ہوں گا جس سے زمین شق ہوگی کوئی فخر نہیں۔''

۲۸. سیّدنا حَامِلُ الْوَحِی ﷺ

وحی والے

((عن عائشه امّ المومنین رضی الله تعالیٰ عنها أن الحارث بن هشام رضی الله تعالیٰ عنه سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف یاتیك الوحی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم احیانا یأ تینی مثل صلصلة الجرس وهو اشدّه علیٰ فیفصم عنی وقد و عیت عنه ما قال و احیانا یتمثل لی الملك رجلاً فیکلمنی فاعی ما یقول قالت عائشه رضی الله عنها و لقد رأیته ینزل علیه الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنه وانّ جبینه لیتفصد عرقا۔)) [۳۷]

''امّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی تعالیٰ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کس طرح آتی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی تو میرے پاس مثل گھنٹی کے آواز آتی ہے اور تمام وحیوں میں یہ (وحی کی قسم) مجھ پر زیادہ دشوار ہے پھر (یہ حالت دور ہو جاتی ہے) اس حال میں (فرشتے نے) جو کچھ کہا ہوتا ہے میں اس کو اخذ کر چکتا ہوں اور کبھی فرشتہ میرے آگے آدمی کی صورت میں بن کر آ جاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے تو جو وہ کہتا ہے میں اس کو حفظ کر لیتا ہوں۔ (اُمّ المومنین) عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ بے شک میں نے سخت سردی کے دنوں میں آپ پر وحی اترتے ہوئے دیکھی ہے اور یہ دیکھا کہ اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارکہ سے پسینہ بہنے لگتا تھا۔''

۲۹. سیّدنا حَبِیبُ اللّٰہ ﷺ

اللہ کے دوست

((عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا حبیب الله ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیامة ولا فخر۔)) [۳۸]

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا حبیب ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں اور میں روز قیامت علم حمد اٹھاؤں گا اس پر بھی مجھے کوئی فخر وغرور نہیں۔''

۳۰. سیّدنا اَلْخَازِنْ ﷺ

خزانے والے

((قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انّما انا قاسم و خازن والله یعطی۔)) [۳۹]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں تقسیم کرنے والا اور خزانہ رکھنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرماتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۱. سیّدنا اَلْخَطِیْبُ ﷺ

خطاب کرنے والے

((عن ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النّبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیامۃ کنت امام النبیّن و خطیبھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر۔)) ۴۰

''ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں پیغمبروں کا امام اوران کا خطیب ہوں گا اوران کی شفاعت کرنے والا ہوں گا اوراس پر فخر نہیں کرتا۔''

۳۲. سیّدنا اَلْخَلِیْلُ ﷺ

دوست

((عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحدث ان النّبی صلی اللہ علیہ وسلم إنہ قال لو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابا بکر خلیلا ولکنّہ اخی و صاحبی وقد اتخذ اللہ عزو جل صاحبکم خلیلا۔)) ۴۱

''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میں (اللہ کے علاوہ) کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر صدیق کو خلیل بناتا۔ لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صاحب ہیں اور تمہارے صاحب کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنا لیا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۲. سیّدنا اَلذَّکَّارُ ﷺ

بہت زیادہ ذکر کرنے والے

((عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه ان النّبی صلی الله علیه وسلم کان یقول فی دعائه رب اعنی ولا تعن علیّ وانصرنی ولا تنصر علیّ وامکرلی ولا تمکر علیّ واهدنی و یسر الهد ے لی وانصرنی علی من بغی علیّ رب اجعلنی لك شکارًا لك ذکّار رهاباللك مطیعا الیك مخبتا الیك اوّاها منیبا رب تقبّل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی واهد قلبی و سدد لسانی وثبّت حجتی واسلل سخیمة قلبی۔)) [۴۲]

''ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے میرے پروردگار میری مدد کرنا مجھ کو فتح عطا کرنا اور کسی کو میرے اوپر فتح نہ دینا میرے حق میں تدبیر کرنا اور میرے اوپر کسی کو تدبیر نہ کرنے دینا۔ مجھے ہدایت دینا اور ہدایت کا حصول بھی میرے لیے آسان کر دینا۔ میرے خلاف جو بغاوت کرے اس پر مجھے فتح دینا۔ مجھے اپنی ہی شکر گزاری کرنے والا اور اپنا ہی بہت زیادہ ذکر کرنے والا بنا دینا میں صرف تجھ ہی سے ڈروں اور تیرا ہی فرماں بردار رہوں۔ صرف تیرے ہی سامنے گریہ زاری کروں اور تیری ہی طرف رجوع کروں۔ اے میرے پروردگار میری توبہ کو قبول کر لیجیے اور میرے گناہوں کو دھو دیجیے۔ میری پکار کو سن لیجیے اور میرے دل کو ہدایت دیجیے۔ (یا اللہ) میری زبان کو راستی پر رکھیے۔ میری محبت قائم کر دیجیے اور میرے سینے کی کدورت کو باہر نکال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیجیے۔''

۳۴. سیّدنا اَلرَّاعِیُ ﷺ

حفاظت کرنے والے

((عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقولُ کلکم راعٍ وکلکم مسٔولٌ عن رعیّته۔))۴۳

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر کوئی ذمہ داری والا ہے اور ہر کسی سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

۳۵. سیّدنا رَاعِی غَنَمٍ ﷺ

بکریاں چرانے والے

((عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مابعث الله نبیاً الا رعی الغنم فقال اصحابه وانت فقال نعم کنت ارعاها علیٰ قراریط لا هل مکه۔)) ۴۴

''ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے معبوث کردہ نبیوں میں کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں تھا جس نے بکریاں نہ چروائی ہوں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ میں اہل مکہ کی بکریوں کو قیراط کے بدلے چراتا رہا ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۶. سیّدنا رَسُولُ الرَّحْمَةِ ﷺ

رحمت والے رسول

((عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال اذا صلیتم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاحسنو الصلوٰة علیه فانكم لا تدرون لعل ذٰلك يعرض عليه قال فقالوا له فعلمنا قال قولوا: اللّٰهم اجعل صلوٰتك و رحمتك و بركاتك علی سيد المرسلين و امام المتقين و خاتم النبين محمد عبدك و رسولك امام الخير و قائد الخير و رسول الرحمة اللّٰهم ابعثه مقاما محمودا يغبط به الاوّلون والآخرون اللّٰهم صل علی محمد وعلی اٰل محمد كما صليت علیٰ ابراهيم وَ علی اٰل ابراهيم انك حميد مجيد اللّٰهم بارك علی محمد و علی اٰل محمد كما باركت علی ابراهيم وعلی اٰل ابراهيم انك حميد مجيد۔)) ۴۵

''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیں۔ فرماتے ہیں جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو تو بہترین طریقہ سے پڑھو کیوں کہ تم نہیں جانتے کہ شائد تمہارا درود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا جائے۔ لوگوں نے کہا ہمیں سکھا دیجیے تو انہوں نے فرمایا کہو اے اللہ! اپنے درود اور رحمتیں اور برکتیں بھیج پیغمبروں کے سردار اور متقیوں اور پرہیزگاروں کے امام اور نبیوں کے ختم کرنے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں۔ بھلائی کے پیشوا، بھلائی کے چاہنے والے اور رحمت کے پیغمبر ہیں اے اللہ ان کو مقام محمود عطا فرما جس پر اگلے پچھلے فخر کریں۔ اے اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح آپ نے درود بھیجا ابراہیم علیہ السّلام اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم علیہ السّلام اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔''

۳۷. سیّدنا الرَّفِیقُ صلی اللہ علیہ وسلم

دوست

((عن طلحه بن عبيد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبى رفيق و رفيقى فى الجنة عثمان۔)) [۴۶]

''طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرے رفیق عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔''

۳۸. سیّدنا الزَّاھِدُ صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے

((عن ابى ذر رضى الله تعالىٰ عنه عن النّبى صلى الله عليه وسلم قال الزهادة فى الدنيا ليست بتحريم الحلال ولا اضاعة المال ولكن الزهادة فى الد نيا ان لا تكون بما فى يديك اوثق مما فى يد الله وان تكون فى ثواب المصيبة اذا انت اُصبت بها ارغب فيها لو انها ابقيت لك۔)) [۴۷]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دنیا میں زہد نہ حلال کو حرام کرنے میں ہے اور نہ ہی مال کو ضائع کرنے میں ہے البتہ دنیا میں زہد یہ ہے کہ تجھے اپنے مال پر اتنا بھروسہ نہ ہو جتنا بھروسہ تجھے اللہ کے خزانوں پر ہو اور جب تجھے کوئی مصیبت آئے تو اس کے ثواب کے لیے تیرے دل میں یہ رغبت ہو کہ کاش یہ مصیبت مجھ پر کچھ دن اور باقی رہے۔''

۳۹. سیّدنا سَیّدُ القومِ ﷺ

قوم کے سردار

((عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سيد القوم يوم القيامة۔)) [۴۸]

''ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن قوموں کا سردار ہوں گا۔''

۴۰. سیّدنا اَلشَّافِعُ ﷺ

شفاعت کرنے والے

((عن عوف بن مالك الاشجعی رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتانی اٰتٍ من عند ربّی فخیّرنی بین ان یدخل نصف اُمتی بالجنّة وبین الشفاعة فاخترت الشفاعة وهی لمن مات لا یشرك بالله شیئا۔)) [۴۹]

''عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب کے پاس سے ایک آنے والا آیا اور مجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختیار دیا کہ دو صورتوں میں سے کوئی ایک قبول کر لوں ایک تو یہ کہ میری اُمت کے نصف لوگ جنت میں داخل ہو جائیں اور دوسرا یہ کہ شفاعت۔ پس میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا (مگر یاد رہے) میری شفاعت کا اصل حق دار وہ ہے جو ایسی حالت میں مرا ہو کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔"

۴۱. سیّدنا اَلشَّکُوْرُ ﷺ

شکر گزار

((عن المغیرة بن شعبه رضی الله تعالیٰ عنه یقول ان کان النبی صلی الله علیه وسلم لیقوم او لیصلّی حتی ترم قد ماه اوسا قاه فیقال له فیقول افلا اکون عبدًا شکورا۔)) ۵۰

"مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قیام کرتے یا اتنی نماز پڑھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک سوج جاتے تھے یا آپ کی پنڈلیوں پر ورم آ جاتے۔ آپ کو عرض کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔"

۴۲. سیّدنا اَلْعَاقِبُ ﷺ

سب سے آخر میں آنے والے

((قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا العاقب الّذی لیس بعدی نبی۔)) ۵۱

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں عاقب ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۳. سیّدنا الْغَانِمُ ﷺ

غنیمت والے

((عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلت لی الغنائم۔)) ۵۲ھ

''جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے غنیمت کا مال حلال کیا گیا ہے۔''

۴۴. سیّدنا الْغَرِیْبُ ﷺ

اجنبی

((عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بداء الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ غریبا فطوبیٰ للغرباء۔)) ۵۳ھ

''ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام غریبی سے شروع ہوا اور عنقریب غریبی میں ہی لوٹ جائے گا۔تو خوش نصیبی ہے غریبوں کے لیے۔''

۴۵. سیّدنا الْقَاسِمُ ﷺ

تقسیم کرنے والے

((عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اعطیکم ولا امنعکم انا قاسم اضع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیث امرت۔)) ۵۴

''ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں کچھ دیتا ہوں اور نہ ہی میں تم سے کچھ روکتا ہوں میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں جہاں مجھے حکم ہوتا ہے۔''

۴۶. سیّدنا اَلْقَمَرُ ﷺ

چاند

((عن جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال رأیت النّبی صلی الله علیه وسلم فی لیلة اضحیان فجعلت انظر اِلیَ الرَّسول الله صلی الله علیه وسلم والی القمر و علیه حلة حمراء فاذا هو عندی احسن من القمر۔)) ۵۵

''جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا کبھی میں آپ کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی چاند کی طرف۔ آپ اس وقت سرخ کپڑوں میں ملبوس تھے۔ میرے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے زیادہ حسین تھے۔''

۴۷. سیّدنا اَلْمُحِبُّ ﷺ

محبت کرنے والے

((عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من والدہٖ ولدہٖ والناس اجمعین۔)) ۵۶

''انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کو اس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

۴۸. سیّدنا مَحْمُوْدُ الْمُقَامِ ﷺ

مقام محمود والے

((ان الناس یسیرون یوم القیامة جثا، کل امة تتبع نبیها، یقولون: یا فلان! اشفع یا فلان! اشفع، حتی تنتهی الشفاعة الی النبی صلی الله علیه وسلم فذلك یوم یبعثه المقام المحمود۔)) ۵۷ؔ

''بے شک قیامت کے دن لوگ چلیں گے۔ ہر اُمت کو اپنے نبی کی تلاش ہو گی وہ کہہ رہے ہوں گے اے فلاں! ہماری شفاعت کر دیں، اے فلاں ہماری شفاعت کر دیں۔ یہاں تک کہ شفاعت کی تلاش کے لیے انتہا نبی آخر الزماں پر ہو گی۔ پس یہ وہ دن ہو گا جس دن اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔''

۴۹. سیّدنا اَلْمُرَتِّلُ ﷺ

ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنے والے

((عن حفصة رضی الله تعالیٰ عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ بالسورة و یر تلها حتی تکون اطول من اطول منها۔)) ۵۸ؔ

''(ام المومنین) حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوری کی پوری سورت پڑھتے اور اس کو ترتیل کے ساتھ تلاوت

www.KitaboSunnat.com

فرماتے۔ سورۃ بھی لمبی سے لمبی ہوتی اور پھر اس کو آپ ترتیل کے ساتھ اور زیادہ لمبا کر دیتے۔"

۵۰. سیّدنا اَلْمِسْکِیْنُ ﷺ

مسکین

((عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال احبّو المساکین فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی دعائه اللّٰهم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرة المساکین۔)) ۵۹

"ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا لوگو! غریبوں، مسکینوں سے محبت کرو کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے سنا ہے۔ اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھنا اور مسکین ہی موت دینا اور میرا حشر مسکینوں میں فرمانا۔"

۵۱. سیّدنا اَلْمُنِیْبُ ﷺ

رجوع کرنے والے

((عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم یقول فی دعائه رب اجعلنی لك شکار الك ذکّار) لكَ رهابالك مطیعا الیك مخبتا الیك اوّاهًا منیبا۔)) ۶۰

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے............ اے میرے رب مجھے اپنا بہت شکر گزار بنا لے، بہت ذکر کرنے والا بنا لے، خوف کھانے والا تیرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضور جھکنے والا گڑگڑانے والا اور رجوع کرنے والا بنا لے۔"

۵۲. سیّدنا المولٰی ﷺ

سرپرست

((الله و رسوله مولیٰ من لا مولیٰ له۔)) ۶۱

"اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مولیٰ ہیں جس کا کوئی مولا نہیں۔"

۵۳. سیّدنا واصلُ الرَّحِم ﷺ

صلہ رحمی کرنے والے

((عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان ابا سفیان اخبره ان هرقل ارسل الیه فقال یعنی النبی صلی الله علیه وسلم یامرنا بالصلوة والصدقه والعفاف والصلة۔)) ۶۲

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ ہرقل بادشاہ روم نے اس کے پاس پیغام بھیجا تو ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ نے بیان دیا کہ وہ نبی ہمیں نماز پڑھنے اور صدقہ دینے اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے اور صلۂ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات باب: ۶

۱۔ مقالہ نگار ''حدیث'' اردو دائرہ معارف اسلامیہ۔ لاہور، پاکستان، پنجاب یونیورسٹی، ج ۷، ص ۹۶۲

۲۔ قرآن حکیم' الصّف: ۶

بخاری۔ کتاب المناقب، باب ما جآء فی اسماء الرّسول

مزید حوالہ:

مسلم۔ کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ ﷺ

۳۔ قرآن حکیم' الدخان: ۱۸

مسلم۔ کتاب الزّکوٰۃ. باب اعطاء المؤلفۃ و من یخاف علی ایمان

مزید حوالہ جات:

ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان احمد بن حبان۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالہ، ج ۱، ص ۲۰۵

ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان، المکتب الاسلامی ج ۴، ص ۷۱

۴۔ قرآن حکیم' الانعام: ۱۱۶

ترمذی۔ ابوابُ المناقب. باب ماجآء فی فضل النّبی ﷺ

۵۔ قرآن حکیم' الاحزاب: ۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری۔ کتاب التفسیر، باب قوله النبی اولیٰ بالمومنین من انفسهم

۶؎ قرآن حکیم البقرہ: ۱۱۹

بخاری۔ کتاب الدّعوات، باب الدعاء اذا نتبة باللّیل

۷؎ قرآن حکیم الاحزاب: ۴۰

بخاری۔ کتاب المناقب، باب ما جآء فی اسماء الرسول ﷺ

۸؎ قرآن حکیم النحل: ۱۲۵

بخاری۔ کتاب الاعتصام بالکتاب والسُنة، باب الاقتدآء بسنن رسول ﷺ

۹؎ قرآن حکیم آل عمران: ۱۴۴

بخاری۔ کتاب المناقب، باب ماجآء فی اسماء الرّسول ﷺ

مزید حوالہ جات:

مسلم۔ کتاب الفضائل، باب فی اسمائه ﷺ

الشمائل۔ باب ما جآء فی اسماء رسول الله ﷺ

۱۰؎ بخاری۔ کتاب الشرکه، باب الاشتراك فی الهدی والبدن واذا اشرك الرّجل فی هدیه بد ما اهدیٰ

۱۱؎ بخاری۔ کتاب الحج باب من صل العصر یوم النضر بالابطح

۱۲؎ بخاری۔ کتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الامام الاستسقآء اذأقحطوا

مزید حوالہ:

مسلم۔ کتاب الفضائل، باب شیبه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳؎ ترمذی، کتاب البیوع عن رسول اللہ ﷺ باب ما جاء فی الرخصة فی الشّراء الیٰ اجل

۱۴؎ بخاری۔ کتاب المناقب، باب صفة النّبی ﷺ

۱۵؎ بخاری۔ کتاب الایمان، باب حب الرسول ﷺ من الایمان

مزید حوالہ:

مسلم۔ کتاب الایمان باب محبة رسول اللہ ﷺ

۱۶؎ مسلم۔ کتاب الفضائل، باب شجاعة صلی اللہ علیہ وسلم

۱۷؎ بخاری۔ کتاب الریقاق باب القصد و المداومة علی العمل

۱۸؎ مسلم۔ کتاب الفضائل، باب رحمة الصبیان والصیال و تواضعه، وفضل ذلک

۱۹؎ مسلم۔ کتاب الفضائل باب طیب عرقة لتبرک به

۲۰؎ بخاری۔ کتاب الریقاق باب القصد و المداومة علی العمل

۲۱؎ مسلم۔ کتاب الفضائل باب شجاعة ﷺ

۲۲؎ مسلم۔ کتاب الفضائل، باب کثرة حیاته ﷺ

۲۳؎ ترمذی۔ کتاب المناقب، باب ماجاء فی صفة النّبی

۲۴؎ مسلم۔ کتاب الفضائل، باب طیب رائحة النبی ولین مسبه والتبرک بمسحه

۲۵؎ بخاری۔ کتاب الایمان، باب قول النبی أنا اعلم باللہ۔

۲۶؎ بخاری۔ کتاب التوحید، باب قول النبی ﷺ لا شحص اغیر من اللہ

۲۷؎ ترمذی۔ ابوابُ المناقب، باب ما جآء فی فضل النّبی ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۸؎ ابن ماجہ۔ کتاب اقامة الصلوٰة والسنة فیھا، باب الصّلوٰة علی النبی

۲۹؎ ترمذی۔ کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ ، باب ومن سورة الانفال

۳۰؎ مسلم۔ کتاب المساجد، باب فضل مسجد النبی والصلوٰة فیہ

۳۱؎ بخاری۔ کتاب آلاستسقاء، باب سوال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا

۳۲؎ مسلم۔ کتاب المساجد، باب فضل مسجد النبی والصلوٰة فیہ

۳۳؎ ترمذی۔ کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ ، باب منہ

۳۴؎ بخاری۔ کتاب الصوم، باب اجود ما کان النبی یکون فی رمضان

۳۵؎ بخاری۔ کتاب المناقب، باب ما جآء فی اسماء الرسول

۳۶؎ ترمذی۔ کتاب التفسیرعن رسول اللہ ﷺ باب ومن سورة بنی اسرائیل

۳۷؎ بخاری۔ کتاب بدء الوحی، باب بدء الوحی

۳۸؎ ترمذی۔ کتاب المناقب، باب ما جآء فی فضل النّبی ﷺ

۳۹؎ بخاری۔ کتاب فرض الخمس، باب الدلیل علی ان الخمس لنوائب رسول اللہ والمساکین

۴۰؎ ترمذی۔ کتاب المناقب، باب ما جآء فی فضل النّبی ﷺ

۴۱؎ مسلم۔ کتاب فضائل صحابہ، باب من فضائل ابی بکر صدیق

۴۲؎ ابن ماجہ۔ کتاب الدُعا، باب دعا رسول ﷺ

۴۳؎ بخاری۔ کتاب الجمعة باب الجمعة فی القری و المدن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۴ بخاری۔ کتاب الاجارہ، باب رعی الغنم علیٰ قراریط

۴۵ ابن ماجہ۔ کتاب اقامة الصلوٰة و سنة فیھا، باب الصلوٰة علی النبی ﷺ

۴۶ ترمذی۔ کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ ، باب فی مناقب عثمان بن عفانؓ

۴۷ ترمذی۔ کتاب الزھد عن رسول اللہ ﷺ ، باب ماجاء فی الزھادة فی الدنیا

۴۸ بخاری۔ کتاب الاحادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ انا ارسلنا نوح الیٰ قومہ أن انذر

۴۹ ترمذی۔ کتاب صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول اللہ ﷺ ، باب ایضاً

۵۰ بخاری۔ کتاب التھجد، باب تحریض النّبی ﷺ علیٰ قیام اللّیل و النّوافل

۵۱ ترمذی۔ کتاب الادب عن رسول اللہ ﷺ ، باب ما جاء فی اسماء النبی ﷺ

۵۲ بخاری۔ کتاب فرض الخمس، باب قول النبی احلت لکم الغنائم

۵۳ مسلم۔ کتاب الایمان، باب ان السلام بدا غریباً

۵۴ بخاری۔ کتاب فرض الخمس، باب قول اللہ تعالیٰ فأن للّٰہ خمسہ وللرسول ﷺ

۵۵ ترمذی۔ کتاب الادب عن رسول اللہ ﷺ ، باب ما جاء فی رخصة فی لبس الحمرة للرجال

۵۶ بخاری۔ کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۷ بخاری۔ کتاب التفسیر، باب قوله عسیٰ ان یبعثك ربّك مقاماً محمودًا

۵۸ ترمذی۔ کتاب الصلوٰۃ، باب ما جاء فی الرجل یتطوع جالسا

۵۹ ابن ماجہ۔ کتاب الزهد، باب مجالسة الفقراء

۶۰ ابن ماجہ۔ کتاب الدُعا، باب دعا رسول ﷺ

۶۱ ترمذی۔ کتاب الفرائض عن رسول الله ﷺ ، باب ما جاء فی المیراث الخال

۶۲ بخاری۔ کتاب بدء الوحی، باب ایضاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب : ۷

تفاسیر، کتب سیر و تاریخ سے ماخوذ اسمائے

رسول ﷺ

- سیدنا ابذل الناس ﷺ (جہاں سے زیادہ سخاوت کرنے والے)[1]
- سیدنا ابر الناس ﷺ (لوگوں میں سب سے زیادہ نیک)[2]
- سیدنا ابلج ﷺ (سفید رنگ والے)[3]
- سیدنا الاجیر ﷺ (پناہ دینے والے)[4]
- سیدنا احاد ﷺ (سرداری میں واحد)[5]
- سیدنا الاحسن ﷺ (نہایت حسین)[6]
- سیدنا احسن الناس عنقا ﷺ (تمام لوگوں سے حسین گردن والے)[7]
- سیدنا احلی الناس ﷺ (سب سے زیادہ شیریں زبان)[8]
- سیدنا احلم الناس ﷺ (جہان سے زیادہ حلیم و بربار)[9]
- سیدنا احلام کلاما ﷺ (جہان سے زیادہ شیریں کلام)[10]
- سیدنا اخرایا ﷺ (آخری نبی)[11]
- سیدنا الادعج ﷺ (سیاہ چشم والے)[12]
- سیدنا اذن خیر ﷺ (خیر کی بات سننے والے)[13]
- سیدنا اراف الناس ﷺ (سب سے زیادہ مشفق و مہربان)[14]
- سیدنا ارجح الناس عقلا ﷺ (تمام جہان سے زیادہ عقلمند)[15]
- سیدنا ارحم الناس ﷺ (لوگوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے)[15]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا ارمی الناس ﷺ (لوگوں میں سے زیادہ تیرانداز)۱۶؎
- سیدنا الازج ﷺ (کمان دار ابرو والے)۱۷؎
- سیدنا ازھد الناس ﷺ (لوگوں میں سب سے زیادہ زھد والے)۱۸؎
- سیدنا اسخی الناس ﷺ (جہاں سے زیادہ سخی)۱۹؎
- سیدنا اشجع الناس ﷺ (سب سے زیادہ بہادر)۲۰؎
- سیدنا اشد الناس باسا ﷺ (سب سے زیادہ جنگجو)۲۱؎
- سیدنا اشد الناس ﷺ (سب لوگوں سے زیادہ حیا کرنے والے)۲۲؎
- سیدنا اشرف الناس ﷺ (تمام لوگوں سے اشرف)۲۳؎
- سیدنا الاشنبة ﷺ (براق دندان رکھنے والے)۲۴؎
- سیدنا اطیب من المسك ﷺ (کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار)۲۵؎
- سیدنا اعدل الناس ﷺ (جہان سے زیادہ انصاف کرنے والے)۲۶؎
- سیدنا الاعرب ﷺ (اعلیٰ عربی جاننے والے)۲۷؎
- سیدنا اعرب العرب ﷺ (تمام عرب سے زیادہ عربی جاننے والے)۲۸؎
- سیدنا الاعز ﷺ (سب سے عزت والے)۲۹؎
- سیدنا الاعظم ﷺ (بڑی عظمت والے)۳۰؎
- سیدنا اعف الناس ﷺ (جہان سے زیادہ پاک دامن)۳۱؎
- سیدنا الاعلی ﷺ (سب سے بلند)۳۲؎
- سیدنا الاغر ﷺ (روشن پیشانی والے)۳۳؎
- سیدنا افصح العرب ﷺ (عربوں میں بڑے فصیح)۳۴؎
- سیدنا افصح الناس ﷺ (لوگوں کے بڑے فصیح)۳۵؎
- سیدنا افصح الناس ﷺ (تمام لوگوں میں زیادہ فصاحت والے)۳۶؎
- سیدنا افضل الناس ﷺ (تمام مخلوق سے افضل)۳۷؎

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا اتنی الانف ﷺ (اونچی بینی والے)۳۸؎
- سیدنا اکبر الناس ﷺ (تمام لوگوں سے بڑے)۳۹؎
- سیدنا اکرم الناس ﷺ (تمام لوگوں میں معزز)۴۰؎
- سیدنا امام الصادقین ﷺ (سچوں کے امام)۴۱؎
- سیدنا امام الصدیقین ﷺ (صدیقوں کے امام)۴۲؎
- سیدنا امام الاعظم ﷺ (سب سے بڑے امام)۴۳؎
- سیدنا امام العلمین ﷺ (تمام جہانوں کے امام)۴۴؎
- سیدنا امام العاملین ﷺ (عاملین کے امام)۴۵؎
- سیدنا امام الناس ﷺ (تمام لوگوں کے امام)۴۶؎
- سیدنا الامة ﷺ (کامل پیشوا)۴۷؎
- سیدنا الامجد ﷺ (شریف ہستی)۴۸؎
- سیدنا الامن ﷺ (امن والے)۴۹؎
- سیدنا امنع ﷺ (بارعب)۵۰؎
- سیدنا انعم اللہ ﷺ (اللہ کا انعام)۵۱؎
- سیدنا انفس ﷺ (نفیس ترین)۵۲؎
- سیدنا انفع الناس (سب سے زیادہ نفع رساں)۵۳؎
- سیدنا الاواہ ﷺ (بہت رجوع کرنے والے)۵۴؎
- سیدنا الاول ﷺ (سب سے پہلے)۵۵؎
- سیدنا اول الرسل خلقا ﷺ (تمام پیغمبروں سے پیدائش سے پہلے)۵۶؎
- سیدنا اول العابدین ﷺ (بندگی میں سب سے اول)۵۷؎
- سیدنا اول مشفع ﷺ (جن کی سفارش سب سے پہلے منظور ہوگی)۵۸؎
- سیدنا اھل اللہ ﷺ (اللہ والے)۵۹؎

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا ایة اللہ ﷺ (اللہ کی نشانی)۶۰؎
- سیدنا البار قلیط ﷺ (حق و باطل میں فرق کرنے والے)۶۱؎
- سیدنا الباطن ﷺ (پوشیدہ)۶۲؎
- سیدنا الباہر ﷺ (روشن چاند)۶۳؎
- سیدنا البحر ﷺ (سمندر)۶۴؎
- سیدنا البدر ﷺ (چودھویں کا چاند)۶۵؎
- سیدنا البدیع ﷺ (مجسم حسن و جمال)۶۶؎
- سیدنا البر قلیطس ﷺ (حق و باطل میں فرق کرنے والے تسلی دینے والے)۶۷؎
- سیدنا تام الاذنین ﷺ (پورے گوش مبارک والے)۶۸؎
- سیدنا التلقیط ﷺ (اصلی سونا)۶۹؎
- سیدنا التنزیل ﷺ (نازل کیے گئے)۷۰؎
- سیدنا التہامی ﷺ (مکہ کے رہنے والے)۷۱؎
- سیدنا ثمال الجار ﷺ (پڑوسیوں کے سہارا)۷۲؎
- سیدنا ثمال المعدنین ﷺ (بے پروں کے سہارا)۷۳؎
- سیدنا الجلیل ﷺ (بزرگ ترین ہستی)۷۴؎
- سیدنا حبنطا ﷺ (حرم کے محافظ یا حق و باطل میں فرق کرنے والے)۷۵؎
- سیدنا حرز الامیین ﷺ (امیوں کا قلعہ)۷۶؎
- سیدنا حرز الامیین ﷺ (امیوں کا قلعہ)۷۷؎
- سیدنا الحریص علی الایمان ﷺ (لوگوں کے ایمان کے لیے حریص)۷۸؎
- سیدنا حزب اللہ ﷺ (اللہ کی جماعت)۷۹؎

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا حسن الصوت ﷺ (حسین آواز والے)۸۰
- سیدنا حسن الغم ﷺ (حسین دھن والے)۸۱
- سیدنا حسن الحیة ﷺ (حسین ریش مبارک والے)۸۲
- سیدنا حمطایا ﷺ (حرم کے محافظ)۸۳
- سیدنا الحنان ﷺ (نرم طبیعت والے)۸۴
- سیدنا خیر الانام ﷺ (جہان سے بہتر)۸۵
- سیدنا خیر الانبیاء ﷺ (نبیوں میں بہترین)۸۶
- سیدنا خیر البریة ﷺ (جہان سے افضل)۸۷
- سیدنا خیر الخلق ﷺ (تمام مخلوق سے بہتر)۸۸
- سیدنا خیر رشید ﷺ (بہترین بھلا چاہنے والے)۸۹
- سیدنا خیر العلمین ﷺ (سب جہاں سے افضل)۹۰
- سیدنا خیر الناس ﷺ (لوگوں میں سے بہتر)۹۱
- سیدنا خیر الامة ﷺ (امت سے بہتر و افضل)۹۲
- سیدنا الدانی ﷺ (اللہ کے نزدیک پہنچنے والے)۹۳
- سیدنا دعوة التوحید ﷺ (توحید کے داعی)۹۴
- سیدنا الدلیل ﷺ (حجت)۹۵
- سیدنا الدھین ﷺ (تیل میں بھیگی زلفوں والے)۹۶
- سیدنا ذو الحطیم ﷺ (حطیم والے)۹۷
- سیدنا الراسخ فی العلم ﷺ (علم میں راسخ)۹۸
- سیدنا الراغب ﷺ (اللہ کی طرف رغبت کرنے والے)۹۹
- سیدنا رحب الصدر ﷺ (فراخ سینہ والے)۱۰۰
- سیدنا رسول المراحة ﷺ (راحت دینے والے پیغمبر)۱۰۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا رسول رب العلمین ﷺ (پروردگار عالم کے پیغمبر)۱۰۲؎
- سیدنا رسول الملاحم ﷺ (جنگوں کے پیغمبر)۱۰۳؎
- سیدنا الرضوان ﷺ (راضی)۱۰۴؎
- سیدنا الرکیب ﷺ (نگہبان)۱۰۵؎
- سیدنا زین المعاشر ﷺ (جماعتوں کی زینت)۱۰۶؎
- سیدنا السائق الی الجنة ﷺ (جنت کی طرف چلا کر لے جانے والے)۱۰۷؎
- سیدنا سبیل اللہ ﷺ (اللہ کا راستہ)۱۰۸؎
- سیدنا سرخلیطس ﷺ (اللہ کی اطاعت میں جلدی کرنے والے)۱۰۹؎
- سیدنا سہل الخلق ﷺ (نرم اخلاق والے)۱۱۰؎
- سیدنا سید الثقلین ﷺ (جن وانس کے سردار)۱۱۱؎
- سیدنا سید العالمین ﷺ (جہانوں کے سردار)۱۱۲؎
- سیدنا سید الکونین ﷺ (دونوں جہانوں کے سردار)۱۱۳؎
- سیدنا سید المؤمنین ﷺ (ایمان والوں کے سردار)۱۱۴؎
- سیدنا سیف الاسلام ﷺ (اسلام کی تلوار)۱۱۵؎
- سیدنا سیف اللہ ﷺ (اللہ کی تلوار)۱۱۶؎
- سیدنا شاف ﷺ (بیماری اور غم سے شفا دینے والے)۱۱۷؎
- سیدنا الشمس ﷺ (سورج)۱۱۸؎
- سیدنا الشہاب ﷺ (چمکتا ہوا ستارہ)۱۱۹؎
- سیدنا الشہیر ﷺ (معروف ومشہور)۱۲۰؎
- سیدنا الصادع ﷺ (صاف صاف حکم دینے والے)۱۲۱؎
- سیدنا صادق الوعدہ ﷺ (وعدے کے سچے)۱۲۲؎
- سیدنا الصافی ﷺ (عیوب سے پاک)۱۲۳؎

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا الصبور ﷺ (بڑے صبر والے)[۱۲۴]
- سیدنا صفی اللہ ﷺ (اللہ کے منتخب کردہ)[۱۲۵]
- سیدنا الضحاك ﷺ (ہنس مکھ)[۱۲۶]
- سیدنا طاب طاب ﷺ (خوش وخرم پاک)[۱۲۷]
- سیدنا طسٓمٓ ﷺ (طسٓمٓ)[۱۲۸]
- سیدنا طٰہٰ ﷺ (طٰہٰ)[۱۲۹]
- سیدنا عصمۃ اللہ ﷺ (اللہ کی طرف سے محفوظ)[۱۳۰]
- سیدنا عظیم الشان ﷺ (بڑی شان والے)[۱۳۱]
- سیدنا الفارق ﷺ (حق و باطل میں فرق کرنے والے)[۱۳۲]
- سیدنا فارقلیط ﷺ (نجات دھندہ)[۱۳۳]
- سیدنا الفار قلیط ﷺ (حق والے)[۱۳۴]
- سیدنا الفاضل ﷺ (فاضل)[۱۳۵]
- سیدنا الفصیح ﷺ (فصاحت والے)[۱۳۶]
- سیدنا القاضی ﷺ (انصاف کرنے والے)[۱۳۷]
- سیدنا القائد ﷺ (رہنما)[۱۳۸]
- سیدنا قدمایا ﷺ (سب سے اول)[۱۳۹]
- سیدنا القریشی ﷺ (قریش قبیلہ والے)[۱۴۰]
- سیدنا القمر ﷺ (چاند)[۱۴۱]
- سیدنا الکاتب ﷺ (لکھنے والے)[۱۴۲]
- سیدنا اکثیر الاسماء ﷺ (زیادہ ناموں والے)[۱۴۳]
- سیدنا کثیر الصلوۃ ﷺ (زیادہ نماز پڑھنے والے)[۱۴۴]
- سیدنا کثیر المعجزات ﷺ (زیادہ معجزوں والے)[۱۴۵]
- سیدنا کٓھٰیٰعٓصٓ ﷺ (کٓھٰیٰعٓصٓ)[۱۴۶]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا الیث ﷺ (بہادر شیر)۱۴۷
- سیدنا المثبت ﷺ (مومنوں کو ثابت قدم رکھنے والے)۱۴۸
- سیدنا المجتبی ﷺ (پسند فرمائے گئے)۱۴۹
- سیدنا المجید ﷺ (بزرگ ہستی)۱۵۰
- سیدنا مدینة العلم ﷺ (علم کا شہر)۱۵۱
- سیدنا المرتضی ﷺ (پسند فرمائے گئے)۱۵۲
- سیدنا مرحمة ﷺ (مہربان)۱۵۳
- سیدنا المصفاء ﷺ (پاک وصاف)۱۵۴
- سیدنا المضری ﷺ (قبیلۂ مضر سے تعلق رکھنے والے)۱۵۵
- سیدنا المطاع ﷺ (جن کی پیروی کی جائے)۱۵۶
- سیدنا المعظم ﷺ (تعظیم کے لائق)۱۵۷
- سیدنا المقدم ﷺ (پیشوا)۱۵۸
- سیدنا مکتوب ﷺ (سابقہ کتابوں میں ذکر کیے گئے)۱۵۹
- سیدنا المکی ﷺ (مکہ کے رہنے والے)۱۶۰
- سیدنا من الله ﷺ (اللہ کا احسان)۱۶۱
- سیدنا المنجی ﷺ (نجات دہندہ)۱۶۲
- سیدنا المنصف ﷺ (انصاف کرنے والے)۱۶۳
- سیدنا الموحد ﷺ (توحید بیان کرنے والے)۱۶۴
- سیدنا موذ موذ ﷺ (نجات دہندہ)۱۶۵
- سیدنا الموعظة ﷺ (سراپا نصیحت)۱۶۶
- سیدنا الوسیم ﷺ (حسین چہرے والے)۱۶۷
- سیدنا الوصی ﷺ (خلیفہ)۱۶۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات باب: ۷

۱ تاریخ ابن کثیر، ج:۴، ص:۳۰۰

۲ سبل الهدی، ج:۱ ص:۴۲۰، ص ۵۲۱

۳ الزرقانی شرح المواهب الدنیه، ج:۳، ص:۱۲۰

۴ رواه ابن عساکر، تاریخ ابن کثیر، ج:۶، ص:۱۷، ۳۱

۵ امام غزالی، احیاء العلوم، :۲، ص:۳۶۳

۶ فی کتاب اخلاق، المغنی عن حمل الاسفار، ج:۲، ص:۳۵۳

۷ المغنی عن حمل الاسفار للعراقی حاشیه احیاء العلوم، ج:۲، ص:۳۶۴

رواه ابن عساکر، تاریخ ابن کثیر، ج:۶، ص:۴۴

۸ زرقانی، شرح المواهب اللدنیه، ج:۳، ص:۱۲۰، رسول اللہ ﷺ کا یہ اسم گرامی انجیل میں ہے، جس کا معنی آخری نبی ہے۔ حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ وہ کعب احبار سے بیان کرتے ہیں کہ پہلا شخص جو بہشت کے کنڈے کو تھامے گا اور بہشت کا دروازہ اس کے لیے کھول دیا جائے گا وہ محمد ﷺ ہیں پھر انہوں نے تورات کی آیت پڑھی ”اخرایا قدما یا الاولون، والاخرون“ کہ وہ آخری نبی جو پہلے اور پچھلوں کے سردار ہیں۔

۹ تاریخ ابن کثیر ج:۶، ص:۲۹، مدارج النبوه، ج:۱، ص:۸

۱۰ سبل الهدی، ج:۱، ص:۵۲۶

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ العزالی' احیاء العلوم' ج:۲' ص:۳۶۲

۱۲۔ رواہ ابو نعیم' شرح المواھب اللدنیہ' ج:۳' ص:۱۲۰

۱۳۔ المغنی للعراقی' ج:۲' ص:۳۶۳ بحوالہ صوفی برکت علی' السماء النبی الکریم

۱۴۔ احیاء العلوم' ج:۲' ص:۳۸۰

۱۵۔ ابن کثیر' تاریخ' ج:۶' ص:۱۷

۱۶۔ نعیم الاصفھانی' دلائل نبوۃ' ج:۳' ص:۲۲۶

۱۷۔ رواہ طبرانی فی الاوسط:المغنی اللعراقی' ج:۲' ص:۳۵۴

۱۸۔ سنن الدار' ج:۱' ص:۳۳

ابن کثیر' تاریخ' ج:۶' ص:۵۹

۱۹۔ ابن کثیر' تاریخ' ج:۳' ص:۲۷۹

مجمع الزوایذ' ج:۲' ص:۱۲

۲۰۔ احیاء العلوم: ج:۲' ص:۳۵۵

۲۱۔ رواہ الدیلمی' منتخب کنزل العمال علی ھاشمی احمد' ج:۴' ص:۳۰۴' ۳۰۵

۲۲۔ سنن الدارمی' ج:۱' ص:۳۳' شمارہ ۵۹

ابن کثیر' تاریخ' ج:۶' ص:۱۷

۲۳۔ زرقانی شرح المواھب اللدنیہ ج:۳' ص:۱۲۱

۲۴۔ الغزالی' احیاء العلوم' ج:۲' ص:۳۵۴

۲۵۔ ابن سعد الطبقات الکبریٰ' ج:۱'ص:۱۱۳

۲۶۔ رواہ طبرانی منتخب کنزل العمال حاشیہ مسند الامام احمد بن حنبل' ج:۴' ص:۲۳۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۷۔ فتح الباری، ج:۸، ص:۶۵۰
تفسیر مظہری، ج:۹، ص:۳۰۳

۲۸۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن، ج:۳، ص:۲

۲۹۔ الغزالی، احیاء العلوم، ج:۲، ص:۳۵۳، ۳۵۴

۳۰۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن، ج:۲، ص:۱۰

۳۱۔ رواہ یعقوب بن سفیان ابن کثیر، ج:۶، ص:۱۸
صراح، ج:۱، ص:۳۵۹

۳۲۔ صوفی برکت علی، اسماء نبی الکریم، ج:۱، ص:۱۳۶

۳۳۔ ابوالحسن ضحاک، کتاب الشمائل، ابن الجوزی، اوجاء، بحوالہ صوفی برکت علی، اسماء النبی الکریم، ج:۱، ص:۱۳۷

۳۴۔ الروض الانف، ج:۲، ص:۲۶۷

۳۵۔ ابن کثیر، تاریخ، ج:۶، ص:۱۸

۳۶۔ قاضی عیاض، الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، ج:۱، ص:۱۵۰

۳۷۔ رواہ ابن عساکر، ابن کثیر، تاریخ، ج:۶، ص:۴۴

۳۸۔ ملا علی قاری، شرح الشفا، ج:۱، ص:۱۶۹

۳۹۔ نسیم الریاض، ج:۱، ص:۱۴۹

۴۰۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن، ج:۱، ص:۳۷۸، ج:۲، ص:۲

۴۱۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن، ج:۳، ص:۶
سبل الهدیٰ، ج:۱، ص:۵۳۲

۴۲۔ اصفہانی، دلائل الانبوۃ، ص:۱۳
سبل الهدیٰ، ج:۱، ص:۵۳۳

۴۳۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن، ج:۳، ص:۶

۴۴۔ صالحی، سبل الهدیٰ، ج:۱، ص:۵۳۴

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۴۵۔ مجمع البحار، ج:۳، ص:۲۸۲

صالحی، سبل الهدی، ج:۱، ص:۵۳۱

۴۶۔ صالحی، سبل الهدی، ج:۱، ص:۵۳۵

۴۷۔ ابن کثیر، تاریخ، ج:۵، ص:۲۸۱

۴۸۔ صالحی، سبل الهدی، ج:۱، ص:۵۳۸

۴۹۔ صالحی، سبل الهدی، ج:۱، ص:۵۳۸

نسیم الریاض، ج:۱، ص:۸۱

۵۰۔ الغزالی، احیاء العلوم، ج:۲، ص:۳۶۳

۵۱۔ صالحی، سبل الهدی، ج:۱، ص:۵۳۸

۵۲۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ج:۱، ص:۱۴۹

صالحی، سبل الهدی، ج:۱، ص:۵۳۹

۵۳۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ج:۲۱، ص:۱۲۵

قرطبی، الجامع الاحام القرآن، ج:۷، ص:۱۵۵

ابن کثیر، تفسیر القرن العظیم، ج:۳، ص:مۋ۴۶۹

مناوی، فیض القدیر، ج:۵، ص:۵۳

عجلونی، کشف الخفا، ج:۲، ص:۱۶۹

۵۴۔ تفسیر مظهری، ج:۸، ص:۱۶۵

۵۵۔ ابن کثیر، نهایة البدایه، ج:۲، ص:۱۸۳

۵۶۔ القریٰ لقاصد ام القری، ص:۶۰۰

۵۷۔ صالحی، سبل الهدی، ج:۱، ص:۵۴۰

الشوکانی، فتح القدیر، ج:۴، ص:۵۰۹

۵۸۔ (علماء کے نزدیک آپ ﷺ کا یہ اسم گرامی سابقہ آسمانی کتابوں اور خاص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طور پر انجیل میں ذکر کیا گیا ہے)
قاضی عیاض' الشفا' ج:ا' ص:۳۲۱
سیوطی الریاض الانیقه فی شرح السماء خیر الخلیقه' ص:۱۳۹
صالحی' سبل الهدی الرشاد' ج:ا' ص:۴۳۸
زرقانی' شرح المواهب اللدنیه' ج:۴' ص:۳۰۱' ۳۰۲
خفاجی' نسیم الریاض' ج:۳' ص:۳۷۹
قسطلانی' المواهب اللدنیه' ج:۲' ص:۵۳

۵۹ شوکانی' فتح القدیر' ج:۵' ص:۱۶۵
قسطلانی' الواهب اللدنیه' ج:۲' ص:۳۳
زرقانی' شرح المواهب اللدنیه' ج:۴' ص:۲۵۴
صالحی سبل الهدی والرشاد' ج:ا' ص:۴۳۸
بومیری' قصدیه برده شریف

۶۰ صالحی' سبل الهدی' ج:ا' ص:۵۴۱

۶۱ صالحی' سبل الهدی والرشاد' جا' ص:۵۴۱' ۵۴۲

۶۲ صالحی' سبل الهدی والرشاد' ج:ا' ص:۵۳۹' ۵۴۰
ابن کثیر' تاریخ' ج:۳' ص:۱۹۷
مدارج نبوۃ' ج:۲' ص:۸۹
ابوعبید اندلسی' معجم ما استعجم من اسماء البلاد والمواضع'
ج:۴' ص:۱۳۷۳
محب طبری' الریاض النضره فی مناقب العشره' ج:ا' ص:۴۸۰
بهیقی' دلائل نبوه' ج:۲' ص:۵۰۷
ابن کثیر' البدایه والنهایه' ج:۲' ص:۵۸۳' ج:۳' ص:۶۲۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن حجر عسقلانی' فتح الباری' ج:۷' ص:۲۶۱' ج:۸' ص:۱۲۹

۶۳ے صالحی' سبل الهدی' ج:۱' ص:۵۴۲

۶۴ے آپ ﷺ کا یہ اسم گرامی رومی زبان میں هے

السهیلی' سیرت ابن هشام مع الروض الانف ج:۱' ص:۲۶۴

صالحی' سبل الهدی' ج:۱' ص:۵۴۲

۶۵ے ابن کثیر' تاریخ' ج:۶' ص:۱۹

۶۶ے الزرقانی' شرح المواهب اللدنیه' ج:۳' ص:۱۲۵

صالحی' سبل الهدی' ج:۱' ص:۵۴۵ (علماء نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ اسم گرامی بھی رومی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔

۶۷ے الزرقانی' شرح الواهب اللدنیه' ج:۳' ص:۱۲۵

۶۸ے الزرقانی' شرح المواهب اللدنیه' ج:۳' ص:۱۲۵

صالحی' سبل الهدی' ج:۱' ص:۵۴۵

۶۹ے ابن سعد' الطبقات الکبری' ج:۲' ص:۳۲۹

۷۰ے ابن سعد' الطبقات الکبری' ج:۲' ص:۳۲۹

۷۱ے صالحی' سبل الهدی' ج:۱' ص:۵۷۴

۷۲ے علامہ غزنیؒ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کا یہ اسم انجیل میں موجود ہے۔

الزرقانی' شرح الواهب اللدنیه' ج:۳' ص:۱۲۷

صالحی' سبل الهدی' ج:۱' ص:۵۵۲ میں لکھتے ہیں کہ "حبنطی" اس کو کہتے ہیں جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرے۔

۷۳ے الدارمی' سنن' ج:۱' ص:۵

۷۴ے انصاری' عبدالله' خواجه کشف الاسرار' ج:۳' ص:۵۱۵

الشوکانی' فتح القدیر' ج:۲' ص:۲۹۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الزرقانی' شرح الواھب اللدنیہ' ج:۳' ص:۱۲۷

۷۵ے روایت ابن ابی حاتم تفسیر ابن کثیر ج:۴' ص:۳۲۹' ۳۳۰

۷۶ے ابن سعد' الطبقات الکبری' ج:۱' ص:۳۷۶

۷۷ے روایت الواقدی' تاریخ ابن کثیر' ج:۶' ص:۱۹

۷۸ے روایت الواقدی' تاریخ ابن کثیر' ج:۶' ص:۱۹

۷۹ے الزرقانی' شرح الواھب اللدنیہ' ج:۳' ص:۱۸۸ (آپ ﷺ کا یہ اسم گرامی بھی سابقہ کتب سماویہ میں پایا جاتا ہے)۔

۸۰ے ابن کثیر' تاریخ' ج:۶' ص:۳۷

۸۱ے ابن سعد' الطبقات الکبری' ج:۲' ص:۳۲۴

۸۲ے صالحی' سبل الھدی' ج:۱' ص:۳۲۴

۸۳ے ابن سعد' طبقات الکبری' ج:۲' ص:۳۲۲

۸۴ے ملا علی قاری' شرح الشفا' ج:۲' ص:۱۹۸' ۱۹۹

صالحی' سبل الھدی' ج:۱' ص:۲۶۹

۸۵ے ابن سعد الطبقات الکبری' ج:۷' ص:۳۳۰

۸۶ے الزرقانی' شرح الواھب اللدنیہ. ج:۳' ص:۱۲۹

۸۷ے ابن سعد' الطبقات الکبری' ج:۲' ص:۱۵۵' ۱۵۶

۸۸ے الزرقانی' شرح الواھب اللدنیہ'. ج:۳' ص:۱۲۹

۸۹ے الدر المنشور' ج:۶' ص:۱۳۳

۹۰ے الزرقانی' شرح المواھب اللدنیہ. ج:۳' ص:۱۲۹

۹۱ے الجوزی' کتاب الاذکیاء' ص:۱۳' ۱۴

۹۲ے ابن سعد' الطبقات الکبری' ج:۱' ص:۱۱۹

۹۳ے الزرقانی' شرح المواھب اللدنیہ' ج:۳' ص:۱۳۰ (الزرقانی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قول ہے کہ آپ ﷺ کا یہ اسم مبارک بھی پرانی کتابوں میں پایا جاتا ہے کیوں کہ آپ ﷺ نے حطیم کو کفار سے چھین کر حرم کو بتوں سے پاک کر دیا تھا)

۹۴ ابن کثیر' تفسیر القرآن العظیم' ج:١' ص:٣٤٧

۹۵ الدر المنثور' ج:٦' ص:٣٦٥

۹۶ رواه الواقدی ابن کثیر' تاریخ' ج:٦' ص:١٩

۹۷ قاضی عیاض' اشفاء ج:١' ص:٣١٦

الزرقانی' شرح المواهب اللدنیه' ج:٤' ص:١٩١

صالحی' سبل الهدی والرشاد' ج:١' ص:٤٦٥

خفاجی' نسیم الریاض ج:٣' ص:٢٥٦

۹۸ الحاکم' مستدرك' ج:٢' ص:٦١٥

ابن کثیر' تاریخ' ج:٢' ص:٢٨٦

۹۹ قاضی عیاض' اشفاء' ج:١' ص:٣١٦

خفاجی' نسیم الریاض' ج:٣' ص:٢٥٢

صالحی' سبل الهدی والرشاد' ج:١' ص:٤٦٥

الزرقانی' شرح الواهب اللدنیه' ج:٤' ص:١٩٢

سیوطی' الریاض الانیقه فی شرح اسماء خیر الخلیقه' ص:١٦٩

۱۰۰ امام رازی' تفسیر کبیر' ج:٣' ص:٣٨٢

۱۰۱ صالحی' سبل الهدی' ج:١' ص:٥٧٥

۱۰۲ ابن سعد' الطبقات الکبری' ج:٢' ص:٣١٩

۱۰۳ ابونعیم الاصفهانی' دلائل النبوه' ص ١٣٠

۱۰۴ صالحی' سبل الهدی' ج:١' ص:٥٧٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۵ (رسول اللہ ﷺ کا یہ اسم گرامی سریانی زبان میں ہے کتب سابقہ میں پایا جاتا ہے) الزرقانی' شرح المواھب اللدنیہ' ج:۴' ص:۱۳۴

۱۰۶ خفاجی' نسیم الریاض' ج:۲' ص:۶۵

۱۰۷ صالحی' سبل الھدی' ج:۱' ص:۵۸۲

۱۰۸ ابن کثیر' تاریخ' ج:۲' ص:۲۸۴

۱۰۹ غیاث اللغات' ص:۳۶۹

۱۱۰ دلائل النبوۃ' ج:۱' ص:۱۴

۱۱۱ صالحی' سبل الھدی' ج:۱' ص:۵۸۴

۱۱۲ الروض الانف شرح سیرۃ ابن ھشام ج:۲' ص:۱۶۰

۱۱۳ صالحی' سبل الھدی والرشاد' ج:۱' ص:۴۷۳

طبرانی' المعجم الکبیر' ج:۶' ص:۱۶۷

بھیقی' السنن الکبری' ج:۹ ص:۸۰

اصفھانی' دلائل النبوہ' ص:۱۲۵

طبری' تاریخ الامم والملوک' ج:۲' ص:۵۶

ابن ابی شیبہ' المصنف' ج:۵' ص:۴۷

حاکم المستدرک' ج:۳' ص:۲۹۵

ھشیمی' مجمع الزوائد' ج:۶' ص:۱۱۳

ابوحسین' معجم الصحابہ' ص:۳۶۱

مزی' تھذیب اکمال' ج:۳۵' ص:۴۲

عسقلانی' الاصابہ فی تمیز الصحابہ' ج:۴' ص:۲۰۸

ابن سعد' الطبقات الکبری' ج:۱' ص:۱۸۷' ۱۸۸

بھیقی' دلائل النبوہ' ج:۳' ص:۱۰۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۴۔ الداری، سنن، ج:۱، ص:۳۳

۱۱۵۔ صالحی، سبل الهدی، ج:۱، ص:۵۸۷، ۵۸۸

۱۱۶۔ ابن منظور، لسان العرب، ج:۴، ص:۴۳۱، ۴۳۲

۱۱۷۔ ابو انیس صوفی برکت علی، اسماء النبی والکریم، ج:۲، ص: ۸۷۹

۱۱۸۔ خفاجی، نسیم الریاض، ج:۲، ص:۸۵

۱۱۹۔ ابن سعد الطبقات الکبریٰ، ج:۲، ص:۳۲۶

۱۲۰۔ صالحی، سبل الهدی، ج:۱، ص:۵۹۴

۱۲۱۔ صالحی، سبل الهدی، ج:۱، ص:۴۸۲

الزرقانی، شرح المواھب اللدنیه، ج:۴، ص:۲۰۱

۱۲۲۔ ابن سعد البقات الکبری، ج:۲، ص:۳۶۵

ابن سعد الطبقات الکبریٰ، ج:۲، ص:۹۰، ۵۹۷

۱۲۳۔ (رسول اللہ ﷺ کا یہ اسم گرامی تورات میں موجود ہے) صالحی، سبل الهدی، ج:۱، ص:۵۹۸

۱۲۴۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج:۱، ص:۳۶

۱۲۵۔ الزرقانی، شرح المواھب اللدنیه، ج:۴، ص:۲۰۳

قاضی عیاض، الشفا، ج:۱، ص:۳۳۳

آجری، الشریعه، ص:۴۶۳

بھیقی، دلائل النبوه، ج:۱، ص:۱۶۰

۱۲۶۔ صالحی، سبل الهدی، ج:۱، ص:۶۰۶

۱۲۷۔ الروض الانف، ج:۱، ص:۲۴۰

۱۲۸۔ صالحی، سبل الهدی، ج:۱، ص:۶۱۱ (آپ ﷺ کا یہ اسم گرامی زبور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں پایا جاتا ہے)

۱۲۹ انجیل یوحنا' باب' ۴' آیت ۱۵' ۱۶ المطبع لندن' ۱۸۴۱' عیسوی

۱۳۰ انجیل یوحنا' باب' ۱۴' آیت ۲۵' ۲۶ مطبوعه لندن' ۱۸۴۱' عیسوی

۱۳۱ صالحی' سبل الهدی' ج:۱' ص:۶۱۱

۱۳۲ رواه طبرانی فی الکبری' صالحی' نسیم الریاض' ج:۱' ص: ۴۲۷

۱۳۳ الدارمی' سنن' ج:۲' ص:۱۹۵

۱۳۴ الدارمی' سنن' ج:۱' ص:۳۰

۱۳۵ آپ ﷺ کا یہ اسم گرامی تورات سے ماخوذ ہے' صالحی' سبل الھدیٰ' ج:۱' ص:۶۱۶

۱۳۶ صالحی' سبل الهدی' ج:۱' ص:۳۳۳

۱۳۷ صالحی' سبل الهدی' ج:۱' ص:۶۱۷

۱۳۸ فتح الباری' مصری' ج:۶' ص:۵۵۶' ۵۵۸

۱۳۹ الترمذی' الشمائل محمدیه' ص:۱۹' ۲۰

۱۴۰ قاضی عیاض' الشفاء' ج:۱' ص:۱۸۵' ۱۸۶' ۱۹۰' ۱۹۶' ۲۰۷

۱۴۱ فتح الباری' ج:۸' ص:۶۷۶

الروض الانف' ج:۴' ص:۱۵۳

۱۴۲ صالحی' سبل الهدی' ج:۱' ص۶۲۶

الدارمی' سنن' ج:۲' ص:۲۱۶

۱۴۳ الزرقانی' شرح الواهب اللدنیه' ج:۴' ص:۲۱۴

صالحی' سبل الهدی' ج:۱' ص:۶۱۱ (آپ ﷺ کا یہ اسم گرامی زبور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چقاضی عیاض، اشفا، ج:۱، ص:۳۲۰

سخاوی، القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب اشفیع، ص:۷۵

۱۴۴ ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، ج:۹، ص:۶۰

صالحی، سبل الھدیٰ، ج:۱، ص:۶۲۷

۱۴۵ رواہ طبرانی، مجمع الوائد، ج:۹، ص:۱۱۴

حاکم، المستدرک، ج:۳، ص:۱۲۷

۱۴۶ منذری، الترغیب والترھیب، ج:۳، ص:۵۰۹

بیھقی شعب الایمان، ج:۱، ص:۲۸۳

صالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، ج:۱، ص:۵۱۰

طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ج:۱۳، ص:۱۵۱، ۱۵۲

۱۴۷ صالحی، سبل الھدیٰ، ج:۱، ص:۶۳۲

۱۴۸ ابن سعید، الطبقات الکبریٰ، ج:۲، ص:۳۲۰

۱۴۹ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۲، ص:۲۱

صالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، ج:۱، ص:۵۱۶

۱۵۰ صالحی سبل الھدیٰ والرشاد، ج:۱، ص:۵۱۲

۱۵۱ مختصر شعب الایمان، ص:۱۳، ۱۴

۱۵۲ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج:۳، ص:۶

الخصائص الکبریٰ، ج:۱، ص:۱۶۴

۱۵۳ الدارمی، سنن، ج:۱، ص:۱۴

۱۵۴ الخصائص الکبریٰ، ج:۱، ص:۱۱

۱۵۵ ابوانیس محمد برکت علی، اسماء النبی الکریم، ج:۵، ص:
۱۹۰۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۵۶۔ ثناء اللہ پانی پتی' تفسیر مظہری' ج:۹ ص:۲۷۲

۱۵۷۔ الزرقانی' شرح الواھب اللدنیہ' ج:۴' ص:۱۶۴

۱۵۸۔ تفسیر فتح الباری' ج:۶' ص:۶۱۱

۱۵۹۔ آپ ﷺ کا یہ اسم گرامی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں موجود ہے۔
القول البدیع للحافظ سخاوی' ص:۵۸ بحوالہ ابو انیس محمد برکت علی' اسماء النبی الکریم ج:۵' ص:۱۹۵۰

۱۶۰۔ صالحی' سبل الھدی والرشاد' ج:۱' ص:۶۵

۱۶۱۔ الزرقانی' شرح الواھب اللدنیہ' ج:۳' ص:۱۴۸

۱۶۲۔ تاریخ الخمیس' ج:۱' ص:۱۴

۱۶۳۔ صالحی' سبل الھدی' ج:۱' ص:۶۵۲

۱۶۴۔ صالحی' سبل الھدی' ج:۱' ص:۶۵۳

۱۶۵۔ صالحی' سبل الھدی' ج:۱' ص:۶۵۷

۱۶۶۔ تاج العروس' ج:۱' ص:۹۳
الخصائص الکبری' ج:۱' ص:۱۵۶

۱۶۷۔ صالحی سبل الھدی' ج:۱' ص:۶۶۲

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب : ۸

اسمائے رسول ﷺ کی اہمیت وفضیلت کا انسانی سیرت وکردار پر اطلاق

(محبت اور اطاعت رسول ﷺ کے تناظر میں)

- قرآن حکیم میں غیر مشروط اطاعت رسول ﷺ کا حکم
- اطاعت رسول کی عقلی توجیہہ
- اسمائے رسول کا انسانی سیرت وکردار پر اطلاق
- سیرت وکردار پر اطلاق کے حوالے سے چند معروف اسمائے رسول
- سیدنا الابرار ﷺ
- سیدنا الاحسن ﷺ
- سیدنا احمد ﷺ
- سیدنا الاکمل ﷺ
- سیدنا الامر ﷺ
- سیدنا الامی ﷺ
- سیدنا الامین ﷺ
- سیدنا الاولیٰ ﷺ
- سیدنا البرھان ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ سیدنا البشر ﷺ

○ سیدنا البصیر ﷺ

○ سیدنا البلیغ ﷺ

○ سیدنا التالی ﷺ

○ سیدنا التّذکرۃ ﷺ

○ سیدنا جواد ﷺ

○ سیدنا حاشر ﷺ

○ سیدنا حامد ﷺ

○ سیدنا حریص علیکم ﷺ

○ سیدنا الحق ﷺ

○ سیدنا الحکیم ﷺ

○ سیدنا داع ﷺ

○ سیدنا ذاکر ﷺ

○ سیدنا رحمۃ اللعلمین ﷺ

○ سیدنا رحیم ﷺ

○ سیدنا رسول ﷺ

○ سیدنا رشید ﷺ

○ سیدنا رؤف ﷺ

○ سیدنا شاکر ﷺ

○ سیدنا شاهد ﷺ

○ سیدنا صابر ﷺ

○ سیدنا الصائم ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا طیب ﷺ
- سیدنا عابد ﷺ
- سیدنا عادل ﷺ
- سیدنا فاتح ﷺ
- سیدنا فقۃ ﷺ
- سیدنا قاسم ﷺ
- سیدنا قوی ﷺ
- سیدنا مجاھد ﷺ
- سیدنا محمد ﷺ
- سیدنا محمود ﷺ
- سیدنا مشہود ﷺ
- سیدنا مصدق ﷺ
- سیدنا معلم ﷺ
- سیدنا مقتصد ﷺ
- سیدنا مہد ﷺ
- سیدنا ناہ ﷺ
- سیدنا نبی ﷺ
- سیدنا نذیر ﷺ
- سیدنا ولی ﷺ
- سیدنا ھاد ﷺ
- سیدنا یتیم ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسمائے رسول ﷺ کی اہمیت و فضیلت کا انسانی سیرت و کردار پر اطلاق

(محبت اور اطاعت رسول ﷺ کے تناظر میں)

قرآن حکیم میں غیر مشروط اطاعت رسول کا حکم

○ قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر اللہ ربُّ العزت نے مخلوق کو اپنے رسول ﷺ کی غیر مشروط اطاعت کا حکم دیا ہے اور کئی مقامات پر یہ تنبیہ بھی فرمائی ہے کہ جس نے میرے رسول کی فرماں برداری یا اُن کی اطاعت سے انحراف کیا وہ اپنے رب کا باغی ہے اور اس کی پاداش میں وہ انعامات الٰہی سے محروم اور عذاب کا حق دار ہوسکتا ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (النساء:۵۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے ارباب اختیار کی اطاعت کرو پھر اگر تم آپس میں کسی بات پر نزاع کرنے لگو تو اسے (فیصلے کے لیے) اللہ اور رسول کے پاس لے جاؤ۔ اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔''

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (الانفال:۱)

''اور اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ﴾ (الانفال:۲۰)

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس سے روگردانی نہ کرو اور تم سن رہے ہو۔''

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا﴾ (الانفال:۴٦)

''اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ایسا کرو گے تو تم بزدل ہو جاؤ گے۔''

﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴾ (النور:۵۴)

''کہہ دیجیے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اگر منہ موڑو گے تو رسول پر اس چیز کا ادا کرنا ہے جو ان کے ذمہ ہے اور تم پر اس چیز کا ادا کرنا ہے جو تمہارے ذمے ہے اور اگر تم ان کے فرمان پر چلو گے تو سیدھا راستہ پا لو گے اور رسول خدا کے ذمے تو صاف صاف احکام پہنچا دینا ہے۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد:۳۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ ہونے دو۔''

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾

(المجادلہ:۱۳)

''اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔''

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴾ (التغابن:۱۲)

''اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم منہ پھیر لو گے تو ہمارے پیغمبر کے ذمّے تو صرف پیغام کا کھول کھول کر پہنچا دینا ہے۔''

○ ان آیات میں اللہ ربُّ العزت اور اس کے رسول کی پیروی کو ایک ساتھ بیان کیا گیا ہے لیکن ذیل میں درج وہ آیات ہیں جن میں اطاعت رسول کو مستقل بالذات دین کی اساس اور بنیاد قرار دیا گیا ہے۔

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء:۸۰)

''جس نے رسول کی اطاعت کی پس اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی۔''

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (النساء:۶۴)

''اور ہم نے جو بھی پیغمبر بھیجا ہے اس لیے بھیجا کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کی اطاعت کی جائے۔''

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ. وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (آل عمران:۳۱)

''کہہ دیجیے کہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ سے تو میری اطاعت کرو اللہ تم سے محبت رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا ہے۔"

○ اس کے بعد اطاعت پر انعام اور بغاوت پر آلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (آل عمران:۳۲)

"کہہ دیجیے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر نہ مانیں تو اللہ بھی ایسے کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔"

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (آل عمران:۱۳۲)

"اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحمت کی جا سکے۔"

مطلب یہ کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کا اتباع نہیں کرتے، ان کے نقشِ پا کو دنیا اور آخرت میں کامیابی کے راستے کا سنگ میل نہیں بناتے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اے رب ہمارے دل تیری محبت سے سرشار اور سینے تیرے نور سے معمور ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ ان کا تو اللہ کی محبت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اگر واقعی ان کو اللہ سے محبت ہے تو انہیں چاہیے وہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کریں۔ یہ نہ صرف اللہ سے محبت کی علامت ہے بلکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ خود ان سے محبت کرنے لگے گا۔ اللہ کی انسانوں سے محبت دراصل اطاعت رسول میں پختگی اور ثبات کا نتیجہ ہے۔ اگر کوئی شخص محبت الٰہی کا مدعی ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت نہیں کرتا تو وہ نادان ہے یا وہ اپنے دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے۔ ایک قلب سلیم کے لیے اس روشن دلیل اور واضح بُرھان کے بعد کسی دوسری دلیل کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن پھر بھی سورۃ النساء میں ارشاد ہے:

﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (النساء:۱۳)

"اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُسے باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور یہی بڑی کامیابی ہے۔''

یہ دنیا دارُالعمل ہے اور ہمارا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن تمام مخلوقات کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اوران کے اعمال نیک و بد کا محاسبہ ہوگا۔ اطاعت گزار اور پاکباز جنت کی ابدی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے جبکہ سرکشوں اور متکبّروں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اس جہاں میں ہمارا مقصود زیست، شوکت وسطوت، جاہ منصب اور عیش ونشاط کے حصول تک محدود نہیں۔ گو ہم اُن سے دست کش ہونا بھی کفران نعمت سمجھتے ہیں لیکن ہمارا عقاب اس عالم آب گل کے کبستانوں میں آشیانہ نہیں بناتا اس کا نشیمن تو فردوسِ اعلیٰ کی سب سے اونچی چوٹی ہے۔

ہماری حقیقی کامیابی یہی ہے کہ ہم قیامت کے روز بارگاہ الٰہی میں سرخرو ہوں اور اس کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے کہ خوداُس ذات باری تعالیٰ کی اوراس کے رسول سے محبت اور اطاعت کی جائے۔ اللہ رب العزت کے انعامات کے مستحق وہی ہیں جنھوں نے وفاداریٔ رسول کی اس شرط کو دل وجان سے قبول کیا ہے۔

کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ میں جلنے والوں اور عذاب خداوندی میں گرفتار بدنصیبوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس وقت ان کی آنکھیں کھلی ہوں گی اور وہ اس وقت کف افسوس ملتے ہوئے اشک ندامت بہاتے ہوئے نہایت حسرت سے ان الفاظ کے ساتھ اپنے جرم کا اعتراف کریں گے۔

﴿يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا﴾ (الاحزاب:٦٦)

''جس دن اُن کے منہ اُلٹ اُلٹ کر آگ میں جلائے جائیں گے کہتے ہوں گے کاش ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور رسول کی اطاعت کی ہوتی۔''

﴿يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا﴾ (النساء:۴۲)

''اس دن تمنا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی، کاش انہیں مٹی میں دبا کر زمین ہموار کر دی جائے اور کوئی بات اللہ سے چھپا نہ سکیں گے۔''

﴿قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ﴾ (التوبہ:۲۹)

''ان سے لڑو جو ایمان نہیں لائے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔''

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے نہایت کھلے طور پر بیان کیا ہے کہ قرآن کریم کی اطاعت اور سنت نبوی کی اطاعت مساوی طور پر فرض ہے اور جو سزا قرآن حکیم سے سرتابی کرنے والے کی ہے اسی سزا کا مستحق سنت نبوی کا منکر ہے۔

﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا﴾ (النساء:۶۱)

''اور جب اُن کو (جو ظاہر میں مسلمان ہونے کی مدعی ہیں) کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل فرمائی ہے اور اس رسول کی طرف تو تم نے دیکھا منافقوں کو وہ تم سے دور ہٹتے جاتے ہیں۔''

قرآن کی اصطلاح میں وہ بھی منافق ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کو ماننے سے انکار کرتا ہے یعنی کوئی مسلمان تو سنت سے انحراف کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ سنت سے انحراف تو صرف منافقین کا شیوہ ہے۔ کیونکہ اطاعت رسول رشد و ہدایت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلید ہے اس سے انسان روز محشر کی ندامت سے محفوظ ہو سکتا ہے۔ یہی بات جنت کی کلید ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتِ وسیع کا حق دار انہی لوگوں کو ٹھہرایا ہے جو اطاعت رسول میں کوشاں رہتے ہیں۔

﴿وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ﴾ (الاعراف: ۱۵۶، ۱۵۷)

اور میری رحمت شامل ہے ہر چیز کو۔ سو اس کو لکھ دوں گا اُن کے لیے جو متقی ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور جو ہماری باتوں پر یقین رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی اُمّی ہے۔

آیات بالا میں پورے عموم اور اہتمام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرماں برداری کا حکم دیا گیا ہے اور اس کا ذمہ لیا گیا ہے کہ وہ جو کچھ پڑھ کر سنائیں گے اس کے بعد جو اس کی مراد بیان کریں گے وہ سب کی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو گی۔ جو کلمہ زبان سے نکالیں گے وہ خواہشات نفس سے قطعاً پاک ہو گا۔ قرآن میں جو رائے دیں گے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو گی حتیٰ کہ اُن کے دل میں جو خطرات گذریں گے وہ بھی قدرت کی حفاظت کے نیچے رہیں گے اس کے بعد کیا یہ حق کسی کو ہو سکتا ہے کہ وہ رسول کے کلام میں اپنی جانب سے یہ تفریق پیدا کر دے کہ جو اس نے قرآن کہہ کر سنایا وہ تو واجبُ الاطاعت ہے لیکن جو اس نے اس کی مراد کہہ کر بتائی یا جو خود فرمایا وہ واجبُ الاطاعت نہیں ہے یا اس کو کوئی شرعی حیثیت بھی حاصل نہیں ہے حالانکہ رسول بذات خود ایک شرعی منصب ہے۔ وہ مبعوث ہی اس غرض سے کیے جاتے ہیں کہ دنیا کو ہدایت اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی راہ دکھائیں۔ اس لیے اس بارے میں وہ جو کہتے ہیں وہ سب ربّ العزت کی اجازت کی حیثیت سے کہتے ہیں۔ جو پہنچاتے ہیں وہ اللہ ہی کا کلام ہوتا ہے اگر قرآن پہنچانا رسالت میں داخل ہے تو اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراد بیان کرنا یا اس کی تفصیل بیان کرنا رسالت کا جزو کیسے نہیں ہو سکتا۔ قرآن حکیم کی کسی ایک آیت میں بھی یہ اشارہ نہیں ملتا کہ رسول کی یہ تمام صفات صرف قرآن کے ساتھ مخصوص ہیں اور جب یہی رسول دین کے معاملہ میں کچھ اور کہتا ہے تو تب اس کی حفاظت نہیں کی جاتی یا پھر اس میں خواہشات نفس کا دخل ہونے لگتا ہے اور یہاں اس کی کوئی تشریعی حیثیت نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن حکیم میں سے جو اطاعت رسول کے خصائص معلوم ہوتے ہیں ان کی جھلک اس طرح ہے۔

- اپنے ہر معاملہ کو رسول اللہ ﷺ کے سپرد کر دینا۔
- رسول اللہ ﷺ کے ہر فیصلہ کو حق سمجھنا اور اس فیصلہ پر ایسی خوشی سے راضی ہو جانا کہ اگر یہ اپنے دل کی مرضی کے خلاف ہو پھر بھی کوئی تنگی محسوس نہ ہونا۔
- رسول کے کسی فیصلے کے خلاف اپیل نہ ہونا۔
- رسول کے کسی فیصلہ پر رضا مندی شرط ایمان ہونا۔
- ان کا ہر فیصلہ ناطق ہونا۔
- ان کی ہدایت میں ہدایت منحصر ہونا۔
- ان کی اطاعت بعینہٖ اللہ کی اطاعت ہونا۔
- ان کی اتباع میں اللہ کی رضا اور گناہوں کی مغفرت کا یقین ہونا۔
- کسی خاص مشورہ کی مجلس میں ان سے استیذان لازم ہونا اور اس اجازت کا معیار کمالِ ایمان ہونا۔
- ان کی اطاعت کے لیے کسی دلیل کا محتاج نہ ہونا۔

اطاعت رسول ﷺ کی عقلی توجیہہ

نظام کائنات کے اس مشاہدے میں ہمیں سب سے زیادہ حیرت انگیز جو چیز نظر آتی ہے وہ انسان کا وجود ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ عالم مخلوقات میں اگر کوئی با اختیار ہستی ہے تو وہ انسان ہی ہے۔ کیونکہ اس کائنات کی بیشتر موجودات پر وہ اپنا حکم چلا سکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن کو اپنے تصرّف میں لا سکتا ہے اور اس میں تسخیر عناصر کی قوت و قدرت بھی موجود ہے مگر اس کے ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کائنات اور اس کے اجزا کی تخلیق اور ان کی ساخت و ہیئت اور اپنی فنا و بقا پر ذرا سا بھی اختیار اور اقتدار حاصل نہیں ہے۔ ظاہر ہے انسان خالقِ ارض و سما کی ایک مخلوق ہے۔ اس کو جو بھی اختیار و قدرت حاصل ہے وہ اس خالق حقیقی کی طرف سے حاصل ہے۔ اس وضاحت سے از خود یہ بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ خالق کائنات نے جس طرح کائنات کی دوسری بے اختیار موجودات کے لیے راہ عمل اور حدود متعین کر رکھی ہیں اس نے انسان کے لیے بھی ارادہ و اختیار اور ردّ و قبول کی خاطر ضرور بالضرور کوئی راہ عمل متعین کی ہوگی۔ خالق کی ضرور یہ رضا و منشاء ہوگی کہ انسان کو جو اختیار دیا گیا ہے وہ اس سے کام لے کر اپنی زندگی میں اُسی راہ کو اختیار کرے جو اس کے خالق نے اس کے لیے متعیّن کی ہے۔ اب انسان اپنی زندگی کے مسائل و معاملات میں اپنے رب کی مرضی و منشاء کو معلوم کرنا چاہے تو وہ کس طرح معلوم کر سکتا ہے؟ ایمان بالرسالت اور اطاعت رسول و نبوّت کے سلسلے میں یہ سوال بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

یہ سوال خود انسانی زندگی کی فلاح و نجات کے لیے بھی بہت اہم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر انسان کو اپنے رب کی پسند اور ناپسند کا علم نہ ہو اور ربّ العالمین کی منشاء و رضا کا حال معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ اس کے پاس موجود نہ ہو تو اندیشہ ہے کہ وہ اپنی زندگی پوری کائنات کی فطرت کے خلاف بسر کرنے لگے اور اس طرح اس کی حرکت و عمل اور کائناتی حرکت و عمل میں توافق و تطابق کی بجائے تضاد و تصادم برپا ہوتا رہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی بڑی کارگاہ کے وسیع تر مشینی نظام میں ہزاروں خود کار مشینیں ایک دوسرے کی حرکت رفتار کے بل پر چل رہی ہوں، لاکھوں پُرزے ایک دوسرے کی حرکت سے مربوط ہوں اور ان مشینوں میں مددگار بن رہے ہوں اور اگر ان میں سے ایک پُرزہ بھی غلط رخ پر حرکت کرنا شروع ہو جائے تو اس کارگاہ کے پورے مشینی نظام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں خلل پڑ جاتا ہے۔

انسان اس کارخانۂ عالم میں اللہ تعالیٰ کی نیابت بھی کرتا ہے اور کائنات کے وسیع مشینی نظام میں ایک حصے کا نظم ونسق اس کے سپرد ہے اب اگر اس کی خواہش اور آرزو وہ نہ ہو، جو خالق کائنات کی مقصود ومطلوب ہے اور وہ اس کارخانۂ عالم کے مقصد ومنتہا سے واقف ہی نہ ہو تو وہ اپنے اختیارات کا اندھا دھند استعمال کرے گا اور اس کی بے سروپا حرکات پوری کائنات کی فطری حرکت سے متصادم ہوں گی۔ اس سے خود اس کی زندگی کو اسی طرح کا نقصان پہنچے گا جس طرح کسی مشین میں غلط رخ پر چلنے والے کسی نازک سے پُرزے کو پہنچ سکتا ہے اس لیے خود انسان کے مفاد میں یہ بات ہے کہ اسے بتایا جائے کہ کائنات کی فطرت اور تقاضا کیا ہے؟ اس کارخانۂ عالم کا منتہا و مقصد کیا ہے؟ کارگاہ حیات کے اس وسیع تر نظام میں انسان کی اپنی حیثیت و مقام کیا ہے؟ اس کی ذمہ داریاں اور اس کے اختیارات کیا ہیں؟ اس کی حدود عمل اور فرائض کیا ہیں؟ اس کے حقوق اور مفادات کیا ہیں اور سب سے بڑھ کر کہ خالق کی مرضی ومنشاء کیا ہے اور اس کی پسند و ناپسند کیا ہے۔[۲]

اسمائے رسول کا انسانی سیرت وکردار پر اطلاق

اسمائے رسول کی ماہیت اور خاصیت پر غور کریں تو وہ انسان کو انسانی معیار کی مختلف کیفیتوں میں اللہ رب العزت کی رضا اور منشاء کے مختلف راستے ہیں جن سب کی منزل ایک ہے دنیاوی اور اُخروی کامیابی۔

جو اسمائے رسول قرآن حکیم سے ماخوذ ہیں اُن کا پیغام ہے کہ سوچا جائے خالق کائنات اُن کے معنوی اطلاق کی بنا پر انسان سے کیا مطالبہ کرتا ہے اور جو اسمائے رسول حدیث، سنت یا اقوال صحابہ سے ماخوذ ہیں اُن سے مراد ہے کہ کتابِ الٰہی کی شرح میں سنت نبوی انسان کو اس کی فلاح ونجات کے لیے کیا راستہ دکھاتی ہے۔

آج دنیا بھر کے مسلمانوں میں یہ محض رواج نہیں بلکہ شعوری اور فکری کوشش ہوتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اپنا ذاتی نام صفات رسول پر مبنی اسمائے رسول میں سے ہو یا کم سے کم نام کا کچھ نہ کچھ حصہ اسمائے رسول میں سے ضرور ہو۔ مسلمانوں کی اس سعی کا مقصد حصول برکت قرار دے لیں یا نسبت رسول، اسے حُبّ رسول کہہ لیں یا عشق رسول۔ لیکن بظاہر یہ حُبّ، عشق اور سعی برکت و نسبت بے مقصد، بے وفا اور بے معنی نظر آتی ہے۔ کیونکہ حُبّ رسول یا نسبت رسول کا تقاضا صرف آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی اپنے نام کا حصہ بنا لینا کافی نہیں ہے بلکہ اصل تقاضا و مطالبہ اطاعت اور فرماں برداری و وفاداری کا ہے۔

جس طرح اللہ ربّ العزت نے مخلوق کے درمیان معیار عزت وفضیلت کا فیصلہ کرتے ہوئے ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات:۱۳) ارشاد فرمایا ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی ذات اور صفات کے ساتھ محبت و اطاعت کا معیار بیان کرتے ہوئے ارشاد فرما دیا ہے۔

○ ((لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین۔)) [۳]

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُسے اس کے ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

صحیح بخاری میں ایک اور بہت عمدہ روایت ہے۔

○ ((عن عبدالله بن هشام رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنا مع النّبی صل الله علیه وسلم وهو آخذ بید عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه: فقال له عمر رضی الله عنه یا رسول الله لأنت أحب الیّ من کل شیٔ الأمن نفسی۔ فقال النبی صل الله علیه وسلم: لا، والّذی نفسی بیده! حتیٰ أکون أحب إلیك من نفسك۔ فقال له عمر: فانه الآن والله! لأنت أحب إلی من نفسی۔ فقال النبی صل الله علیه وسلم الآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا عمر)) ؎۴

عبداللہ بن ہشامؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے عمر بن خطابؓ کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ عمرؓ نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول یقیناً آپ مجھے میری جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ پیارے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے (اس وقت تک بات نہیں بنتی) جب تک کہ میں تجھے تیری جان سے بھی پیارا نہ ہو جاؤں۔ عمرؓ نے عرض کی۔ اللہ کی قسم! یقیناً اب آپ ﷺ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا، اے عمر اب بات بنی ہے۔

اپنی اطاعت اور اتباع کے ضمن میں رسول اللہ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا:

((عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہٖ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہٖ ولدہٖ۔)) ؎۵

''ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کو اس کے باپ اور اولاد سے پیارا نہ ہو جاؤں۔''

ایمان کا کمال یہ ہے کہ اطاعت رسول اور اتباع شریعت رسول میں وہ لطف و لذت محسوس ہونے لگے جو طبعی مرغوبات میں محسوس ہوتی ہے۔ یہ کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب نفس اپنی سرشت چھوڑ کر شریعت کے تابع ہو جائے۔ اسی کا نام نفس مطمئنہ ہے۔ حقیقت ہے کہ جب نفس میں یہ ذوق پیدا ہو جائے گا تو بلا کلفت، شریعت رسول پر اطاعت کے رنگ میں دائمی عمل میسر آ جائے گا۔ اور اس وقت وہ یقین حاصل ہو گا جو بڑی حد تک زوال کے خطرہ سے مامون ہو گا۔ صوفیاء کی اصطلاح میں اس کیفیت کا نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولایت کبریٰ ہے جبکہ شریعت میں اس کو ایمان کامل کہا جاتا ہے۔

غرض اگر کوئی تکمیل ایمان کے لیے اطاعت رسول کی منزل کا متلاشی ہے تو ان کے لیے اسماء رسول کے دریچے کھلے ہیں وہ ان میں سے جھانک کر اسوۂ رسول کے سدا بہار چمنسانوں میں سدا معطر رہ سکتا ہے۔

سیرت و کردار پر اطلاق کے حوالے سے چند معروف اسمائے رسول

سیّدنا الْاَبْرَارُ ﷺ

قرآن و حدیث میں ''الابرار'' کا لفظ یا ترکیب نیک لوگوں کے لیے استعمال کی گئی ہے۔ سورۂ آل عمران میں ارشاد ہے۔

﴿رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ﴾

(آل عمران: ۱۹۳)

یہ ایک دعا کے الفاظ ہیں جن میں اللہ ربّ العزت سے درخواست کی گئی ہے کہ جو قصور ہم سے ہوئے ان سے درگزر فرما۔ جو برائیاں ہم میں ہیں انہیں دور کر دے اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں میں کرنا۔ یہاں نیک لوگوں کے لیے ''ابرار'' کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ یہیں سے ہم نے آپ ﷺ کے لیے اسم گرامی ''سیدنا الابرار'' کا اخذ کیا ہے۔ کیونکہ بلاشبہ کائنات میں آپ ﷺ کی ذات گرامی کے علاوہ نیک کون ہو سکتا ہے۔

''الابرار'' نیک لوگوں کے لیے جمع کا صیغہ ہے اور اسے ہم واحد کی ترکیب میں دیکھیں تو ''اَلْاَبَرُّ'' اسم تفضیل کا صیغہ بن جاتا ہے۔ ''بَرّ'' ایسا اسم ہے جو ہر نیکی کو شامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی ذات مبارکہ میں تمام خصائل جمیلہ کے جمع ہونے کے سبب تمام لوگوں سے زیادہ نیک ثابت ہوتے ہیں۔[6] جس کا اظہار رسول اللہ ﷺ نے خود اپنی حدیث مبارکہ میں بھی کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بلغني أن اقواما يقولون كذا وكذا، والله! لأنا أبر واتقى لله منهم)) ؎

"مجھے خبر پہنچی ہے کہ لوگوں نے ایسی ایسی باتیں کی ہیں۔ اللہ کی قسم! میں سب سے زیادہ نیک اور اللہ کے بارے میں سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔"

امام شرف الدین بُوصیری نے "قصیدۂ بردہ شریف" میں کیا خوب کہا ہے۔

نبینا الآمر الناهی فلا احد

ابرّ فی قول "لا" منه ولا "نعم" ؎

"ہمارے پیارے نبی ﷺ (نیکی کا) کا حکم دینے والے اور برائی سے منع کرنے والے۔ پس کوئی بھی "نفی" یا "اثبات" میں آپ ﷺ سے زیادہ راست باز نہیں۔"

○ اس اسم پاک کا انسانی سیرت و کردار پر اطلاق کے حوالے سے مطالبہ ہے کہ اطاعت رسول کو اپناتے ہوئے اور حُبِ رسول رکھتے ہوئے بالخصوص اس اسم کے حامل اور بالعموم تمام مسلمین و مسلمات اپنے اندر نیکی کی روح کو پیدا کریں۔ جو کمالات اور نیکی کے محاسن رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس میں تھے ان کو اپنے قول و فعل کا حصہ بنانے کی سعی و جدوجہد کریں۔

قرآن کریم میں جہاں جہاں "ابرار" آیا ہے اس کے حوالے سے سیاق و سباق کے ساتھ ہم اس صفت کے معیارات پر غور کریں تو سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۱۹۳ میں اس صفت کو دعا کے طور پر تلقین سے قبل ارشاد ہے۔

﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ○ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ق رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ﴾ (آل عمران: ۱۹۰ تا ۱۹۳)

’’یعنی بلا شبہ آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے جانے میں اہل عقل کے لیے نشانیاں ہیں جن کی حالت یہ ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی ساخت پر غور و فکر کرتے رہتے ہیں (اور وہ بے اختیار پکار اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب یہ سب کچھ آپ نے بے کار تو پیدا نہیں کیا۔ تو پاک ہے اس سے کہ عبث کام کرے۔ پس اے رب ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ تُو نے جس کو دوزخ میں ڈالا اُسے درحقیقت بڑی ذلت و رسوائی میں ڈال دیا پھر ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہو گا۔ اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف بلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اپنے رب کو مانو۔ ہم نے اس کی دعوت قبول کر لی۔ پس اے ہمارے رب جو قصور ہم سے ہو گئے اُن سے درگزر فرما۔ جو برائیاں ہم میں ہیں انہیں دور کر دے اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کرنا۔‘‘

سورۂ آل عمران میں ہی تھوڑا سا آگے چل کر ارشاد ہے۔

﴿لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ قف ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ج وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ﴾ (آل عمران: ۱۹۶، ۱۹۸)

’’(اے نبی) دنیا کے ملکوں میں اللہ کے نافرمان لوگوں کی چلت پھرت آپ

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

کوکسی دھوکے میں نہ ڈال دے یہ محض چند روزہ زندگی کا تھوڑا سا لطف ہے پھر یہ سب جہنم میں جائیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔اس کے برعکس جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان باغوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کی طرف سے یہ سامان ضیافت ہے ان کے لیے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے نیک لوگوں کے لیے وہی سب سے بہتر ہے۔''

لفظ ''ابرار'' کے حوالے سے اگر ہم قرآن کریم کے مندرجہ بالا صرف انہی دو پیغامات پر غور کریں تو ''ابرار'' یعنی نیک لوگوں کی درج ذیل صفات سامنے آتی ہیں جن کو اسم رسول کی اہمیت اور فضیلت کے اعتبار یا حیثیت سے اپنانا انسانی سیرت و کردار کا تقاضا ہے۔

1. زمین اور آسمان کی تخلیق کو دلائل توحید کے طور پر نشانیاں اور سنگ میل سمجھنا۔
2. اختلاف لیل و نہار میں غور فکر کرنا اور ان کو بھی اللہ تعالیٰ کی توحید کی نشانیاں سمجھنا۔
3. اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹنے کی حالت میں اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔
4. آسمان و زمین کی ساخت پر غور و فکر کرنا۔
5. اللہ رب العزّت کی کسی بھی تخلیق کو عبث نہ سمجھنا بلکہ ہر تخلیق میں حکمتیں تلاش کرنا۔
6. جہنم کے عذاب سے بچنے کے لیے اللہ سے استدعا کرتے رہنا۔
7. اللہ رب العزت کے حضور اپنے گناہوں، غلطیوں، برائیوں اور کوتاہیوں کا اعتراف کرتے ہوئے درگذر کی درخواست کرتے رہنا۔
8. دنیا میں اللہ کے نافرمان لوگوں کے چلت پھرت اور ان کی ظاہری چمک دمک سے مرعوب نہ ہونا۔
9. اللہ رب العزت سے ہر وقت ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا الاحسن ﷺ

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (المؤمن: ۶۴)

اللہ ہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورت بنائی اور صورت بھی نہایت حسین بنائی اور تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے پس اللہ رب العالمین بہت ہی بابرکت ہے۔

﴿خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ﴾ (التغابن: ۳)

''اُسی (اللہ) نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا اور اس نے تمہاری صورت بنائی اور صورت بھی نہایت حسین بنائی اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

قرآن کریم کی مندرجہ بالا دونوں آیات میں رسول اللہ ﷺ کے ظاہری طور پر حسین ترین ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

قرآن حکیم مزید گواہی دیتا ہے

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ﴾ (التین: ۴)

''بے شک ہم نے انسان کو احسن تقویم پر تخلیق کیا ہے۔''

کلام الٰہی نے ایک اور اعلان کیا ہے

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱)

''بے شک رسول اللہ کی زندگی میں اسوۂ حسنہ (بہترین نمونہ) ہے۔''

قرآن مجید کے اس اعلان عام میں آپ ﷺ کی پوری زندگی کے احسن اور عمدہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کی گواہی ہے جبکہ مندرجہ بالا تمام ارشادات الٰہیہ کی روشنی میں یہ ثبوت ملتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی تخلیق، صورت، تقویم اور پوری زندگی کے اعتبار سے ''احسن'' یعنی نہایت حسین ہیں۔

اُردو زبان میں ''احسن'' کا تصور نہایت حسین اور خوبصورت کے مفہوم میں داخل ہے۔آپ ﷺ اپنے ظاہر و باطن یعنی صورت اور سیرت دونوں لحاظ سے ''احسن'' تھے۔ جس کا مفصل تذکرہ باب نمبر۳، کے ابتدائی صفحات میں کیا گیا ہے۔

نعیم صدیقی ''محسن انسانیت'' میں نہایت خوبصورت اور پر شکوہ انداز میں لکھتے ہیں

کسی بھی شخصیت کو سمجھنے میں اس کی وجاہت بہت بڑی مدد دیتی ہے۔آدمی کا سراپا، اس کے بدن کی ساخت، اس کے اعضا کا تناسب خاص، اس کے ذہنی، اخلاقی اور جذباتی مرتبے کا آئینہ دار ہوتا ہے۔خصوصاً چہرہ ایک ایسا قرطاس ہوتا ہے جس پر انسانی کردار اور کارناموں کی ساری داستان لکھی ہوتی ہے۔اس پر نظر ڈالتے ہی ہم کسی کے مقام کا تصور کر سکتے ہیں۔

ہم بعد کے لوگوں کی یہ کوتاہی قسمت ہے کہ دنیا کے سب سے بڑے انسان کا روئے زیبا ہمارے سامنے نہیں ہے اور نہ ہم عالم واقعہ میں اپنی آنکھوں سے ان کی زیارت کا شرف حاصل کر سکتے ہیں۔ہم حضور ﷺ کے حسن و جمال کی جو کچھ بھی جھلک پا سکتے ہیں وہ درحقیقت حضور اکرم ﷺ کے پیغام اور کارناموں کے آئینے میں پا سکتے ہیں۔

حضور ﷺ کے چہرۂ اقدس، قد و قامت، خدّ و خال، چال ڈھال اور وجاہت کا جو عکس صدیوں کے پردوں سے چھن کر ہم تک پہنچتا ہے وہ بہر حال ایک ایسے انسان کا تصور یاد دلاتا ہے جو ذہانت، شجاعت، صبر و استقامت، راستی و دیانت، عالی ظرفی، سخاوت، فرض شناسی، وقار و انکسار اور فصاحت و بلاغت جیسے اوصافِ حمیدہ کا جامع تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ کہنا چاہیے کہ حضور اکرم ﷺ کے جسمانی نقشے میں روح نبوت کا پرتو دیکھا جا سکتا تھا اور آپ ﷺ کی وجاہت خود آپ ﷺ کے مقدس مرتبہ کی دلیل تھی۔ 9

○ رسول اللہ ﷺ کے اس اسم گرامی ''الاحسن'' کا ہماری سیرت و کردار سے یہی مطالبہ ہے کہ ہم بھی اپنے خدّ وخال اور حسن وکمال کا معیار رسولِ احسن ﷺ کے خدّ وخال اور حسن وکمال کو بنائیں۔ یقیناً دنیا میں ہر شخص کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص اور منفرد شکل وصورت عطا کی ہے۔ لیکن اس کی زیبائش وآرائش تو ہر انسان خود کرتا ہے۔ لہٰذا اسی مقام پر رسول اللہ ﷺ کے اسم گرام ''احسن'' کا انسانی سیرت و کردار سے مطالبہ ہے کہ یہ زیبائش و آرائش صورت آپ کے حُسنِ صورت سے مشابہہ ہو اور وہ آپ ﷺ کے اُمتی ہونے کا نمونہ اور عکس ہو۔

یہاں ایک مرتبہ پھر ایک بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ آپ ﷺ صرف ظاہری وجاہت کے اعتبار سے ''احسن'' نہیں تھے بلکہ خلق اور کردار کے لحاظ سے بھی ''احسن'' تھے اور ان دونوں اعتبار سے آپ ﷺ کا اُسوۂ حسنہ انسانی سیرت و کردار سے اطاعت و وفاداری کا مطالبہ کرتا ہے۔

اس تائید میں قرآن حکیم بھی ایک مرتبہ پھر پیغام دیتا ہے۔

﴿إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾

(الکھف:۷)

''بے شک جو کچھ زمین پر ہے ہم نے اس کو زمین کے لیے آرائش بنایا تا کہ لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں کون ''احسن'' عمل کرنے والا ہے۔''

اس کے بعد ''اسوۂ حسنہ'' کو اپناتے ہوئے جو کوئی اپنی سیرت و کردار کو ''احسن'' بنائے گا اس کے لیے قرآن حکیم خوشخبری بھی بیان کرتا ہے۔

﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دَارُ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (النحل:۳۰)

''ان کے لیے جنہوں نے احسن کام کیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت تو ان کے لیے ہی ہے۔ یہی اچھا اور متقین کے لیے کیا خوب اچھا گھر ہے۔''

سیّدنا احمد ﷺ

سیّدنا ''احمد'' رسول اللہ ﷺ کا وہ اسم گرامی ہے جس کو خود خالق کائنات نے تجویز کیا اور سابقہ آسمانی کتابوں میں اس نام نامی اسم گرامی احمد کا تذکرہ بھی کیا۔ قرآن مجید گواہی دیتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو آپ ﷺ کی آمد کی خوش خبری دیتے ہوئے فرمایا تھا۔

﴿يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾ (الصف:٦)

''اے بنی اسرائیل یقیناً میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف۔ میں تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور خوش خبری سنانے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان اقدس سے خود بھی اپنے اس اسم گرامی کو بیان فرمایا ہے۔

- ((انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبه ونبی الرحمة)) [۱۰]

''محمد'' کے معنی ہیں جس کی زمین و آسمان میں بہت زیادہ تعریف کی گئی ہو یا تعریف کی جاتی ہو۔ جبکہ ''احمد'' کے معنی ہیں جو جملہ اہل الارض والسموات میں سب سے زیادہ اللہ کی تعریف کرنے والا ہو۔

''احمد'' ہمہ وقت حمد الٰہی میں مگن رہتا ہے جبکہ محمد وہ ہے جس کی باری تعالیٰ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمہ وقت حمد فرماتا رہتا ہے۔

یاد رہے رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت سے پہلے آسمانوں میں آپ ﷺ کا اسم گرامی احمد رکھا گیا جبکہ ولادت کے بعد زمین پر آپ کا اسم گرامی ''محمد'' پسند کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا زمین پر ہر کوئی رسول اللہ ﷺ سے محبت کرے اور ہمہ وقت تعریف و توصیف کے ذریعے آپ ﷺ کی شان محبوبیت کو اجاگر کرے اس لیے زمین پر آپ ﷺ کا نام محمد رکھا گیا جبکہ آسمان پر چاہا کہ کوئی آپ ﷺ سے بڑھ کر اللہ کی تعریف کرنے والا نہ ہو اس لیے باری تعالیٰ نے وہاں آپ ﷺ کا نام ''احمد'' رکھا۔

یقیناً آپ ﷺ سب سے بڑھ کر اللہ رب العزت کی حمد کرنے والے ہیں۔

قرآن مجید میں کئی مقامات پر ہے کہ زمین اور آسمانوں میں سے ہر چیز اللہ کی حمد اور تسبیح بیان کرتی ہے۔ اگر ہم مشاہدہ کریں تو محسوس ہوتا ہے درخت قیام کی حالت میں اللہ کی حمد اور تسبیح کر رہے ہیں چوپائے رکوع کی حالت میں اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ رینگنے والے یا پیٹ کے بل چلنے والے کیڑے مکوڑے سجدے کی حالت میں ہمہ تن اللہ کی حمد میں مصروف ہیں۔ پہاڑ تشہد کی حالت میں اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں۔ سورج اپنی گردش اور دوران میں اللہ کی تسبیح وحمد بیان کرنے کا منظر پیش کرتا ہے۔ زمین کیفیت سکوت اور جمود میں متوجہ الی اللہ کی عکاسی کر رہی ہے۔ غرض کائنات کی ہر چیز ذرے سے لے کر سورج تک' پتھر سے لے کر پانیوں تک کسی نہ کسی انداز میں اللہ کی حمد میں مصروف ہے مگر سیّدنا احمد ﷺ کی ذات گرامی کسی ایک کیفیت میں اللہ کی حمد کا منظر پیش نہیں کرتی بلکہ آپ ﷺ قیام میں ہوں یا رکوع میں سجدے میں ہوں یا تشہد میں' خلوت میں ہوں یا جلوت میں' گھر میں ہوں یا شعب ابی طالب میں' بیت اللہ میں دوران طواف ہوں یا طائف میں پتھروں کی بوچھاڑ میں' مسجد کے منبر پر ہوں یا صفہ کے چبوترے پر غرض ہر وقت' ہر مقام پر' ہر کیفیت میں اللہ کی حمد وثنا کے پیکر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے اس اسم گرامی کا یہی پیغام ہمارے لیے ہے کہ ہم جس حال میں بھی ہوں غم میں یا خوشی میں، چلنے کی حالت میں ہوں یا بیٹھنے کی، غرض زندگی کی کوئی بھی کیفیت ہو، ہمیں ہر حال میں اللہ رب العزت کی حمد اور تسبیح کرنا ہے۔ اس کا شکر ادا کرنا ہے۔ اور جس کے نام کے ساتھ احمد ہو اسے تو خاص طور پر اپنے نبی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اللہ کی حمد وثنا کا حق ادا کرنا ہے۔

سیّدنا اکمل ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی صفت اکملیت کو قرآن حکیم نے اس طرح بیان کیا ہے۔

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدہ:۳)

''آج کے دن میں نے آپ پر آپ کے دین کو مکمل کر دیا اور آپ پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا اور اسلام کو بحیثیت دین آپ کے لیے پسند کرنے پر راضی ہوا۔''

قرآن حکیم کے اس ارشاد کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر دین کی تکمیل کر دی گئی لہٰذا آپ ﷺ اپنی ذات وصفات کے اعتبار سے اکمل یعنی کامل ترین ہو گئے۔

قرآن حکیم کی اس آیت کے حوالے سے آپ ﷺ کی صفت اکملیت عقیدہ ختم نبوت کی بھی وکالت کرتی ہے۔ دوسرا امت مسلمہ کو ایک خوشخبری دیتی ہے کہ جس دین حقہ کے نزول کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام کی نبوت سے ہوا تھا وہ دین اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ آپکی رسالت پر مکمل کر دیا گیا۔ اس سے ہمیں اشارہ بھی ملا کہ آپ پر نازل ہونے والا دین کوئی نیا یا انوکھا دین نہیں تھا بلکہ یہ اسی دین کا تسلسل تھا جس کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا پھر وقت اور حالات کے تقاضوں کے مطابق ہر نبی کی نبوت اور رسول کی رسالت پر اسی دین حقہ کو تبدیلیوں کے ساتھ بھیجا جاتا رہا حتی کہ نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخرالزماں ﷺ پر اس کی تکمیل ہوگئی جس سے آپ سیّدنا ''اکمل'' ﷺ ہو گئے۔

○ سیرت و کردار پر اطلاق کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے اس اسم گرامی سیّدنا اکمل ﷺ کا تقاضا ہے کہ سب سے پہلے تو آپ ﷺ کی رسالت میں اس صفت اکملیت کا کامل فہم اور ادراک حاصل کیا جائے۔ بعض اوقات ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب دین مکمل ہو گیا تو اب کیا حالات و زمانہ کے تغیر کے اعتبار سے دین کی عملی تعبیر میں مشکل پیش نہیں آئے گی۔ اس سوال کا جواب نفی میں ہے۔ کیوں کہ دین اپنی نصوص اور اصولوں کے کے اعتبار سے مکمل ہو چکا ہے۔ اب اس میں اضافہ ہو سکتا ہے نہ کمی۔ لیکن عملی طور پر اطلاق کی صورت میں اجتہاد کے ذریعے حالات و زمانہ کے تغیر کی بنا پر لچک بہر حال موجود ہے۔

جس طرح ایک شخص کا اپنی پیدائش کے بعد جسمانی نشو نما کی وجہ سے قد بڑھتا ہے تو کپڑوں کا سائز بھی بڑھتا ہے مگر بیس اکیس سال کی عمر میں ایک وقت ایسا آتا ہے جب قد مکمل ہو جاتا ہے اس کے بعد انسان بے شک ۸۰ سال زندہ رہے' حالات و زمانہ کے تغیر کے اعتبار سے لباس کے ڈیزائن اور بناوٹ میں تبدیلی آ سکتی ہے سائز وہی رہے گا۔ دوسرے لفظوں میں دین کی تکمیل میں یہ اصول تو طے پا گیا کہ شرم و حیا کے تقاضے کے پیش نظر اپنی برہنگی کو چھپانے کے لیے لباس زیب تن کرنا ہے لیکن وقت اور حالات کے پیش نظر لباس میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ کوئی ایک ہی طرح کا لباس پہننا ضروری نہیں ہے۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ خطبۂ حجۃ الوداع کے موقع پر کائنات کا منظر نامہ اس نہج پر آچکا تھا کہ بنیادی اصول مکمل کر دیے جائیں اس کے بعد کائنات کی باقی عمر میں اصول وہی رہیں گے جو خطبۂ حجۃ الوداع کے موقع پر مکمل ہو گئے مگر ان کی عملی تعبیر میں حالات و زمانہ کے اعتبار سے تبدیلی اور لچک موجود رہے گی۔ اسی طرح دین کی تکمیل میں طے ہو گیا کہ نماز ہر عاقل بالغ پر ہر قیمت پر فرض ہوگی مگر اس حکم کی عملی صورت میں اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان بیمار ہے تو نماز بیٹھ کر بھی ادا ہو سکے گی۔ سفر میں ہے تو کسر بھی ہو جائے گی۔

○ انسانی سیرت و کردار پر اس اسم گرامی کا دوسرا مطالبہ یا اطلاق یہ ہے کہ پہلے تو اس دین کے اکمل ہونے پر مکمل ایمان لایا جائے پھر اس مکمل دین کو ہی اپنی زندگی کا مرکز و محور بنایا جائے۔ یعنی دین کے درخت کی کسی ایک شاخ سے نہیں بلکہ پورے درخت کی تمام شاخوں سے پھل کی مٹھاس حاصل کی جائے۔ دین اکمل کی مکمل تفہیم کے لیے رسول اکمل ﷺ کی ہر ادا اور قول و فعل کو اپنی اطاعت کا محور بنایا جائے۔

یہی اللہ رب العزت کی خواہش ہے۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً﴾ (البقرہ:۲۰۸)

''اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔''

''یعنی تمہارے ہاتھ پاؤں' آنکھ' کان' ناک' دل و دماغ سب کے فکری اور عملی خطوط' دائرہ اسلام یعنی اطاعت الٰہیہ کے اندر ہونے چاہئیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہاتھ پاؤں تو احکام اسلام بجا لا رہے ہوں مگر دل و دماغ اس پر مطمئن نہ ہوں' یا دل دماغ تو مطمئن ہوں مگر ہاتھ پاؤں کا عمل اس کے برعکس ہو۔''

سیّدنا الآمِرُ ﷺ

یہ اَمَرَ. یَاْمُرُ. اَمْرٌ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اور اس کا معنی ہے نیکی کا حکم فرمانے والے۔

قرآن حکیم کے جس ارشاد سے نبی کریم ﷺ کے اس اسم گرامی کا استنباط کیا گیا ہے وہ ہے۔

﴿يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ﴾ (الاعراف:۱۵۷)

''یعنی وہ نیکی کا حکم کرتے ہیں۔''

یہ صفت اگرچہ تمام انبیاء علیہم السلام کے لیے عام ہے کیوں کہ ہر نبی اور رسول کو اسی لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھیجا گیا کہ وہ لوگوں کو نیکی کے کام کی طرف ہدایت اور حکم کریں۔ لیکن قرآن حکیم میں اس طرح آپ ﷺ کی صفت کو بیان کرنا اس چیز کی خبر دیتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو دوسرے انبیاء سے کوئی خاص امتیاز اور خصوصیت حاصل ہے۔ یہ امتیاز کئی وجوہ سے ہو سکتا ہے۔ اول نیکی کا حکم دینے کے لیے آپ ﷺ کا خاص سلیقہ اور انداز۔ دوسرا یہ کہ ہر طبقہ کے لوگوں کو ان کے مناسب حال طریقے سے فہمائش کرنا جس سے کہ بات ان کے دل میں اتر جائے اور بوجھ محسوس نہ ہو۔۱۱

قرآن حکیم میں ایک اور مقام پر بحیثیت ''امر'' آپ ﷺ کو خطاب ہے۔

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ۝﴾

(الاعراف:۱۹۹)

''درگذر کا طریقہ اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلین کو نظر انداز کر دیا کرو۔''

مطلب یہ ہے کہ جو لوگ آپ ﷺ سے برائی اور ظلم سے پیش آئیں۔ آپ ﷺ ان کو معاف کر دیا کیجیے۔ مگر ساتھ ہی ان کو نیکی کا حکم بھی کر دیا کیجیے۔ گویا برائی کا بدلہ نیکی سے۔ ظلم کا بدلہ احسان سے دیں تو نتائج زیادہ موثر ہوں گے۔

○ رسول اللہ ﷺ نے بحیثیت ''آمر'' جس کسی کو بھی حکم دیا شواہد یہی ثابت کرتے ہیں کہ وہ نیکی کا حکم ہی دیا۔ لہٰذا آپ ﷺ کے اس اسم گرامی کا انسانی سیرت وکردار سے مطالبہ ہے کہ ہم بھی جب کسی کو کوئی حکم، تلقین یا ہدایت کریں تو وہ ظلم وگناہ پر نہیں بلکہ سراسر نیکی اور احسان پر ہی موقوف ہو۔

رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ''آمر'' ہونا اطاعت رسول کے ساتھ ساتھ امر الٰہی کا بھی متقاضی ہے جیسے قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (آل عمران:۱۱۰)

''(یعنی کہ اے میرے آخری رسول کی امت کے لوگو!) تم امتوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہترین امت ہو جو لوگوں کی اصلاح کے لیے ظہور میں آئی ہے۔تم نیکی کا حکم دینے والے برائی سے روکنے والے اور اللہ پر سچا ایمان رکھنے والے ہو۔"

اللہ رب العزت نے یہاں پر پورے مان کے ساتھ ہم سے یہ توقع رکھی ہے کہ نبی کریم سے والہانہ محبت کے ساتھ ساتھ ان کی نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کی ہر ادا کو اپنانا بھی ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔

سیّدنا اُمّی ﷺ

قرآن حکیم میں نبی کریم ﷺ کی دوسری کئی صفات کے ساتھ ایک صفت آپ ﷺ کا امی ہونا بیان کی گئی ہے۔

سورۂ جمعہ کی آیت نمبر ۲ میں ارشاد ہے۔

﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ﴾ (الجمعه: ۲)

"وہی ہے پاک ذات جس نے امیوں میں سے ایک رسول بھیجا۔"

عربی زبان چونکہ اپنی فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے دنیا کی تمام زبانوں میں فوقیت رکھتی ہے۔اس زبان میں ایک ہی معنی و مفہوم کے لیے ہزاروں الفاظ ہیں اور پھر ہر لفظ کے کئی کئی معنی ہیں۔

لہٰذا عربی زبان میں لفظ اُمّی کے بھی کئی معانی بیان کیے گئے ہیں۔مثلاً

اُمّی کا لفظ اُمّ سے مشتق ہے۔اُمّ عربی زبان میں ماں کو کہتے ہیں کیونکہ ساری اولاد اس کے بطن سے جنم لیتی ہے۔

عربی زبان میں اُم جڑ کو بھی کہتے ہیں۱۲ اور ماں کو اس لیے اُمّ کہتے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کے لیے بمثل جڑ ہوتی ہے۔

معنی کے لحاظ سے مکہ مکرمہ بھی اُمّ ہے۔۱۳ کیوں کہ قرآن مجید میں اس کو اُمّ القریٰ بیان کیا گیا ہے۔

لیکن جس معنی و مفہوم میں رسول اللہ ﷺ کو "اُمی" ارشاد فرمایا گیا ہے اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غالب معنی ہیں وہ شخص جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو۔ یا جس نے کہیں سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر ۴۸ میں ہے کہ

نزول قرآن سے پہلے نہ آپ کوئی کتاب پڑھنا جانتے تھے نہ اسے اپنے ہاتھ سے لکھ سکتے تھے اگر ایسا ہوتا تو اہل باطل ضرور شک کرتے۔

قرآن کریم نے عام قوم عرب کو بھی امیین کہا ہے کیوں کہ پورے عرب میں لکھنے پڑھنے کا رواج بہت کم تھا۔

بے شک امی ہونا کسی عام شخص کے لیے باعث افتخار نہیں ہے لیکن یہی صفت ہمارے رسول اللہ ﷺ کے لیے نہ صرف باعثِ افتخار بلکہ معجزہ بن جاتی ہے۔

جیسے سورۃ العنکبوت میں ہے کہ نزول قرآن سے قبل آپ ﷺ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ لیکن نزول قرآن کے بعد آپ علم وآگہی میں کل انسانیت اور زمانے بھر کے امام بن جاتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ اگر علمی ہنر کسی عالم یا تعلیم یافتہ شخص سے ظاہر ہوں تو وہ اسکی تعلیم کا نتیجہ ہوتے ہیں لیکن ایک اُمّی شخص سے بیش بہا علوم کا اظہار ہونا اور اس کا معلم انسانیت بن جانا یقیناً ایک کھلا معجزہ ہے۔

اگر ہم غور کریں تو آپ ﷺ کے اُمّی ہونے میں بہت ساری حکمتیں بھی ہیں۔

ایک یہ ہے کہ اگر آپ ﷺ نزول وحی سے پہلے اُمّی نہ ہوتے اور آپ ﷺ نے کسی شخص سے لکھنا پڑھنا سیکھا ہوتا تو یقیناً وہ شخص آپ ﷺ کا استاد ہوتا اور استاد کا رتبہ ومقام بہر حال شاگرد سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔ لیکن جب اللہ رب العزت نے اپنے نظام تکوین میں یہ طے کر دیا کہ ''بعداز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' تو پھر آپ سے زیادہ کسی اور کا درجہ اور رتبہ کیسے ممکن ہوسکتا تھا۔

دوسری حکمت قرآن نے خود بیان کی ہے کہ اگر آپ نزول قران سے پہلے لکھنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھنا جانتے ہوتے تو اہل باطل شک میں پڑ جاتے کہ جو قرآن آپ لوگوں کو سناتے ہیں شاید اس کے خالق آپ خود ہیں۔

آپ ﷺ کے اس اسم گرامی سیدنا اُمی ﷺ کا ایک ہی بنیادی تقاضا اور مطالبہ ہے کہ ہم اُمّی کا ترجمہ ان پڑھ نہ کیا کریں۔ کیونکہ ان پڑھ ہونا کوئی صفت مدح نہیں ہے یہ ترجمہ آپ ﷺ کی شان اور ادب کے خلاف ہے۔ میرے نزدیک اس کا ترجمہ اس انداز سے مناسب ہے: وہ شخص جس نے باقاعدہ کسی ادارے سے یا کسی شخص سے اکتسابِ علم نہ کیا ہو۔

سیّدُنا اَلاَمِیْن ﷺ

یہ رسول اللہ ﷺ کے ان دو صفاتی اسمائے گرامی میں سے ایک ہے جن سے آپ عرب کے معاشرے میں اعلان نبوت سے پہلے ہی مشہور ہو چکے تھے۔ یہ وہ دور تھا جب عرب جھوٹ، ظلم، بد دیانتی، بدعہدی غرض انسانی قدروں کی پامالی پر مبنی ہر برائی میں مبتلا تھے۔ اور اس جھوٹ اور بددیانتی کے زمانے میں نبی کریم ﷺ اپنوں اور غیروں کی زبانوں پر بحثیت صادق اور امین کے لقب سے عزت واحترام کی معراج پر تھے۔ اہل مکہ آپ ﷺ کی امانت و دیانت کے اس قدر معترف تھے کہ دشمنی کے سخت ترین ایام میں بھی وہ اپنی امانتیں آپ کے پاس ہی رکھتے تھے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے امین ہونے کی وجہ سے ہی لاکھوں کا سامان دے کر آپ ﷺ کو تجارت کی مہم پر روانہ کیا تھا۔

تعمیر کعبہ کے موقع پر تنازع تنصیب حجر اسود کے وقت آپ ﷺ کی صفت امینی کی وجہ سے ہی تمام قبائل نے آپ ﷺ کو اپنا ثالث تسلیم کیا تھا۔

آپ ﷺ کے امین ہونے کے بارے میں قرآن حکیم بھی گواہی دیتا ہے۔

﴿مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ﴾ (التکویر :۲۱)

"کہ واجب اطاعت ہیں اور امین ہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کا اپنی زبان مبارک سے ارشاد ہے
میں آسمان والوں کا امین ہوں۔ میرے پاس صبح شام آسمان کی خبریں آتی ہیں۔[۱۴]

لفظی معنی کے اعتبار سے امین اس کو کہتے ہیں جس پر بھروسہ کیا جا سکے۔ جس کے خلوص میں شک نہ ہو سکے۔ جو معاملات میں دھوکہ وفریب سے پاک ہو۔ جس کے پاس کسی کی کوئی چیز ہو تو وہ حفاظت کے ساتھ رکھے اور مطالبے پر اسی طرح لوٹا دے۔

رسول اللہ ﷺ کے اس اسم گرامی ''سیّدنا امین ﷺ'' کا' اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے اس پہلو کا ہماری سیرت وکردار سے تقاضا اور مطالبہ ہے کہ ہم میں سے کوئی جس طرح کی امانت کا امین ہو اسے ان امانتوں کا پاس کرنا ہے۔ کیوں کہ اس بارے میں اللہ رب العزت کا بھی ہمارے لیے قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا﴾ (النساء:۵۸)

قرآن حکیم کے پیغام ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا﴾ کی تفسیر لکھتے ہوئے معارف القرآن میں مولانا مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں یہاں لفظ ''الامنت'' بصیغہ جمع استعمال کیا ہے جس میں اشارہ ہے کہ امانت صرف یہی نہیں کہ کسی کا کوئی مال رکھا ہو تو صرف اسی کو امانت کہا جائے گا بلکہ امانت کی کچھ اور بھی قسمیں ہیں۔

ہمارے پاس اللہ کی دی ہوئی زندگی سب سے بڑی امانت ہے اور اس زندگی کی ہر ساعت حسن کارکردگی' بغیر کسی خیانت کے ساتھ بارگاہ الٰہی تک پہنچانا جس طرح خالقِ کائنات چاہتا ہے۔ امانت داری ہے۔

ہمارے پاس چھوٹے چھوٹے اختیارات سے لے کر بڑے بڑے اختیارات تک تمام عہدے اللہ کی امانت ہیں۔ ان اختیارات کے استعمال میں امانت داری یہ ہے کہ ان کا بے جا یا کسی پر ناجائز استعمال نہ ہو کہ کسی کو کوئی دکھ یا اذیت پہنچ جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غرض ہم پر تمام حقوق اللہ اور حقوق العباد جو من جانب اللہ واجب ہیں ان کی صحت کے ساتھ ادائیگی بھی امانت داری میں داخل ہے۔

سَیِّدُنا اَوْلٰی ﷺ

اَوْلٰی کے معنی ہیں سب سے زیادہ بڑھ کر۔ لائق تر۔ مقدم تر' قرآن حکیم میں حضرت محمد ﷺ کا یہ اسم گرامی اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ (الاحزاب:٦)

''یہ نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر مقدم تر ہیں۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں مومنوں کے ہر کام میں خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اخروی اولیٰ یعنی لائق تر ہوں۔''[۱۵]

مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ اپنی تفسیر معارف القرآن میں سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر٦ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نبی ﷺ مومنین کے ساتھ ان کے نفس سے بھی زیادہ لائق تر ہیں کیونکہ انسان کا نفس تو کبھی اس کو نفع پہنچاتا ہے کبھی نقصان۔ نفس اچھے کاموں کی طرف لے جائے تو نفع ہے۔ برے کاموں کی طرف لے جائے تو خود اپنے لیے مصیبت بن جاتا ہے۔ جبکہ نبی ﷺ کی ذات مبارک میں تو نفع ہی نفع ہے نقصان کا اندیشہ تک نہیں۔[۱٦]

مولانا مودودی مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اہل ایمان کا نبی کریم ﷺ سے جو تعلق ہے وہ تمام انسانی رشتوں اور تعلقات سے بالاتر ہے۔ نبی کریم ﷺ مسلمانوں کے لیے ان کے ماں باپ سے بھی بڑھ کر ہیں۔ عین ممکن ہے انسانی رشتے خواہ وہ کتنے ہی قریبی ہوں انسان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں گمراہ کر سکتے ہیں کسی غلطی کوتاہی پر مجبور کر سکتے ہیں مگر نبی کریم ﷺ تو مومنین کے حق میں وہی بات کرنے والے ہیں جن میں ان کی ابدی فلاح ہو۔[۱۷]

متعدد احادیث میں رسول اللہ ﷺ خود بھی ارشاد فرماتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"میں ہر مومن کے لیے دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ اولیٰ ہوں۔" ۱۸

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عزیز نہ ہو جاؤں۔ ۱۹

○ یہی اس اسم پاک کا ہماری سیرت و کردار سے مطالبہ اور تقاضا ہے کہ ہم اپنے تمام دنیاوی رشتوں میں، معاملات میں، محبتوں میں نبی کریم ﷺ کو سب سے بڑھ کر سمجھیں۔

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ سوائے میری جان کے، مجھے ہر شے سے زیادہ محبوب ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ پر کتاب نازل کی اب آپ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اب بات بنی ہے۔ ۲۰

جب آپ مومنین کے لیے دنیا جہان کے تمام رشتوں سے بڑھ کر ہیں تو آپ ﷺ اطاعت کے حق میں بھی سب سے بڑھ کر ہیں۔ آپ کا فیصلہ آخری فیصلہ ہے۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

﴿وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۝﴾ (الاحزاب:۳۶)

"کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول کسی امر میں کچھ فیصلہ کر دیں تو وہ اس میں اپنا بھی کچھ اختیار رکھیں جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔"

سیّدنا البرہان ﷺ

لغت کے اعتبار سے "برھان" دلیل کو کہتے ہیں۔ ایسی روشن اور واضح دلیل جو پورا یقین عطا کرے۔

رسول اللہ ﷺ "برھان" ہیں کیونکہ آپ ﷺ ایسی آیات اور معجزات کے حامل ہیں جو آپ کی صداقت' امانت' عدالت' نبوت' پر دلیل ہیں۔

قرآن حکیم میں ارشاد خداوندی ہے۔

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ (النساء: ۱۷۴)

"اے لوگو! یقیناً تمہارے رب کی طرف سے ایک دلیل آ چکی ہے۔"

حضرت سفیان بن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ نے قَدْ جَآءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ کی تفسیر میں بتایا ہے کہ یہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔[۲۱]

آپ ﷺ کا یہ اسم گرامی اس لیے رکھا گیا کہ آپ ﷺ کا اصل کام حق اور باطل کے درمیان "برھان" قائم کرنا تھا۔[۲۲]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کو "برھان" سے اس لیے تعبیر کیا گیا کہ آپ ﷺ کی ذات مبارک اور آپ ﷺ کے اخلاق کریمانہ' آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب اور آپ ﷺ کے معجزات' یہ سب چیزیں آپ ﷺ کی نبوت ورسالت پر کھلی برھان ہیں۔[۲۳]

شکم مادر میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا شام کے محلات کو روشن ہوتے ہوئے دیکھنا[۲۴]' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ اشفاء جنہوں نے آپ ﷺ کی پیدائش کے وقت دایہ کی خدمات سرانجام دیں ان کو پیدائش کے وقت ایک نور میں روم کے محلات کا نظر آنا[۲۵] ولادت باسعادت کے وقت ظاہر ہونے والی یہ براہین اس حقیقت کا واضح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثبوت ہیں کہ سیدہ آمنہ کے بطن سے پیدا ہونے والا بچہ کوئی عام بچہ نہیں بلکہ کسی غیر معمولی اہمیت وفضیلت کا حامل بچہ ہوگا۔

- آغوش حلیمہ میں شق صدر کا واقعہ پیش آنا۔ ۲۶ آپ کے غیر معمولی انسان ہونے کی برھان ہے۔
- عہد شباب میں عرب کے بد دیانت معاشرے میں صادق اور امین کا لقب پانا۔ آپ ﷺ کی بلندیٔ کردار کی برھان ہے۔ ۲۷
- اعلان نبوت سے قبل رات کو جو خواب دیکھنا صبح کو من وعن اس کی تعبیر ظاہر ہونا ۲۸ آپ ﷺ کے حق میں ظہور نبوت کی بُرھان ہے۔
- پہلی وحی کے موقع پر اقراء کا پیغام ۲۹ اس بات کی بُرھان ہے کہ آپ کے منصب نبوت کی بنیاد علم اور شعور پر ہے۔ اور اسی پہلی وحی کے موقع پر ورقہ بن نوفل کی زبان سے آپ ﷺ کو نبی بنائے جانے کی گواہی بشارت عیسیٰ کی سچائی کی برہان ہے۔
- معراج کے موقع پر انبیاء کی امامت کرانا۔ آپ ﷺ کے امام الانبیاء ہونے کی برھان ہے۔ ۳۰
- مکہ سے مدینہ ہجرت کرنا اس بات کی برھان ہے کہ ایک ہی جگہ پر رہتے ہوئے اگر مطلوبہ نتائج نہ آرہے ہوں تو جگہ تبدیل کرنا کامیابی کی برھان ہے۔
- میثاق مدینہ میں یہودیوں سے معاہدہ اس بات کی برھان ہے کہ اسلام اپنی سرشت میں ہی امن کا خواہاں ہے۔
- فتح مکہ کے موقع پر لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کا اعلان اس بات کی برھان ہے کہ آپ ﷺ ہرگز انتقام پسند نہیں ہیں۔ ۳۱
- حجۃ الوداع کے موقع پر اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا اس بات کی برھان ہے کہ آپ پر دین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تکمیل ہوگئی۔۳۲؎

آپ ﷺ کے اس اسم گرامی ''سیدنا برھان'' ﷺ کا انسانی سیرت وکردار پر اطلاق کے حوالے سے اگر ہم قرآن حکیم میں آپ ﷺ کی اطاعت ومحبت کی آیات اور زبان رسول سے نکلی ہوئی احادیث کا جائزہ لیں تو یہ نکات سامنے آتے ہیں۔

- اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت: انعامات الٰہی کی برھان ہے۔
- اطاعت رسول، اطاعت الٰہی کی برھان ہے۔
- کسی بھی اختلافی امر میں اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ آخری فیصلے کی ''برھان'' ہے۔
- اطاعت رسول سے روگردانی حبط اعمال کی برھان ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں سوچنے سمجھنے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

سیّدُنا اَلْبَشِیْرُ ﷺ

بشیر۔ بشارت سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے اور بشارت کے معنی ہیں امر خیر کی خبر دینا۔۳۳؎ اس طرح بشیر کے معنی ہوئے بشارت دینے والا یا خوش خبری دینے والا۔

قرآن حکیم کی متعدد آیات میں آپ کو بحیثیت ''بشیر'' بیان کیا گیا ہے۔ کسی مقام پر آپ کی یہ صفت اسم مبارکہ کے طور پر بیان کی گئی ہے اور کہیں معانی کے لباس میں آپ ﷺ کی زینت قرار دی گئی ہے۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا﴾ (البقرہ ۵:۱۱۹)

''بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بشیر (یعنی خوش خبری دینے والا) اور نذیر (یعنی ڈرانے والا) بنا کر بھیجا ہے۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ (البقرہ:۲۵)

''اور خوش خبری دے دیجیے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے۔ بے شک ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔

اس طرح لفظی اور معنوی انداز میں قرآن کریم نے مختلف حوالوں سے مختلف مقامات پر آپ کو ''بشیر'' قرار دیا ہے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ

- محمد رسول اللہ ﷺ مومنین وصالحین کو جنت کی بشارت دینے والے ہیں۔
- آپ ﷺ لوگوں کو اللہ رب العزت کی اطاعت وعبادت کے بدلے میں دنیا اور آخرت میں کامیابی کی خوش خبری دینے والے ہیں۔
- آپؐ لوگوں کو اللہ رب العزت کے فضل کثیر اور خیر کثیر کی خوش خبری دینے والے ہیں۔
- آپ ﷺ اطاعت گذاروں کو مغفرت اور اجر عظیم کی خوش خبری دینے والے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے بھی مختلف اوقات میں صحابہ کو خوش خبریاں سنائیں۔ مثلاً

- حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ابھی سلام کیا کہ حضرت عمر بن خطاب آگئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا عمر بن خطاب کو اندر آنے کی اجازت دے دو اور ساتھ ہی اسے جنت کی خوش خبری دے دو۔
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خاص میری امت کے حق میں وہ وسوسے جو صرف ان کے دلوں میں گذریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاف کر دیے ہیں جب تک کہ وہ اپنی زبان سے ان کو ادا نہ کریں یا عملی جامہ نہ پہنائیں۔

○ عشرہ مبشرہ صحابہ کو آپ ﷺ نے اپنی انگلی کا اشارہ کر کے انہیں زندگی میں جنت کی بشارت دی۔

اس اسم گرامی کے انسانی سیرت و کردار پر اطلاق کے حوالے سے ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ اس طرح ہیں کہ جس طرح آپ ﷺ اپنی ذات' کردار' قول اور فعل کے اعتبار سے امت کے لیے سراپائے بشارت تھے۔ اسی طرح ہم بھی رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی سیرت و کردار اور قول و فعل کے اعتبار سے دوسروں کے لیے پیکر بشارت اور خوش خبری ہوں۔ خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کے اس اسم گرامی کا ہم پر معنوی اطلاق اس وقت بہت ضروری ہے جب ہم کسی کو دین پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیں۔

آج جبکہ اغیار نے ہمارے دین کے بارے میں اس کے نظریاتی اور عملی خدوخال کو بہت مشکل بنا دیا ہے ہماری ذمہ داری اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے کہ ہم اس دین کے پیغام کو مشکل بنانے کی بجائے اسے آسانی اور خوش خبری کے ساتھ پیش کریں۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۶ میں ارشاد ہے:

''اللہ تمہارے لیے سہولت چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا۔''

رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ بھی ہے۔

''دین میں آسانی پیدا کرو مشکل نہ بناؤ لوگوں کو خوش خبری دو نفرت پیدا نہ کرو''

آنحضرت ﷺ نے صحابہ کے سامنے اسی اصول کو تبلیغ اور اشاعت دین' کی بنیاد بنایا اور کامیابی حاصل کی۔ دین کی جائز آسانی اور سہولت کو پیش نظر رکھنا اس کو سخت اور مشکل نہ بنانا ہی اس کے قبول عام کی راہ ہے۔

اسی لیے اسلامی احکام کی تعمیل و تکمیل کو استطاعت سے مشروط کیا گیا ہے مثلاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ وہ دے گا جو استطاعت رکھتا ہوگا۔ حج وہ کرے جو استطاعت رکھے۔ روزہ وہ رکھے جو تندرست ہو۔ بیمار نہ ہو اور مقیم ہو۔ مسافر یا بیمار کو روزہ مؤخر کرنے کی اجازت ہے۔

ایسا طرزِ عمل اپنی سیرت و کردار میں پیدا کرنا ہی آپ ﷺ کے اس اسم گرامی بشیر کا تقاضا ہے۔

سیدّنا اَلْبَصِیْرُ ﷺ

قرآن حکیم کی سورۂ بنی اسرائیل کے آغاز میں ارشاد ہے۔

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ﴾ (بنی اسرائیل:۱)

علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے ''اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ'' کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ضمیر حضور اکرم ﷺ کی طرف لوٹتی ہے۔ اور ان دونوں کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی قوت سمع اور بصارت جس سے نشانیوں کا ادراک ہوتا ہے کامل تھیں۔ سمیع اور بصیر پر الف لام آیا ہے اور مقام مدح ہے۔ اس سے خصوصیت پیدا ہوگئی ہے تو صاف معنی یہ ہوئے کہ آپ ﷺ بلا واسطہ اللہ کے کلام کو سننے والے اور اپنی نظر سے نور جمال کو دیکھنے والے تھے۔ ۳۴

قرآن حکیم کی اسی آیت میں ''لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا'' (یعنی دکھائیں ہم نے اسے اپنی کچھ نشانیاں) سے بھی آپ ﷺ کے ''بصیر'' ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ اسی طرح سورۂ فاطر میں بھی یہ دلیل حجت کے طور پر بیان ہے۔

﴿وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَ الْبَصِیْرُ ۝﴾ (فاطر:۱۹)

''اور اندھا اور صاحب بصارت کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔''

قرآن مجید کے ان حوالوں سے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ''البصیر''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی صاحب بصارت ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

بصیر کے لغوی مفہوم یعنی ''صاحب بصارت یا دیکھنے والا'' کے لحاظ سے دنیا میں بے شمار لوگ بصیر ہیں مگر رسول اللہ ﷺ محض بصیر نہیں بلکہ ''البصیر'' ہیں۔

انبیاء صرف صاحب بصارت نہیں ہوتے بلکہ صاحب بصیرت بھی ہوتے ہیں اور یہاں پر بحیثیت ''البصیر'' تذکرہ سرتاجِ انبیاء حضرت محمد ﷺ کا ہے۔

آپ ﷺ کی قوت بصارت کو خالق کائنات نے دنیا کے تمام انسانوں کی حس بصارت سے زیادہ معجزہ نما طور پر تیز اور دور بین رکھا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ نے اپنی بصارت اور بصیرت سے ظاہر و باطن کے ان حقائق کو بھی دیکھا جن کو دیکھنے کی عام انسانی آنکھ قدرت نہیں رکھتی۔

○ ((عن اسامه بن زيد قال اشرف النبى ﷺ على اطم من الاطام المدينة فقال هل ترون ما ارى انى ارىٰ الفتن تقع خلال بيوتكم مواقع القطر)) ۳۵

''یعنی اسامہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مدینہ کے بلند مقامات میں سے کسی مقام پر چڑھے اور فرمایا کیا تم بھی وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں تو یہ دیکھ رہاں ہوں کہ تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح برس رہے ہیں جیسے بارش۔''

یہ وہ فتنے تھے جو صحابہ کے درمیان آئندہ پیش آنے والے تھے۔ آپ ﷺ کی نظر دور بین سالوں پہلے انہیں دیکھ رہی تھی۔

○ ((عن عبدالله بن عباس فى قصة صلوة الكسوف قالو يا رسول الله رايناك تناولت شيئا فى مقامك هذا ثم رايناك تكعكعت فقال انى رايت الجنة فتناولت منها عنقودا ولو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخذته لاكلتم منه ما بقيت الدنيا ورايت النار فلم اركاليوم منظر اقط افظع ورايت اكثر اهلها النساء قالوا لم يا رسول الله قال بكفر هن قيل يكفرن بالله قال يكفرن العشير ويكفرن الاحسان واحسنت الى احدهن الدهر ثم رات منك شيئا قالت مارايت منك خيرا قط)) ۳۶ؑ

''یعنی صلوٰۃ کسوف کے قصہ میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ اس مقام پر آپ نے کسی چیز کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ پھر دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے (یہ کیابات تھی؟) فرمایا میں نے جنت دیکھی تو یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اس میں سے ایک خوشہ لے لوں۔ اگر لے لیتا تو جب تک دنیا قائم رہتی تم اس میں سے کھاتے رہتے۔ پھر دوزخ دیکھی تو ایسا خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا۔ جیسا آج دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ کیوں؟ فرمایا اپنی حق ناشناسی کی وجہ سے۔ پوچھا گیا کیا وہ خدا کی حق شناس نہیں ہوتیں؟ فرمایا نہیں وہ اپنے شوہر کا حق نہیں پہچانتیں اور احسان فراموش ہوتی ہیں۔ اگر ان کے ساتھ تم تمام عمر بھی احسان کرو گے پھر تمہاری جانب سے کوئی ادنیٰ کوتاہی دیکھ لیں تو یہی کہہ دیتی ہیں ہم نے تمہاری کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔''

اس حدیث سے اندازہ ہوا کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی رویت اور بصارت کس قدر تیز تھی کہ اس جہان میں بیٹھے بھی جنت اور دوزخ کے حالات واقعات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

- ((عن ابی ذر قال قال رسول الله ﷺ انی ارٰی مالا ترون واسمع مالا تسمعون اطت السماء وحق له ان تاط ما فيها

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موضع اربع اصابع الاوماملك واضع جبهته لله ساجدا والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا وما تلذذتم بالنساء على الفرش والخرجتم الى الصعدات تجارون الى الله لوددت انی كنت شجرة تعضد۔)) ۳۷۔

"حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ آوازیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چر چر کر رہا ہے۔ اور اس کو ایسا ہی کرنا چاہیے کیوں کہ اس میں کہیں چار انگشت برابر بھی جگہ خالی نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ اللہ کے سامنے سجدہ میں نہ پڑا ہو۔ اللہ کی قسم جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لیتے تو ہنستے بہت کم اور روتے بہت زیادہ۔ تم اپنے نرم بستروں پر عورتوں سے لطف اندوز نہ ہو سکتے اور یقیناً اللہ اللہ پکارتے ہوئے جنگلوں میں نکل جاتے۔ یہ کہہ کر ابوذرؓ فرماتے ہیں میری خواہش ہے کاش میں ایک درخت ہوتا جو کٹ کر نابود ہو جاتا۔"

اس حدیث میں صفت سمع بصر اور علم کے متعلق بتایا گیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام میں یہ تینوں صفات اتنی کامل ہوتی ہیں کہ عام انسان میں ان صفات کی کھپت ہی نہیں ہوتی۔ اگر ان کے مسموعات و مبصرات و معلومات کی دنیا کسی اور کے سامنے کھول دی جائے تو اس کا نظام زندگی ہی معطل ہو جائے۔ پھر نہ وہ آرام کی نیند لے سکتا ہے اور نہ بستیوں میں آباد رہ سکتا ہے۔ یہ انبیاء علیہم السلام کا ہی ظرف ہے کہ وہ قالب انسانی میں رہ کر ان تمام امور کا مشاہدہ کرتے ہیں جن کا نشاۃ ملکیہ مشاہدہ کرتی ہے۔ کمال یہ نہیں کہ انسان فرشتہ بن جائے۔ بلکہ کمال یہ ہے کہ انسان اصل میں انسان ہی رہے اور اپنی بہیمیت کو قالب روحانیہ میں اس طرح ڈھال دے کہ یہ مجموعہ ملکیت کے لیے قابل صد رشک بن جائے۔

سفر معراج کے دوران آپ ﷺ کی چشم بصارت نے وہ کچھ دیکھا جو عام شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عام حالات میں دیکھنے کی تاب بھی نہیں لاسکتا۔ سورۃ النجم میں ارشاد ہے۔

﴿لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی﴾ (النجم:۱۸)

''یعنی اس نے اپنے رب کی ان آیات کو دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ''کبری'' بزرگ ترین ہونے کی صفت سے موصوف ہیں۔

اس سے پچھلی آیت میں صراحت ہے۔

﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی﴾ (النجم:۱۷)

''یعنی آیات ربانی کا نظارہ کرتے ہوئے نہ آنکھ چندھائی نہ حد سے بڑھی۔''

اس میں رسول اللہ ﷺ کے شوقِ دید کا بھی بیان ہے اور مراعات حسن ادب کا بھی ذکر ہے۔ اس کے علاوہ نبی ﷺ کے ثبات ووقار اور تحمل واستعداد کا بھی تذکرہ ہے۔

موسیٰؑ کے حال میں فرمایا گیا:

﴿فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا﴾

(الاعراف:۱۴۳)

''یعنی جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تب پہاڑ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا اور موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔''

ادھر معاملہ یہ ہے کہ سیّدنا حضرت محمد ﷺ معراج کی رات خوب آنکھیں بھر کر ان انوار کو دیکھ رہے ہیں۔ مشتاق آنکھ نہ جھپکتی ہے نہ ادھر ادھر تاکتی ہے۔ قوت ربانی متوجہ نمائش ہے اور بصارت محمدیہ کمال قوتِ نظارہ کے ساتھ وقف دید۔

سیّدنا محمد ﷺ کی اس رعنائی بصارت کے حق میں ایک گواہی قرآن حکیم اور بھی دے رہا ہے۔

﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی﴾ (النجم:۱۱)

''کہ جو کچھ (رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں نے) دیکھا دل نے اسے جھٹلایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔‘‘

بسا اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ روشن آنکھیں ایک شے کو دیکھتی ہیں اور دل آنکھ کی دیکھی ہوئی حالت کو جھٹلاتا ہے۔ مثلاً ہم صبح کو دیکھتے ہیں کہ سورج ایک زریں طشت کی صورت میں مشرق سے نمودار ہوتا ہے۔ اس کا قد وقامت اس وقت اتنا چھوٹا نظر آتا ہے کہ ارض سے کروڑوں حصے کم ہو گیا لیکن دل کہہ دیتا ہے کہ ایسا سمجھنا آنکھ کی غلطی ہے۔ یہ تو زمین سے کروڑوں حصے بڑا ہے اور یقیناً بڑا ہے۔ ہم پانی کے اندر گری ہوئی چیزوں کو دیکھتے ہیں تو وہ ابھری ہوئی نظر آتی ہیں حالانکہ آنکھ کا اسے اس طرح دیکھنا غلط ہوتا ہے۔ ہم سورج کی روشنی کو دیکھ کر اسے صرف ایک صاف' سفید روشنی سمجھتے ہیں حالاں کہ دل بتلاتا ہے کہ اس روشنی میں سات رنگوں کا اجتماع ہے۔ جب دیدہ و دل میں ایسا اختلاف پایا جاتا ہے تب یہ سمجھنا کہ آنکھ حقیقت اصلیہ کو دیکھ رہی ہے غلط ہوتا ہے۔ لیکن حقائق کی اصلیت اور انکشاف کی حقیقت پر دل ودیدہ کا یقین وثوق اور اعتبار مجتمع ہو جائے تو کچھ شک نہیں کہ یہ نظارہ بصیرت افروز اور بصارت افروز ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہی مقصود ہے کہ نبی ﷺ کے نظارۂ پاک کو جملہ ظنون وشکوک سے برتر اور جملہ صداقتوں اور حقیقتوں پر حاوی یقین کرنا چاہیے۔ [۳۸]

یقیناً سیّدنا رسول اللہ ﷺ ’’البصیر‘‘ ہونے کے حوالے سے پوری کائنات میں مظہر البصارت اور قوی البصارت تھے۔ آپ ﷺ کی بصارت انبیاء کی بصارت تھی۔ جس کے پردوں میں قوت کبریائی کی دھاک ہوتی ہے۔ بلاشبہ ہمیں وہ معراج بصارت حاصل ہونا ناممکن ہے کیوں کہ ہم امتی ہیں اور عام انسان ومسلمان ہیں۔ لیکن چونکہ ہم پابند ہیں کہ نبی کے اسوہ کی پیروی کریں۔ ہماری نجات وکامیابی کا انحصار اپنے نبی کی اطاعت وپیروی پر منحصر ہے۔ اس لیے اس حیثیت میں ہمارے لیے لازمی ہے کہ نبی کی ہر صفت کی نقل واطاعت کو اپنا شعار بنائیں۔

رسول اللہ ﷺ کے اس اسم پاک کا سب سے بڑا بنیادی تقاضا ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العزت کی اس نعمت بصارت کی پوری قدر دانی کی جائے اور اس کا استعمال اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی کے مطابق کیا جائے۔ قرآن وسنت کی تعلیمات میں بدنگاہی کو ام الخبائث قرار دیا گیا ہے اور یہی رزیل اکثر گناہوں کی بنیاد ہے۔ دین اسلام نے اس سوراخ کو پہلے بند کیا ہے۔ عشق و محبت کی تعریف کرنے والوں کا بھی یہ کہنا ہے کہ ''محبت ایک نادیدہ شے ہے جو آنکھوں کے راستے دل میں اترتی ہے۔'' اسلام سے پہلے شعراء نے بھی اقرار کیا ہے کہ دل کے زخمی کرنے میں آنکھ کا بڑا قصور ہے۔ اسلام کے بعض شعراء نے بھی اس امر کی تصدیق کی ہے کہ نگاہوں سے دل چھلنی ہوتا ہے۔ نگاہ کی اس تاثیر کی بناء پر قرآن حکیم نے اعلان کیا۔

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ﴾ (النور: ۳۰)

''ایمان والوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں۔''

فتنہ کا سرچشمہ جہاں سے ابل سکتا تھا اور اخلاق اور سوسائٹی پر جہاں سے ضرب پڑ سکتی تھی دین اسلام نے ایسے تمام سوراخوں کو بند کرنا چاہا ہے۔

مندرجہ بالا قرآن حکیم کے پیغام میں الفاظ ہیں ''يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ'' میں غض' کے معنی کسی چیز کو کم کرنے یا گھٹانے اور پست کرنے کے ہیں۔ غض بصر کا ترجمہ عام طور پر نگاہ نیچی کرنا یا رکھنا کیا جاتا ہے۔

کتاب اللہ کے اس حکم کی جو تشریح سنت نے کی ہے اس کی تفصیل اس طرح ہے۔ آدمی کے لیے یہ بات حلال نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی یا محرم خواتین کے سوا کسی دوسری عورت کو نگاہ بھر کے دیکھے۔ ایک دفعہ اچانک نظر پڑ جائے تو معاف ہے۔ لیکن یہ معاف نہیں ہے کہ آدمی نے پہلی نظر میں جہاں کوئی کشش محسوس کی ہو وہاں دوبارہ نظر دوڑائے۔ نبی ﷺ نے اس طرح کی دیدہ بازی کو آنکھ کی بدکاری سے تعبیر کیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ آدمی اپنے تمام حواس سے زنا کرتا ہے۔ حرام دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے۔ فحش گوئی کرنا زبان کا زنا ہے۔ آواز سے لذت لینا' کانوں کا زنا ہے۔ ناجائز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھونا ہاتھوں کا زنا ہے اور ناجائز طرف چلنا پاؤں کا زنا ہے۔ بدکاری کی جب یہ تمام تمہیدیں پوری ہو چکتی ہیں تو شرم گاہیں اس کی تکمیل کر دیتی ہیں۔ ۳۹ؔ

مردوں کے ساتھ ساتھ اس طرح عورتوں کے لیے قرآن حکیم میں حکم ہے۔

﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾ (النور:۳۱)

''اور اہل ایمان عورتوں سے کہہ دیجیے کہ ان کے لیے بھی غض بصر کے احکام وہی ہیں جو مردوں کے لیے ہیں۔''

یعنی انہیں بھی غیر مردوں کو نہیں دیکھنا چاہیے۔ نگاہ پڑ جائے تو ہٹا لینی چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ حضرت ام سلمہؓ اور حضرت میمونہؓ نبی ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں اتنے میں حضرت عبداللہ ابن ام مکتومؓ (جو کہ نابینا صحابی تھے) آ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے دونوں بیویوں سے فرمایا ''احتجابا منه'' یعنی ان سے پردہ کرو۔ بیویوں نے عرض کیا۔ یا رسول الله الیس اعمی لا یبصرنا ولا یعرفنا۔ یعنی یا رسول اللہ کیا یہ اندھے نہیں ہیں وہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں نہ پہچان سکتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔ افعمیا وان انتما' الستما تبصرانه'' یعنی کیا تم دونوں بھی اندھی ہو؟ کیا تم انہیں نہیں دیکھتیں؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا تصریح کرتی ہیں کہ یہ واقعہ اس زمانے کا جب پردے کا حکم آ چکا تھا۔ ۴۰ؔ

معلوم ہوتا ہے کہ آنکھوں کا فتنہ نہ صرف مہلک بلکہ دنیا کے بہت سارے فتنوں اور آفتوں کا بنیادی سبب ہے۔ غض بصر کا فائدہ یہ ہے کہ قلب میں پاکیزگی پیدا ہوگی اور عبادت میں خشوع وخضوع پیدا ہوگا اور اگر اسی ہدایت پر عمل نہ ہوا تو آنکھوں کے ذریعے کسی نہ کسی فتنے میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ جس کا نقصان یہ ہوگا کہ سکون قلب جاتا رہے گا۔ اور دل وسوسوں کی آماجگاہ بن جائے گا۔

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم چھ چیزوں کی کفالت کرو میں تمہارے لیے جنت میں کفیل بنتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1. جب کسی سے بات کرو تو جھوٹ نہ بولو۔
2. جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرو۔
3. اپنی نگاہوں کی پست رکھو۔
4. اپنے ہاتھوں کو زیادتی سے روکو۔
5. اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو۔[۱۴۱]

ابن کثیر نے رسول اللہ ﷺ کی ایک اور حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اکثر آنکھیں رو رہی ہوں گی۔ مگر چند آنکھیں خوش وخرم ہوں گی۔ ان میں سے ایک وہ آنکھ جس کو محارم اللہ سے محفوظ رکھا گیا ہے۔ دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں جاگنے کی صعوبت برداشت کی ہوگی اور تیسری وہ آنکھ جس نے خشیت الٰہی میں آنسو بہایا ہوگا۔

اسم ''البصیر'' کا ایک تقاضا قرآن حکیم نے اس زاویے سے بھی بیان کیا ہے۔

﴿يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ﴾

(النور: ۴۴)

''اللہ ہی دن اور رات کو بدلتا ہے اور اہل بصارت کے لیے اس میں بڑی عبرت یعنی رات اور دن کو بدلتے ہوئے دیکھ کر اللہ رب العزت کی بڑائی اور کبریائی کا اعتراف کر کے اپنے اندر خشیت پیدا کرنی چاہیے اور اپنے اعمال سے ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ ذات اتنے بڑے نظام کائنات کو چلا سکتی ہے اور ان مظاہرات فطرت کو چلانے میں ذرہ برابر بھی تقدیم و تاخیر نہیں کرتی تو وہ ذات ہمارے اعمال کا محاسبہ کرنے میں بھی تاخیر نہیں کر سکتی۔

اس حقیقت کو قرآن حکیم نے اس انداز سے بھی بیان کیا ہے۔

﴿قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ۝﴾ (آل عمران: ۱۳۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یعنی تم لوگوں سے پہلے بھی بہت سے واقعات گزر چکے ہیں تو تم زمین میں سیر کر کے دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ہے۔''

﴿قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ﴾ (الروم:۴۲)

''کہہ دو کہ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جو لوگ (تم سے) پہلے ہوئے ہیں ان کا کیا انجام ہوا۔ ان میں زیادہ تر مشرک ہی تھے۔''

سیدنا البلیغ ﷺ

قرآن حکیم رسول اللہ ﷺ کے بلیغ ہونے کے بارے میں گواہی پیش کرتا ہے کہ:

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ عِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا ۢبَلِيْغًا﴾ (النساء:۶۳)

''یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جانتا ہے کہ جو کچھ ان کے دلوں میں ہے سو ان سے اعراض کیجیے اور انہیں سمجھائیے اور ان سے ایسی بات کیجیے جو ان کے دلوں میں اتر جائے۔''

اس آیت کے شان نزول میں منافقین کا تذکرہ ہے اور اللہ رب العزت یہاں اپنے رسول اللہ ﷺ کو تسلی و تشفی کے انداز میں منافقین (جن کے ظاہر اور باطن میں تضاد ہوتا ہے۔) کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں ہدایات جاری کر رہے ہیں کہ منافقین کے متعلق زیادہ فکر مندی سے کام نہ لیا کریں۔ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔ پس آپ ان سے اعراض کیجیے اور ان کے ساتھ اپنی صفت بلاغت کے ساتھ اس طرح بات کیجیے جو کہ ان کے دلوں میں اتر جائے۔ یہ پیغام الٰہی اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ ﷺ بلاغت کی صفت سے متصف تھے تبھی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو قول بلیغ سے بات کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشہور امام الادب عربی الاصمعی کا قول ہے

((البليغ من طبق المفصل واغناك عن المفسر)) ۴۲

''یعنی فصیح و بلیغ وہ شخص ہوتا ہے جو بات کو کھول کر پیش کرے اور وہ کسی تفسیر یا وضاحت سے بے نیاز کر دے۔''

اس طرح اہل فارس کے نزدیک بلاغت فصل اور وصل کے مواقع سے آ گاہی کا نام ہے۔ یونانیوں کے نزدیک بلاغت اس چیز کا نام ہے کہ بیان کی تقسیم درست ہو اور بات جچی تلی ہو۔ رومیوں کے مطابق بلیغ وہ ہے جسے فی البدیہہ بولنا پڑے تو اسے حسن اختصار سے کام لینا آتا ہو اور بات کو طول دینے کا موقع ہو تو اسے ذہنی زرخیزی میسر ہو۔ قدیم اہل ہند کی رائے ہے کہ بلیغ وہ ہے جس کا استدلال واضح ہو' اسے موقع شناسی کا ملکہ حاصل ہو اور حسن اشارہ سے کام لینا آتا ہو۔'' ۴۳

گویا جس بات کا سرچشمہ دل کی گہرائی ہو' دماغ سے خوبصورتی کے ساتھ ڈھل کر نکلے' زبان سے سنور کر ادا ہو اور کانوں میں شیرینی اور رس گھولتے ہوئے دلوں میں اتر جائے وہی بات بلیغ ہے۔ ۴۴

جس شخص میں یہ خوبیاں ہوں وہ شخص بلیغ ہے اور ہمارا دعویٰ ہے کائنات میں سب سے زیادہ ان خوبیوں کی حامل ذات اقدس حضرت محمد ﷺ کی ذات ہے۔

- آپ ﷺ کی گفتگو میں کوئی الجھاؤ' ابہام یا بے اعتدالی نہیں ہوتی تھی۔
- بلکہ یہ گفتگو نہایت واضح' الگ الگ نکھرے ہوئے الفاظ میں عام فہم ہوا کرتی تھی۔
- اس گفتگو کا ذہن نشین کرنا' بلکہ دل میں اتارنا نہایت آسان ہوتا تھا۔ اور نبی کی شان بھی یہی ہے کہ اس کی بات ذہن نشین ہو کر دل میں اتر جائے تاکہ اثرات ونتائج کا مظاہرہ ہو۔
- آپ ﷺ ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے تھے تاکہ آپ ﷺ کی گفتگو سب کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ہو اور ہر خاص و عام اس سے مستفیض ہو سکے۔ ۴۵؎

جس طرح رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے ہر پہلو کی عظمت و رعنائی کے بارے میں اعتراف اقرار کی شہادتیں آپ ﷺ کے زمانہ مبارک سے ہی محفوظ چلی آئی ہیں اس طرح آپ ﷺ کی بلاغت کے بارے میں بھی زمانہ نبوی سے ہی دو بہت بلیغ شہادتیں ملتی ہیں۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ قریش کے ہاں مسلمہ و مشہور ''وصاف الحلیۃ النبی'' تھے وہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ اکثر و بیشتر غور و فکر میں محو رہتے تھے۔ آپ ﷺ آرام و راحت سے کم ہی آشنا تھے۔ بلا ضرورت کبھی نہیں بولتے تھے' زیادہ تر خاموش رہتے تھے۔ آپ ﷺ کے کلام کے الفاظ جامع و مختصر ہوتے تھے۔ جب بولتے واضح انداز میں کسی کمی یا فالتو الفاظ کے بغیر بولتے۔ نرم مزاج و خوش اخلاق تھے۔ آپ ﷺ نہ تو تند خو درشت طبع اور نہ عاجز و کمزور' ہمیشہ پورے ہاتھ سے اشارہ کرتے۔ تعجب ہوتا تو اپنا ہاتھ الٹ دیتے۔ بات کرتے تو اپنے ہاتھوں کو قریب کر کے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مار دیتے۔ خفگی یا ناپسندیدگی کے اظہار کے طور پر منہ موڑ لیتے' خوشی میں نگاہیں جھکا لیتے۔ آپ ﷺ کی پوری ہنسی صرف مسکراہٹ ہی ہوتی تھی۔ جب مسکراتے تو موتیوں جیسے دانت یوں چمکتے دکھائی دیتے جیسے بادلوں میں سے ٹھنڈے ٹھنڈے چمکتے ہوئے اولے دکھائی دیتے ہوں۔ ۴۶؎

محسوس ہوتا ہے حضرت ہند بن ابی ہالہؓ نے اپنے اس بیان میں نہ صرف بلاغت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی صفت بلاغت کو جامع انداز میں پیش کیا ہے بلکہ بلاغت کے لیے جن محاسن کا تقاضا ہوتا ہے' بلیغ انداز میں ان کی بھی نشاندہی کی ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس میں بھرپور پائے جاتے تھے۔

سفر ہجرت کے دوران عرب کی ایک خانہ بدوش صحرائی خاتون حضرت ام معبدؓ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب میزبانی رسول کا شرف حاصل ہوا تو وہ جلیل القدر مہمان کا سراپا بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ کے طرز تکلم کے متعلق فرماتی تھیں۔

○ ((حدو المنطق فصل لا نزر ولا هذر كان منطقه خرزات نظمن، وكان جهر الصوت حسن النغمه)) ۴۷

''یعنی آپ ﷺ شیریں گفتار تھے۔ بات نہایت واضح ہوتی تھی۔ وہ نہ قلیل الکلام تھے نہ فضول الکلام' آپ ﷺ کا کلام معجز نما موتیوں کی طرح ہوتا تھا جو کہ لڑی میں پروئے گئے ہوں۔ بلند اور گرجدار آواز تھی مگر خوبصورت نغمگی میں ڈوبی ہوئی۔''

سیرت نگاری کی سعادت حاصل کرنے والے بیش بہا قدیم و جدید اہل فکر و دانش نے بھی آنحضرت ﷺ کی بلاغت پر بڑی عمدہ روشنی ڈالی ہے۔

ابوعثمان عمرو بن بحر الجاحظ لکھتے ہیں

''آپ ﷺ کا کلام ایسا تھا جس میں حروف کی تعداد کم مگر معانی کی مقدار زیادہ ہوتی تھی۔ یہ تصنع اور آورد سے بالکل پاک اور تکلف سے منزہ و بالاتر ہوتا تھا۔ تفصیل کے موقع پر تفصیل اور اجمال کے موقع پر اجمال ہی ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کی گفتگو نامانوس اور عامیانہ الفاظ سے بالکل پاک ہوتی تھی۔ کلمات سرمایہ حکمت سے لبریز' اغلاط اور خامیوں سے مبرا ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کے کلام کو غیبی تائید و توفیق الٰہی حاصل ہوتی تھی۔ کسی نے آپ ﷺ کے کلام سے زیادہ مفید' سچا' مناسب و موزوں' خوش اسلوب' عمدہ معنی' اثر انگیز و دل نشیں آسان وزود فہم اور اپنے مقصد و مدعا کو وضاحت کے ساتھ کھول کر بیان کرنے والا نہیں پایا۔ ۴۸

قاضی عیاض کا قول ہے:

○ ((واما فصاحة اللسان وبلاغة القول فقد كان ﷺ من ذلك بالمحل الافضل والموضع الذى لا يجهل۔ سلالة طبع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وبراعة منزع وایجاز مقطع ونصاعة لفظ وجزالة قول و صحة معان وقلة تکلف)) ۴۹؎

''یعنی جہاں تک فصاحت لسانی اور بلاغت گفتار کا تعلق ہے تو نبی کریم ﷺ اس میدان میں افضل ترین مقام کے مالک تھے۔ آپ ﷺ کا مرتبۂ فصاحت کسی سے پوشیدہ نہیں' طبیعت کی سلاست وروانی' معانی پیدا کرنے کا کمال' جامع ومختصر جملے' چمک ودمک والے الفاظ' صحیح اور تکلف سے پاک کلام آپ ﷺ کا امتیاز تھا۔

بلاغت نبوی ﷺ کے حق میں یہ حقیقت بھی بہت اہم ہے کہ تمام انبیاء اور رسل کو اللہ تعالیٰ نے ان کے وقت' ماحول اور اہل زمانہ کی روش کے عین مطابق معجزات عطا کیے تھے۔ حضرت موسیٰ کے عہد میں فراعنہ کی شعبدہ بازی اور جادوگری کے بہت چرچے تھے چنانچہ ان کو عصا اور ید بیضا کے معجزے اس تقاضے کا جواب تھے۔ حضرت عیسیٰ کے دور میں عطار اور حکیم علاج امراض کے ضمن میں حیرت انگیز کمالات کے دعوے دار تھے۔ لہٰذا اس کا جوب دم عیسوی تھا جو اندھوں اور کوڑھوں کا معجزانہ علاج کرتا تھا۔

جب رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا زمانہ آیا تو اہل عرب کی فصاحت وبلاغت کے بہت چرچے تھے۔ جاحظ نے لکھا ہے کہ ''عرب کے بادیہ نشین کسی فکر وفلسفہ اور تہذیب وتمدن کے مالک تو نہ تھے لیکن اس کے بدلے میں انہیں دو خوبیوں سے نوازا گیا تھا۔ ایک زبان کی تیزی دوسرا فی البدیہ خطابت اور زورِ بیان۔ ۵۰؎

لہٰذا وقت اور حالات کے تقاضوں کے مطابق آپ ﷺ کی ذات اور صفات میں سرتاپا معجزات میں سے ایک نمایاں معجزہ بلاغتِ کلام تھا۔

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قبائل شناسی اور انساب دانی میں یکتائے روزگار تھے۔ وہ جزیرۂ عرب کے قبائل کی تاریخ' ان کے فصحاء وبلغاء اور ادباء وشعراء سے بھی آگاہ تھے۔ مگر رسول اللہ ﷺ کے بچپن سے جوانی تک یارِ غار ہونے کے باوجود نہیں جانتے تھے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فصاحت وبلاغت کا یہ سلیقہ کہاں سے سیکھا ہے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ سے عرض کر ہی دیا۔

○ ((لقد طفت فی العرب وسمعت فصحاء هم فما سمعت افصح منك فمن ادبك يا رسول الله؟ فقاله: ادبنی ربی فاحسن تادیبی)) (۵۱)

''عرب میں گھومتا پھرتا رہا ہوں اور میں نے عربوں کے فصحا کو بھی سنا ہے مگر میں نے آپ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو فصیح و بلیغ نہیں پایا۔ تو اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کو یہ اسلوب ادب کس نے سکھایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''ابوبکر مجھے تو میرے رب نے ہی ادب سکھایا ہے اور کیا خوب ادب سکھایا ہے۔''

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اس سوال سے ظاہر ہوا کہ بے شک عربی آپ ﷺ بھی تھے اور حضرت ابوبکرؓ بھی۔ اس کے باوجود حضرت ابوبکرؓ کو آپ ﷺ کی یہ نمایاں بلاغت حیران کر رہی تھی اور وہ یہ سوال کرنے پر مجبور ہو گئے کہ فصاحت وبلاغت کا یہ سیل رواں کس کا فیض ہے۔ جواب آیا ''ھذا من فضل ربی'' کہ یہ تو میرے رب العزت کا فضل وکرم ہے۔

بات یہیں پر ختم ہو جاتی ہے۔ بلاغت میں جس کا استاد و رہنما اللہ رب العزت کی اپنی ذات ہو اس سے بڑھ کر بلیغ کون ہو سکتا ہے؟

ہماری سیرت و کردار کے لیے رسول اللہ ﷺ کے اس اسم مبارک کا تقاضا یہ ہے کہ:

○ دین حقہ کی تبلیغ یا ہمہ وقت وعظ ونصیحت کے دوران ہمارا انداز گفتگو بھی اس قدر بلیغ ہونا چاہیے کہ مخاطب کے دل میں بات اتر جائے اور اسے بات کو ماننے یا قبول کرنے سے کسی قسم کا حجاب مانع نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- عام طرز زندگی میں ایک دوسرے سے بات چیت کرتے ہوئے گفتگو میں کسی قسم کی بے اعتدالی' لغوپن' الجھاؤ' فریب یا ابہام نہیں ہونا چاہیے۔
- بلاضرورت بات نہ کی جائے۔ مگر جب بات کی جائے تو مختصر' جامع اور پر تاثیر ہونی چاہیے۔
- گفتگو کے دوران جملے مختصر اور پر معنی ہوں اور بات ہر قسم کے تکلف سے پاک ہو۔

سیّدنا التالی ﷺ

قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر رسول اللہ ﷺ کے پیغمبرانہ فرائض کو بیان کرتے ہوئے ارشاد ہے۔

﴿كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا﴾ (البقرہ:۱۵۱)

''جیسا کہ ہم نے بھیجا تم ہی میں سے ایک رسول جو تمہیں ہماری آیات کی تلاوت کر کے سناتا ہے۔''

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ﴾ (آل عمران:۱۶۴)

''یقیناً اللہ کا مومنوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔''

﴿وَ اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ﴾ (النمل:۹۲)

''اور میری ذمہ داری ہے کہ میں قرآن کی تلاوت کر کے سناؤں۔''

﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ﴾ (العنکبوت:۴۵)

''(اے نبی) تلاوت کرو اس کی جو تم پر وحی کیا گیا ہے۔''

﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ﴾

(الجمعہ:۲)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''وہی ہے جس نے اٹھایا امیوں میں سے ایک رسول خود انہیں میں سے جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔''

﴿رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ﴾ (الطلاق:١١)

''(اور بھیجا ہے) ایک رسول جو تمہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔''

ان آیات مبارکہ سے واضح ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی پیغمبرانہ ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری تلاوت آیات قرآن حکیم تھی۔ لہٰذا آپ ﷺ کی اس صفاتی ذمہ داری سے ہم آپ ﷺ کا یہ صفاتی اسم گرامی سیّدنا ''تالی'' ﷺ اخذ کر سکتے ہیں۔

یاد رہے آپ ﷺ کا تلاوت آیات قرآن حکیم سے متصف ہونا استجابت دعائے خلیل اللہ بھی ہے۔ قرآن حکیم گواہی دیتا ہے۔

﴿وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝﴾ (البقرہ:١٢٧ تا ١٢٩)

''یعنی اور یاد کرو جب ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام کعبہ کی دیواروں کو اٹھا رہے تھے اور ساتھ دعا کر رہے تھے۔ اے ہمارے رب (ہمارے اس عمل کو) قبول فرما۔ بے شک تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے اور ساتھ یہ بھی دعا کر رہے تھے اے ہمارے رب ہمیں اپنا مطیع و فرماں بردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک ایسی جماعت پیدا کر دیجیے جو آپ کی مطیع ہو اور ہم کو ہمارے حج کے مناسک بھی بتلا دیجیے۔ اور ہمارے حال پر مہربانی کے ساتھ توجہ رکھیے۔ اور بے شک آپ ہی ہماری توبہ قبول کرنے والے اور مہربانی کرنے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اے ہمارے پروردگار اور (یہ بھی دعا ہے کہ) اس جماعت کے اندر (جس کے پیدا ہونے کی دعا اپنی اولاد میں سے کر رہے ہیں) انہیں میں سے ایک پیغمبر بھی مبعوث کر دیجیے جو ان لوگوں کو آپ کی آیات پڑھ کر سنائیں اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیا کریں اور ان کو پاک کیا کریں۔ بے شک تو ہی زبردست اور حکمت والا ہے۔''

حدیث میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس دعا کا حق تعالیٰ کی طرف سے یہ جواب ملا کہ آپ کی دعا قبول ہوگئی۔ اور یہ رسول آخری زمانہ میں بھیجے جائیں گے۔۵۲

یتلو علیهم ایتك کا مصدر تلاوۃ سے مشتق ہے۔ تلاوت کے اصل معنی اتباع اور پیروی کے ہیں۔ اصطلاح قرآن وحدیث میں یہ لفظ قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتابوں اور کلام الٰہی کے پڑھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ کیوں کہ اس کلام کے پڑھنے والے کو اس کا پورا اتباع کرنا لازم ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن نازل ہوا ٹھیک اسی طرح پڑھنا ضروری ہے۔ اپنی طرف سے کسی لفظ یا اس کی حرکات میں کمی بیشی یا تبدیلی کی اجازت نہیں ہے۔

امام راغب مفردات القرآن میں لکھتے ہیں۔ ''تلاوۃ کا لفظ آسمانی کتابوں کے ساتھ ہی مختص ہے۔ کبھی انہیں پڑھنے کے ساتھ اور کبھی ان کے اوامر ونواہی اور ترغیب و ترھیب میں ان کی پیروی کرنے سے۔ اور یہ لفظ قرآت سے خاص ہے۔ پس ہر تلاوت قرآت ہے لیکن ہر قرآت تلاوت نہیں ہے۔ بلکہ یہ لفظ صرف قرآن مجید کے پڑھنے کے ساتھ استعمال کیا جائے گا۔۵۳

مولانا وحید الدین اس ضمن میں لکھتے ہیں کہ نبی کا پہلا کام تلاوت آیات ہے۔ آیت کے معنی نشانی کے ہیں۔ یعنی وہ چیز جو کسی چیز کے اوپر دلیل بنے۔ انسان کی فطرت میں اور باہر کی دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کی بے شمار نشانیاں رکھ دی ہیں۔ یہ اشارات کی صورت میں ہیں۔ پیغمبران اشارات کو کھولتا ہے۔ وہ آدمی کو ایسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نگاہ دیتا ہے جس سے وہ ہر چیز میں اپنے رب کا جلوہ دیکھنے لگتا ہے۔

مولانا مفتی محمد شفیعؒ یتلو علیھم ایتك ویعلمھم الكتب کی تفسیر میں لکھتے ہیں "یہاں پہلی بات قابل غور ہے کہ تلاوت کا تعلق الفاظ سے ہے اور تعلیم کا معانی سے۔ تلاوت و تعلیم کو الگ الگ بیان کرنے سے یہ حاصل ہوا کہ "قرآن میں جس طرح معانی مقصود ہیں، اس کے الفاظ بھی مستقل مقصود ہیں۔ ان کی تلاوت وحفاظت فرض اور اہم عبادت ہے یہاں یہ بات بھی قابل نظر ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بلاواسطہ شاگرد اور مخاطب خاص وہ حضرات تھے جو عربی زبان کے نہ صرف جاننے والے بلکہ اس کے فصیح و بلیغ خطیب اور شاعر بھی تھے۔ ان کے سامنے قرآن کا عربی میں پڑھ دینا بھی بظاہر ان کی تعلیم کے لیے کافی تھا۔ ان کو الگ سے ترجمہ وتفسیر کی ضرورت نہ تھی تو پھر تلاوت آیات کو ایک علیحدہ مقصد اور تعلیم کتاب کو جداگانہ دوسرا مقصد رسالت قرار دینے کی کیا ضرورت تھی جبکہ عمل کے اعتبار سے یہ دونوں مقصد ایک ہی ہو جاتے ہیں۔ اس میں غور کیا جائے تو دو اہم نتیجے سامنے آئیں گے۔ اول یہ کہ قرآن کریم دوسری کتابوں کی طرح ایک کتاب نہیں جس میں صرف معانی مقصود ہوتے ہیں اور الفاظ ایک ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ دوسری کتابوں میں اگر معمولی تبدیلی وتغیر بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔ ان کے الفاظ بغیر سمجھے ہوئے پڑھتے رہنا بالکل لغو اور فضول ہے۔ اس کے برعکس قرآن کریم کے ساتھ خاص احکام شریعہ بھی متعلق ہیں یہ وجہ ہے کہ اصول فقہ میں قرآن کریم کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ ھوا النظم والمعنی جمیعا یعنی قرآن نام ہے الفاظ اور معانی دونوں کا۔ جس سے معلوم ہوا کہ اگر معانی قرآن کو الفاظ قرآن کے علاوہ دوسرے الفاظ یا دوسری زبان میں لکھا جائے تو وہ قرآن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اگرچہ مضامین بالکل صحیح اور درست ہوں۔ ان مضامین قرآنیہ کو بدلے ہوئے الفاظ میں اگر کوئی شخص نماز ہی میں پڑھ لے تو نماز ادا نہ ہوگی۔ اس طرح وہ تمام احکام جو قرآن سے متعلق ہیں اس پر عائد نہیں ہوں گے۔ قرآن کریم کی تلاوت کا جو ثواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احادیث صحیحہ میں وارد ہے وہ بدلی ہوئی زبان یا بدلے ہوئے الفاظ پر مرتب نہیں ہوگا۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۲۹) میں رسول اللہ ﷺ کے فرائض منصبی میں تعلیم کتاب سے علیحدہ تلاوت آیات قرآن کو جداگانہ فرض قرار دے کر اس کی طرف اشارہ کر دیا کہ قرآن کریم میں جس طرح اس کے معنی مقصود ہیں اسی طرح اس کے الفاظ بھی مقصود ہیں کیوں کہ تلاوت الفاظ کی ہوتی ہے معانی کی نہیں۔ اسی لیے جس طرح رسول کے فرائض میں معانی کی تعلیم داخل ہے اسی طرح الفاظ کی تلاوت اور حفاظت بھی ایک مستقل فرض ہے۔ قرآن الفاظ اور معانی دونوں کا نام ہے۔ جس طرح ان کے معانی کا سمجھنا اور اس کے دیے ہوئے احکام پر عمل کرنا فرض اور اعلیٰ عبادت ہے اس طرح اس کے الفاظ کی تلاوت بھی ایک مستقل عبادت اور ثواب عظیم ہے۔ [۵۵]

قرآن حکیم کے دوسرے مقامات جہاں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی مقبولیت دعا کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ کا منصب تلاوت آیات قرآن بیان کیا گیا ہے۔ [۵۶] ان کے سیاق وسباق کے حوالے سے اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے عرب کے اس ماحول میں جب رسول اللہ ﷺ کو تلاوت آیات قرآن کا منصب عطا کیا گیا وہاں تعلیم کتاب تو بعد کی بات، مگر محض تلاوت قرآن بھی کوئی آسان اور سہل کام نہیں تھا۔ اس لحاظ سے قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری لکھتے ہیں۔

”عبداللہ بن مسعودؓ جب مسلمان ہوئے تو انہوں نے چاہا کہ خدمت اسلام میں وہ کام کریں جو سخت مشکل ہو۔ مسلمانوں نے بتایا کہ سب سے مشکل کام قریش کو قرآن مجید سنانا ہے۔ یہ دھن کے پکے تھے۔ قریش کے مجمع میں پہنچے اور تلاوت قرآن شروع کر دی۔ تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے تو ان کا سارا بدن لہولہان تھا اور زخموں نے چہرہ کو بے پہچان بنا دیا تھا۔ اس واقعہ سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ لوگوں کو آیات قرآنیہ پڑھ کر سنانا کتنا کٹھن کام تھا اور نبی اکرم ﷺ ہر روز اس کام میں لگے رہتے تھے۔ آبادیٔ مکہ کے اندر ہر ایک مجمع میں حضور اکرم ﷺ پہنچتے تھے اور قرآن سناتے تھے۔ ہر شخص کو تنہائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ملتے تھے اور اسے پیغام الٰہی پہنچاتے تھے۔

آبادی کے باہر بھی جتنے رستے آنے جانے والوں کے تھے ان سب پر دن کی روشنی اور رات کی تاریکی میں حضور ﷺ جا پہنچتے تھے اور قرآن کی تلاوت سے آنے جانے والوں کے کانوں میں حکم الٰہی ڈالتے تھے۔

عرب کی کوئی مشہور منڈی اور مشہور میلہ ایسا نہ تھا جہاں حضور اکرم ﷺ نہ پہنچے ہوں اور آپ ﷺ نے تبلیغ بذریعہ تلاوت اور اشاعت بذریعہ دعوت نہ فرمائی ہو۔ عکاظ کا ذرہ ذرہ اور طائف کا پتہ پتہ رسول اللہ ﷺ کی تلاوت کا گواہ ہے۔

غور کرو! اس گوہر مقدس کی جرأت وفتوت' نجدت وجلالت پر کہ رزم گاہ عالم میں جملہ افراد عالم بلکہ اقوام عالم کے خلاف اپنی زبان کھولتا ہے۔ ہر ایک کو انصاف سے ملزم ٹھہراتا ہے' ہر ایک کا شیشہ پندار سنگ براہین سے توڑتا ہے۔ ہر ایک کے بت بطلان کو سندانِ حقانیت پر پھوڑتا ہے۔

اسے نہ ضرب کا ڈر' نہ ضرر کا غم' نہ خوف وخطر کا اندیشہ' اس کے سینہ وجگر نیزہ وتیر سے نہیں گھبراتے۔ اس کی زبان بیان توحید سے بند نہیں ہوتی۔ اس کی سرگرمیاں لوگوں کی سرد مہری سے ٹھنڈی نہیں پڑ جاتیں۔ مال کی طمع حکومت کی للچاہٹ اسے اپنے کام سے روک نہیں سکتی۔

اس تفصیل سے واضح ہو جاتا ہے کہ تلاوت آیات کتنا کٹھن' دشوار اور خطرناک کام تھا۔ اور یہ نبی کریم ﷺ کی خصوصیت ہے جسے آپ ﷺ نے ایسی خوش اسلوبی سے انجام دیا کہ اپنی آواز کو ہر ایک غافل تک پہنچایا' ہر ایک غفلت زدہ کو خواب سے جگایا اور بالآخر سب کو ''بیدار'' کر کے چھوڑا۔

آج اگر کوئی شخص تلاوت قرآن کا عمل سہل اور آسان سمجھتا ہے تو اسے بھی یاد رکھنا چاہیے کہ مخالفین کے زمرہ میں تلاوت کا کام فی الواقع آج بھی آسان نہیں اور اب اگر کسی قدر سہولت پیدا ہوگئی ہے تو یہ اسی تلاوت نبوی ﷺ کی برکت اور اثر ہے جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے حضور اکرم ﷺ خود گوناگوں مصائب اور سخت تکالیف کو برداشت کر چکے ہیں۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تلاوت کی دو صورتیں ہیں۔

(الف) خود اپنے لیے پڑھنا۔ اس کے آداب الگ ہیں۔ مثلاً تحسین صوت' حضور قلب' معانی پر تفکر و تدبر' حقائق و معارف کی غواصی۔

(ب) دوسروں کو پڑھ کر سنانا۔ دوسرے بھی کون؟ مخالفین دین' جن کے کان سننے اور دل سمجھنے سے سخت منکر ہوں۔

ان کو اس طرح پڑھ کر سنانا کہ ثواب ابدی' عذاب اخروی' نعمائے الٰہی اور رضوان ربانی سننے والے کو نظر آنے لگیں' بدن لرز جائے اور دل کانپ اٹھے۔ آنکھ کھل جائے اور طبیعت اپنے سابقہ اطوار سے رک جائے۔

یہ کام بے شک حضور ﷺ ہی کے کرنے کا تھا اور قرآن حکیم گواہ ہے کہ حضور ﷺ نے اس کام کو نہایت عمدگی کے ساتھ سرانجام دیا۔ ۵۷ مزید آپ ﷺ کی حیات اقدس کے یہ واقعات تلاوت قرآن حکیم کی شہادتوں کا عملی ثبوت بن جاتے ہیں۔

رسول اقدس ﷺ کے اس اسم گرامی سیدنا ''تالی'' ﷺ (یعنی تلاوت آیات قرآن کرنے والے) کا ہماری سیرت و کردار سے اولین تقاضا یہ ہے کہ ہم بھی مقدم اپنے دل میں تلاوت قرآن کا ذوق اور شوق پیدا کریں۔

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام جو معانی قرآن کو سب سے زیادہ جاننے اور سمجھنے والے تھے انہوں نے محض معانی سمجھ لینے اور عمل کر لینے کو کافی نہیں سمجھا' سمجھنے اور عمل کرنے کے لیے تو ایک مرتبہ پڑھ لینا کافی ہوتا ہے' انہوں نے ساری عمر تلاوت قرآن کو حرز جان بنائے رکھا۔ بعض صحابہ روزانہ ایک قرآن ختم کرتے تھے' بعض دو دن میں اور اکثر حضرات تین دن میں قرآن حکیم ختم کرنے کے عادی تھے۔ اور ہر ہفتہ قرآن ختم کرنے کا تو پوری امت میں ایک معمول رہا ہے۔ قرآن کریم کی سات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منزلیں اسی ہفتہ وار معمول کی علامت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کا یہ عمل رہا ہے کہ جس طرح قرآن کے معنی سمجھنا اور عمل کرنا اصلی عبادت ہے اسی طرح اس کے الفاظ کی تلاوت بھی خود ایک اعلیٰ عبادت اور موجد انوار و برکات اور سرمایۂ سعادت ونجات ہے۔ اس لیے رسول کریم ﷺ کے فرائض منصبی میں تلاوت آیات کو ایک مستقل حیثیت دی گئی ہے۔ ۵۸ھ

قرآن مجید میں تلاوت آیات کو مستقل فرض کی حیثیت دے کر تنبیہ کر دی گئی ہے کہ قرآن کریم کے الفاظ کی تلاوت اور ان کی حفاظت اور ان کو ٹھیک اسی لب ولہجہ میں پڑھنا جس پر وہ نازل ہوئے ہیں ایک مستقل فرض ہے۔

اپنے آپ کو تلاوت قرآن کا عادی بنانے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کے اس اسم گرامی کا دوسرا بڑا تقاضا یہ ہے کہ تلاوت قرآن اسی طرح کرنے کی کوشش وسعی کی جائے جن آداب وشرائط کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے کی اور اللہ رب العزت نے ان کو سکھائی تھی۔

قرآن کریم کی تلاوت کے کچھ آداب ایسے ہیں جن کا خود قرآن نے ذکر کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کی وضاحت فرمائی ہے اور کچھ صحابہ سے بھی منقول ہیں مثلاً!

- تلاوت قرآن کا اولین ادب یہ ہے کہ جب انسان اس پاک کتاب کو پکڑے یا اس کو پڑھے تو اس کے ہاتھ بھی پاک ہونے چاہئیں اور اسکے جسم کو بھی تمام آلائشوں سے پاک ہونا چاہیے۔ قرآن کے اس ادب کے بارے میں خود قرآن حکیم میں تاکید آئی ہے۔

﴿لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾ (الواقعہ:۷۹)

''یعنی اس کو صرف پاک لوگ ہی ہاتھ لگائیں۔''

- تلاوت قرآن پورے تدبر اور تفکر کے ساتھ کرنی چاہیے۔ خود قرآن کا ارشاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے:

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ﴾ (النساء:۸۲)

''کیا وہ قرآن میں تدبر نہیں کرتے۔''

یہ بھی فرمایا گیا:

﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾

(صٓ:۲۹)

''یعنی بابرکت کتاب ہے، جس کو ہم نے (اے نبی ﷺ) آپ پر اس لیے نازل کیا ہے تاکہ اس کی آیات میں غور کریں اور اہل فہم نصیحت حاصل کریں۔''

○ تلاوت قرآن کرتے وقت اپنے آپ پر خشوع وخضوع کی کیفیت طاری کرنی چاہیے اور اللہ کے ڈر سے رونا چاہیے۔ قرآن حکیم میں ہے۔

﴿وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا﴾

(بنی اسرائیل:۱۰۹)

''یعنی (جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے) تھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں۔ روتے ہیں اور یہ قرآن ان کی خشوع کی کیفیت کو اور بڑھا دیتا ہے۔''

سیّدنا التذکرہ ﷺ

قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

﴿وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ (الحاقہ:۴۸)

''اور بلاشبہ وہ متقیوں کے لیے نصیحت ہے۔''

اس سے مراد سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ۱۲۹ لیکن جمہور مفسرین کا قول ہے کہ یہاں تذکرہ سے مراد قرآن ہے۔ اسی طرح دوسرے مقامات پر بھی پرشکوہ انداز ہے۔

﴿فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ﴾ (المدثر:۴۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس نصیحت سے منہ موڑتے ہیں۔''

﴿كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ﴾ (المدثر: ۵۴)

''خبردار رہو یہ تو ایک نصیحت ہے۔''

﴿كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ﴾ (عبس: ۱۱)

''خبردار رہو یہ تو ایک نصیحت ہے۔''

جمہور مفسرین کے مطابق آیات کے یہ تمام حوالے خود قرآن حکیم کے ''تذکرہ'' یعنی نصیحت ہونے سے متعلق ہیں۔ میرے خیال کے مطابق یہاں بھی رسول اللہ ﷺ مراد ہو سکتے ہیں۔ اور اگر جملہ مفسرین کی رائے کو بھی محترم جانا جائے تو اس کی روشنی میں اگر قرآن ''تذکرہ'' یا نصیحت ہو سکتا ہے تو خود صاحب قرآن جو ''تالی قرآن'' بھی ہیں ''قاریٔ قرآن'' اور ''مفسر قرآن'' بھی۔ ''تذکرہ'' اور نصیحت کی قولی' اور عملی تصویر بن جاتے ہیں۔

نصیحت کی اگر ماہیت پر غور کیا جائے تو اس میں انسان کے حق میں تین بنیادی باتیں ہوتی ہیں۔

۱. پُرخلوص نصیحت کسی انسان کے محض ظاہری نہیں بلکہ باطنی روگ کے علاج کے لیے ہوا کرتی ہے۔ تاکہ انسان کا باطن اس قدر پاک ہو جائے کہ نہ دل میں کجی پیدا ہو اور نہ ہی اس کے نتیجے میں کسی رذالت کا ارتکاب ہو۔
۲. نصیحت' ہدایت یعنی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی ہوا کرتی ہے۔
۳. نصیحت' ہمیشہ انسان کے لیے سراسر رحمت کا باعث ہوا کرتی ہے۔

اب انسان کی دائمی نصیحت کا اصل ماخذ' قرآن کے الفاظ کی صورت میں ہو یا رسول اللہ ﷺ کے عمل کی صورت میں۔ خالق کائنات نے اپنے کلام میں قرآن اور صاحب قرآن کے بارے میں نصیحت کی مندرجہ بالا تینوں خصوصیات کو واضح انداز میں بیان کر کے اعلان کر دیا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿يَآيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ تْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (یونس: ۵۷)

''اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے اور وہ شفا ہے ان بیماریوں کی جو دلوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے مومنین کے لیے۔''

یہاں نصیحت کے لیے قرآن حکیم نے ''موعظة'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس اسم پاک کا اطلاق اگر قرآن حکیم پر کریں تو قرآن الموعظة بن جاتا ہے اور اگر اس لفظ کا اطلاق رسول اللہ ﷺ کی ذات پر کریں تو آپ ﷺ ''الموعظة'' بن جاتے ہیں اسی طرح نصیحت کے مفہوم میں قرآن حکیم میں وارد تذکرہ کے لفظ کو اگر قرآن حکیم پر ہی منطبق کیا جائے تو قرآن التذکرہ بن جاتا ہے اور اگر ''تذکرہ'' صاحب قرآن کو مانا جائے تو آپ ﷺ ''التذکرہ'' بن جاتے ہیں۔ اب اگر قرآن ہو یا صاحب قرآن' کلام الٰہی نے نصیحت کی جو تین بنیادی خصوصیات بیان کی ہیں یعنی دل کی شفاء' ہدایت اور رحمت یہ تینوں خصوصیات اپنی حقیقت کے اعتبار سے قرآن حکیم میں بھی موجود ہیں اور صاحب قرآن میں بھی۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو امام و پیشوا اور ہادی و رہنما بیان فرمایا ہے۔ یعنی نبوت اور وحی سے سرفراز ہونے کے بعد ان کی ذات مجسم ہدایت و رہنمائی اور امامت و پیشوائی کے لیے خاص ہو جاتی ہے۔ ان کی بعثت اس لیے ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کی رہنمائی فرمائیں اور ان کو ذلت و گمراہی سے بچائیں۔ نبی جس امت میں مبعوث ہوتے ہیں ان کے سامنے ہدایت و رہنمائی کے دو چراغ ظاہر ہوتے ہیں ان دونوں کی روشنی مل کر ایک ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو' جنہیں یہود اپنی شرارت اور سازش سے گمراہ بنانا چاہتے تھے' خطاب کر کے فرماتا ہے۔

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ۝ وَ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِىَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۝﴾ (آل عمران: ۱۰۰، ۱۰۱)

''اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب میں سے بعض لوگوں کا کہا مانو گے تو یہ تم کو (تمہارے دین سے) پھیر دیں گے اور تم ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو جاؤ گے۔ اور بھلا تم کیسے کفر اختیار کر سکتے ہو کیوں کہ تم تو وہ ہو کہ جنہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تمہارے درمیان (اللہ کا) رسول بھی موجود ہے اور جس نے مضبوطی سے اللہ کا دامن تھام لیا تو وہ ضرور صراط مستقیم کی ہدایت پا گیا۔''

آیت کے آخری ٹکڑے سے ثابت ہوا کہ کفر سے بچانے والی دو مستقل چیزیں مسلمانوں کے پاس تھیں ایک تو آیات الٰہی جو ان کو سنائی جاتی تھیں اور دوسرا خود رسول اللہ ﷺ کا مستقل اپنا وجود جو اپنی تعلیم و تلقین (نصیحت) اور فیض صحبت سے ان کو بھٹکنے نہیں دیتا تھا۔ اگر صرف کتاب الٰہی اس کام کو انجام دے سکتی تو رسول کے ذکر کی حاجت بلکہ خود بعثت کی ضرورت کیا تھی؟ اس سے یہ واضح ہوا کہ اللہ کی کتاب (قرآن) اس کی کتاب ناطق (رسول) سے مل کر اپنے فریضہ کو سرانجام دیتی ہے۔ ۵۹

لہٰذا قرآن کے اس فیصلے سے بھی ثبوت ملتا ہے کہ اگر قرآن باعثِ تذکرہ ہے تو صاحب قرآن خود بھی ''التذکرہ'' ہے۔

یوں تو رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ہر لفظ ہمارے لیے تذکرہ اور نصیحت ہے۔ مگر کچھ خاص مواقع پر آپ ﷺ کی لسان مبارک سے جاری ہونے والے الفاظ خاص طور پر تذکرہ اور نصیحت ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ مثلاً

رجب ۹ ہجری میں رسول اللہ ﷺ شام کی سرحد پر رومیوں کے حلیف غسانی بادشاہ کے مقابلے کے لیے تشریف لے گئے۔ اسلامی لشکر تبوک کے میدان میں خیمہ زن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا وہاں ایک روز کھجور کے درخت کے پاس کھڑے ہو کر رسول ﷺ نے اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا: ☆فان اصدق الحدیث کتاب اللہ. ہر ایک کلام سے صدق میں بڑھ کر اللہ کی کتاب ہے۔ ☆واوثق العریٰ کلمة التقوی. سب سے بڑھ کر بھروسے کی بات تقویٰ کا کلمہ ہے☆ وخیر الملل ملة ابراھیم. سب ملتوں سے بہتر ملت ابراہیم ہے۔ ☆وخیر السنن سنة محمد. سب طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے۔ ☆واشرف الحدیث ذکر اللہ سب باتوں پر شرف اللہ کے ذکر کو ہے۔ ☆ واحسن القصص ھذا القرآن. سب بیانات سے پاکیزہ تر یہ قرآن ہے☆ وخیر الامور عواز مھا. بہترین کام الوا العزمی کے کام ہیں۔ ☆ وشرالامور محد ثاتھا. امور میں بدترین امروہ ہے جو نیا نکالا گیا ہو☆ واحسن الھدی ھدی الانبیاء. انبیاء کی ہدایت سب ہدایتوں سے خوب تر ہے۔ ☆واشرف الموت موت الشھداء..... شہیدوں کی موت' موت کی سب قسموں سے بزرگ تر ہے۔ ☆واعمی العمی الضلالة بعد الھدی. سب سے بڑھ کر اندھاپن وہ گمراہی ہے جو ہدایت کے بعد اختیار کی جائے۔ ☆خیر الھدیٰ ما اتبع. بہترین روش وہ ہے جس پر لوگ چل سکیں۔ ☆ وشاالعمیٰ عمی القلب. بدترین اندھا دل کا اندھا پن ہے۔ ☆والید العلیا خیر من الید السفلی. بلند ہاتھ پست ہاتھ سے بہتر ہے ☆وما قل و کفی خیر ما کثر والھی تھوڑا اور کافی مال اس بہتات سے اچھا ہے جو ہلاکت میں ڈال دے۔ ☆شر المعذرة حین یحضر الموت. بدترین معذرت (توبہ) وہ ہے جو جان کنی کے وقت کی جائے ☆وشرا الندامة یوم القیمة. بدترین ندامت وہ ہے جو قیامت کو ہوگی۔ ☆ومن الناس لایاتی الجمعة الادبرا. بعض لوگ جمعہ کو آتے ہیں مگر دل پیچھے لگے ہوتے ہیں۔ ☆ومن لا یذکر اللہ الاھجرا. ان میں بعض لوگ وہ ہیں جو اللہ کا ذکر کبھی کبھی کر لیا کرتے ہیں۔ ☆ومن اعظم الخطاء اللسان الکذوب. سب گناہوں سے عظیم تر جھوٹی زبان ہے۔ ☆وخیر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الغنی غنی النفس. سب سے بڑی تو نگری دل کی تو نگری ہے۔ ☆وخیر الزاد التقوی. سب سے عمدہ توشہ تقویٰ ہے۔ ☆وراس الحکمة مخافة اللّٰہ عزوجل. دانائی کا سرچشمہ اللہ کا خوف ہے۔ ☆وخیر ما وقرفی القلوب الیقین. دل نشین ہونے کے لیے بہترین چیز یقین ہے۔ ☆والارتیاب من الکفر. شک پیدا کرنا کفر کی شاخ ہے۔ ☆والنیاحة من عمل الجاهلیة. بین سے رونا جاہلیت کا کام ہے۔ ☆والغلول من حر جهنم. چوری کرنا عذاب جہنم کا سامان ہے۔ ☆والسکر کی من النار. بدمست ہونا آگ میں پڑنا ہے۔ ☆والشعر من ابلیس. شعر ابلیس کا کام ہے۔ ☆والخمر جماع الاثیم. شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے۔ ☆وشر الماکل ماکل مال الیتیم. بدترین روزی یتیم کا مال کھانا ہے۔ ☆والسعید من وعظ لغیره. سعادت مند وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت پکڑتا ہے۔ ☆الشقی من شقی فی بطن امه اصل بد بخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں ہی بد بخت ہو۔ ☆وملاك العمل خواتمه. عمل کا سرمایہ اس کا بہترین انجام ہے۔ ☆وکل ماهوات قریب. جو بات ہونے والی ہے وہ بہت قریب ہے ☆وساب المؤمن فسوق. مومن کو گالی دینا فسق ہے۔ ☆وقتاله کفرا. مومن کو قتل کرنا کفر ہے۔ ☆واکل لحمة من معصیة اللّٰہ. مومن کا گوشت کھانا (اس کی غیبت کرنا) اللہ کی معصیت ہے۔ ☆وحرمة ماله کحرمته دمه. مومن کا مال دوسرے پر ایسے حرام ہے جیسا کہ اس کا خون ☆ومن یتالی علی اللّٰہ یکذبه. جو خدا سے استغناء کرتا ہے۔ اللہ اسے جھٹلاتا ہے۔ ☆ومن یغفر یغفر له. جو کسی کا عیب چھپاتا ہے۔ اللہ اس کے عیب چھپاتا ہے۔ ☆ومن یعف یعف اللّٰہ عنه. جو معافی مانگتا ہے اسے معاف کیا جاتا ہے۔ ☆ومن یکظم الغیظ یاجره اللّٰہ. جو غصہ پی جاتا ہے اللہ اسے اجر دیتا ہے۔ ☆ومن یصبر علی الرزیة یوضه اللّٰہ. جو نقصان پر صبر کرتا ہے اللہ اسے اجر دیتا ہے ☆ومن یتتبع السمعة بسمعه اللّٰہ. جو چغلی پھیلاتا ہے اللہ اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسوائی عام کر دیتا ہے☆ومن یصبر یضعف اللّٰہ لہ. جو صبر کرتا ہے اللہ اسے اور زیادہ دیتا ہے☆ومن یعصی اللّٰہ یعذبہ اللّٰہ. جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اللہ اسے عذاب دیتا ہے۔☆ثم استغفر ثلثا. پھر تین مرتبہ استغفار کہنے کے بعد آپ ﷺ نے خطبہ ختم کر دیا۔۶۰

رسول اللہ ﷺ کے اس خطبہ تبوک میں زبان اقدس سے ادا کیا ہوا ایک ایک لفظ امت کے لیے نصیحت ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہاں نصیحت کا وہ اسلوب ہے جس میں کسی کو براہ راست خطاب بھی نہیں کیا گیا اور غیر محسوس طریقے سے ہر شخص کو نصیحت بھی کر دی گئی ہے۔

اسی طرح اگر ہم رسول اللہ ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع کے ارشادات پر غور کریں تو وہ بھی آپ ﷺ کی بے نظیر نصیحتوں اور آپ ﷺ کے ''التذکرہ'' ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس خطبے میں آپ ﷺ ناصحانہ انداز میں صحابہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

- لوگو! میری باتوں کو غور سے سننا۔ ممکن ہے کہ اس سال کے بعد میری تم سے دوبارہ اس مقام پر ملاقات نہ ہو سکے۔
- لوگو! تمہارا خون' تمہارا مال اور تمہاری آبرو تمہارے لیے تمہارے رب کے ملنے تک ہمیشہ کے لیے محترم ہے۔ اتنی ہی محترم جتنا کہ آج کا دن' یہ مہینہ اور یہ مقام ہے۔
- کسی کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو وہ صاحب امانت کو واپس کر دے۔
- بے شک زمانۂ جاہلیت کا سود ختم کر دیا گیا ہے۔ البتہ تمہیں قرض کے اصل سرمائے کی بازیابی کا حق حاصل ہے۔
- نہ ظلم کرو نہ ظلم سہو۔ اللہ نے حکم دیا ہے کہ سود نہ رہنے پائے۔ سب سے پہلا سود جس کی منسوخی کی بابت میں آغاز کرتا ہوں وہ میرے چچا حضرت عباسؓ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سابقہ واجب الادا سود ہے۔

- بے شک زمانہ جاہلیت کے خون ختم کر دیے گئے۔ اور سب سے پہلا خون جس کی منسوخی سے میں آغاز کرتا ہوں وہ میرے چچا زاد بھتیجے ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب' کے بیٹے کا خون ہے۔
- بے شک زمانۂ جاہلیت کے جملہ امتیازات ختم کر دیے گئے ہیں۔
- اپنے دین سے متعلق شیطان کی چالوں سے بچتے رہنا۔
- اے لوگو! بے شک' تمہاری بیویوں کا تم پر حق ہیں۔ تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر تمہارے سوا کسی اور کو نہ آنے دیں اور تمہارے گھروں میں کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو۔ بجز تمہاری اجازت کے۔ اور یہ کہ بیویاں کوئی فحش کام نہ کریں لیکن اگر وہ ایسا کریں تو بے شک اللہ نے پورا حق دیا ہے کہ ان کو (اس سے) منع کرو اور ان کو بستروں میں سزا کے طور پر تنہا چھوڑ دو (پھر بھی باز نہ آئیں تو) ان کو مارو۔ لیکن ایسی مار جو سخت نہ ہو۔ اگر وہ فحش کاری سے رک جائیں اور تمہاری بات مان لیں تو تم پر واجب ہے کہ ان کو رسم و رواج کے مطابق مناسب خوراک اور لباس مہیا کرو۔ اور بیویوں سے اچھے برتاؤ سے متعلق تاکید کو سنو۔ کیوں کہ حقیقت میں وہ تمہارے ماتحت ہوتی ہیں۔
- لوگو! تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں کسی مومن کے لیے اس کے بھائی کا مال حلال نہیں بجز اس کی رضامندی کے۔
- لوگو! میرے بعد کافر بن کر ایک دوسرے کی گردنیں ہرگز نہ مارنا۔ میں تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم ان کو تھامے رہو گے تو کبھی بھٹکنے نہ پاؤ گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔
- لوگو! بے شک تمہارا رب بھی ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک۔ تم آدم سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکلے اور آدم مٹی سے بنے تھے۔ تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، کسی سرخ کو کالے پر اور کسی کالے کو سرخ پر بجز تقویٰ کے کوئی فضیلت نہیں ہے۔

- لوگو بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کے لیے (مرنے والے کی) میراث میں اس کا حصہ مقرر کر دیا ہے۔ اور کسی وارث کے لیے کوئی وصیت جائز نہیں اور وصیت (ترکے کی) ایک تہائی سے زیادہ جائز نہیں۔
- بچہ بستر کے مالک (یعنی عورت کے شوہر) کا سمجھا جائے گا اور زنا کار پر پتھراؤ کیا جائے گا۔
- جو اپنے باپ کے سوا اور سے نسب کا دعویٰ کرے یا اپنے مولیٰ کے سوا کسی اور کے مولیٰ ہونے کا دعویٰ کرے تو اس پر اللہ کی، فرشتوں اور سارے لوگوں کی لعنت ہو۔ ایسے شخص سے قیامت کے دن نہ کوئی معاوضہ قبول ہوگا اور نہ کوئی فعل کے برابر چیز۔ [۶۱]

رسول اللہ ﷺ کی مختلف انداز میں ان نصیحتوں پر مبنی ارشادات سے محسوس ہوتا ہے یہ الفاظ نہیں بلکہ لعل و گہر اور حکمت و دانائی کے چراغ ہیں۔ اگر ان چراغوں کی روشنی سے ہم اپنی زندگی کا راستہ تلاش کریں تو یہی آپ ﷺ کے اسم گرامی "التذکرہ" کا پہلا اور بنیادی تقاضا ہے۔ یعنی زندگی کے ہر لمحے میں یہ جستجو پیش نظر ہو کہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کی کیا نصیحت ہے اور مجھے اس پر کیسے عمل کرنا ہے۔

انسانی سیرت و کردار سے اس اسم پاک کا دوسرا تقاضا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہمارا اپنا قول و فعل دوسروں کے لیے سامان "تذکرہ" یعنی سراسر نصیحت ہو۔

کسی کو نصیحت کرتے وقت وہی تین بنیادی باتیں پیش نظر رہیں کہ نصیحت کسی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف ظاہری نہیں بلکہ باطنی روگ کے علاج کے لیے ہو۔ دوسرا نصیحت صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرتی ہو۔ تیسرا نصیحت سراسر رحمت کا باعث ہو بلکہ بقول مولانا مفتی محمد شفیع کہ جس کو سن کر انسان کا دل نرم ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے۔ دنیا کی غفلت کا پردہ چاک ہو۔ آخرت کی فکر سامنے آئے۔ قرآن (اور صاحب قرآن) اول سے آخر تک موعظۃ حسنہ کا نہایت بلیغ مبلغ ہے اس میں ہر جگہ وعدہ کے ساتھ وعید، ثواب کے ساتھ عذاب، دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی کے ساتھ ناکامی اور گمراہی کا ایسا ملا جلا "تذکرہ" ہے جن کو سن کر پتھر بھی پانی ہو جائے۔ ۶۲

جب ہم سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کا نصیحت کرنا یوں سامنے آتا ہے کہ وہ کسی پر تنقید بھی نہیں ہوتی۔ کسی کی دل آزاری بھی نہیں ہوتی بلکہ آپ ﷺ نصیحت بھی کر گئے۔ مخاطب کا اصلاح کے لیے ضمیر بھی جاگ گیا، سننے والے کو یہ بھی محسوس نہیں ہوا کہ مخاطب صرف میں ہی ہوں۔ اور نصیحت اثر بھی کر گئی۔ ہمارے لیے اس اسم پاک کا ایک تقاضا یہ ہے کہ کسی کو نصیحت کرنے سے پہلے خود اس پر عامل ہونا ضروری ہے۔

سیّدنا جواد ﷺ

جواد کے معنی ہیں بہت زیادہ سخاوت کرنے والا۔

امام قشیری فرماتے ہیں جواد کی حقیقت یہ ہے کہ خرچ کرنا اسے مشقت میں نہیں ڈالتا۔ ۶۳

بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔ بالخصوص رمضان المبارک میں تو آپ ﷺ بہت زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔ ۶۴

آپ ﷺ کی سخاوت کا یہ حال تھا کہ اگر کسی وجہ سے کچھ مال بچ رہتا تو طبیعت پر سخت گراں گذرتا اور آپ ﷺ بے چین رہتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آپ بستر پر نہایت ہی بے چینی سے کروٹیں بدل رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طبیعت ناساز ہے یا کوئی نیا حکم ملا ہے۔ فرمایا عائشہ یہ بات نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سرہانے کے نیچے سے تین درہم نکال کر دکھائے اور فرمایا گذشتہ روز کچھ مال آیا تھا اور یہ درہم تقسیم ہونے سے رہ گئے تھے۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اسی حال میں مجھے اللہ کی طرف سے بلاوا نہ آ جائے۔

ایک مرتبہ بارگاہ رسالت میں نوے ہزار درہم پیش کیے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چٹائی پر رکھوا لیے اور تقسیم فرمانے لگے جو بھی سائل آتا اسے عنایت فرمایا اور کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔ جب آپ سارے درہم تقسیم فرما چکے تو ایک اور سائل آ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا تم میرے نام پر ضرورت کی چیزیں ادھار لے لو جب کسی جانب سے کوئی مال آئے گا تو تمہارے قرض کی ادائیگی کر دوں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جودِ عطا کا یہ حال تھا کہ تمام عمر کبھی زکوۃ نہیں دی کیونکہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر سخاوت فرمانے والے تھے کہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا مال جمع ہی نہیں کیا جس پر زکوٰۃ فرض ہوتی۔

سیّدنا جواد صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اگر احد پہاڑ بھی میرے لیے سونے کا ہو جائے تو میں نہیں چاہتا کہ تین دن گذر جائیں اور اس میں سے کچھ میرے پاس باقی رہ جائے۔

اگر کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال نہ ہوتا تو قرض لے کر دوسرے کی حاجت پوری کرتے۔ بعض اوقات مالک سے چیز خریدتے قیمت ادا کر کے وہ چیز بھی اس کو دے دیتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسم گرامی سیّدنا جواد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہماری سیرت وکردار سے بھی یہی تقاضا ہے کہ جتنا ممکن ہو سکے اللہ کی راہ میں۔ غریبوں اور یتیموں مسکینوں، بیواؤں اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضرورت مندوں کی حاجت روائی کے لیے خرچ کرتے رہیں۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا انتقال ہوا تو رشتہ دار عزیز و اقربا تو رو ہی رہے تھے۔گلی کے کونے پر ایک چنے بیچنے والا شخص انتہائی زار و قطار رو رہا تھا۔کسی نے پوچھا تمہارا امیر شریعت سے کیا رشتہ تھا تم اس قدر کیوں رو رہے ہو اس نے کہا میرا امیر شریعت سے کوئی خونی رشتہ نہیں تھا لیکن ان کا حسن سلوک خونی رشتوں سے بھی بڑھ کر تھا۔ وہ یہ کہ امیر شریعت روزانہ شام کو میرے پاس آتے تھے۔ اور آ کر مجھ سے پوچھتے بیٹا چنے بک گئے؟ اگر تو بک گئے ہوتے تو میں کہتا شاہ جی بک گئے اگر بچے ہوتے تو میں کہتا شاہ جی بس تھوڑے سے رہ گئے۔ اس پر امیر شریعت جتنے چنے میرے پاس بچے ہوتے ان کے پیسے مجھے دے کر کہتے بیٹا اٹھ جاؤ یہ اب میری طرف سے اپنے بچوں کو کھلا دو۔ میں اس لیے آج دھاڑیں مار کر روتا ہوں کہ اب مجھے شام کو کون آ کر پوچھے گا۔ کہ بیٹا چنے بک گئے؟

انسانوں کے ساتھ ہمارا بھی یہی کردار ہونا چاہیے۔ یہی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے یہی ان کی عادت ہے۔ یہی ان کی سیرت ہے۔ اسی کو اپنانا ہماری اطاعت ہے۔

سیّدنا حاشر ﷺ

حاشر کے معنی ہیں ''اکٹھا کرنے والا۔''

ابن اثیر کہتے ہیں کہ حاشر وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو اپنے پیچھے اور دوسری قوموں کو اپنی قوم پر جمع کرے۔ ٦٥

رسول اللہ ﷺ اپنا اسم گرامی خود اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ کبھی فرماتے۔

○ ((لی خمسة اسماء! انا محمد واحمد وانا الماحی الذی یمحو الله بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدمی وانا العاقب)) ٦٦ے

''میرے پانچ نام ہیں میں محمد اور احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ اللہ رب العزت میرے توسط سے کفر وشرک کے ہر نشان مٹا دے گا۔ اور میں حاشر ہوں کہ سب لوگ قیامت کے دن میرے قدموں میں جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب یعنی سب نبیوں سے آخر میں ہوں۔''

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

○ ((انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبه ونبی الرحمة)) ٦٧ے

''میں محمد ہوں احمد ہوں میں مقفی ہوں اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ اور نبی رحمۃ ہوں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ معراج کی رات ایک مخلوق کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا:

((السلام علیك یا اوّل' السلام علیك یا آخر السلام علیك یا حاشر)) ٦٨ے

قیامت کے دن حشر برپا ہونا اور لوگوں کا حساب وکتاب کے لیے دربار الٰہی میں اکٹھا ہونا ہرصورت لازمی ہے قرآن حکیم میں متعدد مرتبہ اس کی تائید اور تصدیق بھی کی گئی ہے احادیث رسول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مرتبہ فرمایا ہے کہ میں حشر کے دن حاشر ہوں گا۔ میری امت کے لوگ میرے جلو میں جمع ہوں گے۔

اعمال حسنہ کے حفظ مراتب سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات موجود ہیں کہ صدیقین میرے ساتھ اکٹھے ہوں گے۔ کہیں ارشاد ہے شہدا میرے ساتھ ہوں گے۔

ایک جگہ یتیم کی کفالت کرنے والوں کے بارے میں فرمایا یہ میرے ساتھ اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح دو انگلیاں ساتھ ساتھ اور قریب قریب ہوتی ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کے اس اسم گرامی کا ہم سے تقاضا اور مطالبہ ہے کہ سب سے پہلے ہم اہل ایمان اپنے ایمان پر اکٹھے رہیں۔ اللہ کی توحید اور شرک کی نفی پر اکٹھے رہیں اس کے بعد نبی ﷺ کی اطاعت پر اکٹھے رہیں۔

- انسانوں پر ظلم کے خلاف آواز اور جدوجہد میں اکٹھے رہیں۔
- انسانوں کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی میں اکٹھے رہیں۔
- انہی رویوں کی ہمیں قرآن حکیم میں تلقین ہے۔

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

(المائدہ ۵:۲)

''اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔

یعنی تعاون باہمی کے ساتھ اگر آپس میں اکٹھا ہوا جائے تو صرف نیکی کے کاموں کے لیے نہ کہ گناہ کی باتوں کے لیے۔

سیّدنا حامد ﷺ

رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی سیّدنا حامد ﷺ ''حمد'' مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جس کے معنی بھی یہ ہیں کہ اللہ کی حمد کرنے والے۔[۶۹]

اسم ''احمد'' میں رسول اللہ ﷺ کی کمال عبدیت یعنی آپ ﷺ کے ''حامد'' ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ ''احمد'' کمال درجے کا حامد ہوتا ہے جبکہ اسم گرامی ''محمد'' میں حضور اکرم ﷺ کی محمودیت کی طرف اشارہ ہے کیوں کہ محمد کمال درجے کا ''محمود'' ہوتا ہے۔

قرآن حکیم کی بیشتر آیات مبارکہ میں اللہ رب العزت نے خود آپ کو اپنی حمد کرنے کی تلقین بھی کی ہے۔

سورۃ النصر میں آپ ﷺ اور آپ کی وساطت سے تمام اہل ایمان امتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو سبق دیا جا رہا ہے۔

''کہ جب اللہ کی مدد اور فتح ونصرت قریب آ جائے اور (اے نبی) جب آپ لوگوں کو گروہ در گروہ اللہ کے دین میں داخل ہوتے ہوئے دیکھنے لگیں۔''

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾ (النصر: ۳)

''پس پھر اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کیجیے اور استغفار طلب کیجیے۔ بے شک وہی اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔''

قرآن مجید میں آپ ﷺ کو تلقین ہے۔

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ﴾ (الحجر: ۹۸)

''پس اپنے رب کی حمد کیجیے اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جایئے۔''

مدارج النبوۃ میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھ سے فرمایا ''اے نبی! اگر آپ چاہیں تو آپ کے لیے وادیٔ مکہ سونے کی بنا دی جائے۔ میں نے عرض کیا نہیں پروردگار میں تو یہ پسند کرتا ہوں کہ ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن پیٹ بھر کے کھانا کھاؤں۔ جس دن بھوکا رہوں تیرے حضور گریہ زاری کروں اور جس دن سیر ہو کر کھاؤں تو دل کی گہرائی سے تیرا شکر ادا کروں او تیری حمد اور تسبیح بیان کروں۔

آپ ﷺ کے اس اسم گرامی سیدنا حامد ﷺ کا انسانی سیرت و کردار سے یہی پیغام ہے کہ ہم بھی آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اللہ کی زیادہ سے زیادہ تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں۔ خاص طور پر سورۃ النصر میں جو آپ ﷺ کو اللہ رب العزت نے اپنی حمد بیان کرنے کی تلقین کی ہے اس میں ہمارے لیے بھی ایک لازوال پیغام ہے کہ عام طور پر ہم اسی وقت اللہ رب العزت کی حمد اور تسبیح بیان کرتے ہیں جب غم یا کسی پریشانی کے عالم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہاں سورۃ النصر میں یہ پیغام ہے جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پریشانیاں چھٹنے لگیں۔ غم خوشی میں بدلنے لگیں۔ تنگی کے بعد آرام نصیب ہونے لگے اس وقت بطور خاص اللہ کی حمد بیان کی جائے اور استغفار طلب کیا جائے اس سے یہ ہوگا کہ اللہ کی حمد اور بڑائی بھی بیان ہو جائے گی اور اس کا شکر بھی ادا ہو جائے گا۔ اور دوسرا قرآن حکیم کا وہ گلا اور شکوہ بھی دور ہو جائے گا جس میں اللہ رب العزت نے اظہار کیا ہے کہ انسان جب مصیبت یا پریشانی میں ہوتا ہے تو ہمیں گڑگڑا گڑگڑا کر پکارتا ہے اور جب ہم اس سے اس پریشانی کا بوجھ اتار دیتے ہیں تب یہ ایسے ہو جاتا ہے جیسے ہمیں کبھی پکارا ہی نہیں۔ اللہ رب العزت ہمیں ایسی ناشکری سے بچائے اور اپنی زیادہ سے زیادہ حمد کی توفیق عطا فرمائے۔

سیّدنا حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ ﷺ

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ کا یہ اسم گرامی نہایت واضح انداز میں بیان کیا ہے۔

﴿لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبہ:۱۲۸)

''(لوگو!) تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک ایسے رسول آئے ہیں کہ جو چیز تمہیں مشقت میں ڈالتی ہے وہ ان پر گراں گذرتی ہے وہ تمہاری منفعت اور راحت کے لیے بہت حریص ہیں اور مومنوں کے لیے تو بہت ہی شفیق اور رحیم ہیں۔''

○ حریص کے معنی ہیں خواہش مند۔ نبی کریم ﷺ کے اسم گرامی کے طور پر مراد ہے ''تمہاری بھلائی کے لیے شدید خواہش مند آج ہم معاشرے میں اپنوں اور بے گانوں کے رویوں کی طرف نگاہ دوڑائیں تو ہمیں ہر شخص دوسرے کی خاطر نہیں بلکہ اپنے مفاد اور اپنی ذات کی خاطر حریص نظر آئے گا۔ کوئی مال کے لیے حریص ہے' کوئی اولاد کے لیے حریص ہے۔ کوئی جائیداد کے لیے حریص ہے کوئی باپ ہے تو اپنے بیٹے کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

معاشرے میں ترقی کے لیے فکرمند ہے۔ ماں ہے تو بیٹی کے سہاگ کے لیے فکرمند ہے۔ بیوی ہے تو بیمار خاوند کے لیے فکرمند ہے۔

مگر پوری کائنات میں صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس ایسی ہے جس کے احساس اور حرص کا دائرہ کوئی اپنا گھر' خاندان یا رشتہ دار عزیز نہیں بلکہ اس پیغمبر کی حرص کا دائرہ کل انسان ہیں۔ کوئی یہودی ہو یا عیسائی' کافر ہو یا مشرک وہ سب کے بارے میں بھلائی اور خیر کے لیے حریص ہیں وہ چاہتے ہیں کائنات کا ایک فرد بھی جہنم میں نہ جائے' وہ چاہتے ہیں زمین پر چلتے پھرنے والے انسان تو درکنار کیڑے مکوڑے بھی بھوکے نہ رہیں۔ وہ چاہتے ہیں زمین پر رہنے بسنے والا کوئی بھی انسان بے شک وہ کسی بھی مذہب وملت سے تعلق رکھتا ہو بنیادی انسانی حقوق سے محروم نہ ہو۔ وہ چاہتے ہیں کہ کائنات کا آخری فرد تک جہنم کی آگ سے محفوظ ہو جائے۔

○ آپ ﷺ کے سگے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جب ایمان نہیں لائے تھے۔ اس دوران ایک مرتبہ ابوجہل نے آپ ﷺ کو ایذا پہنچائی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی ابوجہل کو مارا پیٹا۔ اور آ کر رسول اللہ ﷺ کو کہنے لگے اے میرے بھتیجے خوش ہو جاؤ میں نے ابوجہل سے تمہارا انتقام لے لیا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے میرے چچا مجھے اصل خوشی تو اس وقت ہو گی جب آپ ایمان قبول کر لیں گے۔ مجھے تو زیادہ حرص اور شوق یہ ہے کہ آپ مسلمان ہو جائیں' سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ بات گھر کر گئی اور آپ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔

طائف میں دعوت اسلام کے نتیجے میں آپ ﷺ کو پتھر پڑتے ہیں مگر نبی کریم ﷺ ان کے لیے بد دعا نہیں بلکہ خیر خواہی کے لیے اللہ کے حضور دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے لیے نبی کریم ﷺ اس قدر حریص ہیں کہ اللہ رب العزت کے حضور ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعائیں مانگتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ رسول اللہ ﷺ کے اس اسم گرامی کا ہماری سیرت و کردار سے مطالبہ اور تقاضا ہے کہ ہم بھی دوسرے انسانوں کی بھلائی اور خیر خواہی کے لیے حریص ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا یہ پہلو ہمیں دعوت عمل دیتا ہے کہ ہم کسی کی خیر خواہی کے لیے سوچیں گے اللہ رب العزت ہماری خیر خواہی کا سوچیں گے۔

دنیا مکافات عمل ہے۔

آج کسی کے ساتھ نیکی کریں۔ آج ہی نہیں تو کبھی نہ کبھی اس کا بدلہ ضرور ملے گا۔ پھر ہم کہتے بھی ہیں کہ آج پتہ نہیں کون سی نیکی کام آ گئی۔

کسی کے ساتھ بُرا کریں گے۔ کبھی نہ کبھی اس کی سزا دنیا میں ہی مل جاتی ہے پھر ہم کہتے ہیں کہ آج پتہ نہیں کون سے گناہ کی سزا میں پکڑا گیا۔

ہر عمل کا ردعمل ہے بعض ردعمل اسی وقت ظاہر ہو جاتے اور بعض بعد میں ظاہر ہوتے ہیں۔

اللہ رب العزت ہمیں دوسرے انسانوں کی خیر خواہی کے لیے ہمدردی' محبت اور الفت واپنائیت کے اسلوب پر ہی سوچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارا پورے کا پورا دین خیر خواہی سے لبریز ہے۔ مثلاً ہمارے دین میں:

○ ایمان لانے کی دعوت وترغیب ہے اس میں خیر خواہی ہے۔

○ عبادات کا معاشرتی پہلو لے لیں اس میں خیر خواہی ہے۔

○ انسانوں کے حقوق کا پہلو لے لیں اس میں خیر خواہی ہے۔

○ معیشت اور معاشرت کے پہلو پر غور کر لیں اس میں خیر خواہی ہے۔

○ ہم اگر مسلمان ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو انسانوں سے خیر خواہی کا سوچنا ہے نہ کہ ان کے لیے اذیت ومصیبت کا باعث ہونا ہے۔ آج ہم نے بھی رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دوسرے مسلمان بھائیوں کی تکلیف کو اپنی تکلیف اور ان کی راحت کو اپنی راحت سمجھنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا الحق صلی اللہ علیہ وسلم

"حق" کے لغوی معنی مطابقت اور مکمل موافقت کے ہیں۔۱؎ یہ صحیح' درست' حق' انصاف اور حقیقت کے معنوں میں لفظ "حق" قبل از اسلام کی شاعری میں بھی عام رہا ہے اور عربوں کی امثال میں یہ لفظ "صدق" کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اے عربی میں اس کے بنیادی معنی امر ثابت (الثابت حقيقة) کے ہیں اور صدق کے معنی ثانوی ہیں۔۲؎ حق کے معنی میں امام رازی نے لکھا ہے "الثابت الذی لا یسوغ انکارہ" یعنی وہ ثابت حقیقت جس کا انکار نہ کیا جا سکے ۳؎ قرآن مجید میں یہ لفظ مختلف حوالوں کے ساتھ دو سو ستائیس مرتبہ استعمال ہوا ہے۔۴؎ بعض مقامات پر یہ اسم ذات باری تعالیٰ کے لیے استعمال ہوا ہے۔ مثلاً

﴿مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ﴾ (الانعام:۶۲)

﴿فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ﴾ (یونس:۳۲)

﴿فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ﴾ (طٰهٰ:۱۱۴)

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ﴾ (الحج:۶)

کئی مقامات پر خود قرآن کی حقانیت کے اثبات میں بھی یہ اسم پاک صفت کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ مثلاً

﴿نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ﴾ (آل عمران:۳)

﴿وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ﴾ (المائدہ:۴۸)

﴿لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ﴾ (یونس:۹۴)

﴿تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ﴾ (السجدہ:۲'۳)

﴿وَ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ﴾ (فاطر:۳۱)

﴿بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ (الصّٰفّٰت:۳۷)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿حَتّٰی جَاءَهُمُ الْحَقُّ﴾ (الزخرف:۲۹)

﴿وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ﴾ (الزخرف:۳۰)

﴿وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ﴾ (محمد:۲)

﴿جَآءَ کُمْ مِّنَ الْحَقِّ﴾ (الممتحنه:۱)

اسی طرح قرآن حکیم میں کئی مقامات پر یہ اسم مبارک رسول اللہ ﷺ کی صفت اور مناسبت سے بھی استعمال ہوا ہے۔ مثلاً

﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا﴾ (البقرہ:۱۱۹)

''(اے نبی) ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

﴿كَيْفَ يَهْدِی اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَ شَهِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ جَآءَ هُمُ الْبَيِّنٰتُ﴾ (آل عمران:۸۶)

''بھلا اللہ ایسے لوگوں کو کیسے ہدایت دے جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا۔ جبکہ وہ گواہی دے چکے ہیں کہ یہ رسول حق ہے اور ان کے پاس کھلی نشانیاں آ چکی ہیں۔''

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ كُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ (النساء:۱۷۴)

''اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف حق کے ساتھ رسول آ گیا ہے۔''

﴿وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَ تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ يَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ○ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○﴾

(الانفال:۷، ۸)

''اور (یاد کرو) جب اللہ تم سے دونوں گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کر رہا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تم چاہتے تھے کہ تمہیں کمزور گروہ مل جائے جبکہ اللہ کا یہ ارادہ تھا کہ اپنے کلمات کے ساتھ حق کو ثابت کر دے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ تاکہ حق کو حق اور جھوٹ کو جھوٹ ثابت کر دے۔ بے شک مجرموں کو ناگوار ہی گذرے۔''

ان دونوں آیات میں غزوہ بدر کے حوالے سے حق تعالیٰ کی طرف سے خاص نصرت وانعامات میں سے ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو یہ اطلاع ملی کہ قریشیوں کا ایک عظیم لشکر اپنے تجارتی قافلہ کی حفاظت کے لیے مکہ سے نکل چکا ہے تو اب مسلمانوں کے سامنے دو جماعتیں تھیں۔ ایک تجارتی قافلہ جس کو روایات میں ''عمیر'' سے تعبیر کیا گیا ہے اور دوسری یہ مسلح فوج جو کہ مکہ سے چلی تھی۔ اس کو ''نضیر'' کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس آیت میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ اور آپ کے ذریعے سے سب مسلمانوں کے ساتھ یہ وعدہ فرمایا تھا کہ ان دونوں جماعتوں میں سے کسی ایک جماعت پر آپ کا مکمل قبضہ ہو جائے گا۔ اب ظاہر ہے کہ تجارتی قافلہ پر بہ نسبت مسلح فوج کے قبضہ آسان تھا۔ اس لیے اس مبہم وعدہ کو سن کر بہت سے صحابہ کرام کی تمنا اور خواہش ہوئی کہ وہ جماعت جس پر مسلمانوں کا قبضہ ہونے کا وعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے۔ وہ غیر مسلح تجارتی قافلہ ہو جائے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ اور بہت سے اکابر صحابہ کا ربانی اشارات کی بنا پر یہی ارادہ ہوا کہ مسلح فوج پر قبضہ ہو تو بہتر ہے۔ اس آیت میں غیر مسلح جماعت پر قبضہ چاہنے والے مسلمانوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ تمہیں اپنی شہوت پسندی اور خطرات سے یکسوئی کے پیش نظر یہی پسند تھا کہ غیر مسلح تجارتی قافلہ پر تمہارا قبضہ ہو جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ یہ تھا کہ اسلام کا اصل مقصد حاصل ہو یعنی حق کا حق ہونا واضح ہو جائے۔ ۵ ؎

یہاں پر حق کو ثابت کرنے کے بارے میں جس ارادۂ خداوندی کا ذکر ہے وہاں رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس بھی ہو سکتی ہے جس کو اللہ رب العزت حق یعنی سچا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غالب ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اگلی آیت میں پھر اعادہ کیا جا رہا ہے تاکہ (نہ صرف) حق کو حق ثابت کیا جانا مقصود ہے بلکہ جھوٹ کو جھوٹ ثابت کرنا بھی مقصود ہے۔ بے شک یہ مجرموں کو ناگوار ہی کیوں نہ گزرے۔ میں سمجھتا ہوں دوسری آیت میں بھی حق کو حق ثابت کرنے کے عزم خداوندی کا ذکر ہے۔ وہاں پہلے مقام پر ''حق'' سے مراد سیدی ومرشدی رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔

﴿فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ﴾

(یونس: ۳۲)

''سو یہ ہے اللہ تمہارا رب' جو حق (یعنی سچ) ہے۔ پھر اب حق کے بعد گمراہی کے سوا کون سی چیز رہ جاتی ہے۔ آخر کس سمت پھرائے جا رہے ہو۔''

یہاں پر سیاق وسباق میں آنحضرت ﷺ کو خطاب کر کے فرمایا گیا ہے کہ آپ مشرکین سے پوچھیے آسمان وزمین میں سے تمہیں رزق کون دیتا ہے؟ یا تمہارے کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے؟ کہ جب چاہے وہ ان میں قوتِ شنوائی اور قوت بصارت پیدا کر دے اور جب چاہے سلب کر لے اور کون ہے جو مردہ چیز میں سے زندہ کو پیدا کرتا ہے۔ جیسے مٹی سے گھاس اور درخت یا نطفہ سے انسان اور جانور یا بیضہ سے پرندہ اور کون ہے جو زندہ سے مردہ کو پیدا کر دیتا ہے جیسے انسان اور جانور میں سے نطفہ اور کون ہے جو کائنات کے تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے۔

پھر فرمایا جب آپ ﷺ ان لوگوں سے یہ سوال کریں گے تو سب یہی کہیں گے کہ اللہ۔ جب وہ یہ جواب دیں تو آپ ان سے کہیے تو پھر تم کیوں اللہ سے نہیں ڈرتے اور عبادت واطاعت کا حق دار اس کے سوا کسی اور کو کیوں بناتے ہو۔

اب فرمایا بس یہی اللہ تمہارا رب حقیقی ہے۔ پھر اب حق کے بعد گمراہی کے علاوہ کون سی چیز رہ جاتی ہے۔ میرے خیال میں اللہ نے ایک مرتبہ اپنی ذات کو حق کہا اور اس کے بعد بزبان خدا ہی ارشاد ہے جب حق آ گیا ہے تو اس کو نہ مان کر گمراہی کے سوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کونسی چیز رہ جاتی ہے۔ میرے ظن کے مطابق یہ یہاں ''حق'' رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس ہے اور اللہ رب العزت نے اپنی اور اپنے رسول ﷺ دونوں کی نافرمانی کو گمراہی سے تعبیر کیا ہے۔

﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا﴾ (یونس:۱۰۸)

''کہہ دیجیے اے لوگو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آچکا ہے۔ پس جو ہدایت حاصل کرتا ہے تو درحقیقت وہ اپنے ہی فائدے کے لیے ہے اور جو گمراہ ہو گیا تو درحقیقت اس کی گمراہی کا وبال اسی کے لیے ہے۔''

یہاں پر حق سے مراد قرآن حکیم بھی ہو سکتا ہے۔ دین اسلام بھی اور آپ ﷺ کی اپنی ذات بھی ہو سکتی ہے۔ جو سراسر حق ہے۔ یقیناً جو اس حق یعنی سچائی سے ہدایت حاصل کرے گا وہ اس شخص کی اپنی فلاح ونجات کے کام آئے گی اور جو اس حق سے روگردانی کرے گا۔ اسی آیت میں واضح کیا گیا ہے کہ اس کا وبال اسی کے لیے ہوگا۔

﴿وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾

(بنی اسرائیل:۸۱)

''اور کہہ دیجیے۔ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا ہے۔ بے شک باطل مٹنے کے ہی لیے ہے۔''

غرض قرآن حکیم کے یہ تمام حوالے اس حقیقت کی وکالت کرتے ہیں کہ رسول اللہ حضرت محمد ﷺ پیغمبر برحق ہیں۔ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت حقیقت ہے اور یہ ایسی حقیقت جس کو عقل، دانش کی ہر کسوٹی پر نہ صرف پرکھا بلکہ ثابت بھی کیا جا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلے یہ کہ آپ ﷺ کی نبوت ورسالت مبنی برحق ہے۔

نبوت کے ثبوت کے لیے دو طریقے ہوتے ہیں۔ ایک اجمالی دوسرا تفصیلی۔

اجمالی طریقہ یہ ہے کہ جس طرح انسان کو حیوان پر نفس ناطقہ کی بنا پر فضیلت حاصل ہے کہ یہ عقلی و دماغی خصوصیت حیوان میں نہیں پائی جاتی جس کے بل پر انسان حیوان پر حکمرانی کرتا ہے اور اس کا مالک بنا ہوا ہے۔ اور اسے اپنے کام میں لگائے ہوئے ہے۔ اس طرح انبیاء علیہم السلام کو اپنے اپنے نفوسِ قدسیہ کی بنا پر تمام انسانوں پر برتری حاصل ہے۔ اور وہ اپنے قدسی نفوس اور پیغمبرانہ قوت سے دوسروں کو راہ راست سمجھاتے ہیں اور خود راہ راست پر قائم رہتے ہیں۔ ان کی پیغمبرانہ عقل وفہم تمام انسانی عقلوں سے بالا تر ہوتی ہے۔ اور ان کو وہ ربانی خصوصیت حاصل ہوتی ہے جس کی بنا پر وہ تمام انسانی نفوس کی تدبیر کا فرض انجام دیتے' ان پر قابو پاتے اور ان کو کام میں لگاتے ہیں۔ اور جس طرح انسانوں کے بعض عجیب وغریب کام انسانوں کو حیرت انگیز معلوم ہوتے ہیں اسی طرح پیغمبروں کے عجیب وغریب کام انسانوں کو معجزہ نظر آتے ہیں۔ اگرچہ نبی عام انسانوں کے ساتھ بشریت اور انسانیت میں برابر کا شریک ہوتا ہے' مگر عقلیت و معنویت میں وہ ان سے بالکل الگ ہوتا ہے کیوں کہ اس میں وحی قبول کرنے کی جو صلاحیت ہے دوسرے انسانوں میں نہیں ہوتی۔ ۶ے اس مفہوم کو قرآن نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ (الکھف: ۱۱۰)

''کہ میں تمہاری طرح بشر ہی ہوں لیکن مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔''

اب بشریت میں گو پیغمبر کو دوسرے انسانوں کی مثل کہا ہے۔ مگر ساتھ وحی کے فرق اور امتیاز کو حد فاصل بھی قرار دیا ہے۔

نبوت کے تفصیلی ثبوت میں بنیادی طور پر تین طریقے ہیں۔

۱ انسان میں تین قسم کی اختیاری حرکات پائی جاتی ہیں۔ فکری۔ قولی اور معلی۔ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تینوں سے جو افعال سرزد ہوتے ہیں وہ اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی۔ فکر یعنی رائے صحیح بھی ہوسکتی ہے اور غلط بھی۔ قول سچ بھی ہوسکتا ہے اور جھوٹ بھی۔ اسی طرح عمل اچھا بھی ہوسکتا ہے اور برا بھی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صحیح اور غلط' سچ اور جھوٹ' اچھے اور برے میں تمیز کیسے ہو؟ پھر کیا یہ تمیز ہر شخص کرسکتا ہے یا کوئی نہیں کرسکتا یا بعض کرسکتے ہیں اور بعض نہیں۔ پہلے دو احتمال تو غلط ہیں اب رہ گیا تیسرا احتمال یعنی بعض انسان ایسے ہوتے ہیں جو ان حدود کو متعین کرسکتے ہیں کہ فلاں رائے اور عقیدہ غلط ہے' فلاں قول سچ ہے' فلاں جھوٹ' فلاں فعل اچھا ہے' فلاں برا۔ جس شخص کو خالق کائنات اپنے فضل وکرم سے یہ قوت عطا فرماتا ہے وہی پیغمبر اور صاحب شریعت ہوتا ہے۔

۲ نوعِ انسان کو اپنے اختیاری اعمال وحرکات اور مصلحتی معاملات میں باہمی اجتماع اور تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر انسانوں میں باہم یہ اجتماع اور تعاون نہ ہو تو انسان کا کوئی فرد زندہ رہے نہ جان ومال اور غیرت وآبرو کی حفاظت ہوسکے۔ اسی بقائے نفس' اور جان ومال اور آبرو کے تحفظ کے اصول وآئین کا نام شریعت ہے۔ انسان کو اس کے لیے دو کاموں کی ضرورت ہے۔ ایک یہ کہ اچھے کاموں میں چل کر سب ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں۔ اس کو تعاون کہتے ہیں اور دوسرے یہ کہ برے کاموں سے ایک دوسرے کو باز رکھنے کی کوشش کریں اس کو تمانع کہتے ہیں۔ اس تعاون کے ذریعہ سے انسان کھانے پینے' پہننے اور رہنے کے سامان واسباب فراہم کرتا ہے۔ تعاون کے ذریعے نکاح وقرابت' اولاد واعزہ اور احباب ودوست کے حقوق وتعلقات پیدا ہوتے ہیں اور تمانع کے ذریع نوع انسانی اور افراد انسانی کی زندگی اور ان کی دولت وجائیداد اور عزت وآبرو کے بچاؤ کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ اس تعاون وتمانع کے اصولوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ مرتب' محدود اور معلوم ہوں اور وہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح بنائے جائیں جن میں کسی شخص، خاندان، قبیلہ، قوم اور ملک کے فوائد کی ترجیح نہ ہو۔ بلکہ ان میں سب کا سراسر فائدہ ہو۔ اب ظاہر ہے کہ ایسا قانون انسانوں کے ذریعے سے نہیں بلکہ وحی ربانی اور تعلیم الٰہی سے ہی بن سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ محض کسی انسان کی عقل سے جو بہر حال کوئی خاص شخص یا کسی خاص خاندان، قبیلہ قوم اور ملک کا ہوگا۔ ایسا غیر جانبدارانہ قانون جس میں تمام مخلوقات کی حیثیت یکساں ہو اور کسی طرف پلہ نہ جھکنے پائے اور تمام عالم کے لیے یکساں واجب العمل ہو، محال ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ یہ اصول اسی کی طرف سے وحی ہو جس کے ہاتھ میں نظام عالم کی باگ ہے۔ اور جو پورے نوع انسانی کے اندرونی و بیرونی احوال و کیفیات کے رموز سے باخبر ہو۔ یہ اصول خلاق عالم کی طرف سے جس شخص پر وحی ہوتے ہیں وہی پیغمبر اور رسول ہوتا ہے۔

۳ اللہ تعالیٰ کے دو کام بنیادی ہیں ایک ''خلق'' دوسرا ''امر'' یعنی پہلے خلق یا تخلیق کرنا (غیر موجود سے موجود کرنا) اور اس کے بعد جو موجود ہے اس کو اپنی مصلحت کے مطابق حکم دینا۔ کائنات انہی دو چیزوں سے عبارت ہے۔ لہٰذا جس طرح فرشتے خالق اور مخلوق کے درمیان خلق و ایجاد و پیدائش اور پیغام رسانی میں واسطہ ہیں اسی طرح پیغمبر خدا اور بندہ کے درمیان احکام پہنچانے میں واسطہ ہیں۔ اور جس طرح خدا پر بحیثیت خالق وامر (پیدا کرنے والے اور حکم دینے والے) کے ایمان لانا واجب ہے جس طرح فرشتوں پر اس حیثیت سے ایمان لانا ضروری ہے کہ وہ خالق و مخلوق کے درمیان، ایجاد و پیدائش اور پیغام رسانی کا واسطہ ہیں، اسی طرح پیغمبر پر اس حیثیت سے ایمان لانا فرض ہے کہ وہ خدا اور بندے کے درمیان حکم کے پہنچانے میں واسطہ ہیں۔ ۷۷

یہ تمام دلائل دراصل بالعموم تمام انبیاء اور رسل کے بارے میں ان کی نبوت و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسالت کے اثبات میں حقیقت ثابتہ اور برحق ہونے کے براہین ہیں۔ اور اس اثبات سے مقصود یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سمیت تمام انبیاء کی نبوت یا رسالت منجانب اللہ برحق اور بتقاضائے فطرت بھی برحق اور مبنی برضرورت تھی۔

رسول اللہ حضرت محمد ﷺ کے ''الحق'' ہونے کے حق میں اب تک کی بحث سے یہ خلاصہ نکلتا ہے کہ

جس ہستی نے آپ ﷺ کو نبوت و رسالت سے نوازا یعنی اللہ' سب سے پہلے وہ ''حق'' ہے۔

اس ذات باری تعالیٰ نے آپ ﷺ کی رسالت اور امت کی رہنمائی کے لیے جو پیغام نازل کیا وہ ''حق'' ہے۔

فطرت کی ضروریات کے مطابق آپ ﷺ کے ''الحق'' ہونے کی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے جب انسانیت کی اصلاح وفلاح کے لیے پیغمبرانہ جدوجہد کا آغاز کیا اور اس کی بنیاد جس کلمہ یا نعرہ کو بنایا وہ کلمۂ حق تھا۔ محسن انسانیت میں نعیم صدیقی نے اس بارے میں کیا خوب لکھا ہے۔

''پیغمبر انسانیت ﷺ نے کسی اعتقاد' کسی نظریہ اور کسی نقشۂ فکر کے بغیر اصلاح و تعمیر کا کام یونہی نہیں شروع کر دیا۔ یہ کوئی محض ایک مبہم جذبہ نہ تھا۔ کوئی جنون خام نہ تھا۔ بلکہ حضور ﷺ کون ومکان کی عظیم ترین سچائی کی مشعل لے کر اٹھے' انتہائی حساس قلب کے ساتھ برسوں حضور ﷺ نے زندگی کے معمے پر کاوشیں کی تھیں۔ غار حرا کی خلوتوں میں مدتوں اپنے اندرون کا مطالعہ کیا اور بیرونی عالم پر بھی غور کیا۔ تمدن کی صلاح وفساد کے اصولوں کو سمجھنے میں بھی دماغ کھپایا۔ لیکن عملی اقدام اس وقت تک نہیں کیا کہ جب تک کہ علم الٰہی نے آپ ﷺ کے قلب کو حقیقت سے منور نہیں کر دیا۔ اور سب سے بڑی سچائی پوری طرح آپ ﷺ کے سامنے بے نقاب نہیں ہوگئی۔ سب سے بڑی سچائی یہ ہے کہ کائنات کا ایک خدا ہے اور انسان اس کا بندہ ہے۔ یہی کلمۂ حق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ کے انقلاب کا بیج تھا۔ اس بیج سے صالح زندگی اور صحت مند تمدن کا وہ شجر طیبہ نمودار ہوا تھا جس کی شان یہ ہے کہ اس کی جڑیں زمین میں گہری اتری ہوئیں ہیں اور اس کی شاخیں فضا کی بلندیوں میں پھیلی ہوتی ہیں۔

حضور ﷺ کا کلمہ حد درجہ کا انقلابی کلمہ تھا۔ لا الہ الا للّٰہ لفظی پہلو سے انتہائی مختصر، معنوی لحاظ سے بے حد عمیق۔ ایک اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ صرف وہی ایک الٰہ ہے۔ الٰہ اس طاقت یا ہستی کو کہتے ہیں۔ جس کی غلامی کی جائے۔ آدمی جس پر والہانہ طور پر فدا ہو۔ جس کی عظمت مان کر پرستش کرے، جس کی تحمید و تقدیس کرے۔ جس کے گن گائے جس کی تسبیح کرے۔ جس کو نذر پیش کر دے۔ جس سے بھلائی کی امیدیں لگائے اور جس کی گرفت سے ڈرے۔ جس سے نیکی پر جزا کی امید ہو اور جس سے برائی پر سزا کا اندیشہ رکھے۔ جس کو اپنا مالک و مختار سمجھے۔ جس کو فرماں رواں اور قانون ساز مانے، جس کے مطالبوں کو پورا کرے اور جس کے منع کردہ امور سے باز رہے۔ جس کے دیے ہوئے اصولوں کو اساسِ زندگی بنائے۔ جس کی مقرر کردہ حدوں کی پابندی کرے۔ جس کے ضابطہء حلال و حرام کو بے چون و چرا مانے۔ جس کو اپنے لیے سرچشمہ ہدایت تسلیم کرے۔ جس کی مرضی کے مطابق نظام حیات کی تشکیل کرے۔ جس کے پسندیدہ لوگوں کا احترام کرے اور جس کے مخالفوں کی مخالفت کرے۔ جس کے اشاروں پر تن من دھن کی بازی لگا دے۔ اور جس کی رضا کو زندگی کا نصب العین قرار دے۔ الوہیت کا یہ مفہوم تھا جو ایک لفظ میں پنہاں تھا۔

الوہیت کے یہ حقوق خدائے واحد سے الگ کر کے بہت سی انسانی طاقتوں نے پارہ پارہ کر کے بانٹ رکھے تھے۔ اور بے شمار الٰہ تمدن پر سوار تھے۔ انسان کا اپنا نفس اور اس کی خواہش، خاندان اور برادری کی رسمیں، نسلی، قومی اور قبیلوی وحدتوں کی روایات، جاگیردار اور پجاری طبقوں کی بالادستی، شاہی خاندانوں اور درباری اشراف کی کبر پسندی، یہ مختلف طبق پر الوہیتیں تھیں جن کے نیچے عام آدمی پس رہا تھا۔ لا الٰہ الا اللہ کی ضرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان سب پر یکدم پڑتی تھی۔ اس کلمہ کا کہنے والا گویا یہ اعلان کرتا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عظمت مجھے تسلیم نہیں ہے۔ کسی کی بالادستی قبول نہیں' کسی کا بنایا ہوا ضابطہ وقانون منظور نہیں۔ کسی کے حاصل کردہ فوق الانسانی حقوق جائز نہیں' کسی کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کیا جائے گا۔ کسی کی رضا جوئی اب نہیں کی جائے گی اور کسی کے اشارہ ابرو پر اب زندگی کا نظام نہیں چلے گا۔ خدا کے سوا ہر دوسری خدائی توڑ دی جائے گی۔ یہ کلمہ گویا انسان کی سچی آزادی کا کلمہ تھا۔

اس کلمہ کے دوسرے جز (محمد رسول اللہ) میں یہ اقرار شامل تھا کہ انسانی ہدایت اور تمدن کی اصلاح کے لیے واحد ذریعہ وہ سلسلۂ نبوت ورسالت ہے جو اللہ نے قائم کیا ہے۔ زندگی کا اصل علم وہ ہے جو وحی کے ذریعہ سے آیا ہے۔ اور اس سے عقل انسانی کو سوچنے کے لیے رہنما اصول ملتے ہیں۔ پھر یہ کہ سیّدنا محمد ﷺ اسی سلسلۂ رسالت کی تکمیل فرمانے والے ہیں۔ اور اب زندگی کی رہنمائی اس ہستی کے واسطے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اسی ہستی کی قیادت میں قافلۂ انسانیت فلاح وارتقاء پر گامزن ہو سکتا ہے۔ اس کلمے کی یہی اہمیت تھی جس کی وجہ سے اس کا اقرار اسلام میں داخلہ کو شرط اول ٹھہراتا ہے۔ اس کلمے کو مؤذن نے بلند آواز سے پکارا۔ اسی کلمے کو نماز میں شامل کیا گیا اور اسے ہی افضل الذکر قرار دیا گیا۔'' ۸ے

جناب نعیم صدیقی کے اس اقتباس سے خوب اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ کی پیغمبرانہ جدوجہد کا نقطۂ آغاز کس قدر مبنی برحق سچائیوں پر محیط تھا۔ اور اس کلمہ حق کی سچائیوں کا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔

اس نقطہ آغاز کے بعد اگلا مرحلہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کو جو دین دیا گیا اللہ رب العزت نے اسے بھی ''دین الحق'' قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

﴿هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ﴾ (التوبہ:۳۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''(اللہ ہی) وہ ذات ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس (دین) کو (دنیا کے) تمام ادیان پر غالب کر دے۔

''دین الحق'' سے مراد ہے کہ یہ دین یا نظام زندگی فلاح و کامیابی کے لحاظ سے حقیقت ثابتہ ہے۔ اس کی سچائیاں لازوال ہیں۔ اس دین کے تمام تقاضے اور مطالب حصول مقصد کے لیے برحق اور بے مثال ہیں۔ اس دین نے ایمان کے ضمن میں اگر اللہ رب العزت کے وجود اور اس کی وحدانیت نیز رسولوں، ملائکہ، کتابوں اور یوم آخرت پر ایمان کا تقاضا قائم کیا ہے تو یہ سب مبنی برحق حقیقتیں ہیں۔ دین نے اگر حسن معاشرت کے ضمن میں ہر قیمت پر انسانی عزت و وقار کی حفاظت کی ہے تو یہ انسان کا حق ہے دین نے اگر معاشیات کے باب میں انسان کی مادی ضروریات کو مقدس قرار دیا ہے تو یہ انسانی تقدس کا احساس ہے۔ دین نے اگر سیاسی اعتبار سے معاشرے میں امن و امان قائم کرنا چاہا ہے تو یہ بھی انسانی زندگی کی بقا کا لازمہ ہے۔ غرض اگر آپ ﷺ ''الحق'' ہیں تو آپ ﷺ کا دین بھی حق ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے اسم گرامی ''الحق'' کا انسانی سیرت و کردار سے تقاضا ہے کہ:

﴿وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرہ:۴۲)

''اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ حالانکہ تم جانتے بھی ہو۔''

اسم گرامی ''الحق'' کے عملی اطلاق کے طور پر کلامِ حق کا پیغام یہ ہے کہ ☆ قول و فعل میں سچائی اختیار کی جائے ☆ سچ اور جھوٹ کو آپس میں ملایا نہ جائے ☆ اصل حقیقت کو جانتے بوجھتے ہوئے چھپایا نہ جائے کیوں کہ یہ اہل کتاب کا وطیرہ تھا جیسے کہ ان کو نصیحت کی گئی تھی۔

﴿يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَعْلَمُوْنَ﴾ (آل عمران:۷۱)

''اے اہل کتاب تم سچ کو جھوٹ کے ساتھ خلط ملط کیوں کرتے ہو اور حق کو کیوں چھپاتے ہو اور تم جانتے بھی ہو۔''

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۟ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝﴾ (النساء:۲۹)

''مومنو! ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ ہاں اگر آپس کی رضا مندی سے تجارت کا لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ حاصل ہو جائے تو جائز ہے) اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو کچھ شک نہیں کہ اللہ تم پر مہربان ہے۔''

قرآن مجید کی ان آیت مبارکہ میں اسم گرامی ''الحق'' کا دوسرا اہم تقاضا بیان کیا گیا ہے کہ ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا جائے اور نہ ہی کسی کے حقوق کا ناحق استحصال کیا جائے۔ اگر ایسا کیا تو یہ انسان کی دنیاوی اور اخروی ہلاکت وتباہی کا باعث عمل ہے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝﴾ (النساء:۱۷۰)

''لوگو! اللہ کے پیغمبر تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے حق بات لے کر آئے ہیں تو (ان پر) ایمان لاؤ (یہی) تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر کفر کرو گے تو (جان رکھو کہ) جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔''

قرآن مجید کے اس پیغام میں پہلے تو اس بات پر مہر تصدیق ثبت کی گئی ہے کہ اللہ کے رسول جو کچھ لائے ہیں (یعنی شریعت) وہ حق ہے۔ دوسرا تقاضا یہ کہ ان کی لائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی شریعت پر ایمان لایا جائے۔ کفر کا راستہ اختیار نہ کیا جائے۔ اور اگر کوئی کفر کرے گا تو اسے جان لینا چاہیے اللہ کو ایسے منکرین اور کافرین کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ایک شخص کفر کا راستہ اختیار کر بھی لے گا تو خدا کی خدائی میں کوئی فرق نہیں آئے گا کیوں کہ زمین و آسمان میں اللہ کی اطاعت کے لیے بے شمار مخلوقات میں وہ اللہ کی ہیں اور ان کی اطاعت و فرماں برداری کے سبب اللہ ان کا ہے۔

﴿وَ مِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ يَعْدِلُوْنَ ○﴾

(الاعراف:١٨١)

"اور ہماری مخلوقات میں سے ایک وہ لوگ ہیں جو حق کا راستہ بتاتے ہیں اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔"

یہاں پر ان لوگوں کے لیے خوشخبری ہے جو حق کا راستہ اختیار کرتے ہیں اور عدل کرتے ہیں کہ اللہ کو ان کا احساس ہے وہ اس کا اجر ضرور پائیں گے۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو مثال کے طور پر بیان کیا ہے اور جن کی مثال دی جائے یقیناً وہ مثالی لوگ ہوتے ہیں۔

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○﴾ (التوبہ:٣٣)

"وہی (اللہ) تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس (دین) کو (دنیا کے) تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ مشرکوں کو یہ ناگوار ہی کیوں نہ گزرے۔"

تقاضا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وساطت سے ہمیں جو دین ملا ہے سراسر ہدایت اور حق ہے۔ آپ ﷺ اور ان کی اتباع میں فرض یہ ہے کہ اس دین کو ہمیشہ غالب رکھا جائے۔ آج کے حالات میں جب کہ دشمنان دین یہودی ونصاریٰ چاروں طرف سے اس دین کو مغلوب کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وباطل کی اس معرکہ آرائی میں ہماری ذمہ داریاں اور بھی بڑھ جاتی ہیں کہ اپنے دین حقہ کے دفاع اور اس کی سربلندی کے لیے کمربستہ ہو جائیں۔

﴿قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝﴾

(یونس: ۳۶،۳۵)

"پوچھو بھلا تمہارے شریکوں میں کون ایسا ہے کہ حق کا راستہ دکھائے۔ کہہ دو کہ خدا ہی حق کا راستہ دکھاتا ہے۔ بھلا جو حق کا راستہ دکھائے وہ اس قابل ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ کہ جب تک اسے کوئی راستہ نہ دکھائے وہ راستہ نہ پائے۔ تو تم کو کیا ہوا ہے۔ تم کیسا انصاف کرتے ہو؟ اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ ظن حق کے مقابلے میں کچھ بھی کارآمد نہیں ہو سکتا۔ بیشک اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔"

پیغام یہ ہے کہ شرک باطل کا راستہ ہے لوگ جن کا شرک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا چیلنج کے طور پر ان سے سوال ہے کہ کیا ان میں سے کوئی ایسا ہے جو تمہیں حق کا راستہ دکھائے کیوں کہ وہ تو خود گمراہ لوگ ہیں اور اگر گمراہی کے سبب حق کا راستہ دکھانے کے قابل یا اہل ہی نہیں ہیں تو کیا حجت ہے کہ ان کی پیروی کی جائے۔ وہ تو صرف اپنے ظن کی پیروی کرتے ہیں۔ اس آیت میں یاددھانی بھی کرا دی گئی ہے کہ تم یہ ہرگز نہ سمجھنا جو کچھ تم کرتے ہو اس کی کسی کو خبر نہیں۔ اللہ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔

﴿اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَّابِيًا ؕ وَ مِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ۝

(الرعد:۱۷)

''اسی نے آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے اپنے اپنے اندازے کے مطابق نالے بہہ نکلے پھر نالے پر پھولا ہوا جھاگ آ گیا۔ اور جس چیز کو زیور یا کوئی اور چیز بنانے کے لیے آگ میں تپاتے ہیں اس میں بھی ایسا ہی جھاگ ہوتا ہے۔ اس طرح اللہ حق اور باطل کی مثالیں بیان کرتا ہے۔ سو جھاگ تو سوکھ کر زائل ہو جاتا ہے اور (پانی) جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ زمین میں ٹھہرا رہتا ہے۔ اس طرح اللہ (حق اور باطل) کی مثالیں بیان فرماتا ہے (تاکہ تم سمجھو)''

یہاں اللہ رب العزت نے مثال کے ذریعے سے یہ سمجھایا ہے کہ حق کا راستہ اور عمل پائیدار باقی رہنے والا ہوتا ہے جبکہ باطل جھاگ کی طرح ہے جو چند ہی لمحے کے بعد زائل ہو جاتی ہے اور وہ انسان کے کسی کام نہیں آتی۔

۝وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝ (الکھف:۵۶)

''اور ہم پیغمبروں کو بھیجا کرتے ہیں تو صرف اس لیے کہ لوگوں کو اللہ کی نعمتوں کی خوشخبریاں سنائیں اور (عذاب سے) ڈرائیں اور جو کافر ہیں وہ باطل (کی سند) سے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اس کو حق سے پھسلا دیں۔ اور انہوں نے ہماری آیتوں کو اور جس چیز سے ان کو ڈرایا جاتا ہے ہنسی بنا لیا۔''

پیغام یہ ہے کہ اگر کوئی باطل کو سند بنا کر کسی کو حق کے راستے سے پھسلاتا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ورغلاتا ہے تو یہ کافرانہ عمل ہے۔ اس طرح اللہ کی آیات کو جھٹلانا یا حق بات کو ہنسی مذاق بنالینا اللہ کے نزدیک نہایت ناپسندیدہ عمل ہے۔

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ﴾ (الحج:۶۲)

''یہ اس لیے کہ اللہ ہی برحق ہے اور جس چیز کو (کافر) اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ باطل ہے۔ اس لیے کہ اللہ رفیع الشان اور بڑا ہے۔''

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ﴾ (لقمن:۳۰)

''یہ اس لیے کہ اللہ کی ذات برحق ہے اور جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ لغو ہیں اور یہ کہ اللہ ہی عالی مرتبہ گرامی قدر ہے۔''

ان دونوں آیات میں پیغام یہ ہے کہ ہر صفت اور خوبی میں سب سے پہلے اللہ ہی برحق ہے۔ اگر کوئی اپنی حاجات کی تکمیل کے لیے اللہ کے سوا کسی کو پکارتا ہے تو وہ باطل ہے۔

﴿قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَ مَا يُعِيْدُ ○﴾ (سباء:۴۸، ۴۹)

''کہہ دو کہ میرا پروردگار اوپر سے حق اتارتا ہے اور وہ غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ کہہ دو حق آچکا اور (معبود) باطل نہ تو پہلی بار پیدا کر سکتا ہے نہ دوبارہ پیدا کرے گا۔''

یہاں بھی پیغام ان لوگوں کے لیے ہے جو اللہ کی ذات کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود ٹھہراتے ہیں اور ان سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں یا ان سے اپنے بارے میں مستقبل کے حالات پوچھتے ہیں انہیں متنبہ کیا جا رہا ہے کہ غیب کا علم صرف اللہ کو ہے اس کے علاوہ کسی کو نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾ (الشوریٰ:۲۴)

''اور اللہ جھوٹ کو نابود کرتا ہے اور اپنی باتوں سے حق کو ثابت کرتا ہے۔ بے شک وہ سینے تک کی باتوں سے واقف ہے۔''

پیغام یہ ہے کہ جھوٹ پر جب اللہ کی سچی باتوں کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ نابود ہو جاتا ہے۔

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰي مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ○ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ○﴾ (محمد:۲، ۳)

''اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور جو (کتاب) محمد ﷺ پر نازل ہوئی اسے مانتے رہے جو ان کے پروردگار کی طرف سے برحق ہے ان سے ان کے گناہ دور کر دیے اور ان کی حالت سنوار دی۔ یہ اس لیے کہ جن لوگوں نے کفر کیا انہوں نے جھوٹی بات کی پیروی کی اور جو ایمان لائے وہ اپنے پروردگار کی طرف سے (دین حق) کے پیچھے چلے اس طرح اللہ ان لوگوں کے حالات بیان کرتا ہے۔''

پیغام یہ ہے کہ کتاب حق اور دین کی پیروی کے ساتھ ایمان اور نیک اعمال کا صدور بھی ضروری ہے جب انسان کی سیرت وکردار میں یہ ساری چیزیں اکٹھی ہوں گی تب ان کے گناہ بھی دور کر دیے جائیں گے۔ اور ان کی آئندہ کے لیے اصلاح بھی کر دی جائے گی۔

﴿وَالْعَصْرِ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ○ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ○﴾ (العصر:۱، ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''عصر کی قسم بے شک انسان گھاٹے اور خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور دوسرے کو حق کی نصیحت کرتے رہے اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔''

بڑے جامع انداز میں سورۃ العصر میں پیغام ہے کہ صرف حق کو حق ماننا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ دعوت حق یا حق بات کی نصیحت بھی انسان کی سیرت و کردار سے مطلوب و مقصود ہے اور جو شخص اپنی زندگی میں اس خوبی کو پیدا کرتا ہے وہ ہرگز گھاٹے اور خسارے میں نہیں بلکہ کامیاب ہے۔

الغرض قرآن مجید کے یہ تمام پیغامِ حق زندگی اور انسانی سیرت و کردار کے تقاضے ہیں ان سب کو پورا کرنا سیدنا الحق ﷺ کے اس اسم گرامی اور ذات گرامی کا تقاضا ہے کیوں کہ ایمانِ حق کا تقاضا بہر حال عملِ حق ہے۔

سیّدنا الْحَکِیْمُ ﷺ

''الحکیم'' ح ک م مادے سے بروزن فعیل مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے لغوی معنی ہیں صاحب حکمت۔ اسم نبوی کے اعتبار سے ''سیّدنا الحکیم ﷺ'' کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ صاحب حکمت تھے۔ قرآن حکیم اس مناسبت سے کئی مقامات پر گواہی پیش کرتا ہے کہ آپ ﷺ حکیم یا صاحب حکمت تھے۔ حکمت اللہ تعالیٰ کی خاص نعمتوں میں سے وہ نعمت ہے جس کو پانے کے لیے انبیاء نے باقاعدہ اللہ رب العزت سے دعا واستدعا کی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ تحفہ خاص اپنے انبیائے خاص کو عنایت بھی فرمایا تھا۔

حضرت ابراہیم نے جب محمد ﷺ کے ظہور کی دعا مانگی تو قرآن حکیم بیان کرتا ہے۔ ان کے الفاظ اس طرح تھے۔

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(البقرہ:۱۲۹)

''اے ہمارے پروردگار! اور ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیج جو ان کو تیری آیتیں سنائے اور کتاب وحکمت سکھائے اور ان کو سنوارے۔ بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے جب یہ دعا قبول فرمائی تو ساتھ بتادیا کہ جہاں ہمارا یہ آخری رسول دوسری پیغمبرانہ صفات کا حامل ہے دعائے ابراہیمؑ کے نتیجے میں صاحب حکمت بھی ہے۔ قرآن حکیم ابراہیمؑ کی قبولیت دعا کا اعلان یوں کرتا ہے۔

﴿كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ:﴾

(البقرہ:۱۵۱)

''جس طرح ہم نے تم میں تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیتیں سناتا ہے اور تم کو سنوارتا ہے اور تم کو کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔''

دعائے ابراہیمؑ کی قبولیت کے نتیجے میں آپ ﷺ کے صاحب حکمت ہونے کا اظہار اللہ رب العزت نے مومنین سے یوں کیا۔

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝﴾ (آل عمران:۱۶۴)

''بے شک اللہ نے مومنین پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں (کفر گناہ کی آلودگی سے) پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے کیوں کہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی ہی تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے انداز میں اس طرح ارشاد ہے۔

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾

(الجمعه:۲)

''وہی اللہ ہے جس نے امیوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو (قرآن کی) آیتیں سناتا ہے اور ان کو پاک وصاف کرتا ہے کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

رسول اللہ ﷺ کو براہ راست بھی خطاب کر کے ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا۝﴾ (السناء:۱۱۳)

''اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت کی باتیں نازل فرمائیں اور آپ کو وہ باتیں بتلائیں ہیں جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔''

﴿ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤی اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ﴾ (بنی اسرائیل:۳۹)

''یہ باتیں اس حکمت کی ہیں جو آپ کے رب نے آپ ﷺ پر وحی کے ذریعہ بھیجی ہیں۔''

﴿وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ یَعِظُكُمْ بِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾ (البقرہ:۲۳۱)

''اور یاد کرو اللہ کے اس احسان کو جو تم پر کیا گیا ہے کہ اور اس کو بھی یاد کرو کہ اس نے نازل کی تم پر کتاب اور حکمت۔ جن کے ذریعے سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے۔''

ازواج مطہرات سے بھی قرآن حکیم مخاطب ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ﴾ (الاحزاب:٣٤)

''اور تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیات اور حکمت کی باتیں سنائی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو۔''

کبھی اس طرح ہوتا ہے کہ یہ نعمت حسب استطاعت عام مسلمانوں کو بھی ملا کرتی ہے۔

﴿يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا﴾ (البقرة:٢٦٩)

''اور اللہ جس کو چاہتا ہے حکمت بخشتا ہے اور جس کو حکمت بخش دی گئی اس کو خیر کثیر مل گئی۔''

اسی حکمت کے ذریعے سے مسلمانوں کو دعوت وتبلیغ کا حکم ہے۔

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ (النحل:١٢٥)

''اپنے پروردگار کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے عمدہ طریقے کے ساتھ مناظرہ کرو۔''

قرآن مجید کی ان تمام آیات میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کی امت کی ''حکمت'' کے ساتھ ایک خاص نسبت ظاہر کی گئی ہے۔لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ حکمت وہ کیا خاص نعمت ہے جس کو رسول اللہ ﷺ اور آپ کی امت کے مومنین کو اللہ رب العزت نے احسان تک کے نام سے یاد کرایا ہے۔قابل غور بات ہے کہ حکمت وہ کیا جو ہر خاص ہے جس کی بنیاد پر آپ ﷺ ''الحکیم'' بن جاتے ہیں۔علمائے لغت علمائے تفسیر اور علمائے حدیث نے حکمت کی مختلف تعبیریں بیان کی ہیں۔مثلاً

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ((والحكمة اصالة الحق بالعلم والعقل فالحكمة من الله تعلیٰ معرفة الاشياء ويجادها على غاية الاحكام ومن الانسان معرفة الموجودات وفعل الخيرات)) ۷۹ے

''اور حکمت' علم اور عقل کے ذریعے سے سچی اور صحیح بات تک پہنچنا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی حکمت چیزوں کو جاننا اور ان میں باکمال خوبی پیدا کرنا ہے۔ اور انسان کی حکمت موجودات کو جاننا اور اچھی باتوں کا کرنا ہے۔''

صاحب تاج العروس نے لکھا ہے۔

○ ((الحكمة العدل فى القضاء والعلم بحقائق الاشياء على ما هى عليه والعمل بمقتضاه ولهذا انقسمت الى علمية و عملية)) ۸۰ے

''حکمت کے معنی فیصلہ کے وقت عدل کرنا ہے اور اشیاء کی اصل حقیقتوں کو جان لینا اور اس صحیح علم کے مطابق عمل کرنا ہے۔ اس لیے حکمت کی دو قسمیں ہیں۔ حکمت علمی اور حکمت عملی۔

صاحب لسان العرب نے حکمت کے مفہوم کو اس طرح بیان کیا ہے۔

○ ((الحكمة عبارة عن معرفة افضل الاشياء بافضل العلوم))۸۱ے

''حکمت بہترین چیز کو بہترین علم کے ذریعے جاننے کو کہتے ہیں۔''

''حکمت'' کے بارے میں سید سلیمان ندویؒ لکھتے ہیں کہ ''ائمہ لغت اور علمائے قرآن کے تمام اقوال پر ایک غائر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ یہ تمام ایک ہی مفہوم کی مختلف تعبیریں اور ایک ہی حقیقت کی متعدد تفسیریں ہیں۔ حکمت عقل وفہم کی اس کامل ترین حقیقت کا نام ہے جس سے صحیح و غلط' صواب وخطا' حق و باطل اور خیر وشر کے درمیان تمیز وفیصلہ بذریعہ غور وفکر' دلیل وبرہان اور تجربہ سے نہیں بلکہ منکشفانہ طور سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتا ہے۔

ہر فن کے واقف کار دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو کسی فن کو باقاعدہ حاصل کرتے ہیں۔ اس کی مشق کرتے اور اس میں مہارت و کمال بہم پہنچاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو اس فن کی فطری استعداد اور قابلیت رکھتے ہیں اور تجربہ و دلیل کے بغیر خود اپنی فطری صلاحیت صحیح وجدان اور سلیم ذوق سے اس فن کی کسی شے کو دیکھنے کے ساتھ ہی اس کے متعلق جچی تلی رائے دیتے ہیں اس کا نام آپ صحت و وجدان اور سلاست ذوق رکھتے ہیں۔ شاعری' انشاپردازی اور دوسرے فنون لطیفہ میں اس کی مثالیں بکثرت دیکھی اور سنی جاسکتی ہیں اس طرح بعض لوگوں میں اشیاء کے حق و باطل اور افعال کے خیر و شر کی تمیز کا صحیح وجدان اور صحیح ذوق ہوتا ہے۔ وہ ان امور کے رقیق سے رقیق مسئلہ سے متعلق اپنے ربانی ذوق و وجدان سے ایسی صحیح رائے دیتے ہیں جو دوسرے لوگ وسیع مطالعہ اور غور و فکر کے بعد بھی نہیں دے سکتے۔ یہی وہ معرفت اور نور الٰہی ہے جو جہد و جہد اور سعی و محنت سے نہیں بلکہ عطاء بخشش سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کا نام حکمت ہے۔

دوسری ربانی استعدادوں اور فطری بخششوں کی طرح حکمت کا عطیہ بھی سب کو یکساں نہیں ملتا۔ بلکہ حسن استعداد معمولی حکمت سے لے کر اعلیٰ ترین اور کامل ترین حکمت تک لوگوں کو عطا ہوتی ہے۔ اس کے مختلف درجے اور مرتبے عام انسانوں کو مل سکتے ہیں اور ملتے ہیں لیکن اس کا اعلیٰ ترین اور کامل ترین درجہ اور مرتبہ صرف انبیاء کو حاصل ہوتا ہے۔ مگر یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح اس ربانی عطیہ' آسانیِ فہم' دینی عقل اور نورانی قوت پر حکمت کا اطلاق ہوتا ہے اسی طرح اس قوت (حکمت) آثار و نتائج اور اس کی تعلیمات پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔[۸۲]

اس موضوع پر تفصیلی بحث کرنے کے بعد سید صاحب لکھتے ہیں۔

"خلاصۂ بحث یہ ہے کہ اصل حکمت نبوی وہ نور نبوت اور الہامی معرفت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کے قلب و دماغ میں ودیعت کیا تھا۔ چونکہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے سنن و اقوال اسی ودیعت شدہ حکمت نبوی کی پیداوار اور آثار و نتائج ہیں اس لیے ان پر بھی حکمت کا اطلاق جائز ہے۔ ۸۳

حکمت کے اس لغوی مفہوم کے بعد اگر ہم ان آیات پر غور کریں جن میں کتاب کے ساتھ حکمت کو بیان کیا گیا ہے تو اس سے حقیقت دین مراد لی جا سکتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسے حکمت کتاب بھی کہا جا سکتا ہے۔ یعنی کتاب (قرآن) میں جو اوامر و نواہی، جو احکامات و ارشادات، جو دروس اور پند و نصائح مذکور ہیں، ان کی ماہیت کا صحیح صحیح علم اور ان پر صحیح عمل، یہ صحیح علم و عمل اللہ تعالیٰ ہی نے مرحمت فرمایا اور حضور ﷺ کا یہی علم و عمل ہے جس کی تعبیر سنت سے کی جاتی ہے قرآن پر عمل کرنے کے لیے رسول ﷺ کے اقوال و اعمال پر عمل کرنا پڑے گا۔ ان آیات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حکمت یا سنت، اللہ ہی کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ قرین قیاس بھی یہی ہے کہ حکمت، یعنی سنت منزل من اللہ ہو، کیوں کہ اگر کتاب اللہ کے احکام کے مصداق و مدلول کا تعین عقل انسانی کے سپرد کر دیا جائے تو احکام الٰہی اہل خرد کی موشگافیوں کی بھینٹ چڑھ جائیں گے اور امت کی وحدت و یکجہتی جو اس کی زندگی کی کفیل اور بقاء کی ضامن ہے کسی ٹھوس اور مضبوط نظام حیات کی غیر موجودگی سے تشتت و افراق کی نذر ہو جائے گی۔ ۸۴

حکمت کے ان تمام تصورات اور معنی مفاہیم کے مطابق رسول اللہ ﷺ کس قدر صاحب حکمت یا حکیم تھے۔ اس کا اندازہ آپ ﷺ کی مکی اور مدنی زندگی کے ہر پہلو سے ہو سکتا ہے۔ مثلاً مکی زندگی بالخصوص دعوت اسلام کا دور تھا۔ لہٰذا اس عہد میں آپ ﷺ نے یہ کام اس قدر احسن انداز سے سرانجام دیا کہ کامیابیوں کے راستے ہموار ہوتے گئے۔ آپ ﷺ کی حکمت کلام میں وہ اثر انگیزی تھی کہ طبع انسانی اس کو فوراً قبول کر لیتی تھی، عقل و خرد اس سے متاثر ہوتی جاتی تھی۔

مکی زندگی میں دعوت و تبلیغ کے دوران اصول تدریج، اصول حکمت، اصول موعظۃ حسنہ، اصول تالیف قلب اور اصول شفقت و رافت آپ ﷺ کے صاحب حکمت یا حکیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کی دلیلیں ہیں۔

○ اس کے بعد جب رسول اللہ ﷺ رونق افروزِ مدینہ ہوتے ہیں تو اول مہاجرین وانصار میں مواخات قائم کرتے ہیں اور پھر یہودان یثرب اور مومنین اسلام میں ایک معاہدہ قلم بند فرما کر ان کو بھی اتحاد و مدنیت میں شامل کر لیتے ہیں۔

معاہدہ کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے۔

① ((هذا كتاب من محمد النبیؐ بين المؤمنين المسلمين من قريش ويثرب ميں تبعهم فلحق بهم وجاهد معهم انهم امة واحده))

② ((وان يهودا بنی عوف امة مع المومنين))

③ ((وان بينهم لنصرا على من حارب احل هذه الصحيفة))

(یہ تحریر محمد النبی ﷺ کی جانب سے ہے کہ مومنین و مسلمین مکہ و یثرب ایک قوم ہوں گے اور جو لوگ ان کا اتباع کریں گے اور ان کے معاہدات میں شامل ہوں گے۔ وہ سب ہی اس وحدت میں شامل ہوں گے۔ یہودان بنی عوف بھی مومنین کی معیت میں قوم سمجھے جائیں گے۔ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان باہمی امداد کا طریقہ کار جاری ہوگا۔ خواہ کوئی بھی اس معاہدہ والوں کے خلاف لڑنے کو آئے۔)

غور کرنے والا جب الفاظ معاہدہ کی گہرائی کا اندازہ کرے گا تو اسے یہ فعل عین مبنی بر حکمت نظر آئیگا۔

○ سرورِ کائنات ﷺ نے مدینہ پہنچ کر ان سب راستوں پر آباد قبائل سے جو مکہ سے مدینہ آتے ہیں' معاہدہ باہمی کا قائم و مستحکم کر لینا ضروری خیال فرمایا۔ بنو ضمرہ اور بنو فلالج کے معاہدات اسی حکمت پر مبنی ہیں۔

○ صلح نامۂ حدیبیہ میں من محمد رسول اللہ لکھا گیا تھا۔ قریش کا کمشنر معاہدہ اس پر معترض ہوا' وہ اپنی بات پر اصرار کرتا ہے اور کاتب نبی بھی اس مقدس کتاب پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتنا ہی جما ہوا ہے جتنا یہ کلمۂ پاک اس کے دل پر مرتسم ہے۔ یہ تکرار یہاں تک بڑھ جاتی ہے کہ صلح نامہ کا ناتمام رہ جانا یقینی ہو جاتا ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں میں ''محمد رسول اللہ بھی ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی'' لہٰذا محمد بن عبداللہ لکھ دیا جائے۔'' اس حکمت سے سارا اعتراض ختم ہو جاتا ہے۔

○ کفار مکہ نے یثرب کو لکھا کہ وہ مہاجرین وانصار سے جنگ شروع کر دیں۔ اگر یثرب والوں نے ایسا نہ کیا تو مکہ والے خود حملے کر کے اپنے مخالفین کو فنا کر دیں گے۔ اہل یثرب پر دھمکی کا یہ جادو چل گیا۔ اور انہوں نے مہاجرین وانصار پر حملہ کرنے کی تیاری کر لی۔ نبی ﷺ یہ اطلاع پا کر اہل یثرب کے پاس گئے اور یوں تقریر فرمائی:

''تم اہل مکہ کی چال کو نہیں سمجھتے۔ وہ تمہارے ہاتھ سے تمہارے اعزا واقارب کو جو مسلمان ہو گئے ہیں قتل کرانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اگر تم کو اہل مکہ سے جنگ کرنی پڑتی تو وہ مقابلہ اغیار سے ہوتا۔''

اس مختصر تقریر نے عجیب اثر کیا اور اہل مدینہ میں جو اندرونی جنگ شروع ہونے والی تھی رک گئی۔ اس حکمت اسلام کی ہجرت گاہ کو اندرونی بدامنی سے محفوظ کر دیا۔

○ طائف وحنین کے لوگ مسلمانوں پر حملہ آورانہ بڑھے تھے ان کو بمقام اوطاس شکست ہوئی۔ ان کی فوج طائف کے قلعہ میں حصار بند ہو گئی۔ محاصرہ کر لیا گیا۔ جب محصورین کو محاصرہ کی سختی محسوس ہونے لگی اور اندر کے آدمی یگاں یگاں قلعہ کی دیوار پھاند پھاند کر بھاگنے لگے تو نبی ﷺ نے محاصرہ اٹھا دینے کا حکم دیا۔ اس حکم سراپائے رحم کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند ماہ کے بعد طائف کی تمام آبادی مسلمان ہو گئی۔

○ ہرقل نے عرب پر حملہ کرنا چاہا۔ نبی ﷺ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ عرب کو روما کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوج کا تاراج گاہ بنایا جائے۔ خود آگے بڑھے اور عرب کی انتہائی سرحد پر جا کر ٹھہر گئے۔ اس میں یہ بھی حکمت ہے کہ تمام ملک کی امداد لشکر اسلام کو بخوبی پہنچ سکتی تھی۔ ہرقل پر اس پیش قدمی اور جرأت کا گہرا اثر پڑا اور اس نے عرب پر حملہ کے خیال کو دماغ سے نکال دیا۔

○ ۷ ہجری میں مکہ فتح ہوا تو خانہ کعبہ سے ۳۶۰ بت نکال دیے گئے مگر عمارت کعبہ کے متعلق کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ موجودہ عمارت وہ تھی جو حضور اکرم ﷺ کی نبوت و بعثت سے پانچ سال بیشتر بنائی گئی تھی۔ اس تعمیر کے وقت قریش نے سامان اور روپیہ کی کمی کی وجہ سے عمارت کا طول کم کر دیا تھا۔ نبی ﷺ نے اپنا منشا بطور استحسان تو ظاہر فرما دیا کہ عمارت کا بناء ابراہیمی پر ہونا بہتر ہے مگر اس حکمت سے کہ ابھی قوم کی دین داری حداثت میں ہے۔ عمارت کو جوں کا توں چھوڑ دیا۔ ابھی وہ لوگ موجود تھے جنہوں نے اس عمارت کے لیے مالی' بدنی امداد دی تھی۔ اس لیے یہ بعید نہ تھا کہ ان لوگوں کو اس عمارت کا انہدام شاق گزرتا۔ نبی ﷺ نے دل داری اور دل دہی کی بنیاد کو مضبوط فرما دیا اور اینٹ و پتھر کی عمارت کے لیے زیادہ اہتمام نہ فرمایا۔ ۸۵

امثال بالا اور اس کے نظائر سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کس قدر جملہ معاملات تمدن و اخلاق اور مصلحت شناسی میں حکمت کو پیش نظر رکھتے تھے۔

حکمت میں یہ امر بھی شامل ہے کہ نبی ﷺ نے احکام بشرائع کو علل و حکم پر مبنی ٹھہرایا تھا اور ان احکام کی علت و حکمت کا اظہار فرما دیا کرتے تھے۔ یہ ایک عجیب خصوصیت حضور ﷺ کی حکمت آموزی کی تھی۔ ورنہ حضور ﷺ سے پیشتر شرائع ماقبل میں بہت کم اس پر توجہ دی گئی بلکہ احکام کی تعمیل و عدم تعمیل کو علامت' اطاعت یا نشان طغیان کے اصول پر منحصر رکھا گیا تھا' جس سے لوگ سمجھنے لگے تھے کہ شریعت کی مثال ایسی ہے کہ ایک آقا نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ اس پتھر کو ادھر سے اٹھا کر ادھر رکھ دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر غلام نے پتھر اٹھا دیا تو فرمان بردار سمجھا گیا اور نہ اٹھایا تو نافرمان قرار دیا گیا۔ حالانکہ اس حکم سے نہ آقا کا کوئی اصل مقصود تھا نہ غلام کا کچھ فائدہ یا نقصان اس کی تعمیل یا عدم تعمیل میں مضمر تھا۔

نبی ﷺ نے شریعت کو بطور طب روحانی مرتب فرمایا ہے۔ عضو پرداز ہونے والے امراضِ روحانیہ کا ذکر فرمایا پھر ان کا علاج اور علاج میں مفرد و مرکب اشیاء کا استعمال سکھایا ہے۔ صحت قلب کی حفاظت کرنے والی' حیات روحانی کو نشو ونما دینے والی' روحانیت کے اعضاء رئیسہ کو قوی و چست بنانے والی ادویہ کا ذکر درجہ بدرجہ فرمایا۔

تکمیل نفس کے بعد حضور ﷺ کی تعلیم وحکمت کا دور ثانی شروع ہوتا ہے اور تدبیر منزل و تربیت عقائد کے مفصل احکام ملتے ہیں۔

دورِ ثالث میں سیاست و مدن کے دروس کا آغاز ہوتا ہے۔ اقوام عالم اور بلدان جہاں کے واجبات سے عالم در عالم کو روشناس فرمایا جاتا ہے۔ حضور ﷺ کی یہ جملہ مساعی بطور معلم حکمت (یا حکیم) ہے۔ اہل بصیرت و دانش کو اقرار کرنا پڑے گا کہ حضور اکرم ﷺ کے برابر فرض کو اور کسی نے بھی اس حسن تکمیل کے ساتھ ادا نہیں کیا۔ [۸۶]

حکمت اصلاً انسانی عقل وشعور کی پختگی کی اس سطح سے عبارت ہے جہاں پہنچ کر احکام شریعت کے اسرار و رموز واضح ہو جاتے ہیں اور ان کی حکیمانہ غرض وغایب منکشف ہو جاتی ہے۔ گویا احکام بے جان اور زبردستی کے ساتھ ٹھونسے ہوئے اوامر نواہی نہیں رہتے بلکہ فکر و عمل کے ایک حد درجہ حکیمانہ نظام کے ایسے باہم و دگر منظم و مربوط اجزاء کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جن میں نہایت حسین توازن و توافق موجود ہو۔ [۸۷] قرآن حکیم حکمت جیسی جنس کم یاب کو ''خیر کثیر'' قرار دیتا ہے۔

﴿يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا﴾ (البقرہ ۵:۲۶۹)

''حکمت کی تحصیل ہر انسان کے بس کا روگ نہیں بلکہ یہ تعلیم و تربیت نبوی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ درجہ تخصص ہے جس سے فیض یاب صرف وہی ہو سکتے ہیں، جن کے نفوس میں علم کی ایک پیاس فطری طور پر موجود ہوتی ہے۔ چنانچہ ان کے لیے ظواہر پر اکتفا ناممکن ہو جاتا ہے اور وہ حقائق باطنی کی تحقیق و تفتیش پر اس طرح مجبور و مضطر ہو جاتے ہیں جس طرح بھوکا تحصیل غذا پر اور پیاسا تلاش ماء پر۔ ۸۸

کیونکہ

- حکیم کا مشتق از حکمت ہونا سب کے نزدیک مسلمہ ہے۔ ہمیں سب سے پہلے اس کی تحصیل کے لیے اللہ رب العزت سے آرزو مند ہونا ہے۔ جس طرح رسول آرزو مند ہوئے تھے اور جب یہ گوہر نایاب حاصل ہو جائے تو اس کو تمام آداب و لوازمات کے ساتھ اپنے کردار کا حصہ بنانا ہے۔
- حکمت اعمال میں افضلیت اور افعال میں احسنیت کا نام ہے۔ اور ہمیں عملی طور پر اسے ثابت کرنا ہے۔
- حکمت ان صفات حمیدہ کا نام ہے جو سلسلۂ تکوین میں ملحوظ ہیں۔ ہمیں ان پر رحم و کرم کے لیے ملتجا ہونا ہے۔
- حکمت ان مصالح کلیہ کا نام ہے جو نظام عالم کی قوام ہیں۔ ہمیں ان کا ادراک حاصل کرنا ہے۔
- حکمت افضل العلوم کا نام ہے۔ ہمیں اُن افضل الاشیاء کو معلوم کرنا ہے۔
- حکمت شرائع الٰہیہ کا نام ہے ہمیں اس سے احکام ربانیہ کا اخذ کرنا ہے۔
- حکمت علوم قرآن کا نام ہے ہمیں ان علوم میں ناسخ، منسوخ، محکم، متاشبہ، مقدمہ و مؤخر، حلال و حرام، ترتیل و قرآت کی شناخت کرنا ہے۔
- حکمت نبی ﷺ کی سنت کا نام ہے ہمیں زندگی کے ہر معاملے میں اس کا اتباع کرنا ہے۔ اس اسم گرامی کا ایک اور بہت بڑا پہلو یہ ہے کہ یہ نام مبارک اللہ رب العزت کا بھی ہے۔ اللہ بھی حکیم ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (النمل:۹)

اس کے علاوہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ (ہود:۱) وَاسِعًا حَكِيْمًا (الانعام: ۱۸) عَلِيٌّ الْعَظِيْمٌ (الزخرف:۴) حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ (الانعام: ۸۳) ارشاد فرمایا ہے۔

اس طرح ''الحکیم'' اسماء الحسنیٰ میں سے ہونے کی بنا پر اطلاق کے حوالے سے ہم پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنی عبادت اور ریاضت میں اللہ کی ذات اور کائنات اور فطرت کی نیرنگیوں میں اللہ رب العزت کی حکمتوں پر غور وفکر کیا کرتے تھے۔ ہمیں آپ ﷺ کے اس نقش قدم پر بھی چلنا ہے۔ انسان کی اپنی ذات' ذات میں ساری صفات' جسمانی اعضاء میں حسن اور تناسب سب ذات باری تعالیٰ کی حکمتوں کی شہادتیں اور نشانیاں ہیں۔

علامہ عبدالصمد صارم الازھری نے اپنی کتاب ''شرح اسماء الحسنیٰ '' میں ایک بڑی خوبصورت بات لکھی ہے۔ کہتے ہیں ''ایک دفعہ میرا ایک دھریہ دوست کہنے لگا خدا کے وجود کی کیا دلیل ہے؟ میں نے کہا آپ دنیا کی کسی حقیر سے حقیر چیز کی طرف اشارہ کریں تو میں اس سے خدا کے وجود کی گواہی دلا سکتا ہوں۔ یہ کون سی مشکل بات ہے۔ کہنے لگا اچھا تو یہ جو میری ناک ہے اس سے خدائی وجود کا اثبات کرو۔ میں نے کہا دیکھو یہ ناک جو تمہارے منہ کے اوپر بنائی ہے کسی حکیم نے بڑی حکمت سے بنائی ہے جو چیز تمہارے منہ کے اندر جائے یہ منہ کا داروغہ (یعنی ناک) تمہیں بتا دے گا کہ وہ سڑی بسی تو نہیں' بدبودار ہے یا خوشبودار۔ میرا یہ دوست بڑا ذہین' تعلیم یافتہ اور حق کا متلاشی تھا اس نے مجادلہ نہیں کیا۔ خاموش ہو گیا۔ اور قائل ہو گیا۔ [۸۹]

یہ ایک مثال اللہ تعالیٰ کی لاکھوں کروڑوں بلکہ ان گنت حکمتوں پر تفکر و تدبر کا دروازہ کھولتی ہے۔ جس میں سے ہمیں اپنی زندگی میں گذرنا ہے۔ منزل اسی راستے کے اخیر پر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس اسم مبارک کے حوالے سے آخری بات یہ ہے کہ "الحکیم" قرآن الکریم کا بھی اسم گرامی ہے۔ اس لیے ہم اکثر اوقات اس کتاب کو قرآن حکیم کہتے ہیں۔ قرآن خود گواہ ہے۔

﴿وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ﴾ (یٰسین: ۲)

لہٰذا مطلب یہ ہوا کہ ذات باری تعالیٰ خود "حکیم" اس کا بھیجا ہوا رسول "حکیم" اور رسول پر جو کتاب نازل کی وہ بھی "حکیم" ہے۔ ہمیں قرآن حکیم کی حکمتوں پر بھی غور وفکر کرنا ہے۔ اسی سے حکمت رسول کا دروازہ وا ہوگا۔ اور حکمت رسول کے فہم سے حکمت الٰہیہ کی معرفت نصیب ہوگی۔ یہ تینوں انسانی سیرت وکردار کے لازمے ہیں۔ اور بلندی ومعراج انسانیت کے یہی تین زینے ہیں۔

سیّدنا داعِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے مقدس اسمائے گرامی میں سے ایک صفاتی اسم گرامی سیّدنا داعِ ﷺ ہے۔ اس اسم گرامی کا مترادف "داعی" بھی ہے لہٰذا داعِ یا داعی کے معنی ہیں دعوت دینے والے۔ یا صراط مستقیم کی طرف بلانے والے۔

قرآن حکیم آپ ﷺ کی اس صفت مبارکہ کی گواہی دیتا ہے۔

﴿وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا﴾ (الاحزاب: ۴۶)

"اور آپ ﷺ اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔"

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ﴾ (النحل: ۱۲۵)

"اپنے رب کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ بلایئے۔"

غرض اس طرح قرآن حکیم کی متعدد آیات رسول اللہ ﷺ کی اس پیغمبرانہ ذمہ داری اور صفت مبارک کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ آپ لوگوں کو اللہ رب العزت کے راستے کی طرف' بلانے والے' دعوت دینے والے تھے کیونکہ آپ ﷺ کی پیغمبرانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جدوجہد کی بنیاد ہی ایمان اور دین اسلام کی دعوت پر تھی۔

وداعیا الی اللہ باذنہ میں ایک اور قابل غور بات یہ ہے کہ کسی شخص کی طرف سے کسی کو دعوت دینے کا حق اسی وقت مستند ہوتا ہے جبکہ وہ اذن یافتہ بھی ہو۔ مثال کے طور پر اگر کسی شخص کا ملازم اپنے مالک و آقا کی اجازت کے بغیر کسی کو دعوت طعام دے آئے۔ مہمان آ جائیں۔ تب میزبان اور مہمان کو پتہ چلے کہ نہ کسی نے بلایا اور نہ کوئی بلایا گیا تو اندازہ کیجیے مہمانوں کو کس قدر ندامت اور ملامت ہوگی۔ اسی لیے اللہ رب العزت نے اپنے پیارے نبی کو جب داعیا الی اللہ کا فرض سونپا تو ساتھ ہی باذنہ بھی شامل کر دیا' اور اہل عالم پر ظاہر کر دیا کہ ہمارا نبی جو دعوت حق دے رہا ہے یہ محض اس کی اپنی طرف سے نہیں ہے بلکہ ہم نے ان کو اختیار کلی دیا ہے سب کو اللہ کے راستے کی طرف بلالیں تاکہ تمام انسان فلاح اور نجات یافتہ ہو جائیں۔

نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے امتی ہونے کے حوالے سے آج دعوت دین کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے۔ نبوت و رسالت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اب اللہ کے راستے کی طرف بلانے کے لیے کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آج ہمیں ان لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و محبت کی طرف بلانا ہے جو بھٹکے ہوئے ہیں آج ہمیں پہلے اپنے آپ کو پھر دوسروں کو

- کفر سے ایمان کی طرف بلانا ہے۔
- توحید و رسالت پر ایمان اور عمل کی طرف بلانا ہے۔
- تاریکی سے روشنی کی طرف بلانا ہے۔
- جہالت سے علم کی طرف بلانا ہے۔
- بدی سے نیکی کی طرف دعوت دینا ہے۔
- ظلم سے عدل کی طرف بلانا ہے۔

لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اصول تدریج کے ساتھ
- نرمی وشفقت کے ساتھ
- محبت اور حکمت کے ساتھ
- ترغیب وترہیب کے ساتھ
- آسانی وسہولت کے ساتھ
- مخاطب کی ذہنی استعداد کے ساتھ
- مخاطب کے مرتبہ اور مقام کا لحاظ رکھنے کے ساتھ
- جبر واکراہ سے اجتناب کے ساتھ
- گناہ گار سے نفرت کی بجائے گناہ سے نفرت کے ساتھ

اس ضمن میں ہمیں کوئی جھجک نہیں ہونی چاہیے کیوں کہ اگر ہم دوسروں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف نہیں بلائیں گے تو سوال پیدا ہوتا ہے کون بلائے گا۔

ہمارے نبی کی تو یہاں تک تلقین ہے کہ جس کو ایک آیت بھی آتی ہو وہ آگے دوسروں تک پہنچاتے۔ اور پھر اس پر نبی کریم ﷺ نے دعا بھی دی کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے میرا ایک قول سنا پھر اسے یاد رکھا اور اس کے بعد دوسروں تک پہنچایا۔

سیّدنا ذاکر ﷺ

ذاکر کے معنی ہیں ذکر کرنے والا' ذکر کے لفظی معنی ہیں یاد کرنا لیکن اصطلاح میں ذکر سے مراد ہے اللہ کو یاد کرنا۔

نبی کریم ﷺ کا یہ اسم گرامی قرآن حکیم کی ان آیات سے ماخوذ ہے جہاں اللہ رب العزت نے اہل ایمان کو اپنا ذکر کرنے کا حکم یا ترغیب دی ہے۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝﴾ (الاحزاب:۴۱)

''اے ایمان والو اللہ کا ذکر کیا کرو اور بے تحاشہ ذکر کیا کرو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حکم کی روشنی میں ہمارے نبی کریم ﷺ اللہ کا بے تحاشہ ذکر کرنے والے تھے۔ اور یہی پیغام ہم تمام اہل ایمان کے لیے ہے۔ لیکن یہاں سیرت وکردار پر اطلاق کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی سیرت کے اس پہلو کی وضاحت ضروری ہے کہ ذکر سے مراد صرف اور صرف چند الفاظ کا کسی مخصوص اوقات میں خفی یا جہری انداز میں ورد نہیں ہے بلکہ جو قرآن حکیم نے ذکر کے انداز کی وضاحت کی ہے وہ اس طرح ہے۔

﴿اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ﴾ (آل عمران:۱۹۱)

''یعنی میرے بندے تو کھڑے ہونے کی حالت میں یعنی چلتے پھرتے بھی بیٹھنے کی حالت میں اور لیٹنے کی حالت میں بھی اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور کرتے رہتے ہیں۔''

قرآن مجید کی اس وضاحت سے ہمارے لیے ذکر کے بڑے وسیع زاویے متعین ہوتے ہیں۔ وہ یہ کہ

- اللہ کے ذکر کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے یہ ہر وقت چلے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہوسکتا ہے۔
- مراد یہ ہے کہ چلتے پھرتے اگر ایک قدم پر ہم استغفر اللہ اور دوسرے قدم پر شکر الحمد للہ کہہ دیں اس امید کے ساتھ کہ میں نے استغفر اللہ کہہ کر جو اللہ سے معافی مانگی تھی وہ معافی اس نے قبول کر لی اس پر شکر الحمد للہ کہہ کر اس کا شکر ادا کر دیا جائے اس طرح اللہ کا ذکر بھی ہو جائے گا۔ استغفار بھی ہو جائے گا اور اس کا شکر بھی ادا ہو جائے گا۔

بیٹھے بیٹھے بھی اللہ کا ذکر ہوسکتا ہے' لیٹنے کی حالت میں بھی اللہ کا ذکر ہوسکتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ صرف زبان کے ساتھ چند الفاظ کا ورد ہی اللہ کا ذکر نہیں ہے بلکہ اللہ رب العزت کا ڈر اور خوف بھی اس کا ذکر ہے۔ زمین وآسمان کی تخلیق پر غور وفکر کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تفکر و تدبر بھی اس کا ذکر ہے۔

اس طرح ذکر کرنے کا فائدہ بھی قرآن حکیم نے خود بیان کیا ہے:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ﴾ (البقرة:١٥٢)

''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔''

یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو مجھے یاد کرے گا میں اسے یاد کروں گا۔ اور جسے اللہ یاد کرے اس سے زیادہ خوش نصیب کون ہو سکتا ہے۔

قرآن حکیم میں ذکر کا ایک اور بھی فائدہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (الرعد:٢٨)

''آگاہ رہو اللہ کا ذکر دلوں کو سکون اور اطمینان بخشتا ہے۔''

ذکر کی تاکید اور فائدے بیان کرنے کے بعد

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ایک تنبیہ بھی کی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ (المنافقون:٩)

''اے ایمان والو! تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دے۔''

اس سے ایک یہ بھی وضاحت ہو گئی کہ مال اور اولاد کی رعنائی ہمیں اللہ کے ذکر سے غافل کر سکتی ہے اور ہمیں اس سے متنبہ رہنا ہے۔

سیّدنا رحمة للعلمین ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے رحمۃ للعلمین ہونے کے بارے میں قرآن حکیم گواہی دیتا ہے۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء:١٠٧)

''اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ کا تمام عالموں کے لیے رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ آپ ﷺ تمام کائنات پر ان کی قابلیتوں کے موافق فیض الٰہی (کی تقسیم) کا وسیلہ ہیں۔ آپ ﷺ فرشتوں' انسانوں اور جنات سب کے لیے رحمت ہیں۔ اور اس امر (رحمت) میں جنات اور انسانوں کے درمیان اور مومن و کافر کے مابین کوئی فرق نہیں۔ یہ رحمت ہر ایک کے حق میں الگ الگ اور جداگانہ نوعیت کی ہے۔ ۹۰

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کفار و مشرکین کی چیرہ دستیاں حد سے بڑھ گئیں تو نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا ان کے لیے بددعا فرمائیں جس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا۔

○ ((انی لم ابعث لعانا' انما بعثت رحمة)) ۹۱

''مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ مجھے تو سراسر رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔''

رحمت کے معنی پیار' ترس' ہمدردی' غمگساری' محبت اور خبرگیری کے ہیں جبکہ عالم' علمیت کی صفت سے بنا ہے یعنی وہ ہر ایک شے جس میں نمودار ہونے' ظہور پکڑنے' اپنی ہستی کو نمایاں کرنے اور اپنے وجود کی نمو رکھنے کی قابلیت ہو۔ ایسی چیز لفظ ''عالم'' سے موسوم ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ۹۲

اس لفظ کا استعمال انواع واصناف واجناس کے ممیز کرنے میں بھی اکثر کیا جاتا ہے۔ عالم جمادات' عالم نباتات' عالم حیوانات' عالم علوی' عالم سفلی وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ جذبات وذہنیات کے لیے بھی یہ لفظ استعارہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً عالم پریشانی' عالم کیف وسرور وغیرہ۔

لہٰذا ان تمام معانی ومفاہیم' جذبات وکیفیات اور مظاہرات وموجودات کے لیے اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو رحمة قرار دیا ہے۔ اگر ہم غور کریں کہ آپ ﷺ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس اسمِ گرامی یا لقب گرامی کا ہماری سیرت و کردار پر کیا اطلاق یا کیا مطالبہ و تقاضا ہے تو اس ضمن میں ''رحمۃ للعلمین'' کی تیسری جلد میں جہاں قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری نے ''خصائص النبی'' کے عنوان سے خصوصیت نمبر ۲۵ کے تحت آپ ﷺ کی صفت رحمۃ کی شرح کی ہے۔ فکر و عمل کی لگن اور آرزو کے ساتھ اس کا مطالعہ ہی ہمارے مقصد و مدعا کو پورا کر دیتا ہے۔ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری لکھتے ہیں۔

- رحمۃ للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے ۱۴' ۱۵ سال کی عمر میں حرب الفجار کو دیکھا اور اس وقت سے ایک قوم کا دوسری قوم پر حملہ آور ہونا ناپسند فرمایا۔
- رحمۃ للعلمین ﷺ وہ ہے جس کی فطرت سلیمہ اور طینت طیبہ نے حلف الفضول کے عہد و پیمان کو مستحکم و استوار بنانا اور ایک شریف النفس کے لیے داد خواہی مظلوماں' دستگیری بیوگاں' حفاظت مسافراں اور اعانت بے چارگاں کے اوصاف کا حاصل کرنا لازم ٹھہرایا۔
- رحمۃ للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے قرآن کریم کے اس فیصلے کے مطابق دشمن کو بھی دوست بنا لینے کی تدبیر سکھائی۔

﴿ادْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ﴾ (حٰمٓ السجدہ: ۳۴)

''برائی کی مدافعت ثوابی و نیکی سے کرو پھر تمہاری عداوت والا بھی تمہارا گرم جوش دوست بن جائے گا۔''

- رحمۃ للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے عداوت کرنے والے دشمنوں جائز حقوق سے محروم کرنے والے دشمنوں اور عبادت سے روکنے والے مخالفوں کے ساتھ بھی انتقامی کارروائی کرنے سے اس وقت اہل ایمان کو روکا جب ان کے پاس انتقام لینے کی طاقت اور قوت بھی موجود تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے کاہنوں کے ترہب کو ہندوؤں کے جوگ اور سنیاس کو یہودیوں کے فرقہ لاساس کو یونانیوں کے گروہ کلبیہ کو عیسائیوں کے نن اور منک کو اور ان سب کے افسوسناک نتائج کو دیکھا اور

﴿وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ﴾ (الحدید:۲۷)

''رہبانیت تو لوگوں کی خود ساختہ گھڑت ہے اللہ نے تو اسے انسان کے لیے کبھی مفید نہیں فرمایا۔

کا فرمان سنا کر لا رهبانية في الاسلام کے ارشاد سے تمدن اور انسانیت کو تاج امتیاز عطا فرمایا۔

- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جو یہودیوں کی طرح ایک خاص نسل ہی کے افراد کو اللہ کی برگزیدہ قوم کے لقب سے مخصوص نہیں کرتا' جو کا تھولیکوں کی طرح آسمان کی کنجیاں شخص واحد کے ہاتھ سپرد نہیں کرتا' جو گنگا اور بیہویا کے برہمنوں ہی کو نرگ اور سرگ میں آدمِ انسانی کے دھکیل دینے کی طاقت کا ٹھیکہ دار نہیں بناتا' جو چین والوں کی طرح کسی خاص رقبہ میں پیدائش کی بنیاد پر ان کو فرزندان آسمانی کا خطاب عطا نہیں کرتا' جو زرتشیوں اور لاماؤں کی طرح پیروان خاص کے سوا باقی سب پر رحمت و افضال سے بھرپور خزانے بند نہیں کرتا۔
- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جس کی نگاہ میں رومی' یونانی' مصری و سوڈانی سب مساوی ہیں جس کے دربار میں بلال حبشی' فیروز خراسانی' سلمان فارسی' صہیب رومی' ثمامہ نجدی' اور عدی طائی پہلو بہ پہلو بیٹھے ہوئے ہیں۔
- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جو یہود جیسی موزوں و مغضوب قوم کو جسے نہ صرف عیسائیوں نے بلکہ بت پرستوں نے بھی ذلیل و خوار ٹھہرایا تھا' مستقل قوم ہونے کا درجہ عطا فرماتا ہے اور معاہدات میں ان کو مساویانہ حقوق کے عطیہ سے شاد کام فرماتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جو جملہ عیسائی اقوام کی اس وقت حفاظت فرماتا ہے جب کہ مسیح کا جسم ایک روح یا دو روحوں کے ہونے کے مسئلے نے یروشلم اور روما اور مصر میں خون ریزی کو عام کر رکھا تھا۔

- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جس کی تعلیم لوتھر کی رہنمائی کرتی ہے۔ اس کے مخالف اسے خفیہ مسلمان ہونے کا الزام بھی لگاتے ہیں۔ مگر وہ رحمة للعلمین ﷺ کے فیوض سے استفادہ کرنے سے نہیں جھجکتا اور بالآخر یورپ کو الوہیت سے انسانیت پر لے آتا ہے اور ظاہریت پرستی کو گرجاؤں سے دور رکھتا ہے۔

- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے اقوام و ممالک کو دین صحیحہ کی ان تعریفوں سے روشناس کرایا۔

﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ﴾ (الروم:۳۰)

''اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ فطرت جس پر انسانی سرشت بنائی گئی ہے اللہ کی پیدائش میں تبدیلی نہیں اس کو دین قیم کہتے ہیں۔''

﴿وَ مَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ﴾ (الحج:۷۸)

''اور دین کے متعلق ارادۂ الٰہی یہ نہیں کہ وہ انسان کو تکلیف اور دشواری میں رکھے۔''

﴿وَّ لٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَ لِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ﴾ (المائدہ:۶)

''اور شریعت سے ارادۂ الٰہی یہ مقصود ہے کہ انسانوں کو پاک وصاف ٹھہرائے اور ان پر تمام نعمت بھی فرمائے۔''

﴿لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قف قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ﴾ (البقرہ:۲۵۶)

''دین کے بارے میں کسی پر زور اور زبردستی نہیں، ہدایت اور ضلالت کو کھلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طور پر واضح کر دیا گیا ہے۔

- رحمۃ للعلمین ﷺ وہ ہے جس کی تعلیم اختلاف امت اور حسب و نسب کی تفریق سے پاک ہے۔
- رحمۃ للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے سب سے پہلے ھواللہ احد کے دین واحد کی دعوت یکساں طور پر خویش و بیگانہ کو دی جس نے سب سے پہلے احمر و اسود' غربی و شرقی مبتدین اور غیر مبتدین کو قوم واحد بنایا' ایک ہی کلمہ زبان پر' ایک ہی ولولہ دماغ میں اور ایک ہی ارادہ دلوں میں قائم کر دیا۔
- رحمۃ للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے امراض قلوب کو بیان کیا' امراض کی علامات اور علاج کے طریقے بتائیے جس نے قلب سلیم کی تعریف بتائی اور قیام سلامتی کی تدابیر کو واضح کر دیا۔
- رحمۃ للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے دیکھا کہ کہیں تو عورت کو اناج' غلہ روپیہ پیسہ کی طرح دان میں دیا جاتا ہے۔ کہیں عورت کو بے روح بتایا جاتا ہے۔ یا کبھی عورت کو مجسم شیطان تعبیر کیا جاتا ہے۔ کہیں اسے اغراض شہوات کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ مگر رحمۃ للعلمین ﷺ نے اسے ماں' بہن' بیٹی اور بیوی کے مقدس رشتوں میں پرو کر تقدس کی علامت قرار دے دیا۔
- رحمۃ للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے رسوم کی زنجیروں اور اندھی تقلید کی بیڑیوں اور آبائی مراسم کی ہتھکڑیوں سے انسانیت کو آزاد کرایا۔
- رحمۃ للعلمین ﷺ وہ ہے جو انسانیت کے درجۂ رفیع کو نہ تو زر و دولت کے لباس میں دیکھتا ہے اور نہ فقر و تہی دستی کے وقت اس کی نفی فرماتا ہے۔
- رحمۃ للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے مفلسی اور نام نہاد غیرت کی بنیاد پر قتل اولاد پر پابندی لگائی۔
- رحمۃ للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے شراب کو ام الخبائث قرار دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے زنا کی جملہ صورتوں کو حرام ٹھہرایا۔
- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے اسیران جنگ کی جان بخشی فرمائی۔
- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے گناہگاروں کو توبہ کا راستہ دکھایا۔
- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے تزکیہ نفس اور تصفیۂ باطن کو جداگانہ ابواب میں مرتب فرمایا۔
- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے تقویٰ اور خشیت من اللہ' انس کامل' مدارِ رجوع' مراتب احسان اور اخلاص وصدق کا عرفان عطا کیا۔
- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے غیر اور معبود کا الگ الگ فرق کیا۔
- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے رہزنوں کو چوپانی اور بادشاہوں کو اخوانی سکھائی۔
- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے غلاموں کو حق مکاتبت بخشا جس کا مطالبہ وہ عدالت میں کر سکتا ہے۔ اور آقا مجبور ہے کہ وہ اسے مقررہ قیمت پر آزاد کرے۔
- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے اسلامی سلطنت کی آمدنی صدقات میں سے ۱/۸ حصہ خزانہ میں غلامی کے خاتمے کے لیے مقرر فرمایا۔
- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے قانون شریعت میں غلاموں کی آزادی کے لیے مواقع نکالے۔
- رحمة للعلمین ﷺ وہ ہے جس نے آقا و غلام کا انسانی عزت و مرتبہ کے لحاظ سے فرق مٹا دیا۔[۹۳]

لہٰذا آپ ﷺ کی رحمة للعلمینی کے یہ تمام مظاہر فکر و عمل کے اعتبار سے ہماری سیرت و کردار میں اطلاق کے منتظر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا رحیم ﷺ

رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی ''سیّدنا رحیم ﷺ'' رحمت سے فعیل کے وزن پر ہے جو کہ عربی زبان میں شفیق اور مہربان ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔۹۴ رحیم۔ اللہ رب العزت کی صفت بھی ہے اور اس کا صفاتی نام بھی۔ ہم ہر کام کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کرتے ہیں یہ قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رحیم ہونے کا اعلان کیا ہے جبکہ قرآن حکیم میں خالق کائنات نے اپنے رسول کو بھی رحیم کہا ہے۔

﴿بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (توبہ:۱۲۸)

''کہ آپ ﷺ مومنوں کے لیے رؤف اور رحیم ہیں۔''

واقعات بدر میں مذکور ہے کہ جس دن مکہ پر حملہ کرنے والوں کو قید کیا گیا تو رات کو نبی کریم ﷺ کو نیند نہیں آئی۔ نہایت اضطراب کے ساتھ آپ ﷺ بار بار کروٹیں لے رہے تھے۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کچھ تکلیف ہے؟ فرمایا نہیں۔ چچا عباس کے کراھنے کی آواز کان میں پڑ رہی ہے جو مجھے سونے نہیں دیتی۔ انصاری چپکے سے اٹھا اس نے جا کر عباس رضی اللہ عنہ کی مشک بندی کھول دی آرام مل گیا تو فوراً سو گئے۔ انصاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا اب عباس کی آواز کیوں نہیں آ رہی۔ انصاری بولا میں نے ان کے بندھن کھول دیے ہیں فرمایا۔ جاؤ۔ سب قیدیوں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کر دو۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اطمینان ہو گیا کہ تمام قیدی آرام سے سو رہے ہیں تب آپ ﷺ سوئے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ تمام قیدی وہ تھے جنہوں نے مسلسل تیرہ برس تک آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کو ستایا تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے آپ ﷺ کو گالیاں دی تھیں۔ راستے میں کانٹے بچھائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ آتے جاتے آوازیں کسی تھیں۔ بلالؓ کو تپتی ریت اور دھکتے ہوئے کوئلوں پر لٹایا تھا۔ خبابؓ کو پھانسی پر لٹکایا تھا۔ سمیعہ رضی اللہ عنہا کو برچھی مار کر شہید کیا تھا۔ مگر اب رحم کا یہ عالم ہے کہ جب تک یہ دشمن آرام سے نہیں سوئے آپ کو نیند نہیں آ رہی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت رحیمیت کا یہ عالم تھا کہ ساری ساری رات امت کے حق میں اللہ کے حضور دعائیں اور التجائیں کرتے گزر جاتی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحیم ہونے کا اظہار یوں تو زندگی کے ہر پہلو میں ہوتا ہے لیکن یہاں تک کہ جب دشمنان اسلام کے ساتھ جہاد وقتال کا معاملہ ہوتا۔ دوران جنگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں صفت رحیمیت نمایاں ہوتی۔ مثلاً یہ کہ جنگ کے دوران عورتوں، بچوں، بوڑھوں کو ایذا نہ دی جائے۔ دشمن کی عبادت گاہوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ دشمنی کی فصلوں اور کھیتوں کو بھی نقصان نہ پہنچایا جائے۔ سب سے بڑی بات کہ غیر مسلم بھی بھوکا ہو تو اس کے لیے بھی روزی کا بندوبست کیا جائے۔ انسان تو انسان جانوروں پر بھی رحمت وشفقت کرنے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات موجود ہیں۔

رحیمت کی یہی تعلیمات اور صفات آج ہم نے اپنی سیرت و کردار میں شامل کرنی ہیں۔

آج ہم نے صرف مسلمانوں پر نہیں بلکہ اسوۂ رسول پر عمل پیرا ہوتے ہوئے تمام انسانوں پر رحم کرنا ہے۔ ہمیں نفرت غریب سے نہیں بلکہ غربت سے، بیمار سے نہیں بلکہ بیماری سے، بُرے سے نہیں بلکہ برائی سے ہونی چاہیے۔

سیّدنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

لغوی اعتبار سے رسول کے معنی ہیں روانہ ہونے والا، بھیجا جانے والا، پیغام پہنچانے والا۔ لیکن شرعی اصطلاح میں رسول اس ہستی کو کہا جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریعت دے کر مخلوق میں مبعوث کرتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو اپنی طرف بلا کر یا متوجہ کر کے اللہ کا پیغام ان تک پہنچا دے۔

حضرت محمد ﷺ کا یہ صفاتی اسم گرامی ''سیدنا رسول اللہ ﷺ'' آپ ﷺ کے اصل مرتبے اور مقام کا اظہار کرتا ہے۔

قرآن حکیم میں اکثر مقامات پر آپ کو اسی لقب سے یاد کر کے آپ ﷺ کی پیغمبرانہ شان کو اجاگر کیا گیا ہے۔ قرآن حکیم میں کسی جگہ آپ ﷺ کو ذاتی اسم گرامی یعنی محمد سے مخاطب نہیں کیا گیا بلکہ صفاتی اسماء کے ساتھ بڑے باوقار اور محبت آمیز لہجوں میں مخاطب کیا گیا ہے اور رسول کے اسم گرامی سے آپ کو زیادہ مرتبہ یاد کیا گیا ہے۔ مثلاً قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾ (فتح:۲۹)

''محمد اللہ کے رسول ہیں۔''

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (الاعراف:۱۵۸)

''کہہ دیجیے اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (الاحزاب:۴۰)

''محمدؐ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبین ہیں۔''

اس طرح قرآن حکیم کی متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا محمد ﷺ میرے رسول ہیں۔

یہاں مختصراً یہ عرض کر دوں کہ رسول بھیجنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ بات یہ ہے کہ جب اللہ رب العزت نے انسان کو کائنات میں بھیجا تو اس کے سامنے کچھ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سوالات تھے۔ مثلاً میں کیا ہوں؟ میری تخلیق کا مقصد کیا ہے۔ میرا خالق کون ہے اور اس کا تعارف کیا ہے۔ کائنات کی اشیاء کو میں کیسے استعمال کروں تو خالق راضی ہے اور کس طرح استعمال کروں تو وہ ناراض ہے۔ اب انسان کو ان سوالات کے جواب کے لیے علم کی ضرورت تھی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انسان کی علم کی ضرورت اور احتیاج کو پورا کرنے کے لیے اسے تین ذریعے عطا کیے۔ ایک حواس خمسہ' دوسرا عقل اور تیسرا وحی۔

انسان کو اس کے بہت سے بنیادی قسم کے سوالوں کا جواب حواس خمسہ سے حاصل ہو جاتا ہے۔ مثلاً میں ہاتھوں سے چھو کر معلوم کر سکتا ہوں یہ دیوار ہے کسی چیز کا ذائقہ محسوس کرنا ہو تو مجھے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے اس چیز کو اپنی زبان پر رکھوں گا تو اس کا ذائقہ معلوم ہو جائے گا۔

لیکن ایک حد تک تو حواس خمسہ سے ہمیں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اس سے زائد نہیں۔ اگر مجھے یہ معلوم کرنا ہو کہ دیوار کو کس نے بنایا ہے تو اب میرے ہاتھ یا کان جواب نہیں دیں گے بلکہ عقل جواب دے گی کہ اس کو کسی معمار نے بنایا ہے۔ اس دیوار کو کس مقصد کے لیے استعمال کروں تو اللہ راضی ہے اور کس طرح استعمال کروں تو وہ ناراض ہے اس کا جواب عقل کے پاس بھی نہیں اب تیسرے ذریعۂ علم کی حد شروع ہوتی ہے اور وہ ہے وحی' وحی کے ذریعے اللہ انسان کو ان سوالات کا جواب دیتا ہے جن کا جواب ہم حواس خمسہ سے یا اپنی عقل سے حاصل نہیں کر سکتے تھے اور وحی کا پیغام انسانوں تک پہنچانے کے لیے اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو منتخب کر کے ان کو نبی یا رسول قرار دیا اور ان پر اپنا پیغام نازل کر کے فرض عائد کر دیا کہ میرا یہ پیغام میرے بندوں تک پہنچا دیں۔

ہماری سیرت و کردار سے اس اسم گرامی کا یہی مطالبہ ہے کہ ہم رسول کے پیغام کو سمجھیں۔ جاننے کی کوشش کریں اور اپنے عمل سے ثابت کریں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے سچے امتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہیں اگر ہم ان کے پیغام کو نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھیں گے تو کون سمجھے گا؟

سیّدنا رشید ﷺ

رشید کا لفظ ''رشد'' سے ہے جس کا معنی ہے امور میں استقامت' رشید کا معنی ثابت قدم اور ہدایت دینے والا بھی ہے۔ ۹۵ حضرت ابو طالب رسول اللہ ﷺ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے۔

حلیم رشید عادل غیر طائش!
یوالی الاھالیس عنه بغافل ۹۶

''آپ ﷺ بردبار' ہدایت دینے والے' عدل فرمانے والے اور غصہ میں نہ آنے والے اور اس اللہ سے محبت کرنے والے ہیں جو آپ ﷺ سے غافل نہیں۔''

اسی طرح حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی روضۂ رسول کو مخاطب کر کے کہتے تھے۔

فبورکت یا قبر الرسول وبورکت
بلاد ثوی فیھا الرشید المسدد ۹۷

''اے قبر رسول! تو بابرکت ہوگئی اور یہ شہر بابرکت ہوا جس میں ہدایت دینے والے اور سیدھے راستے پر چلنے والے (رسول اللہ ﷺ) آباد ہوئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ سورہ عبس نابینا صحابی حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور عرض کیا کرتے تھے۔

○ ((یا رسول اللہ ﷺ! ارشدنی۔)) ۹۸

''اے اللہ کے رسول مجھے ہدایت فرمائیے۔''

غرض آپ ﷺ اپنے اسم گرامی کے اعتبار سے بلاشبہ ''الرشید'' یعنی رشد و ہدایت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فرمانے والے تھے۔ لہٰذا آپ ﷺ کی اطاعت ومحبت میں اسم گرامی کی اہمیت وفضیلت ہماری سیرت وکردار سے یہی مطالبہ کرتی ہے کہ ہماری زندگی کا ہر قول وفعل بھی دوسروں کے لیے ہدایت اور رشد کا باعث ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم دوسروں کی رہبری کریں اور خود راستے سے بھٹکے ہوئے ہوں۔

سیّدنا رؤف ﷺ

رؤف کے معنی ہیں رحمت وشفقت میں شدت اور مبالغہ۔ قرآن حکیم نے رسول اللہ ﷺ کا یہ صفاتی اسم گرامی بڑے فخریہ انداز میں پیش کیا ہے۔

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبہ:۱۲۸)

''بے شک تمہارے پاس تم میں سے ایک رسول تشریف لائے ہیں۔ تمہارا تکلیف ومشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں گذرتا ہے وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے لیے) بڑے خواہش مند رہتے ہیں مومنوں کے لیے رؤف یعنی شفیق اور بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔''

- رؤف کے معنی نہایت نرم دل، شفیق اور مہربان کے بھی ہیں اور یہ تمام صفات آپ ﷺ کی ذات مبارکہ میں بدرجۂ اولیٰ پائی جاتی تھیں۔
- آپ ﷺ کی گفتگو میں بھی نرمی ہوتی اور از راہ شفقت کوشش ہوتی کہ سامعین جس قدر بھی سنیں نشاط طبع اور حضوری قلب کے ساتھ سنیں۔
- چونکہ آپ ﷺ کی اقتداء میں خواتین بھی نماز پڑھتی تھیں۔ لہٰذا اگر نماز کے دوران کسی بچے کے رونے کی آواز آجاتی تو نماز ہلکی فرما دیتے تاکہ ماں بچے کو جلد سنبھال سکے۔
- بار بار ایسا ہوا کہ امت کے حق میں دعا کرتے ہوئے رات گذر جاتی۔ پاؤں پر ورم آجاتے۔ چھوٹے بچوں کو خود سلام کرتے۔ یتیموں کے سر پر دست شفقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھتے۔ غلاموں کا بوجھ خود اٹھا لیتے۔

آپ ﷺ کی نرم خوئی اور شفقت کی یہ صفت صرف انسانوں کے لیے نہیں تھی بلکہ جانوروں کے لیے بھی آپ ﷺ نہایت شفیق اور مہربان تھے۔

ابوداؤد شریف میں حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ ایک انصاری کے باغ میں گئے تو ایک اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا اور سسکیاں بھرنے لگا اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور اس کے سر کو سہلانے لگے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ اونٹ کس کا ہے؟ ایک انصاری نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا اونٹ ہے۔ سیدنا رؤف ﷺ نے فرمایا۔ اس بے زبان کے معاملے میں اللہ سے ڈرا کرو جس نے اسے تمہاری ملکیت بنایا ہے اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس پہ ظلم کرتے ہو اور اس پر زیادہ بوجھ لادتے ہو۔

''رؤف'' اللہ رب العزت کا بھی اسم گرامی ہے۔ سورہ نحل کی آیت نمبر ۷ میں ہے۔ اِنَّ رَبَّکُمْ لَرَؤُفٌ رَّحِیْمٌ. کہ بے شک تمہارا رب رؤف اور رحیم ہے۔

لہٰذا اللہ رب العزت کے بعد تاریخ انسانیت میں ہمیں آپ ﷺ سے زیادہ کوئی بھی رؤف نظر نہیں آتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا مظہر بنایا ہے۔ انسانوں میں انبیاء سب سے زیادہ صفات الٰہی کے عکاس ہوتے ہیں اور انبیاء میں سردار انبیاء سے زیادہ صفات الٰہی کا مظہر اور کون ہو سکتا ہے۔

کائنات میں نبی کریم ﷺ کے علاوہ کون سا ایسا شخص ہے جس کو پتھر پڑیں اور پتھر کھانے والا' مارنے والوں کے حق میں بددعا نہیں کرتا۔ بلکہ رؤف و مہربان بن کر ان کے لیے خیر خواہی کی دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے۔

مکے میں ایک بوڑھی مائی اپنی چھت سے آپ ﷺ پر کوڑا پھینکتی ہے ایک دن ناغہ ہوا تو رؤف رّحیم پریشان ہو جاتے ہیں آج بوڑھی اماں نے کوڑا کیوں نہیں پھینکا۔ پتہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چلا بیمار ہے۔ آپ ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے ہیں۔

آپ ﷺ کے رؤف ہونے کے یہ سارے تقاضے ہم پر بھی صادر ہوتے ہیں۔ کہ ہم بھی لوگوں پر شفیق ہو جائیں۔ کوئی اپنا ہو یا بے گانہ' تکلیف میں ہو تو ہم اس پر مہربان ہو جائیں۔ اللہ ہم پر مہربان ہو جائے گا۔

سیّدنا شاکر ﷺ

شاکر۔ شکر سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں شکر کرنے والا۔ شکر کے حوالے سے قرآن وسنت کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کے تین اسمائے گرامی اخذ ہوتے ہیں۔

1. سیّدنا شاکر ﷺ معنی ہیں۔ اللہ کا شکرادا کرنے والے۔
2. سیّدنا شکور ﷺ اس کے معنی ہیں اللہ کا بہت شکرادا کرنے والے۔
3. سیّدنا مشکور ﷺ اس کے معنی بھی ہیں کہ اللہ کا بہت شکرادا کرنے والے۔

نبی کریم سے زیادہ اللہ کا شکرادا کرنے والا کون ہوسکتا ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اتنی دیر تک کھڑے ہو کر نماز اور نوافل ادا کرتے کہ پاؤں مبارک سوج جاتے اور پنڈلیوں پر ورم آجاتا۔ ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کی تو اللہ تعالیٰ نے سب اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دیں ہیں آپ تو قیامت کے دن دوسروں کی شفاعت کرنے والے ہیں۔ پھر آپ ﷺ اتنی دیر تک قیام کی زحمت کیوں کرتے ہیں اس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔

○ ((عائشہ ..... افلا اکون عبدا شکورا)) ۹۹

''عائشہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

رسول اللہ ﷺ کے اس اسم گرامی کا ہماری سیرت وکردار سے بہت شدید مطالبہ ہے کہ ہم بھی رات دن اللہ کی بے شمار نعمتوں پر اس کا شکرادا کریں۔ اللہ رب العزب کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں شکوہ ہے جب انسان مصیبت' پریشانی یا مشکل اور اذیت میں ہوتا ہے تو ہمیں رو رو کر پکارتا ہے اور جب ہم اپنی رحمت سے وہ مصیبت یا پریشانی اس سے ٹال دیتے ہیں تو پھر وہ ہمارا شکر تک ادا نہیں کرتا بلکہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ہمیں کبھی پکارا ہی نہیں تھا۔ اور بعض اوقات تو ایسے کہتا ہے کہ یہ مصیبت تو میری فلاں تدبیر سے دور ہوئی ہے۔ استغفر اللہ یہی اللہ کی ناشکری ہے۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾ (ابراھیم: ۳۴)

''اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار بھی کرنا چاہو تو نہیں کر سکو گے۔''

اللہ کی بعض نعمتیں ایسی ہیں جو اس نے ہمیں بن مانگے عطا کی ہیں اور بعض ایسی ہیں جو ہمیں مانگنے پر عطا کرتا ہے۔ لیکن ہم بہت کم شکر ادا کرتے ہیں اور اگر کبھی شکر ادا کرتے بھی ہیں تو بس زبان سے ''یا اللہ تیرا شکر ہے'' کہہ دیتے ہیں۔ اتنی سی زبان ہلا کر اللہ کا شکر ادا کر دینا میں کہتا ہوں کہ شکر کا حیوانی مقام ہے آپ غور کر لیجیے جب کبھی ہم کھانا کھاتے ہوئے کسی بلی یا کتے کو روٹی کا ٹکڑا ڈال دیں تو وہ بھی اپنی زبان ہلاتے ہوئے ہمارے اردگرد چکر کاٹتے ہیں دراصل اس طرح وہ اپنے شعور سے ہمارا شکر ادا کرتے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے زبان ہلا دیتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کرنا اگر حیوانی مقام ہے تو انسانی مقام کیا ہے؟

یاد رکھیے شکر کا انسانی مقام یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے جو نعمتیں ہمیں دی ہیں ان میں سے انسانوں کے ساتھ حصہ بٹایا جائے۔ اگر ہمیں دولت و امارت کی نعمت سے نوازا ہے تو اس میں محروموں اور ضرورت مند انسانوں کو شریک کریں۔ رسول اللہ کا اسوہ بھی یہی ہے کہ اگر ہم اس انداز میں اپنے رسول کی اطاعت کرتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کریں گے تو اس کا وعدہ ہے۔

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ (ابراھیم: ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر تم میرا شکر ادا کرو گے میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔''

سیّدنا شاھد ﷺ

رسول اللہ ﷺ کا یہ اسم گرامی شہود سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جس کے معنی ہیں گواہی دینے والا۔

سچا گواہ وہ ہے جس کی شہادت واقعات صحیحہ کو کتمان سے بروز میں لے آئے۔ جس کی شہادت بے خبروں کو باخبر اور بے علموں کو باعلم اور غائبین کو مثل حاضر بنا دے۔ نبی ﷺ شاہد ہیں اشہد ان لا الہ الا اللہ کی شہادت جملہ عالمین کے سامنے حضور ﷺ ہی نے ادا فرمائی ہے اور اپنی شہادت سے رب العلمین کے لیے استحقاق الوہیت و معبودیت ثابت کیا ہے۔ عبادت و استعانت لغیر اللہ کے مسئلہ میں سینکڑوں مذاہب سرگرداں حیران و پریشان تھے۔ حضور ﷺ ہی کی شہادت نے ان حقائق خفیہ کو آشکار کیا۔ [۱۰۰]

قرآن حکیم نے انہی حقائق کے اعتراف میں فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝﴾

(الاحزاب: ۴۵)

''اے نبی! ہم نے ہی آپ کو گواہ اور خوشخبری سنانے والا اور نصیحت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

بہت سی احادیث میں ہے کہ قیامت کے روز قومیں اپنے اپنے انبیاء کو جھٹلائیں گی کہ انہوں نے ان تک حق کا پیغام نہیں پہنچایا جب کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی امت کو بطور گواہ پیش کریں گے۔ امت محمدی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس طرح گواہی دے رہی ہے (حالانکہ وہ تو موجود ہیں نہیں تھی) اس پر امت محمدی جواب دے گی کہ ہمارے رسول ﷺ نے ہمیں خبر دی ہے۔ پھر حضور ﷺ سے پوچھا جائے گا تو آپ ﷺ اپنی امت کی عدالت (یعنی گواہی کے قابل ہونے) کی تصدیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں گے۔۱۰۱

اس حدیث کی روشنی میں نہ صرف رسول اللہ ﷺ شاہد ہیں بلکہ ان کی امت بھی ''شاہد'' ہے اور اس لحاظ سے ہمیں اپنے سیرت و کردار میں بحیثیت ''شاہد'' بھی لحاظ رکھنا ہوگا۔

مندرجہ بالا حدیث میں تو اس گواہی کا ذکر ہے جو بحیثیت امتی ہمیں اللہ کی عدالت میں دینا ہوگی۔ لیکن سیرت و کردار پر اس اسم گرامی کے اطلاق کے ضمن میں اس دنیا کے اندر بعض اوقات ہمیں بطور ''شاہد'' شہادت دینا پڑتی ہے۔ لہٰذا دنیاوی طور پر بھی ہمیں ''شاہد'' کا وہی کردار ادا کرنا ہے جو قرآن و سنت کا تقاضا ہے۔

کسی متنازعہ معاملہ کو ثابت کرنے والے ذرائع ثبوت میں سے ایک ذریعہ ثبوت شہادت ہے۔ یہ ہماری عدالتی زندگی میں بہت معروف اور عام فہم اصطلاح ہے۔ لغت کی رو سے شہادت کے معنی ''خبر قطعی'' کے ہیں۔۱۰۲

- ((اخبار صدق لاثبات حق بلفظ الشهادة فی مجلس القاضی)) ۱۰۳

''عدالت میں لفظی گواہی (کی تخصیص) کے ساتھ حق ثابت کرنے کے لیے سچی خبر دینا شہادت ہے۔

شہادت کی یہ تعریف فقہی ہے۔ اس لیے اس کے الفاظ کی ترتیب میں وہ تمام عناصر موجود ہیں جو اصطلاحی شہادت کے لیے ضروری ہیں۔ اس تعریف سے ذیل کے اہم نکات حاصل ہوتے ہیں۔

- شہادت سے مراد وہ سچی خبر ہے جو قاضی کے سامنے دی جائے۔ اس کے علاوہ بولے جانے والے تمام سچ شہادت کی تعریف میں نہیں آتے۔
- ''مجلس القاضی'' کی ترکیب سے ظاہر ہوتا ہے کہ قاضی کے سامنے دی جانے والی شہادت بھی وہی مقبول ہے جو عدالت (مجلس القضا) میں دی جائے یعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب عدالتی امر جاری ہو۔ عدالتی عمل سے ہٹ کر دی جانے والی شہادت کی کوئی اہمیت نہیں چاہے وہ کہیں اور قاضی کے سامنے ہی کیوں نہ ہو۔

○ گواہ کے کلام کو شہادت قرار دینا اور اس کی تخصیص کرنا ضروری ہے۔ اس لیے گواہ شہادت دینے یا اس کے مماثل الفاظ لازمی استعمال کرے۔

○ گواہ کا بیان حق کو ثابت کرنے کے لیے ہو نہ کہ چھپانے کے لیے۔ اگر حق کو چھپانے کے لیے ہو تو اس پر شہادت کی تعریف صادق نہیں آئے گی۔ اس لیے ضروری ہے کہ حق واضح کرنے والا بیان سچا ہو۔

قرآن وسنت دونوں میں شہادت کی اہمیت بہت زوردار الفاظ میں آئی ہے۔

﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ امَنُوا كُونُوا قَوَّمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَانُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اِعْدِلُوا﴾ (المائدہ:۸)

''اے ایمان والو اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔ کسی گروہ کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر مائل نہ کردے کہ انصاف چھوڑ دو۔''

اس آیت میں مومنین کو تربیت دی جا رہی ہے کہ سچی گواہی دینا ساری زندگی کا معمول بنایا جائے۔ عام زندگی میں تو ہر انسان عدل وانصاف کا دعوے دار ہوتا ہے۔ لیکن جب اس کے اپنے قرابت داروں کا معاملہ ہو تو پھر وہ تامل کا رویہ بھی اپنا سکتا ہے۔ اس لیے ایک دوسری آیت میں گذشتہ آیت کے حکم کو مزید وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے تاکہ انسان نہ صرف دوسروں کے معاملہ میں بلکہ اپنے قرابت داروں کے حق میں بھی وہی کچھ بیان کرے جو حقیقت کے مطابق ہو۔ ارشاد ہے۔

﴿وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى﴾ (الانعام:۱۵۲)

''اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ لَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَ تَكۡتُمُوا الۡحَقَّ وَ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ﴾

(البقرہ ۴۲:۲)

''اور سچ کو جھوٹ کے ساتھ مت ملاؤ اور جانتے بوجھتے حق کو مت چھپاؤ۔''

﴿وَلَا تَكۡتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنۡ يَّكۡتُمۡهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلۡبُهٗ﴾ (البقرہ ۲۸۳:۲)

''اور گواہی کو مت چھپاؤ اور جو شخص اس کو چھپائے گا اس کا دل گناہ گار ہو گا۔''

گواہی کی اہمیت میں قرآنی آیات کے مطالعے کے بعد جب ہم اسوۂ رسول کی جانب نگاہ اٹھاتے ہیں تو آپ ﷺ کی احادیث میں ہے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا کیا میں تمہیں بہترین گواہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ کہنے کے بعد آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا کہ ''بہترین گواہ وہ ہے جو گواہی طلب کرنے سے پہلے ہی گواہی دے دے۔''[۱۰۴]

شریعت میں اس عنوان پر بکثرت احادیث موجود ہیں جن کا خلاصہ یہی ہے کہ گواہی بہت اہم فریضہ ہے۔ اس کا چھپانا گناہ ہے اور گواہی کو جھوٹ بنا کر پیش کرنا تو کھلی گمراہی ہے۔

اپنی اصل کے اعتبار سے تمام افراد کی گواہی درست ہوتی ہے۔ ماسوائے ان افراد کے جن کی سلبی فہرست قرآن میں موجود ہے۔ ایسے افراد کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

ایک وہ جنہیں افعال قبیحہ کی گواہی سے اللہ تعالیٰ نے اپنی شفقت سے بچا لیا ہو۔

دوسرے وہ لوگ جن کی گواہی نا معتبر ہو۔

ایسے لوگوں کو چار بڑی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱. وہ لوگ جن کا کردار داغ دار ہو جیسے خائن کی گواہی نامعتبر ہے۔

۲. وہ لوگ جن کا کردار تو بے داغ ہو لیکن کسی خاص معاملہ میں ان کی گواہی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتبار نہ ہو جیسے ملازم کی اپنے آقا کے حق میں گواہی قابل قبول نہیں ہے۔

۳ وہ لوگ جن پر کوئی ایسی عارضی کیفیت طاری ہو جو گواہی میں رکاوٹ ہو جیسے بعض معاملات میں کم عمری کی وجہ سے بچے کی گواہی نامعتبر ہے۔

۴ کسی جسمانی یا ذہنی نقص کے باعث' جس کا گواہی سے براہ راست تعلق ہو' ایسی گواہی بھی نامعتبر ہے۔

اس کے علاوہ باقی تمام افراد کی گواہی معتبر ہے۔

سیّدنا صابر ﷺ

صابر کے معنی ہیں صبر کرنے والے۔ سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے یہ اسم گرامی قرآن حکیم کی ان متعدد آیات سے اخذ کیا جا سکتا ہے جہاں اللہ رب العزت نے آپ کو اور آپ کی وساطت سے تمام اہل ایمان کو صبر کی تلقین کی ہے۔ مثلاً ارشاد ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (البقرہ: ۱۵۳)

''اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی ساری زندگی صبر و تحمل اور برداشت کی داستانوں سے لبریز ہے۔ خاص طور پر اعلان نبوت کے بعد مکہ میں دعوت اسلام کا سفر کانٹوں اور آگ کا انگاروں کے اوپر سفر کے مترادف تھا۔

آپ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کو گالیاں دی گئیں' مارا گیا' تپتی ریت پر لٹایا گیا' بیڑیاں لگا کر قید کیا گیا۔ مگر سیّدنا حضرت محمد ﷺ نے صبر کیا اور اپنے صحابہ کو صبر کی تلقین کی۔

ایک دن رسول اللہ ﷺ کے جانی دشمن ابوجہل کے کہنے پر عقبہ بن ابی معیط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے صحن کعبہ میں نماز پڑھتے ہوئے سجدے کی حالت میں اونٹ کی اوجھری آپ ﷺ کی پشت مبارک پر ڈال دی۔ ایک تو وہ اوجھری غلاظت سے بھری تھی دوسرا اتنی وزنی تھی کہ آپ سجدے سے نہ اٹھ سکے۔ آپ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ ابھی بچی تھیں پتہ چلا دوڑی ہوئی آئیں اور اپنے ابا سے وہ غلاظت ہٹائی۔ آپ ﷺ نے صبر کیا۔

ابولہب کی بیوی ام جمیل آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھایا کرتی تھی مگر آپ نے صبر کیا۔

ایک بوڑھی ماں روزانہ گلی میں سے گذرتے ہوئے آپ ﷺ پر کوڑا پھینکا کرتی تھی مگر آپ نے صبر کیا۔

طائف کے میدان میں تو حد ہی ہوگئی دعوت اسلام کے بدلے میں اہل طائف نے آپ ﷺ کو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا مگر آپ نے صبر کیا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تپتی ریت پر لٹایا گیا' حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو پھانسی دی گئی' حضرت سمیعہ رضی اللہ عنہا کو برچھی مار کر شہید کیا گیا چچا حمزہ کو شہید کر کے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے کلیجہ چبایا گیا مگر پیغمبر رحمت نے صبر کیا۔ اور کسی ایک موقع پر بھی انتقام نہ لیا۔ وجہ کیا تھی وہ صرف یہ کہ اللہ رب العزت نے اعلان کر رکھا تھا۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

آپ ﷺ کے اس اسم گرامی کا ہماری زندگیوں سے بھی یہی مطالبہ ہے کہ اپنے اندر رسول اللہ ﷺ کی اس صفت مبارکہ کو اجاگر کریں اور اس بات کو سمجھیں کہ یہ دنیا کی زندگی ہے۔ یہاں کبھی دکھ ہے کبھی سکھ' کبھی خوشی ہے کبھی غم' کہیں خوشی کی شہنائیاں ہیں کہیں موت پر آہ و بکا کبھی بیماری ہے کبھی صحت' کبھی رزق کی فراوانی ہے کبھی پہروں فاقے۔ یہ سب کچھ زندگی ہے تصویر کے یہ دونوں رخ دنیاوی زندگی کی فطرت میں داخل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوشیوں سے بھری زندگی تو انسان کو بہت بھلی معلوم ہوتی ہے مگر گردش زمانہ میں جب مصائب و آلام آتے ہیں تو انسان گھبرا اٹھتا ہے۔ چیخ اٹھتا ہے اور اس چیخ وپکار میں اپنے اللہ رب العزت سے شکوہ کرنے لگ جاتا ہے۔ حالانکہ یہی وہ موقع ہے جہاں انسان کو صبر کی تلقین کی گئی ہے۔

دنیا کی زندگی میں ضروری نہیں ہے کہ انسان کی ہر خواہش اُسی وقت پوری ہو جائے جب اس نے چاہا۔ یہ تو جنت کی زندگی کا خاصہ ہے کہ وہاں انسان جو چاہے گا اور جب چاہے گا اسی وقت پورا کر دیا جائے گا۔ دنیا کی زندگی میں ایسا ممکن ہی نہیں ہے یہی تو دنیا اور جنت کی زندگی میں فرق ہے۔

یہاں انسان کو صبر کی تلقین ہے۔ یہاں انسان کو اللہ کی طرف سے رزق دے کر بھی آزمایا جاتا ہے کہ شکر کتنا ادا کرتا ہے اور رزق چھین کر بھی آزمایا جاتا ہے کہ صبر کتنا کرتا ہے۔ واضح ارشاد ہے۔

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ (البقرہ: ۱۵۵، ۱۵۶)

''اور ہم ضرور تمہیں خوف و خطر فاقہ کشی جان و مال کے نقصانات میں اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے آزمائیں گے ان حالات میں ان لوگوں کو خوش خبری دے دیجیے جو صبر کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

سیّدنا الصائم ﷺ

لاکھوں درود وسلام اور ان گنت آداب واحترام سید خیر الانام کے لیے جن کا ایک صفاتی نام سیّدنا الصائم ﷺ بھی ہوسکتا ہے۔

آپ ﷺ کا یہ اسم گرامی قرآن حکیم کی جس آیت سے اخذ کیا جا سکتا ہے وہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (البقرہ: ۱۸۳)

یہ قرآن حکیم کی وہ آیت ہے جس میں روزے کی عبادت فرض کی گئی چونکہ اس حکم قرآن کے سب سے پہلے مخاطب رسول اللہ ﷺ ہیں لہٰذا سب سے پہلے صائم بھی آپ ﷺ ہیں۔''

آپ ﷺ رمضان المبارک کے روزے تو رکھتے ہی تھے مگر اس کے علاوہ نفلی روزے رکھنا بھی آپ ﷺ کو محبوب تھا۔ کبھی کبھی آپ ﷺ مسلسل روزے رکھتے اور کبھی کبھی صوم داؤدی یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا پسند فرماتے تھے۔ شعبان کے روزے رکھنا' ہر مہینے کی تیرھویں' چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھنا اس کے علاوہ ہر ہفتے میں دو دن پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا بھی آپ کو پسند تھا۔

آپ ﷺ ہمیشہ سحری کا اہتمام فرماتے۔ سحری میں کھجور کو فوقیت دیتے تھے۔ روزے کے افطار میں آپ ﷺ ہمیشہ تعجیل فرماتے۔ عموماً افطار بھی کھجور اور پانی سے فرماتے۔

آپ کے اس اسم گرامی کا ہماری سیرت و کردار سے یہی مطالبہ ہے کہ ہم بھی صرف رمضان کے روزوں پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ نفلی روزوں کا بھی اہتمام کریں تاکہ روزوں کے اصل مقصد و مدعا تقویٰ کی حرارت دھیرے دھیرے ہمیشہ ملتی رہے۔

روزے کا اصل مقصد تقوی ہے' تقوی یا نیکی اس بات کا نام نہیں کہ گناہ کا موقع نہیں ملتا بلکہ تقویٰ یا نیکی اس بات کا نام ہے کہ گناہ کا موقع ملے کوئی دیکھنے یا روکنے والا بھی نہ ہو اس وقت اللہ کے خوف سے اپنے آپ کو گناہ سے بچا لیا جائے یہ نیکی ہے دوسرا اس عبادت کے ذریعے سے یہ احساس دلانا ہے کہ اے صاحب ثروت لوگو! تم روزہ رکھو گے تو وہ بارہ گھنٹے بعد افطار ہو جائے گا۔ مگر جن کے گھروں میں بارہ مہینے روزہ رہتا ہے ان کا پرسان حال کون ہوگا۔ یہ احساس بھی تم ہی نے کرنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا طیب ﷺ

طیب کے معنی ہیں پاک صاف، نفیس، سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے ہم یہ اسم پاک سورۂ نور کی آیت نمبر ۲۶

﴿وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ﴾ سے اخذ کر سکتے ہیں۔ جس کا ترجمہ ہے پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں اور پاکیزہ مردوں کے لیے پاکیزہ عورتیں ہیں۔

جب پاکیزہ مردوں کی بات ہوگی تو ہمارے نبی کریمؐ سے زیادہ پاکیزہ اور کون ہو سکتا ہے۔

قاضی عیاض الشفاء میں لکھتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے دین کی بنیاد ہی صفائی پر ہے اور صفائی نصف ایمان ہے۔

نبی کریم ﷺ کو فطری طور پر ظاہری اور باطنی گندگی سے شدید کراہت تھی۔ حالانکہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں لیکن آپ ﷺ کی پاکیزگی ونفاست کا یہ حال تھا کہ ہر نماز کے لیے الگ الگ وضو کیا کرتے تھے صرف فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے ایک ہی وضو سے متعدد نمازیں پڑھیں۔ صحابہ کرام کو تعجب ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رہا نہ گیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آج آپؐ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہ کیا تھا یعنی ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھیں۔ فرمایا میں نے ایسے جان بوجھ کر کیا ہے تاکہ امت کے لیے بھی اسوہ قائم ہو جائے۔ اسی طرح ہر جمعہ کو غسل کرنا بھی آپ ﷺ کا معمول تھا۔

آپ ﷺ ظاہری اور باطنی طور پر پاکیزہ و طیب تھے۔ آپ ﷺ کا جسم طیب، روح طیب، خیالات طیب، لعاب دہن طیب، وضو کیا ہوا پانی طیب غرض آپ ﷺ کا ہر قول وفعل طیب تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے پاس وصاف ہونے اور نفیس ہونے کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ کے جسم اطہر سے خوشبوئیں مہکا کرتی تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو مشک وعنبر سے بھی زیادہ فرحت بخش ہوا کرتی تھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ جس راستے سے گذر جاتے تھے وہاں دیر تک خوشبو بکھری رہتی تھی۔

جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کو غسل دینے کی سعادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں آپ ﷺ کو غسل دے رہا تھا تو آپکے جسم اطہر پر ذرہ برابر بھی میل کچیل نہیں تھی۔ اور میں کہہ رہا تھا آپ ﷺ زندہ رہے تب بھی طیب وپاک صاف رہے اور وصال ہوا تب بھی پاکیزگی میں فرق نہ آیا۔

آپ ﷺ کے کپڑے اگر چہ زیادہ قیمتی نہ ہوتے مگر ہمیشہ پاک وصاف ہوتے۔

آپ ﷺ کے اس اسم گرامی کی یہ تمام عملی صورتیں آج ہماری زندگیوں سے متوقع ہیں۔ کہ آپ ﷺ طیب تھے تو ہم بھی طیب رہیں۔

- اپنے جسم کو پاک وصاف رکھیں۔
- اپنے خیالات وخواہشات کو طیب و پاکیزہ رکھیں۔
- اپنے قول وفعل کو پاک وصاف رکھیں۔

اگر پاکیزگی کی یہ تمام صورتیں اطاعت رسول کی روشنی میں ہمیں نصیب ہوگئیں اللہ بھی خوش، رسول بھی خوش اور ہم سے انسان بھی خوش۔

سیّدنا عابد ﷺ

عابد کے معنی ہیں عبادت کرنے والا

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاریات:۵۶)

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا ہی اس لیے کیا ہے کہ وہ میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبادت کریں۔"

سیّدنا رسول اللہ ﷺ نہ صرف انسانوں میں سب سے بڑے عابد یعنی اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں بلکہ وہ عبادت میں ایک ماڈل اور نمونہ بھی ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے اس اسم گرامی کا ہماری زندگیوں سے مطالبہ اور تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہم بھی عابد ہو جائیں لیکن یہاں سب سے پہلے ہمیں اس بات کا حقیقی مفہوم سمجھنا ہوگا کہ عبادت کیا ہے؟ کیا عبادت صرف پانچ وقت نماز پڑھنے کا نام ہے یا نماز کے ساتھ روزہ رکھنے کا نام ہے یا عبادت صرف زکوٰۃ دینے یا حج کر لینے کا نام ہے۔ ہرگز نہیں۔

عبادت کا مصدر عبد ہے جس کے معنی ہیں غلامی کرنا' بندگی کرنا' اسی سے عبادت ہے جس کے معنی ہیں بندگی' غلامی' نوکری' اسی سے عابد ہے جس کے معنی ہوئے غلامی کرنے ولا' بندگی کرنے والا۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ غلامی' نوکری' اور بندگی کا مفہوم کیا ہے؟ تصور کریں! اگر ہمارے گھر میں کوئی نوکر یا ملازم ہو۔ اور وہ دن میں پانچ مقررہ اوقات پر اپنے مالک کے سامنے آ کر اس کی خوب تعریف کرے کہ آپ بہت اچھے ہیں میں آپ ہی کا دیا کھاتا ہوں۔ اور ان پانچ مخصوص اوقات کے علاوہ اگر اس کا مالک اسے کوئی کام کہے تو کیا نوکر کو انکار کی جرأت ہو سکتی ہے۔ نوکر یا ملازم کے تو معنی و مفہوم میں یہ بات داخل ہے کہ مالک اسے جب بھی' جس وقت بھی اور جو بھی کوئی کام کہے تو اسے فوری بجا لائے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ عبادت چند مخصوص اوقات میں چند مخصوص طریقوں کے مطابق رسموں کو بجا لانے کا نام نہیں ہے بلکہ عبادت کا اصل مفہوم تو یہ ہے کہ ہم جس مالک کے عبد یا عابد ہیں زندگی کے ہر لمحے میں اس نے جس وقت جو حکم دیا ہے اس کو اسی طرح بجا لائیں جس طرح اس نے حکم دیا ہے یا اس کی خواہش ہے۔ اس کا مطلب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا اصل عبادت مالک کی بات کو مان لینا ہے یا جیسے اسکی خواہش ہے اس طرح عمل کر لینا ہے۔

مثال کے طور پر رمضان کے تیس روزے رکھنا عبادت ہے کیونکہ مالک کا حکم ہے۔ لیکن اگر کوئی اپنی مرضی کے مطابق عید کے دن بھی روزہ رکھ لے تو یہ عبادت نہیں بلکہ بغاوت ہے۔ عید کے دن روزہ نہ رکھنا عبادت ہے کیوں کہ مالک نے کہا نہیں رکھنا' لہذا اگر ہم نہیں رکھتے تو عبادت ہے۔ روزہ رکھ لیں تو بغاوت ہے۔ اسی مالک نے کہا ہے کہ ظہر کے چار فرض ادا کرنے ہیں اگر کوئی آٹھ فرض پڑھ لے تو کیا یہ عبادت ہوگی؟ ہرگز نہیں عبادت یہ کہ مالک نے جس وقت جو کہہ دیا اسی طرح اس کو مان لینا۔ ہمارے نبی کریم ''عابد'' تھے عبادت کرنے والے تھے اور آپ نے عبادت کے اصل مفہوم کے مطابق اسی طرح عبادت کی جس طرح مالک نے چاہا۔

اس طرح عبادت کے اصل معنی و مفہوم کے مطابق اگر ہم عابد بن جاتے ہیں اور زندگی کے ایک ایک لمحے میں یہ سوچتے ہیں کہ اس وقت مالک کا کیا حکم ہے اور وہ حکم اسی طرح بجا لاتے ہیں تو ہماری زندگی کا ایک ایک لمحہ بے شک رزق کمانے یا خرچ کرنے میں صرف ہو عبادت میں شمار ہو جائے گا۔

سیّدنا عادل ﷺ

عادل کے معنی ہیں عدل کرنے والا۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ اسم گرامی آپ ﷺ کی ایک ایسی صفت کا مظہر ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبین حضرت محمد ﷺ تک تمام انبیاء اور رسولوں کی بعثت کا بنیادی مقصد قرار دیں تو غلط نہ ہوگا۔ کہ انسانی معاشرے میں عدل قائم کیا جائے۔

قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ارشاد ہے

﴿وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ﴾ (الشوریٰ:۱۵)

''اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل کروں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں پر سب سے پہلے ہمیں اس بات کو سمجھنا ہے کہ عدل کیا ہے؟ یاد رکھیے عدل کے معنی نصف نصف یا برابری نہیں ہے جس طرح ماں اور بیٹی یا استاد اور شاگرد کی عزت کبھی برابر نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح عدل کے معنی بھی برابر کے نہیں ہیں۔ عدل کے لفظی معنی یہ ہیں کہ کسی شخص یا چیز کا اپنی اصل اور مناسب جگہ پر ہونا۔ عدل کا متضاد ظلم ہے اور ظلم کے لفظی معنی ہیں کسی چیز کا اپنی اصل جگہ پر نہ ہونا۔ اصطلاح میں عدل سے مراد ہے کسی شخص یا چیز کا اس کی ماہیت' اہلیت اور قابلیت کے مطابق جتنا حق بنتا ہے وہ اسے بغیر کسی رکاوٹ کے ملنا چاہیے یہ عدل ہے اور اگر یہ حق نہیں ملتا تو ظلم ہے اور یہ حقوق اگر کسی کافر یا غیر مسلم کے ہیں انہیں بھی ملنے چاہئیں اور اس بات کی قرآن حکیم سورۃ المائدہ آیت نمبر ۸ میں آپ ﷺ کو باقاعدہ ہدایت اور نصیحت بھی فرمائی گئی کہ

"کسی قوم کی دشمنی آپ کو اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ عدل چھوڑ دو۔ بلکہ ہر صورت میں عدل کرو یہی تقویٰ کے قریب ہے۔"

عدل کے قیام سے عام طور پر یہ مراد لی جاتی ہے کہ شائد اس کا اطلاق صرف اور صرف عدالت میں قانونی فیصلوں پر ہوتا ہے۔

یقیناً عدالت میں بھی عدل مطلوب ہے لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ زندگی کے کسی اور شعبے میں عدل مطلوب نہیں ہے۔

ایمان میں بھی عدل کا تقاضا ہے۔ عبادت میں بھی عدل کا تقاضا ہے۔

سیاست میں بھی عدل کا تقاضا ہے۔ معیشت میں بھی عدل کا تقاضا ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے زندگی کے ان تمام شعبوں میں عدل قائم کیا۔

عدل کے قیام میں آپ ﷺ کسی ادنیٰ و اعلیٰ میں تفریق نہیں فرماتے تھے ایک مرتبہ قبیلہ بنی مخزوم کی فاطمہ نام کی عورت نے چوری کا ارتکاب کیا۔ آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا لوگوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو کہ آپ ﷺ کے بہت لاڈلے تھے' ان سے سفارش کروائی کہ سزا میں تخفیف کردیں وہ عورت بڑے خاندان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنی ہے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے سفارش کے لیے آپ ﷺ سے بات شروع کی تو آپ ﷺ کے چہرے کی رنگت بدل گئی۔ ناراض ہو کر فرمایا۔ اے اسامہ تو اللہ کی حدود میں سفارش کرتا ہے پھر آپ نے فرمایا تم سے پہلی قومیں اس لیے برباد ہوئیں کہ جب ان کا کوئی بڑا آدمی جرم کرتا اسے چھوڑ دیا جاتا اور چھوٹا کرتا تو اسے سزا دی جاتی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ خدا کی قسم آج اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اسے بھی ہاتھ کاٹنے کی سزا دیتا۔

آپ ﷺ کے اس اسم گرامی کا اور سیرت طیبہ کے اس پہلو کا ہماری سیرت وکردار سے بھی یہی مطالبہ ہے کہ ہم جس قدر ممکن ہو اپنی ذات سے لے کر معاشرے کے ہر فرد تک بے شک وہ اپنا ہو یا بے گانہ مسلمان ہو یا کافر' ادنی ہو یا اعلیٰ' مرد ہو یا عورت سب کے درمیان عدل قائم کریں۔

کیوں کہ آپ ﷺ کی وساطت سے اللہ رب العزت نے ہم سب کو بھی ایک عمومی حکم جاری کر دیا ہے۔

﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْإِحْسَانِ﴾ (النحل: ۹۰)

''کہ بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔''

اس عدل کا حکم ہماری زندگیوں سے مطالبہ ہے کہ

- حقوق اللہ میں عدل کیا جائے یعنی اللہ پر ایمان اور اسکی عبادت میں کسی قسم کی غفلت یا کوتاہی نہ کی جائے۔
- اپنی ذات کے ساتھ عدل کیا جائے یعنی اپنے آپ کو ایسی تمام برائیوں سے بچایا جائے جو اس کی جسمانی اور روحانی ہلاکت کا باعث ہوں۔
- حقوق العباد میں عدل کیا جائے۔ جس کا مطلب ہے ہر شخص کو اس کی قابلیت' اہلیت اور حیثیت کے مطابق حق دیا جائے۔
- عدالت میں گواہی سچی دی جائے۔ اگر عدالت میں فیصلہ کرنے کا اختیار ہو تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ میں کسی دباؤ' سفارش اور امیر غریب کا لحاظ نہ رکھا جائے۔

- با اختیار ہو کر کسی پر ظلم نہ کیا جائے۔
- غیر مسلموں کے ساتھ مذہب کے اختلاف کی وجہ سے ظلم نہ کیا جائے۔

سیّدنا فاتح ﷺ

''فاتح'' کے معنی ہیں فتح کرنے والے۔ کھولنے والے۔

رسول اللہ ﷺ کے فاتح ہونے کے بارے میں قرآن حکیم واشگاف الفاظ میں اعلان کرتا ہے۔

﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ (الفتح:۱)

''(اے محمد) بے شک ہم نے آپ کو فتح دی اور فتح بھی صریح واضح۔''

قرآن حکیم کی یہ آیت صلح حدیبیہ کے موقع پر نازل ہوئی۔ بخاری اور مسلم شریف کی روایت ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد آپ ﷺ بہت خوش ہوئے اور صحابہ نے آپ کو بحیثیت شاندار فاتح مبارک بادیں دیں۔

اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو یہ خاص وصف عطا فرمایا تھا کہ آپ کے بڑے سے بڑے دشمن بھی ایک نہ ایک دن تھک ہار کر آپ ﷺ کے سامنے مغلوب ہو جاتے اور آپ ﷺ ان پر غالب اور فاتح ہو جاتے۔

آپ ﷺ نے جس دن مکہ سے مدینہ ہجرت کی تھی اور حدود مکہ کو جب چھوڑنے لگے تھے۔ ایک مرتبہ پیچھے مڑ کر سرزمین مکہ کو مخاطب کر کے فرمایا ''اے سرزمین مکہ'' میری پیدائش تیری مٹی پر ہوئی۔ میرا بچپن' جوانی تیری گلیوں میں گذرا۔ آج تجھے چھوڑ کر جانے کا غم میرے لیے بہت بڑا غم ہے۔ میرا دل بہت افسردہ ہے مگر کیا کروں تیرے رہنے والوں نے مجھے یہاں رہنے نہیں دیا۔ پھر آپ ﷺ کی زندگی میں ہی ایک وہ دن آتا ہے جب آپ فاتح مکہ ہو کر واپس لوٹتے ہیں اور لا تثریب علیکم الیوم کا اعلان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔

اگر فاتح کے معنی کھولنے والا مراد لیے جائیں تب بھی

- آپ ﷺ اپنی امت پر رحمت وشفقت کے دروازے کھولنے والے ہیں۔
- معرفت حق اور ایمان باللہ کے راستے کھولنے والے ہیں۔
- آپ ﷺ پوری امت کے لیے علم و آگہی' رشد و ہدایت دنیاوی و اخروی ترقی' غرض فلاح وکامیابی کے تمام بند راستوں کو کھولنے والے ہیں۔

آپ ﷺ کے اس اسم گرامی کا ہماری زندگی اور سیرت و کردار سے تقاضا اور مطالبہ ہے کہ ہم سوچیں آپ ﷺ کا وہ کیا طرز عمل اور حکمت عملی تھی جس سے آپ ﷺ نے اپنے اخلاق اور کردار سے۔

- اپنے دشمنوں کو فتح کیا۔
- مخالفین کے دلوں کو فتح کیا۔
- جنگوں میں بڑے بڑے معرکوں کو فتح کیا۔
- مکہ اور اس کے اردگرد کے علاقوں اور ملکوں کو فتح کیا۔

اور اصل بات یہ کہ ان تمام قسم کی فتوحات حاصل کرنے کے بعد آپ ﷺ کا کردار کیا تھا۔ کیا آپ ﷺ فتح حاصل کرنے کے بعد اپنے رب العزت کو بھول جاتے تھے یا زیادہ شکر ادا کرتے تھے۔ کیا آپ فاتح بن کر فخر و تکبر کا علم بلند کرتے تھے۔ ہرگز نہیں۔ ہمارے نبی کا اسوہ گواہی دیتا ہے کہ کسی بھی معرکے میں فتح یاب ہونے کے بعد آپ ﷺ

- اللہ رب العزت کی تسبیح و تقدیس اور بھی زیادہ کثرت سے کرتے تھے۔
- استغفار میں کثرت کرتے تھے۔
- عجز و انکساری میں اور بھی زیادہ جھک جاتے تھے۔
- کیوں کہ قرآن حکیم کی سورۃ النصر میں پیغام خداوندی بھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ○وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا○﴾

(النصر:۱-۳)

''جب اللہ کی مدد اور فتح نصیب ہو جائے اور جب آپ دیکھیں کہ لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں تو حمد کے ساتھ اپنے رب کی تسبیح بیان کرو اور استغفار طلب کرو بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔''

فاتح ہونے کے بعد اللہ کی تسبیح اور طلب استغفار کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔

ابن اسحاق کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر جب آپ وادی طویٰ میں پہنچے اور دیکھا کہ اللہ نے آپ ﷺ کو فتح مکہ کی عزت عطا کی ہے تو آپ ﷺ نے اپنی سواری پر توقف کیا تاکہ اپنا سر خدا کے سامنے جھکا لیں پھر آپ ﷺ یہاں تک جھکے کہ آپ ﷺ کا سر کجاوہ کی لکڑی سے لگ رہا تھا۔

سیّدنا فقیہ ﷺ

لاکھوں درود وسلام کروڑوں عزت واحترام اس ذات خیر والانام پر جن کا ایک صفاتی اسم گرامی سیّدنا الفقیہ ﷺ بھی ہے۔

آپ ﷺ کے اس صفاتی اسم گرامی کا ماخذ قرآن حکیم کی یہ آیت مبارکہ ہے۔

﴿قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ○﴾ (الانعام:۹۸)

''بے شک ہم نے دلائل خوب کھول کھول کر بیان کر دیے ہیں ان لوگوں کے لیے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔''

یفقہون کا مادہ فقہ ہے جس کے لفظی معنی سمجھ بوجھ اختیار کرنا کے ہیں اصطلاح میں دینی اور شرعی معاملات میں سمجھ بوجھ اختیار کرنا فقہ کے دائرے میں آتا ہے اور جو شخص شریعت میں سمجھ بوجھ اختیار کر کے قانون سازی کرتا ہے اسے اصطلاح میں فقیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں۔ اسی مفہوم کو قرآن حکیم نے سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۹۸ میں بیان کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کائنات کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔ آپ ﷺ نے قانون کے سب سے بڑے اور بنیادی ماخذ قرآن حکیم کی روشنی میں امت کے لیے قانون سازی کی۔ پہلے خدا کے قانون کی روح کو سمجھا اور پھر انہی مرضیات وخواہشات کے مطابق اس قانون کی تشریح کی۔

○ نبوی قانون سازی کی خصوصیات

○ آپ ﷺ نے جو قانون سازی کی اسکی سب سے پہلی خصوصیت یہ تھی کہ وہ قانون وحی الٰہی کی روح کے مطابق تھا۔

○ اس میں استحکام و دوام تھا۔ انسان کے بنائے ہوئے قانون بشری کمزوریوں کی وجہ سے ناپائیدار ہوسکتے ہیں تغیر وتبدل کا شکار ہوسکتے ہیں مگر وحی الٰہی کی روشنی میں بنایا ہوا قانون کبھی ناپائیدار نہیں ہوسکتا۔

○ نبوی قانون میں مساوات ہوتی ہے۔ اس میں کسی امیر غریب کا امتیاز نہیں ہوتا۔

آپ ﷺ کے اس اسم گرامی کا ہماری سیرت وکردار سے یہی مطالبہ ہے کہ ہم سب اپنے اپنے فکر وعمل کی سطح تک سب سے پہلے دین اور شریعت کو از خود سمجھنے کی کوشش کریں۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

○ ((تفقہ فی الدین))

''کہ دین کو خود سمجھنے کی کوشش کرو۔''

''یہ پیغام تو عام ہم سب کے لیے ہے۔ قانون سازوں اور فقیہوں کے لیے آپ ﷺ کے اسم گرامی فقیہ کا پیغام ہے کہ وہ جب بھی قانون سازی کریں تو نبوی نمونے کے مطابق کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا قاسم ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی متعدد احادیث میں آپ ﷺ کا اپنا ارشاد مبارک ہے۔

((اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ بَیْنَکُمْ)) ۱۰۵؎

''بے شک میں تمہارے درمیان تقسیم کرنے والا ہوں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بخاری شریف' کتاب الخمس میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''میں تمہیں عطا کرتا ہوں نہ تم سے روکتا ہوں میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور وہی کرتا ہوں جو مجھے حکم دیا جاتا ہے۔ ۱۰۶؎

سوال پیدا ہوتا ہے بحیثیت ''قاسم'' آپ ﷺ کیا تقسیم فرماتے تھے۔ اس کا واضح جواب یہ ہے کہ سب سے پہلے آپ ﷺ

- غریب الحال اور مفلس حال لوگوں میں مال تقسیم فرماتے تھے۔
- آپ ﷺ مال غنیمت تقسیم فرماتے تھے۔
- آپ ﷺ مال فے تقسیم فرماتے تھے۔
- آپ ﷺ لوگوں میں صدقات تقسیم فرماتے تھے۔

قرآن حکیم بھی آپ ﷺ کے قاسم ہونے کی وکالت کرتا ہے جس میں ارشاد ہے۔

﴿وَمَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَهَاکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر: ۷)

''یعنی جو رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کر دیں اس سے رک جاؤ۔''

قرآن مجید کی اس آیت کا شان نزول مال فے کی تقسیم ہے۔ مال فے اس مال کو کہتے ہیں جو کفار یا دشمن جنگ کیے بغیر اپنی شکست مان کر مسلمانوں کے حوالے کر دیں۔ دورِ رسالت میں قبیلہ بنونضیر نے (نعوذ باللہ) رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ آپ ﷺ کو اس سازش کا بروقت علم ہو گیا۔ بعد میں جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے اس قبیلے کا محاصرہ کیا تو انہوں نے بغیر جنگ کیے ہتھیار پھینک دیے اور اپنا سارا مال مسلمانوں کے حوالے کر دیا یہ مال فے تھا۔ چونکہ حضور اکرم ﷺ کے پاس جس قسم کا مال بھی آتا تھا آپ اسے تقسیم فرما دیتے تھے۔ مال فے میں سے کس کو کس قدر دینا ہے اس کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کی صوابدید پر تھا۔ چونکہ نبی کا ہر فیصلہ اور ہر بات اللہ کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے لہٰذا اس حقیقت کا اعتراف کرانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ ہدایت کی آپ ﷺ جس کو جتنا مال تقسیم کرتے ہوئے دے دیں اسے خوش ہو کر لے لینا چاہیے اور اگر کس مصلحت کے تحت نبی کریم کسی کو کم یا زیادہ دیں تو اس پر دل رنجیدہ نہیں ہونا چاہیے۔

آپ ﷺ قاسم خیر الحسنات اور قاسم میراث علم وفضل بھی تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ بازار میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بازار میں خرید وفروخت کرنے والوں کی ریل پیل ہے اور لوگ بس دنیاوی فکر میں لگے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر میں نے لوگوں سے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے تم یہاں کاروبار دنیا میں منہمک ہو اور مسجد نبوی میں نبی کریم ﷺ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے لوگ دوڑ کر مسجد نبوی میں آئے تو وہاں لوگوں کو قرآن' ذکر اور علم میں مشغول پایا۔ یہ دیکھ کر لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابو ہریرہ وہ میراث کہاں ہے؟ ابو ہریرہ کہتے ہیں یہ علم وفضل حضرت محمد ﷺ کی وراثت ہی تو ہے جس کی یہاں اپنے وارثوں میں تقسیم ہو رہی ہے۔

نبی کریم ﷺ کے اس اسم گرامی سیّدنا قاسم ﷺ کا ہماری سیرت وکردار سے مطالبہ ہے کہ ہم بھی

- لوگوں میں نیکیاں تقسیم کریں۔
- غریبوں' یتیموں محتاجوں اور ضرورت مندوں میں مال تقسیم کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے مال تقسیم کرنے کا یہ عالم تھا کہ تمام عمر آپ ﷺ پر زکوٰۃ فرض نہ ہو سکی کیوں کہ آپ ﷺ نے اتنا مال جمع ہی نہیں کیا تھا جس پر زکوٰۃ فرض ہوتی سارا ہی تو تقسیم فرما دیتے تھے۔

○ ہمارا فرض ہے ہم بھی اپنی ضرورت سے زائد ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیں۔ یہی نیکی ہے یہی اطاعت اور یہی عبادت ہے۔

سیّدنا قوی ﷺ

جو ذات اپنی صفات اور افعال میں کوئی ضعف یا کمزوری نہ رکھتی ہو اسے ''قوی'' کہتے ہیں۔ یہ اسم مبارک مفہوم کل میں صفت الٰہی ہے اور مفہوم جزو کامل میں اسم نبی کریم ﷺ ہے۔

اللہ رب العزت کی ذات کے بعد انسانوں میں اگر کوئی اس خوبی کے لائق ہے تو وہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ یقیناً آپ ﷺ جسمانی طور پر بھی قوی تھے' روحانی اعتبار سے بھی قوی تھے' ایمان کے لحاظ سے بھی' عمل کے لحاظ سے بھی' اپنے علم' فہم اور بصیرت غرض ہر لحاظ سے قوی تھے۔

غزوہ بدر میں ہر تین آدمیوں کے حصے میں ایک اونٹ آیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابولبابہ رضی اللہ عنہ تھے۔ جب حضور اکرم ﷺ کے پیدل چلنے کی باری آتی تو دونوں صحابی محبت سے عرض کرتے۔ یا رسول اللہ آپ سوار رہیں آپ کی جگہ ہم پیدال چل لیں گے۔ جس پر آپ ﷺ فرماتے نہ تو تم دونوں مجھ سے زیادہ قوی ہو اور نہ ہی میں تم دونوں کے مقابلے میں ثواب سے بے پرواہ ہوں۔

آپ ﷺ کی قوت ایمانی کا حال یہ تھا کہ جب قریش مکہ کے سردار عتبہ بن ربیعہ نے ایک دن سیدنا رسول اللہ ﷺ کو پیش کش کی کہ اگر آپ مال چاہتے ہیں تو ہم آپ کے لیے اتنا مال جمع کر دیتے ہیں کہ آپ سب سے زیادہ مال دار ہو جائیں گے۔ اگر آپ کوئی مرتبہ و مقام چاہتے ہیں تو ہم آپ کو اپنا سردار بنا لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کریں گے اگر آپ کوئی عورت چاہتے ہیں تو ہم حسین وجمیل عورت آپ کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں۔ بس آپ الہ الا اللہ کی دعوت سے باز آ جائیں اس کے جواب میں آپ ﷺ نے واشگاف الفاظ میں سورہ حم السجدہ کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں اور جب سجدے کی آیت تک پہنچے آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور فرمایا اے ابو ولید تم نے جو کچھ سننا تھا سن چکے اور تم جانو اور تمہارا کام۔ میں اپنے مشن سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔

اس کے بعد جب قریش مکہ نے جناب ابو طالب سے حضرت محمد ﷺ کی حمایت ترک کرنے کے لیے کہا اور جناب ابو طالب نے نبی کریم سے بات کی کہ اے میرے بھتیجے میرے لیے مشکلات میں اضافہ نہ کرو۔ تو اس پر بھی آپ ﷺ نے اپنی قوت ایمانی سے بھر پور جواب دیا تھا اے میرے پیارے چچا۔ ان سے کہہ دو خواہ یہ میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے پر سورج بھی رکھ دیں میں تب بھی اپنے مشن سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔

غرض جہاں بھی جس میدان میں بھی آپ ﷺ نے اپنی قوت دکھائی اللہ رب العزت نے آپ کو غلبہ اور قوت عطا کی۔ میدان جنگ میں آپ ﷺ نے اپنی قوت کا مظاہرہ کیا تو ملکوں کو فتح کر لیا۔ اخلاق کی قوت کا مظاہرہ کیا تو چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی کو ایمان لانے کے لیے فتح کر لیا' راتوں کو قیام اللیل کی قوت کا مظاہرہ کیا تو رب العالمین کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا اے میرے حبیب ساری ساری رات نہیں بلکہ رات کا کچھ حصہ عبادت کیا کریں اور کچھ حصہ سویا بھی کریں۔ غرض آپ ﷺ نے زندگی کے جس پہلو میں بھی اپنی قوت اور طاقت کا مظاہرہ کیا فتح یاب ہوتے چلے گئے۔

اس اسم گرامی سیدنا ''قوی'' ﷺ کا ہماری سیرت و کردار سے مطالبہ اور تقاضا ہے کہ ہمارے اندر بھی ایمان کی مضبوط قوت ہو۔ تھوڑے سے مشکل حالات آتے ہیں تو ہمارا ایمان کمزور اور متزلزل ہو جاتا ہے۔ اللہ کی حکمت کے تحت ہماری دعاؤں کی قبولیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور خواہشات کی تکمیل میں ذرا سی دیر ہو جائے تو ہم وجود باری تعالیٰ پر شک کرنے لگتے ہیں۔ اللہ کی عبادت واطاعت کو ترک کر دیتے ہیں لوگوں سے اخلاق۔ مروت اور ہمدردی چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رکھیں یہ قوی ایمان نہیں بلکہ ضعیف ایمان کی علامات ہیں۔

آج ہمیں اپنے اخلاق کی قوت سے کردار کی قوت سے' اپنی دینی اقدار کی قوت سے اپنے اس ہر دشمن کو شکست دینا ہے جو ہمیں اپنے رسول کے راستے سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔

سیّدنا مجاہد ﷺ

مجاہد کے معنی ہیں جہاد کرنے والا۔ قرآن حکیم کی جن آیات میں رسول اللہ ﷺ کو جہاد کرنے کا حکم نازل ہوا یا آپ ﷺ کو ترغیب دی گئی وہاں سے آپ ﷺ کا صفاتی اسم گرامی سیّدنا مجاہد ﷺ اخذ ہوسکتا ہے۔ یعنی اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

﴿وَ جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ﴾ (الحج:۷۸)

"اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔"

انسانی سیرت و کردار پر رسول اللہ ﷺ کے اس اسم گرامی کا تقاضا اور مطالبہ یہ ہے کہ ہماری زندگیوں میں بھی جہاد کی روح شامل ہو۔ لیکن یہاں پر سب سے پہلے ہمیں پوری توجہ کے ساتھ اس امر کا جائزہ لینا ہوگا کہ جہاد کیا ہے؟

جہاد کا مادہ ج ھ د سے مشتق ہے۔ اس کے لغوی معنی "ہر وہ کوشش ہے جو کسی متعین مقصد کے لیے کی جائے۔"

جبکہ اصطلاح میں جہاد سے مراد ہر وہ کوشش ہے جو اللہ کے لیے اس کی راہ میں' دین اسلام اور ملت کے استحکام کے لیے کی جائے۔ خواہ یہ کوشش جہاد بالقرآن کی صورت میں ہو یا جہاد بالسنّت کی صورت میں' جہاد باللسان کی صورت میں ہو یا جہاد بالقلم کی صورت میں' جہاد بالمال کی صورت میں ہو یا جہاد بالاعمال کی صورت میں' جہاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالنفس کی صورت میں ہو یا جہاد بالسیف کی صورت میں۔

اس میں ہر وہ کوشش شامل ہے جو ملت اسلامیہ کے استحکام کے لیے کی جائے۔ المیہ یہ ہے کہ جونہی ہمارے سامنے جہاد کا لفظ آتا ہے تو ہمارے سامنے ایک ایسا منظر آجاتا ہے کہ جیسے کفر اور اسلام کی دو فوجیں آمنے سامنے ہوں اور آپس میں خون ریز لڑائی ہو رہی ہو۔

جہاد صرف اسی کا نام نہیں ہے۔ یہ تو ایسے ہی ہے۔ جیسے ایک مریض کسی ڈاکٹر کے پاس جائے پیٹ میں درد کا عارضہ بیان کرے اور وہ ڈاکٹر اسی وقت اپریشن یا جراحی کا عمل شروع کر دے۔ عقلی اور اصولی بات تو یہ ہے کہ اگر مریض نے پیٹ میں درد کی شکایت کی تو ڈاکٹر پہلے دن اسے کوئی کھانے کی دوائی دے۔ کچھ دن وہ دوائی استعمال کرنے سے اگر آرام نہیں آیا تو دوائی بدل دے۔ اس سے بھی فرق نہیں پڑا تو ٹیسٹ کروائے اب اگر ٹیسٹ کی رپورٹ یہ ظاہر کرتی ہے کہ پیٹ میں کینسر ہے تو آخری حربے کے طور پر ضرور اپریشن یا جراحی کرے کیوں کہ زندگی بچانے کے لیے اب خون بہانا لازمی ہے اور مقصد یاد رہے زندگی بچانا ہے۔ قاتل جب کسی کے پیٹ میں چھرا گھونپتا ہے تو یہ ''موت کی علامت ہے'' اور ڈاکٹر جب کسی کے پیٹ میں نشتر سے چیر پھاڑ کرتا ہے کہ تو یہ زندگی کی علامت ہے۔ بعینہٖ اگر کسی برائی کے خاتمے کے لیے جہاد مطلوب ہے تو اس کا بھی فوری تقاضا یہ نہیں ہے کہ سب سے پہلے جہاد بالسیف یا قتال شروع کر دیا جائے بلکہ عقل و دانش کا تقاضا ہے کہ پہلے جہاد بالقرآن' جہاد بالسنّت' جہاد باللسان' جہاد بالقلم اور جہاد بالمال کیا جائے اگر یہ تدابیر کارگر ثابت نہ ہوں تب آخری تدبیر کے طور پر جہاد بالسیف کا سہارا لیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ کا اسوہ ہمارے سامنے ہے آپ ﷺ کی ساری مکی زندگی جہاد بالقرآن' جہاد بالسنّت' جہاد باللسان' جہاد بالقلم' جہاد بالمال سے مزین ہے۔ حالات کے سلجھاؤ کی خاطر آپ مکہ بھی چھوڑ دیتے ہیں لیکن جب دیکھا کہ توحید' رسالت اور دین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے خلاف دشمنی کا زہر مکہ سے پھیل کر مدینہ تک آ گیا ہے پھر آپ نے آخری تدبیر کے طور پر جہاد بالسیف کا سہارا لیا۔ خون خرابے کے لیے نہیں بلکہ جسد اسلام کو زندگی بخشنے کے لیے۔

جہاد کے بارے میں یہی اسوۂ رسول ہماری فکر و نظر کا منتظر ہے۔

سیّدنا مہاجر ﷺ

سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد تیرہ برس تک مکہ میں پیغمبرانہ فرائض ادا کیے۔ ان تیرہ برسوں میں آپ ﷺ نے

- بھٹکے ہوئے انسانوں کو ہدایت کا راستہ دکھایا۔
- بتوں کی پوجا کرنے والوں کو ایک خدا کی توحید کا سبق دیا۔
- زندہ درگور ہونے والی بیٹیوں کو عفت و عصمت کی چادر عطا کی۔
- ظلم کی جگہ عدل قائم کیا۔
- غلامی کو حریت عطا کی۔

لیکن اس نیکی کے بدلے میں آپ ﷺ کے ساتھ حق تو یہ تھا کہ اطاعت و فداکاری کا سلوک کیا جاتا مگر الٹا آپ ﷺ سے احتجاج کیا گیا کہ ہمارے مٹی اور پتھروں کے خداؤں کو برا بھلا کیوں کہتے ہیں۔ غلاموں کو آزادی سے کیوں ہمکنار کرتے ہیں بدی کی جگہ نیکی کا راستہ کیوں دکھاتے ہیں بجائے اس کے آپ ﷺ کی دعوت خیر پر لبیک کہا جاتا بلکہ اس کی جگہ آپ ﷺ کو جھٹلایا گیا۔ آپ کو برا بھلا کہا گیا۔ آپؐ کو اذیت در اذیت دی گئی۔ کائنات کے سب سے بڑے انسان کے ساتھ سب سے بڑے ظلم بپا کیے جاتے ہیں اور آپ ﷺ سہتے جاتے ہیں۔

اہل مکہ کے تیرہ برس تک ظلم جھیلنے کے بعد آپ ﷺ طائف سے پوچھنے گئے کہ آیا تم سچائی کی مشعل کو اٹھا سکتے ہو۔ طائف نے جواب دیا میں تو مکہ سے بھی بڑھ کر نااہل ہوں اور ساتھ ہی آپ ﷺ پر پتھروں کی بارش کر دی۔ ابھی حضور اکرم ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طائف کے لگائے زخموں کے میٹھے درد میں مبتلا تھے کہ دور سے یثرب کی دھیمی سی آواز آئی "میں مدینۃ النبی بننے کو حاضر ہوں۔ میں نورِ حق کی مشعل کو اٹھاؤں گا۔ اور ساری دنیا کو روشن کروں گا خالق کائنات کو بھی یثرب کی اپنے نبی کی خاطر یہ محبت کی تڑپاہٹ پسند آگئی اور اپنے نبی کو حکم دے دیا۔ اے میرے محبوب رسول آپ مدینہ ہجرت کر جائیے۔

یہ تھے وہ مجموعی حالات جن کی بنا پر آپ ﷺ مکہ کو چھوڑ کر مدینہ ہجرت کر گئے اور اس صفت کی بنا پر آپ ﷺ سیدنا مہاجر ﷺ ہو گئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے صحابہ بھی ہجرت کر گئے۔ قرآن حکیم اس کی یوں گواہی دیتا ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (البقرہ:۲۱۸)

"جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کے لیے وطن چھوڑا اور انہوں نے جہاد کیا وہی اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہے۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۝﴾

(التوبہ:۲۰)

"جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اپنے مال سے اور اپنی جان سے انہی کے لیے اللہ کے ہاں بہت درجے ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔"

آپ ﷺ کے اس اسم گرامی سیدنا مہاجر ﷺ کا ہماری سیرت و کردار پر اطلاق کے حوالے سے یہ تعلق بنتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نسبت کا اتباع کرتے ہوئے فطرت کے اس قانون کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ اگر ایک جگہ پر کسی بھی وجہ سے مطلوبہ نتائج حاصل نہ ہو رہے ہوں تو مایوس نہیں ہو جانا چاہیے بلکہ نبی ﷺ کی ہجرت کے فلسفے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو سمجھتے ہوئے جگہ تبدیل کر لینی چاہیے۔ کامیابی حاصل ہو جائے گی۔

مثال کے طور پر دنیاوی حوالے سے بھی اگر ایک جگہ کاروبار نہ راس آ رہا ہو جگہ بدل لیں شاید اللہ نے دوسری جگہ بہتری اور کامیابی رکھی ہو۔ ایک جگہ پر ناکامیوں کے ساتھ سر پھٹول کرنے کی بجائے کوئی دوسری جگہ دیکھنی چاہیے ہو سکتا ہے وہاں حالات ساز گار ہوں اور اللہ کی مدد منتظر ہو۔

اگر ایک مقصد زندگی میں کامیابی نظر نہ آ رہی ہو دوسرا مقصد سوچ لیا جائے ہو سکتا ہے کہ اللہ نے اس میں کامیابی رکھی ہو۔ کیوں کہ ہم تو صرف حالات کے ظاہری پن پر جاتے ہیں اور بضد ہو جاتے ہیں جو سوچا ہے وہ ہر قیمت پر ہونا چاہیے جبکہ اللہ ہمارے بارے میں ہم سے زیادہ بہتر سوچتا ہے۔

سیّدنا محمد ﷺ

نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کا نسبی نام محمد ہے۔ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو والد مکرم حضرت عبداللہ آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے۔ والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لعل کو دادا حضرت عبدالمطلب کی گود میں ڈال دیا۔ جنہوں نے آپ ﷺ کا نام ''محمد'' رکھ دیا۔

محمد کے معنی ہیں سراہا گیا' تعریف کیا گیا سب سے زیادہ صفات حمیدہ کے لائق۔

دادا عبدالمطلب کے رکھے ہوئے نام محمد کو اللہ رب العزت نے قرآن حکیم کے چار مقامات سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۴۴ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰ سورۂ محمد آیت نمبر ۲ اور سورہ الفتح آیت نمبر ۲۹ میں ذکر کر کے اس کی پسندیدگی پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

اسم گرامی ''محمد'' کی معنوی حقیقت پر غور کریں تو قرآن حکیم خود گواہی دیتا ہے۔ کہ

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (الاحزاب:۵۶)

''کہ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔''

آپ کائنات کے واحد سب سے بڑے اور عزت والے انسان ہیں جن کی پیدائش سے پہلے' پیدائش کے بعد اور یہی بس نہیں بلکہ وفات سے پہلے اور وفات کے بعد فی السموات والارض تعریف و توصیف جاری ہے اس سے بڑی آپ ﷺ کی سعادت اور فضیلت کیا ہوسکتی ہے کہ ملائکہ کر رہے ہیں' اور ہماری ایمان والوں کو بھی ترغیب دی جارہی ہے کہ تم بھی نبی پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام بھیجا کرو۔ یہاں ایک لطیف نکتے کی بات ہے کہ قرآن حکیم میں اللہ رب العزت نے جب بھی اپنی کبریائی اور بزرگی کا اظہار کیا تو توحید کے ساتھ کیا مثلاً زمین و آسمان بنائے میں نے اکیلے نے بنائے۔ ماں کے پیٹ میں انسان تخلیق کیا میں نے اکیلے نے کیا۔ مگر جب اپنے نبی پر درود و سلام کا ذکر ہوا۔ اللہ نے فرمایا اب میں اکیلا نہیں ہوں۔ میرے ساتھ ملائکہ بھی ہیں اے ایمان والو تم بھی ہمارے ساتھ مل جاؤ ہم تینوں مل کر نبی پر درود بھیجتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے اس اسم گرامی کا ہماری سیرت و کردار سے یہی مطالبہ اور تقاضا ہے کہ ہم مسلمانوں میں سے اکثر کے نام کے ساتھ آپ ﷺ کا یہ اسم گرامی وابستہ ہے۔ ہمارے اوپر لازمی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اس اسم گرامی کو ہم صرف عقیدت کا باعث نہ سمجھیں بلکہ اپنی سیرت و کردار سے آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہ کام کریں جس سے ہم بھی تعریف کے لائق ہو جائیں۔

- ہماری ذات سے کوئی ایسا کام صادر نہ ہو جس سے کسی انسان کو تکلیف پہنچے۔
- جس قدر ہو سکے ہمیں صرف اپنوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ بے گانوں اور دشمنوں تک کے ساتھ رحم و کرم' عفو و درگزر اور محبت و شفقت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔
- اپنی ذات کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں فنا کر دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسا کریں گے تو انشاء اللہ دنیا و آخرت میں ہم بھی قابل تعریف ضرور ہوں گے۔ زمانہ بہت سے لوگوں کو برے لفظوں میں بھی یاد کرتا ہے۔ یہ بدبختی ہے اور اگر کوئی کسی کو اچھے یا خیر کے الفاظ کے ساتھ یاد کرتا ہے تو یہ بڑی سعادت اور فضیلت کی بات ہے۔ خدا کرے ہمیں یہ سعادت نصیب ہو جائے۔

فضیلت اسم محمد ﷺ امام حلبی ''انسان العیون'' میں روایت کرتے ہیں کہ مشہور حدیث مبارکہ میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

○ ((قال الله تعالیٰ وعزتی وجلالی۔ لا اعذب احدا تسمی باسمك فی النار۔)) ۷۔۱

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم میں کسی ایسے شخص کو آگ کا عذاب نہیں دوں گا جس کا نام آپ کے نام پر ہوگا۔''

سیّدنا محمود ﷺ

محمود کے معنی ہیں سراہے گئے۔ تعریف کیے گئے۔

رسول اللہ ﷺ محمود بھی ہیں، محمود الصفات بھی اور محمود المقام بھی۔

اصطلاح میں محمود اس ہستی کو کہتے ہیں جس میں نیکیاں اور خوبیاں اس قدر زیادہ ہوں کہ اس کی بے تحاشہ تعریف کی جائے اور اسے سراہا جائے خیر کی تمام خصلتیں اس میں موجود ہوں اور علم و عرفان کی تمام بلندیاں اس پر ناز کرتی ہوں۔ اور ایسی ہستی کائنات میں سیّدنا محمد ﷺ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ صرف وہی محمود ہیں۔

آپ ﷺ کے محمود المقام ہونے کے بارے میں قرآن حکیم گواہی دیتا ہے۔

﴿عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۷۹)

''قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود عطا کرے گا۔''

اللہ تعالیٰ کے حضور آپ ﷺ کا مقام محمود پر جلوہ افروز ہونا مقام شفاعت ہے اور یہ وہ عظیم مقام ہے جہاں اولین و آخرین آپ ﷺ کی تعریف کریں گے۔ ۱۰۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام خازن لکھتے ہیں مقام محمود ہی مقام شفاعت ہے جس پر تمام کائنات کے اولین وآخرین آپ ﷺ کی توصیف کریں گے۔۱۰۹

امام سیوطی کا بھی یہی موقف ہے کہ مقام محمود وہ مقام ہے جہاں اولین وآخرین آپ ﷺ کی ثنا بیان کریں گے۔

الوفا باحوال مصطفیٰ میں ابن الجوزی لکھتے ہیں۔۱۱۰

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا سے مراد ہے کہ روز محشر نبی کریم ﷺ کو عرش پر بٹھایا جائے گا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ محمود کا کیا معنی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھا کر آپ ﷺ کی تعریف کی جائے گی تاکہ آپ ﷺ کی رفعت شان تمام مخلوقات پر ثابت ہو جائے۔۱۱۱

بخاری شریف اور نسائی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ''بے شک قیامت کے دن لوگ چلیں گے۔ ہر امت کو اپنے نبی کی تلاش ہوگی وہ کہہ رہے ہوں گے اے فلاں ہماری شفاعت کر، اے فلاں ہماری شفاعت کر یہاں تک کہ شفاعت کی تلاش کے لیے انتہا نبی آخر الزماں پر ہوگی۔ پس یہ وہ دن ہوگا جس دن اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔۱۱۲

جیسا کہ محمود کے معنی ہیں سراہا گیا' تعریف کیا گیا۔ لہٰذا آپ ﷺ کے اس اسم گرامی کا ہماری سیرت و کردار سے یہی مطالبہ ہے کہ ہم بھی اپنی زندگی میں رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چل کر وہی کام کریں جو اللہ اور اس کے رسول کی نگاہ میں سراہے جائیں اور پسند کیے جائیں' اور انسان اللہ رب العزت کی نگاہ میں تب سراہا جاتا ہے جب وہ اپنی ذات کو پیچھے کر کے دوسروں کی خیر خواہی کو ترجیح دے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان محمود اس وقت ہوگا جب وہ اپنی چاہتوں کو اللہ کی چاہتوں کے سپرد کر دے گا جیسے حدیث قدسی ہے۔

اے ابن آدم

ایک تیری چاہت ہے

ایک میری چاہت ہے

اگر تو اپنی چاہتوں کو میری چاہت کے سپرد کر دے۔

تو تجھے وہ بھی دوں گا جو تیری چاہت ہے۔

اور وہ بھی دوں گا جو میری چاہت ہے۔

لیکن اگر تو بضد رہا اپنی چاہت پر تو یاد رکھنا۔

تھکا کر مار ڈالوں گا

ملے گا وہی جو میری چاہت ہے۔

سیّدنا مشہود ﷺ

مشہود کے معنی ہیں گواہی دیے گئے۔یعنی جن کی گواہی دی گئی۔

قرآن حکیم نے مختلف مقامات پر مختلف حوالوں سے نبی کریم ﷺ کے رتبے اور شان کی گواہی دی ہے۔مثلاً

﴿وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۝﴾ (النساء:۷۹)

''اور آپ کو سب لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اور اللہ اس پر کافی گواہ ہے۔''

قرآن مجید کی اس آیت میں آپ ﷺ کے بارے میں رسالت کی گواہی پر اللہ رب العزت شاہد ہے۔اور آپ ﷺ مشہود یعنی جن کی گواہی دی گئی۔

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (الفتح:۲۹)

''محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھی ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نہایت نرم دل۔ آپ انہیں رکوع وسجود اور اللہ کا فضل چاہتے ہوئے دیکھیں گے۔ ان کی علامت ان کے چہروں پر ہے سجدوں کے نشان۔ یہ ان کی صفت تورات میں ہے اور ان کی یہی صفت انجیل میں بھی ہے۔''

قرآن مجید کی اس آیت میں آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ بیان کیے گئے اور ساتھ ہی قرآن حکیم گواہی دیتا ہے کہ آپ ﷺ کی یہ صفات اس سے پہلے تورات اور انجیل میں بھی بیان کی گئی ہیں یعنی تورات اور انجیل دونوں آپ کے اوصاف حمیدہ پر شاہد ہیں اور آپ ﷺ مشہود۔

دور رسالت میں ایک مرتبہ دو یہودی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے ظاہر نشانیاں طلب کیں آپ ﷺ نے بیان فرمادیں' اس پر ان دونوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دے کر کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں۔

اسی طرح پہلی وحی کے موقع پر جب ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر گئی تھیں اس نے بھی انجیل کی تعلیمات کی روشنی میں گواہی دی تھی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے زمین و آسمان میں جس قدر میری نبوت و رسالت کی گواہی دی گئی اتنی کسی اور نبی کی نہیں دی گئی۔

آج دنیا میں صرف ہمارے نبی ﷺ کے امتی نہیں بلکہ غیر بھی گواہی دیتے ہیں

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ اللہ کے سچے نبی ہیں۔ اور آپ کا دین سچا ہے۔

ہم مسلمان تو ہر نماز میں اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ کے الفاظ کے ساتھ اللہ کے وجود اور نبی ﷺ کی رسالت اور آپ کے اللہ کے بندے یا عبد ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔

اس اسم پاک کا ہماری سیرت و کردار سے مطالبہ و تقاضا ہے کہ ہم بھی اپنا قول اور عمل اس طرز کا پیدا کریں کہ اپنے اور بے گانے ہمارے بارے میں شہادت دیں کہ ہم اپنے نبی کے سچے امتی ہیں۔

ہمارے کردار سے متاثر ہو کر آج کافر کو مسلمان ہونا چاہیے نہ کہ ہمیں مسلمانوں کو کافر کہنا چاہیے۔

دنیا کے غیر مسلم ہمارے نبی کے بارے میں تو گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ اور آپ کا دین کائنات میں خوشحالی اور عزت و وقار کا ضامن ہے کیا کسی نے آج یہ ہماری ذات کے بارے میں بھی گواہی دی ہے۔ یہ سوالیہ نشان ہے آج ہمیں بھی انفرادی طور پر دوسروں کے سامنے ایسا ہی کردار پیش کرنا ہے۔ جس سے دیکھنے اور سننے والے گواہی دیں کہ یہ محمد ﷺ کے متبع اپنے نبی کے دین کے وارث ہیں۔

سیّدنا مصدق ﷺ

مصدق کے معنی ہیں تصدیق کرنے والے سچ بولنے والے۔

قرآن حکیم میں سیّدنا مصدق ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ آپ ﷺ کے بارے میں میں ارشاد ہے۔

○ ﴿ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ﴾ (آل عمران:۸۱)

''پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو ان کتابوں کی تصدیق کرنے والے ہیں جو تمہارے پاس ہیں۔''

○ ﴿بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ (الصّٰفّٰت:۳۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بلکہ وہ تو حق لے کر آئے ہیں اور پہلے رسولوں کی تصدیق فرماتے ہیں۔''

آپ ﷺ کا یہ اسم مبارک اس حقیقت کی بھی تصدیق کرتا ہے کہ آپ ﷺ کوئی نیا دین یا نیا مقصد نہیں لے کر آئے تھے بلکہ آپ ﷺ کا دین وہی تھا جس کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی' سابقہ انبیاء کے ادوار میں اس کا تسلسل رہا اور آپ ﷺ پر آ کر اس دین کی تکمیل ہوئی۔ آپ ﷺ سابقہ انبیاء' ان کی کتب اور تعلیمات کے تصدیق کرنے والے ہیں۔

ایک مرتبہ شام کے دو احبار سیدنا رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جب انہوں نے مدینہ منورہ دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ واقعی یہ نبی آخر الزمان کا شہر لگتا ہے۔ جب آستانہ نبوی پر حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کی شکل وشمائل کو تورات کے مطابق دیکھ کر پہنچان لیا اور عرض کیا کہ آپ محمد ﷺ تو نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں محمد ہوں۔ پھر عرض کیا آپ ''احمد'' بھی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں احمد بھی ہوں۔ پھر وہ کہنے لگے ہم آپ سے ایک سوال کرتے ہیں اگر آپ نے ٹھیک جواب دے دیا تو ہم ایمان لے آئیں گے۔

فرمایا سوال کرو۔ انہوں نے عرض کیا کتاب اللہ میں سب سے بڑی شہادت کونسی ہے؟ آپ ﷺ نے سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۱۸ تلاوت فرمائی جس کا مفہوم ہے۔

''اللہ نے گواہی دی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور اہل علم نے۔ پھر یہ کہ انصاف پر قائم رہو۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عزت والا اور حکمت والا ہے۔''

جونہی آپ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ تصدیق سنی فوراً مسلمان ہو گئے۔

آج سوچنا یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ تو سابقہ آسمانی کتابوں' ان کی تعلیمات' گذشتہ انبیاء' ان کی نبوت اور رسالت کی تصدیق کرنے والے تھے۔

آپ ﷺ کے اس اسم گرامی اور سیرت کے اس پہلو کا ہماری سیرت و کردار پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اطلاق یہ ہے کہ

آج ہمارا کردار ہمارے ایمان کی تصدیق کرتا ہو۔

ہمارا فعل ہمارے قول کی تصدیق کرتا ہو

ہماری تہذیب ہمارے تمدن کی تصدیق کرتی ہو۔

آج افسوس کی بات ہے کہ ہم ایمان کی حد تک تو مانتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مگر ہم جانے انجانے شرک بھی کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے ہم مصدق نہیں منافق ہیں۔

ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں مگر اس سے ڈرتے نہیں۔

رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ مگر اطاعت نہیں کرتے۔

قرآن پر ایمان رکھتے ہیں مگر اس میں تفکر و تدبر نہیں کرتے۔

آخرت پر ایمان رکھتے ہیں مگر اس کا خوف نہیں کرتے۔

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارا فکر اور نظریہ یا ایمان اور عقیدہ درست ہے مگر ہمارے اعمال اس درست زاویہ فکر کی تصدیق نہیں کرتے۔ اس اسم گرامی کا ہم سے یہی مطالبہ ہے کہ ہم سوچیں۔ سمجھیں، غور کریں۔

سیّدنا مُعَلّمٌ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کے دوسرے تمام پہلوؤں کی طرح آپ ﷺ کا معلم ہونا بھی ایک خاص اہمیت کا حامل ہے، معلم کے معنی ہیں علم کی ترویج کرنے والا، علم کو منتقل کرنے والا۔

قرآن حکیم جہاں آپ ﷺ کے دوسرے پیغمبرانہ فرائض کی نشاندہی کرتا ہے وہاں بحیثیت معلم آپ ﷺ کا یہ فرض بھی بڑے واضح انداز میں بیان کرتا ہے کہ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ (البقرہ ۱۲۹:۵)

''یعنی اس پیغمبر کے ذمے ہے کہ وہ لوگوں کو کتاب وحکمت کی تعلیم دے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ کے یہی الفاظ سورۂ جمعہ کی آیت نمبر ۲ میں دہرائے گئے ہیں۔

قرآن کریم کے اس بیان کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ کی اپنی حدیث بھی ہے کہ

﴿انا بعثت معلما﴾

مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔

واقعی اگر ہم آپ ﷺ کے پیغمبرانہ کردار کو دیکھیں تو وہ سراسر پڑھانا' بتانا اور سکھانا ہے۔

جونہی قرآن نازل ہوتا تھا۔ آپ ﷺ آیات کی تلاوت کر کے صحابہ کو تعلیم دیتے اس کے بعد ان آیات میں جو مضمون نازل ہوتا اس کی صحابہ کے سامنے آپؐ وضاحت فرماتے اور اس کے بعد اپنے قول و فعل میں صحابہ جو کہ آپ ﷺ کے براہ راست شاگرد تھے' آیات قرآن کا نمونہ بن کر پیش ہوتے۔ مکہ میں دار بنی ارقم کو آپ ﷺ نے بحیثیت معلم' صحابہ کی تعلیم و تربیت کا مرکز بنایا ہوا تھا۔ ہجرت مدینہ فرمائی تو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں قیام فرمایا لوگ وہاں بھی آپ ﷺ سے سیکھنے اور تعلیم حاصل کرنے آتے تھے۔

مسجد نبوی تعمیر ہوئی تو آپ ﷺ نے صفہ کا چبوترا بنایا جہاں مسند نشین ہو کر آپ ﷺ صحابہؓ کو تعلیم دیتے تھے۔

خواتین نے ایک دن عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو دن رات آپ کے جلو میں پروانہ وار رہتے ہیں اور آپ سے تعلیم حاصل کرتے ہیں سیکھتے ہیں۔ ہمیں کم از کم ہفتے میں ایک دن ہی تعلیم کے لیے عطا فرمائیں تا کہ ہم بھی آپ سے براہ راست استفادہ کر سکیں۔ اس پر آپ ﷺ نے خواتین صحابیات کو بھی تعلیم و تربیت کے لیے ہفتے میں ایک دن عنایت فرما دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے اس اسم گرامی کا ہماری سیرت و کردار سے مطالبہ ہے کہ ہم میں جو معلمین ہیں وہ خاص طور پر اور مسلمین عام طور پر رسول اللہ ﷺ کے اسلوب تعلیم کو اپنائیں۔

ہم میں سے ہر کوئی طالب علم بھی ہے اور جتنا کچھ علم ہے اس کے بارے میں استاد یا معلم بھی ہے ہم نے وہ سب کچھ اپنی اولاد کو' احباب کو اور عام مسلمانوں کو منتقل کرنا ہے۔

لیکن منتقل اس طرح کرنا ہے کہ تعلیم بھی ہو جائے اور دوسرا کوئی محسوس بھی نہ کرے۔ اکتاہٹ محسوس نہ کرے۔ مثلاً ایک صحابی نے وضو کیا اس کا شاید پاؤں کا ٹخنہ سوکھا رہ گیا آپ ﷺ نے اسے بلایا اور ارشاد فرمایا میں نے بھی وضو کیا ہے' دیکھو میرا پاؤں سوکھا تو نہیں رہ گیا۔ صحابی رسول سمجھ گیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ آپ کا نہیں میرا پاؤں سوکھا رہ گیا ہوگا دیکھا تو واقعی صحابی کا ٹخنہ سوکھا تھا۔

یہ تھا آپ کا اسلوب تعلیم۔

سیّدنا مُقْتَصِدٌ ﷺ

مُقْصِدٌ کا مطلب ہے میانہ روی اختیار کرنے والے

رسول اللہ ﷺ کا یہ اسم گرامی آپ ﷺ کی حدیث ((ما عال من اقتصد)) سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنی و مفہوم یہ ہے کہ میانہ روی اختیار کرنے والا کبھی محتاج نہیں ہوگا۔

دین اور دنیاوی مسائل کے بارے میں اتنے اہتمام کے باوجود آپ ﷺ کو رہبانیت یعنی ترک دنیا قطعی ناپسند تھی۔ اگر کسی نے اپنے طبعی میلان کی وجہ سے اس کی اجازت بھی مانگی تو آپ نے اس کی اجازت نہیں دی۔ خود اپنے طرز عمل کے بارے میں آپ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

دیکھو! میں تم سب میں اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں مگر میں روزہ بھی رکھتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور نہیں بھی رکھتا۔ نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں اس طرح میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ پھر فرمایا دیکھو یہی میرا طریقہ سنت ہے۔ جس نے میرے طریقے کو چھوڑا وہ میری امت میں سے نہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے ہمیشہ ہر روز روزہ رکھنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں زیادہ سے زیادہ تم صوم داؤ دیعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھ لیا کرو اور ساتھ فرمایا تیرے بدن کا بھی تجھ پر حق ہے' تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔

ایک صحابی نے دنیا کے جھمیلوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک غار میں معتکف ہو کر عبادت الٰہی کرنے کی اجازت طلب کی تو فرمایا میں رہبانیت یعنی ترک دنیا کی تعلیم لے کر نہیں آیا بلکہ مجھے تو آسان اور سہل دین ملا ہے۔

یہی اس اسم گرامی کا ہماری سیرت و کردار پر اطلاق ہے۔ کہ ہم اپنی معاش اور معاشرت میں' کردار اور گفتار میں ہمیشہ اعتدال اور میانہ روی اختیار کریں قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ہمیں امت وسط قرار دیا ہے۔

﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا﴾ (البقرہ: ۱۴۳)

''اور ہم نے آپ کو امت وسط بنایا ہے۔''

جس کا مطلب ہے کہ صفت اعتدال اس امت کی وجہ فضیلت ہے۔ انسانی بدن کا اپنا مزاج اعتدال پر ہے۔ انسان نہ تو آگ کے انگاروں پر سو سکتا ہے نہ برف کے بلاک پر۔

دین اسلام کی تمام تعلیمات بے شک وہ عبادت سے متعلق ہو یا دنیاوی حقوق و معیشت و معاشرت کے متعلق ان میں اعتدال کو ہی فوقیت دی گئی ہے۔

اگر نبی کریم ﷺ نے ساری ساری رات عبادت میں گزاری تب اللہ تعالیٰ کی طرف سورۂ مزمل میں پیغام آ جاتا ہے۔ اے نبی آپ ضرور رات کو عبادت کیا کریں لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساری ساری رات نہیں بلکہ آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا زیادہ کر لیں۔ آپ سویا بھی کریں آرام بھی کیا کریں۔ یہ اعتدال کی تعلیم ہے۔ میانہ روی کی تعلیم ہے۔

اسی طرح ایک بچی دربار نبوی میں حاضر ہوتی ہے کہ یا رسول اللہ میری اماں کرتہ مانگتی ہے آپ ﷺ نے جواب دیا۔ اچھا جب اللہ مجھے دے گا تو میں پہنچا دوں گا۔ وہ بچی پھر حاضر خدمت ہوتی ہے کہ یا رسول اللہ جو کرتہ آپ ﷺ نے زیب تن کر رکھا ہے میری اماں اسے ہی مانگتی ہے۔ آپ نے اتارا اور تہہ کر کے بچی کے حوالے کر دیا۔ اس پر وحی نازل ہوئی۔

﴿وَ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ﴾

(بنی اسرائیل:۲۹)

''اور اپنا ہاتھ اتنا بھی گردن سے نہ باندھ لو کہ کچھ دو ہی نہیں اور اتنا بھی نہ کھول دو کہ سب کچھ دے ڈالو۔''

دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے یہ کہنا چاہا اے محبوب ہم نے کب کہا اتنا دو اتنا دو خود ننگے بدن ہو بیٹھو۔

اقتصادی معاملات میں بھی اس اسم نبوی کا ہم سے تقاضا ہے کہ ہم اپنے مال دولت کو اعتدال سے خرچ کریں۔ خواہشات تو ختم نہیں ہوتیں ہم ہمیشہ اپنے سے اوپر والے کو دیکھتے ہیں نیچے والے کو نہیں دیکھتے۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ کے پاؤں میں جوتا نہیں تھا۔ اللہ سے شکوہ کیا یا اللہ میری بھی کیا زندگی ہے پاؤں میں جوتا تک نہیں دھوپ میں پاؤں جھلتے ہیں چند لمحے بعد دیکھتے ہیں۔ سڑک کے کنارے ایک ایسا شخص ہے جس کے دونوں پاؤں نہیں ہیں۔ فوراً اللہ سے معافی مانگی یا اللہ تیرا شکر ہے میں بھول گیا تھا۔ میرے تو پاؤں ہیں میں چل سکتا ہوں کچھ لوگ ایسے بھی تو ہیں جن کے پاؤں نہیں وہ چل بھی نہیں سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا مھدٍ ﷺ

مھد کے معنی ہیں ہدایت والے یا ہدایت یافتہ

رسالت مآب ﷺ ذاتی عظمت وتقدس کے اعتبار سے کائنات کے سب سے بڑے انسان جبکہ صفاتی اعتبار سے ماورائے شعور ہدایت یافتہ' صاحب تقویٰ اور صاحب ایمان ہیں۔

قرآن حکیم گواہی دیتا ہے۔

﴿وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى﴾ (الضحیٰ:۷)

''اور اس نے آپ کو راستے سے ناواقف دیکھا تو ہدایت دی۔''

﴿قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ (الانعام:۱۶۱)

''کہ دیجیے کہ مجھے میرے رب نے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔''

''اور اگر میں ہدایت یافتہ ہوں تو صرف اس کے سبب جو میرا رب میری طرف وحی بھیجتا ہے۔''

سورۂ سبا کی آیت نمبر ۵۰ میں رسالتمآب ﷺ نے اپنی ہدایت کا اصل ماخذ بھی بتادیا کہ وہ صرف اللہ رب العزت کی ذات ہے اور مجھے وہاں سے براہ راست ہدایت ملتی ہے۔

انبیاء براہِ راست تلمیذ الرحمٰن ہوتے ہیں۔ انبیاء کی یہ فضیلت ہے کہ اس پوری جماعت کو جو ہدایت ملی اس کا اصل ماخذ خالق کائنات کی نازل کردہ وحی ہے اور جماعت انبیاء میں بھی سب سے زیادہ فضیلت اور عظمت والے ہمارے نبی کریم ﷺ ہیں جن کو ہدایت صرف وحی سے نہیں ملی بلکہ معراج کے موقع پر بالمشافہ قرب الٰہی سے نصیب ہوئی ہے۔

یہ آپ ﷺ کے ہدایت یافتہ ہونے کا ہی اعزاز تھا جس کی بنا پر آپ ﷺ نے دین حق کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کردیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (الصف:۹)

''وہی ہے اللہ کی ذات جس نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ وہ اس دین کو باقی تمام ادیان پر غالب کر دے۔''

حضور اکرم ﷺ کے اس اسم گرامی کا ہماری سیرت و کردار سے یہ مطالبہ اور تقاضا ہے کہ اپنے ایمان کے تقاضے کے مطابق ہمیں بھی ہر وقت ہدایت کے لیے متلاشی رہنا ہے۔

زندگی کے بعد ہدایت اور شعور اللہ رب العزت کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ انسان کے پاس لاکھ دولت ہو، اولاد ہو، غرض زندگی کی تمام رعنائیاں ہوں۔ لیکن ہدایت نصیب نہیں تو گمراہی میں بھٹکنا ہے۔

انسان کے پاس سفر کے تمام اسباب بھی میسر ہوں مگر منزل کا ہی پتہ نہیں تو بے کار بھٹکنا ہے۔

ہماری تخلیق اور زندگی کا مقصد اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہے کہ ہم اپنی دنیاوی اور اخروی کامیابی کے لیے اپنے خالق کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق زندگی بسر کریں اور خالق کی ہدایت کو پانے کے دو ہی ذریعے ہیں جو ہمارے رسول سیّدنا محمد ﷺ نے ہیں بتائے ہیں۔ خطبۂ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔

لوگو! میں تمہارے لیے دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک قرآن دوسرا میری سنت۔ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق اب ہماری ہدایت کے دو ہی بنیادی راستے ہیں۔ ایک یہ کہ اولین سرچشمۂ ہدایت یعنی قرآن سے ہدایت حاصل کی جائے۔ اور قرآن کی ہدایت کے حصول کے لیے۔

سیّدنا محمد ﷺ کی سنت کا اتباع کیا جائے۔ کیوں کہ آپ ﷺ خود ہی سراپائے ہدایت ہیں اور آپ پر نازل ہونے والا قرآن بھی ہدایت ہے۔ جس کا اعلان آغاز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں ہی کر دیا گیا کہ

﴿الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ (البقرہ:۲،۱)

''یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں اور ہدایت ہے متقین کے لیے۔''

﴿هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾

(آل عمران:۱۳۸)

''یہ جو ہم نے لوگوں کے لیے بیان کیا ہے یہ ہدایت اور نصیحت ہے متقین کے لیے۔''

سیّدنا ناہٍ ﷺ

نَاہٍ. نہی سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا معنی و مفہوم ہے کسی بات سے روکنے والے۔ جبکہ اصطلاح میں جب یہ لفظ نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے اسم مبارک کے طور پر استعمال ہوتا ہے تو اس کا معنی ہو جاتا ہے کہ ''برائی اور اللہ کی نافرمانی سے روکنے والے۔''

اس معنی و مفہوم میں قرآن کریم گواہی دیتا ہے۔

﴿يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (الاعراف:۱۵۷)

''وہ انہیں اچھی یعنی نیکی کی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری یعنی گناہ کی باتوں سے روکتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ کا یہ اسم گرامی آپ ﷺ کی ان دو بنیادی پیغمبرانہ ذمہ داریوں کو منعکس کرتا ہے جن کی بنا پر آپ ﷺ پیغمبر بنا کر مبعوث کیے گئے تھے۔ وہ دو ذمہ داریاں یہ تھیں۔

- امر بالمعروف......یعنی نیکی کا حکم دینا
- ونہی عن المنکر......یعنی لوگوں کو برائی سے روکنا

لہٰذا امر بالمعروف کا فرض اور ذمہ داری نبھاتے ہوئے آپ ﷺ امر تھے اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نہی عن المنکر کے فرض کو نبھاتے ہوئے آپ ﷺ سیدنا ناہٍ قرار پاتے ہیں۔

آپ ﷺ نے اللہ کے پیغمبر کی حیثیت سے جب معاشرے کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا تھا اس وقت چاروں طرف برائیاں ہی برائیں تھیں۔

- پوری انسانیت ذلت و پستی کا شکار تھی۔
- عورت کی چادر عصمت کو تار تار کیا جا رہا تھا۔
- شراب جیسی لعنت گھر گھر موجود تھی۔
- معصوم بیٹیوں کو اپنے ہاتھوں سے زندہ درگور کیا جا رہا تھا۔
- جوئے جیسی قبیح رسم کو معاشرتی ترقی کا ضامن ٹھہرایا جاتا تھا۔
- اخلاق اور رحم نام کی کوئی چیز نہ تھی۔
- حرام وحلال کی تمیز نہیں تھی۔
- ایک خدا کو چھوڑ کر کئی خداؤں کی پرستش کی جاتی تھی۔

آپ ﷺ نے بطور ''ناہ'' انسان کو اس کے ظاہر و باطن میں پائی جانے والی ان تمام برائیوں سے روکا۔

وہ رسومات' عادات' روایات جو انسانی جسم و روح کی ترقی میں رکاوٹ تھیں۔ ان کو ناپسند کرتے ہوئے حوصلہ شکنی کی۔ انہیں اللہ کے حکم سے حرام ٹھہرایا۔ آپ ﷺ نے انسانیت کو جن کاموں سے روکا۔ باقائدہ دلیل سے روکا اور اس کے نقصان دہ ہونے کو ثابت کیا۔ اور خود کو نمونہ بنا کر پیش کیا۔

- ایک مرتبہ چند صحابہ کرام کو گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ ایک کہہ رہے تھے اب میں تمام عمر روزے رکھوں گا۔ ایک نے کہا میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔ ایک نے کہا میں رات بھر نوافل پڑھا کروں گا۔ آپ ﷺ نے ان کی بات سنی تو ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ دیکھو! میں تم سب میں سے زیادہ اپنے اللہ سے ڈرنے والا ہوں میں قیام اللیل بھی کرتا ہوں' روزے بھی رکھتا ہوں اور نکاح بھی کرتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ جو شخص میرے طریقے پر نہیں چلے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے صحابہ کو پورا دن مسجد میں نوافل و ذکر اذکار میں مشغول پایا تو اس کو بھی ناپسند فرمایا کہ ٹھیک ہے نوافل اور ذکر و اذکار حقوق اللہ میں ہیں لیکن حقوق العباد کون ادا کرے گا۔ بیوی بچوں کے معاش کی کون فکر کرے گا۔

○ اسی اسلوب پر اس اسم رسول کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے نبی کا ہر فعل کیوں کہ امت کے لیے واجب اطاعت واتباع ہوتا ہے اگر ہمارے پیغمبر لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے تھے اور برائی سے روکتے تھے تو آج بحیثیت امتی ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم بھی لوگوں کو نیکی میں حریص ہونے اور برائی سے رکنے کی ترغیب دیں۔ ہمارے نبی کو اللہ رب العزت نے اس امت کا قائد اور امام بنایا جس کے بارے میں قرآن حکیم کی سورۂ آل عمران آیت نمبر ۱۱۰ میں ارشاد ہے۔

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی ہے اس امت کے لوگ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

ہم نے اللہ رب العزت کے اس مان پر پورا اترنا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کی اس حدیث مبارک کا بھی خیال اور احترام رکھنا ہے کہ تم میں سے کوئی برائی کو دیکھے تو اپنے ہاتھ سے روکے اگر ہاتھ سے نہ روک سکے تو زبان سے روکے اور زبان سے بھی روکنے کی ہمت نہ ہو تو دل میں تو برا جانے۔

سیّدنا نبیؐ ﷺ

خاتم النبین حضرت محمد ﷺ کا ایک بہت معروف اسم گرامی جس کے ساتھ قرآن حکیم میں بار بار تذکرہ ہوا ہے وہ سیّدنا نبی ﷺ ہے۔ مثلاً قرآن حکیم میں ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝﴾

(الاحزاب: ۴۵)

”اے نبی! ہم نے آپ کو شاہد، مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (الاحزاب:۵۶)

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو۔''

اس طرح قرآن حکیم کی متعدد آیات میں آپ ﷺ کے لیے نبی کا لقب استعمال کیا گیا ہے۔

نبی کے معنی ہیں خبر دینے والا۔ لیکن اصطلاح میں نبی صرف اس خبر مفید دینے والے کو کہتے ہیں جس کو اللہ نے مقرر کیا ہو۔

یاد رہے ہر خبر دینے والے کو نبی نہیں کہا جا سکتا۔ قرآن وسنت سے یہ بات ثابت ہے کہ ہر خبر دینے والا مخبر تو ہو سکتا ہے مگر نبی نہیں کہلا سکتا۔ نبی صرف وہ ہو سکتا ہے جو اللہ کی بتائی ہوئی غیب کی خبریں دے۔

عام طور پر نبی کو رسول اور رسول کو نبی بھی کہا جاتا ہے لیکن دونوں اسماء کی معنویت میں فرق ہے۔

نبی اور رسول میں بنیادی فرق یہ ہے کہ نبی عام ہے اور رسول خاص بعض مفسرین کہتے ہیں کہ رسول صاحب شریعت ہوتا ہے اور نبی اس کا محافظ اور شارح۔ ہر رسول نبی ہوتا ہے مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔

نبی کا بنیادی کام اللہ تعالیٰ کے احکام ہدایات اور پیغامات کی انسانوں کو خبر دینا ہوتا ہے۔ تاکہ راہ راست سے بھٹکی ہوئی انسانیت راہ راست پر آ جائے۔

ہماری سیرت وکردار سے اس اسم گرامی کا یہی تقاضا ہے کہ ہم ان احکام یا ہدایات کو سمجھیں اور اپنی زندگی میں داخل کریں۔

دوسرا یہ کہ اب چونکہ نبوت ورسالت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے جن احکامات و پیغامات کی ہم کو خبر دی ہم انہی پیغامات کی خبر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کو دیں جن کو اب تک خبر نہیں یا وہ جو ان احکامات الٰہی کو چھوڑ کر غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

ہمارے نبی کا پیغام ابدی ہے۔

پچھلے انبیاء کی نبوت اور ہمارے نبی کی نبوت میں فرق اور امتیاز یہ بھی تھا کہ سابقہ انبیاء کی نبوت ایک محدود قوم' محدود وقت اور محدود خطہ ارضی کے لیے ہوا کرتی تھی۔ مگر ہمارے نبی کی نبوت عالمگیر ہے۔ قیامت تک کے لیے ہے۔ اور قیامت تک پیدا ہونے والے انسانوں کے لیے راہ نجات کی حیثیت رکھتی ہے۔

اب ہمارا کام ہے نبی ﷺ کے پیغام کی پیروی کر کے دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں اپنی نجات کا سامان پیدا کریں۔

سیّدنا نَذِیرٌ ﷺ

نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے صفاتی اسم گرامی سیّدنا نذیر ﷺ کا معنی و مفہوم ہے خبردار کرنے والے۔ اللہ کے عذاب سے ڈرانے والے۔

قرآن مجید میں آپ ﷺ کا یہ اسم گرامی مختلف مقامات پر تکرار کے ساتھ بیان ہوا ہے۔

سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۵ اور سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۸ میں ایک ہی طرح کے الفاظ کے ساتھ ارشاد ہے۔

﴿إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيرًا ۝﴾

''بے شک ہم نے آپ کو شاہد (یعنی گواہی دینے والا) مبشر (یعنی خوش خبری سنانے والا) اور نذیر یعنی اللہ کی نافرمانی سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

ایک دوسری جگہ ہے۔

﴿فَقَدْ جَآءَكُم بَشِيرٌ وَّ نَذِيرٌ﴾ (المائدہ:۱۹)

''پس بلاشبہ تمہارے پاس خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بھی آ گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔“

قاضی عیاض الشفا میں لکھتے ہیں کہ عاصیوں اور گنہگاروں کے لیے آپ نذیر ہیں جبکہ نیکوں، عابدوں، زاہدوں اومتقیوں کے لیے آپ بشیر ہیں۔ یاد رہے یہاں ڈرانے سے مراد آپ ﷺ کا۔

- لوگوں کو اللہ کی نافرمانیوں کے بدلے عذاب سے ڈرانا ہے۔
- لوگوں کو بددیانتی، ظلم، شرک، کفر سمیت جملہ گناہوں کے بدلے اللہ رب العزت کی ناراضگی سے ڈرانا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میری اور اس دین کی مثال جو اللہ نے مجھے عطا کیا ہے اس شخص کی سی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا: اے میری قوم میں نے دشمن کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اور میں ایک سچا ڈرانے والا ہوں۔ لہٰذا نجات کی فکر کرو۔ اس پر اس کی قوم میں کسی نے اس کا کہنا مان لیا اس کی آواز پر لبیک کہا اور شروع رات ہی میں چل پڑے اور دشمن سے نجات پا گئے۔ اور کسی نے اس کو جھوٹا سمجھا اور اپنے بستروں پر صبح تک پڑے سوتے رہے۔ دشمن کا لشکر صبح صبح ان پر ٹوٹ پڑا اور ان کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ پس ٹھیک یہی مثال ہے اس شخص کی جس نے میری بات مان لی اور میرے لائے ہوئے دین کی پیروی کی۔ اور اس شخص کی جس نے میری بات نہ مانی اور سچائی کو جھٹلایا۔

بخاری شریف میں ہے جب سورۃ الشعراء کی آیت نمبر ۲۱۴
﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ نازل ہوئی جس میں

”اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرانے کا حکم دیا۔ تو آپ ﷺ نے پکار کر کہا اے گروہ قریش۔ اپنی جانوں کو جہنم کی آگ سے بچا لو۔ میں تمہیں کفر و شرک کے بدلے عذاب الٰہی سے ذرا بھی نہ بچا سکوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے نام لے لے کر فرمایا۔ اے عبد مناف۔ اے عباس بن عبدالمطلب اے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میری پھوپھی صفیہ۔ میں آپ کو بھی اللہ کی گرفت سے نہ بچا سکوں گا۔ پھر آپ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر فرمایا بیٹی! قیامت کے دن تم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ بیٹی کس کی ہو بلکہ پوچھا جائے گا اعمال کیا لائی ہو۔

معارف القرآن میں مولانا مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ڈرانا محبت و شفقت کے احساس سے لبریز تھا۔ جیسے ماں اپنے بچے کو آگ سے ڈراتی ہے۔

○ آپ ﷺ کے اسم گرامی سیدنا نذیر ﷺ کا ہماری سیرت و کردار پر اطلاق یہ ہے کہ جہاں جہاں ہمارا بس چلتا ہے اپنے آپ کو' اپنے عزیز و اقارب کو اور اس کے بعد تمام انسانوں کو جس قدر ممکن ہو سکتا ہے جہنم کی آگ سے ڈرائیں۔ اللہ کی نافرمانی سے ڈرائیں لوگوں کو ظلم اور جبر کی ہلاکتوں سے ڈرائیں۔ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث مبارکہ کا اطلاق اسی مقام پر ہوتا ہے کہ

"اگر کہیں برائی ہوتی ہوئی دیکھو تو ہاتھ سے روکو' ہاتھ سے روکنے کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روکو' زبان سے بھی روکنے کی استطاعت نہ ہو تو دل میں تو برا جانو مگر یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔"

○ بحیثیت مسلمان ہمارا فرض ہے کہ

جس قدر ممکن ہو سکے ہم برائی اور اللہ رب العزت کی نافرمانی کی حوصلہ شکنی کریں۔ لوگوں کو پیار سے' محبت سے' حکمت عملی سے اس برائی اور شر کے برے نتائج سے آگاہ کریں جس میں وہ مبتلا ہیں۔ لیکن اس ضمن میں بنیادی شرط یہ ہے کہ پہلے اپنی اصلاح کریں پھر دوسروں سے کہیں ایسا نہ ہو قرآن مجید کے اس شکوے کی زد میں آ جائیں کہ تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟

سیّدنا وَلیٌّ ﷺ

"وَلیّ" کے معنی ہیں دوست' مددگار اور رفیق

رسالتمآب حضرت محمد ﷺ کا یہ اسم گرامی اللہ رب العزت کے اسماء اور اسمائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول میں مشترک ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ اسم اپنی ذات کے لیے بھی استعمال کیا ہے اور اپنے رسول کے لیے بھی

اسم الٰہی کے طور پر قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ (البقرہ:۲۵۷)

''کہ ایمان والوں کا اللہ ہی حامی و مددگار ہے۔''

اس کے بعد سورہ المائدہ کی آیت نمبر ۵۵ میں اللہ نے یہ اسم اپنے لیے بھی استعمال کیا ہے' اپنے رسول کے لیے بھی اور اہل ایمان کے لیے بھی

﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾

''کہ تمہارے رفیق و مددگار تو صرف اللہ' اس کا رسول اور اہل ایمان ہیں۔''

اور سورہ المائدہ کی ہی آیت نمبر ۵۶ میں ارشاد ہے۔

''جو کوئی اللہ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کو اپنا ولی یعنی دوست یا مددگار بنائے گا تو بس اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے۔''

یہاں سے ایک خوبصورت نکتہ ہمارے سامنے آتا ہے کہ اگر کوئی اللہ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کو اپنا دوست بنا لے تو انسان اکیلا نہیں بلکہ تین میں شمار ہونے لگتا ہے اور جب وہ تین میں شمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اسے اپنی جماعت میں شامل سمجھتا ہے اور یہ وہ جماعت ہے جس کے بارے میں اللہ نے خود ہی اعلان فرمایا ہے کہ یہ غالب رہنے والی ہے۔

المسند احمد بن حنبل میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ بھی ہے

○ ((اَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ)) ۳۱۱[1]

''کہ میں مومنین کا ولی ہوں۔''

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس نے ترکہ چھوڑا وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے اور جس نے اہل وعیال پر قرض چھوڑا وہ میرے ذمہ ہے کیوں کہ میں مومنین کا ولی یعنی دوست مددگار اور رفیق ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے جس معنی ومفہوم میں اپنے آپ کو مومنین کا ولی ارشاد فرمایا ہے اسی معنی ومفہوم کا عملی اطلاق ہماری زندگیوں اور سیرت وکردار پر ہوتا ہے۔

کیا آج تک ہم نے بھی کسی مرنے والے کا قرض اپنے ذمہ لیا ہے؟

عشق رسول اور محبت رسول کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہمیں اس بات سے محبت اور عشق ہو جو ہمارے نبی کو پسند تھی یا ان کی سنت تھی۔

حدیث مبارکہ سے تو یہ ثابت ہو رہا ہے کہ ہمارے نبی نہ صرف مومنوں کے لیے ان کی زندگی میں ولی یعنی دوست ومددگار تھے بلکہ مرنے کے بعد بھی ان کے ولی ہونے کا حق ادا کرتے تھے کہ اگر ان کے ذمے قرض ہوتا تو وہ خود ادا کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ مطہرہ کے اس پہلو کو ہم نے اپنی زندگی پر لاگو کرنا ہے۔

- ہم ہر مشکل میں انسانوں کے ولی ومددگار رہوں۔
- نیکی کی ترویج واشاعت اس میں دوسروں کے مددگار رہوں۔
- کسی کو ظلم سے باز رکھنے میں ہم آپس میں دوست ومددگار رہوں۔

اور ان تمام نیک کاموں میں ہم اللہ اس کے رسول اور دوسرے اہل ایمان کو بھی دوست بنالیں۔

نتیجہ کیا ہوگا جو شخص اللہ اور اس کے رسول کو اپنا ولی یا دوست بنا لے گا یا اللہ اور اس کا رسول اسے اپنا دوست یا ولی بنالیں تو وہ شخص خوش قسمت ترین ہے۔ اسے عزت نصیب ہوگی، رفعت نصیب ہوگی نیکی نصیب ہوگی اور سب سے بڑی بات یہ کہ اسے دنیا وآخرت میں غلبہ نصیب ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا ھاد ﷺ

ھَادٍ کا مطلب ہے ہدایت دینے والے۔ اس معنی ومفہوم کے مطابق ہم رسول اللہ ﷺ کو سیّدنا ھَادِیٌ ﷺ بھی کہہ سکتے ہیں۔

قرآن حکیم متعدد مقامات پر واضح اعلان کرتا ہے۔

﴿اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ﴾ (الرعد:۷)

''اور اے محمد ﷺ آپ تو خبردار کرنے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہوا کرتا ہے۔''

﴿وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا﴾ (النور:۵۴)

''اور اگر تم ان کی (یعنی رسول اللہ ﷺ) اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔''

قرآن حکیم کی انہی آیات سے آپ ﷺ کا اسم گرامی اخذ ہوتا ہے سَیِّدُنَا ھَادٍ ﷺ

حضور اکرم ﷺ کے ھادی یا ھاد ہونے کے حق میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کتنے عمدہ سچے اور کھرے ہیں جب سفر ہجرت کے دوران سامنے سے اچانک دشمن رسول آ گیا۔ جس نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا ہوا تھا لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جانتا تھا۔ فوراً صدیق اکبرؓ سے پوچھا یہ شخص کون ہے اب اگر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نام لے کر کہتے کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں تو خطرہ تھا وہ شخص بے ادبی نہ کر دے اور اگر کچھ اور کہتے تو صدیق صدیق نہیں رہتا فوراً جواب میں کہتے ہیں۔

○ ((ھٰذَا رَجُلٌ یَھْدِیْ))

''یہ شخص مجھے راہ دکھانے والا ہے۔''

دشمن رسول نے سمجھا صدیق اکبر راستہ بھول گئے اور کسی کو راستہ پوچھنے کے لیے اپنے ساتھ کر لیا۔ جبکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دل کی بات تو یہ تھی کہ یہ مجھے زندگی کی اصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راہ دکھانے والے ہیں۔

یہ تو مجھے دین حق کی راہ دکھانے والے ہیں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایمان کا مزہ تو اس شخص نے چکھا جس نے اللہ کو اپنا رب' اسلام کو اپنا دین' اور محمد ﷺ کو اپنا ھادی مان لیا۔

یہی اس اسم گرامی کا ہماری سیرت و کردار سے مطالبہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کو زندگی کے ہر لمحے میں اپنا ھادی و رہنما تسلیم کریں۔ زندگی میں ایمانیات کا معاملہ ہو یا عبادات کا' معاشیات کا پہلو ہو یا سیاسیات کا۔ معاشرت کی بات ہو یا محبت وخلق کی' عدل کا معاملہ ہو یا احسان کا۔ قرآن حکیم اعلان کرتا ہے

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱)

''کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔''

مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنی زندگی اس نمونے کے مطابق ڈھالنی ہے۔

نمونے کو انگریزی زبان میں ''ماڈل'' کہتے ہیں۔

ہم نے اپنی تعمیر سیرت اس ماڈل کے مطابق کرنی ہے۔

آپ ﷺ نے جس بات کا حکم دیا ہے اسے قبول کرنا ہے اور جس بات سے روکا ہے اس سے رک جانا ہے۔

جیسے قرآن حکیم کی مزید ہدایت ہے۔

﴿وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر: ۷)

''جو رسول تمہیں دیں لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔''

مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ جس بات کی ہدایت کر دیں وہ قبول کر لینی چاہیے اور جس چیز سے منع کر دیں اس سے رک جانا چاہیے۔

کیوں کہ آپ کی ہدایت کو قبول کرنا اور آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ہی ہماری دنیاوی واخروی کامیابی کی ضمانت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدُنا یَتِیمٌ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی سیّدُنا یَتِیمٌ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔

﴿اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی﴾ (الضحی:٦)

''کیا اس نے آپ کو یتیم نہ پایا پھر جگہ نہ دی۔''

اس حقیقت سے کون ناواقف ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہوئے تو یتیم پیدا ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت سے قبل ہی وفات پا چکے تھے۔

یتیم کے معنی منفرد اور یکتا کے بھی ہیں۔ جیسے دُرِ یتیم اس موتی کو کہا جاتا ہے جو سیپ سے اکیلا نکلے۔ بعض مفسرین نے اسی مفہوم میں بیان کیا ہے کہ اس سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان قریش میں منفرد اور بے مثال ہونا ہے۔[۱۱۴]

امام رازی نے بھی تفسیر الکبیر میں یہی مفہوم بیان کیا ہے۔

زمخشری' خازن بھی یہی لکھتے ہیں کہ اس آیت کا مفہوم ہے کیا اللہ رب العزت نے آپ کو قریش میں بے مثال نہیں پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معزز ٹھکانہ دیا۔ نبوت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف واکرام بخشا اور رسالت کے لیے چن لیا۔[۱۱۵]

اس اسم گرامی کا ہماری زندگیوں اور سیرت وکردار پر وہی اطلاق ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیم سے حسن سلوک کے بارے میں ہمیں تعلیم اور ہدایت دی ہے۔

مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں' قیامت کے دن اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح ہاتھ کی دو انگلیاں۔

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم راستے سے گزر رہے تھے کہ ایک بچہ غمگین کھڑا حسرت بھری نگاہوں سے دوسرے بچوں کو دیکھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے تم کیوں نہیں کھیلتے' کیوں پریشان ہو؟ وہ بچہ بلک کر روتے ہوئے کہنے لگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے ماں باپ نہیں ہیں جو مجھے نہلائیں اور کپڑے پہنائیں۔ میرا کوئی بھی نہیں ہے بچے کی بات سن کر آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے فرمایا۔ بیٹا آؤ۔ میرے ساتھ چلو۔ گھر لا کر فرمایا بیٹا آج سے محمد تمہارا باپ اور عائشہ تمہاری ماں ہیں۔

آپ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جب بہت سے بچے کھیل رہے ہوں تو ان میں سے اپنے بچے کو بیٹا کہہ کر نہ پکارو۔ مبادا ان بچوں میں کوئی یتیم ہو اور وہ احساس محرومی میں مبتلا نہ ہو جائے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ یتیم کے سامنے اپنے بیٹے کو پیار نہ کرو تا کہ اسے اپنا باپ یاد نہ آ جائے۔

اللہ اور اس کے رسول کے ہاں یتیم کی کفالت کرنے والے کی بڑی اہمیت اور فضیلت ہے۔ یتیم کی پرورش اور کفالت کرنے والے کو اللہ اس قدر رزق دیتا ہے کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

سورۂ ماعون میں اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو روز جزا کا جھٹلانے والا قرار دیا ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔

اللہ رب العزت ہمیں یتیم کے سر پر ہاتھ رکھنے۔ اس سے شفقت کرنے اور ان سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کیوں کہ یتیم سے محبت رسول اللہ ﷺ سے محبت کی علامت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات باب: ۸

۱۔ محمد بدر عالم، مولانا۔ ترجمان السنّہ۔ ندوۃ المصنفین، دھلی، بھارت ۱۹۴۶ء، ج ۱، ص ۱۴۵

۲۔ محمود فاروقی (مقالہ نگار)۔ "ایمان بالرّسالت کی اھمیت"۔ سیارہ ڈائجسٹ "رسول نمبر"، لاھور، پاکستان، اکتوبر ۱۹۹۸ء، ج ۱، ص ۲۳

۳۔ بخاری۔ کتاب الایمان، باب حبُّ الرّسول ﷺ من الایمان

۴۔ بخاری۔ کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی ﷺ

۵۔ بخاری۔ کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان

۶۔ سیوطی، جلال الدین، ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن عثمان۔ الریاض الانیقہ فی شرح اسماء خیرُ الخلیقہ۔ دارُ الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۱۴۰۵ھ، ص ۶۴

۷۔ طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر۔ المعجم الکبیر۔ مطبوعہ الزہراء الحدیثہ، موصل، عراق، ج ۷، ص ۱۲۴

۸۔ صالحی۔ سبل الھدیٰ والرشاد۔ محولہ بالا، ج ۱، ص ۴۳۱

۹۔ نعیم صدیقی۔ محسنِ انسانیت۔ اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ، لاھور، پاکستان، ۱۹۷۶ء، ص ۸۲، ۸۳

۱۰۔ بخاری۔ کتابُ المناقب، باب ما جآء فی اسماء الرسول

۱۱۔ محمد شفیع، مفتی، مولانا۔ تفسیر معارف القرآن۔ محولہ بالا، بذیل شرح سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ فیروز آبادی' القاموس المحیط' ج ۴' ص ۷۷

۱۳۔ راغب اصفہانی۔ مفردات الفاظ القرآن' ص ۸۵

۱۴۔ ابن حبان' ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان۔ الصحیح. مؤسسۃ الرسالہ' بیروت' لبنان' ۱۴۱۴ ہجری' ج ۱' ص ۲۰۵

۱۵۔ صالحی' سبل الھدی والرشاد. ج ۱' ص ۴۳۷

۱۶۔ محمد شفیع' مفتی' مولانا' معارف القرآن. بذیل تفسیر سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۶۴

۱۷۔ مودودی ابوالاعلیٰ۔ تفہیم القرآن. بذیل تفسیر سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۶

۱۸۔ ابن کثیر تفسیر القرآن العظیم. ج ۳' ص ۴۶۸

۱۹۔ بخاری' کتاب الایمان' باب حب الرسول من الایمان

۲۰۔ بخاری کتاب الایمان والنذور' باب کیف کانت یمین النبیؐ

۲۱۔ زرقانی' ابوعبید محمد بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازھری مالکی' شرح المواھب اللدنیہ. دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان ج ۳' ص ۱۲۳۔

۲۲۔ رازی۔ التفسیر' ج ۳' ص ۳۴۸

۲۳۔ آلوسی' روح المعانی. بذیل سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷۴

۲۴۔ عسقلانی' فتح الباری. ج ۱' ص ۵۸۳

۲۵۔ ابن الجوزی۔ الوفا. ج ۱' ص ۹۴' ۹۵

۲۶۔ ابن سعد۔ الطبقات. ج ۱' ص ۱۱۰

۲۷۔ السہیلی۔ الروض الانف. ج ۱' ص ۱۲۳

۲۸۔ بخاری۔ کتاب التفسیر. باب اول مابدی بہ رسول اللہ من الوحی الرویا الصالحہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۹۔ قرآن حکیم۔ العلق۔ ا تا ۵

۳۰۔ ابن کثیر' تفسیر القرآن العظیم' ج ا' ص ۳۷۸

۳۱۔ ابن ہشام' الیسرة النبویہ' ج ۴' ص ۷۰

۳۲۔ قرآن حکیم' المائدہ۔ ۳

۳۳۔ سیوطی' الریاض الانقه فی شرح اسماء الخلیفه۔ ص ۱۳۱

۳۴۔ زرقانی' شرح المواهب اللدنیه۔ ج ۳' ص ۱۳۴

۳۵۔ بخاری' کتاب المناقب باب علامات النبوه فی الاسلام

۳۶۔ بخاری' کتاب الکسوف' باب صلوة الکسوف جماعة

۳۷۔ ترمذی' الجامع الصحیح کتاب الزهد۔ باب عظمة الله

۳۸۔ محمد سلیمان' سلمان منصورہ پوری' قاضی۔ رحمة للعلمین۔ ج ۳' ص ۱۷۲

۳۹۔ مودودی' ابوالاعلیٰ' تفہیم القرآن بذیل سورہ نور آیت نمبر ۳۰

۴۰۔ مقالہ نگار۔ ازواج مطہرات۔ سیرت خیر الانام۔ ص ۶۳۷

۴۱۔ ابن کثیر۔ تفسیر القرآن العظیم۔ ج ۳' ص ۲۸۲

۴۲۔ الجاحظ' ابوعثمان' عمرو بن بحر۔ البیان والتبین۔ دارالفکر۔ بیروت' لبنان' ۱۹۶۸' ج ا' ص ۱۰۶

۴۳۔ محولہ بالا' ج ا' ص ۱۰۴

۴۴۔ ظہور احمد اظہر مقالہ ''حدیث نبوی کا بلاغی اعجاز۔ فکر و نظر۔ (سیرت نمبر)' ادارہ تحقیقات اسلامی' اسلام آباد' پاکستان' ج ۳۰' شمارہ نمبر ۱۔۲' ص ۱۲

۴۵۔ ظہور احمد اظہر' مقالہ حدیث نبوی کا بلاغی اعجاز فکر و نظر۔ محولہ بالا' ص ۱۳

۴۶۔ الحلبی' علی بن برہان الدین۔ الیسرة الحلیه۔ دارالعرہ' بیروت' لبنان' ج ا' ص ۱۱۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۷ قاضی عیاض۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ محولہ بالا' ج ۲' ص ۷۸

۴۸ الجاحظ۔ البیان والتبین. محولہ بالا' ج ۲' ص ۱۶' ۱۷

۴۹ قاضی عیاض۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ. محولہ بالا' ج ۲' ص ۱۷۸

۵۰ الجاحظ۔ البیان والتبین. محولہ بالا' ج ۱' ص ۱۳۲

۵۱ محولہ بالا

۵۲ ۔ محمد شفیع' مفتی' مولانا' تفسیر معارف القرآن' محولہ بالا' ج ۱' ص ۲۳۱

۵۳ راغب اصفہانی' المفردات' محولہ بالا' بذیل سادہ

۵۴ وحید الدین مولانا' تذکیر القرآن' دارالتذکیر' لاہور' پاکستان' بذیل تفسیر سورۃ البقرہ' آیت نمبر ۱۲۹

۵۵ محمد شفیع' مفتی' مولانا' تفسیر معارف القرآن' محولہ بالا' بذیل تفسیر سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۹

۵۶ قرآن حکیم۔ البقرہ: ۱۵۱

قرآن حکیم۔ آل عمران: ۱۶۵

قرآن حکیم۔ النمل: ۹۲

قرآن حکیم۔ العنکبوت: ۴۵

قرآن حکیم۔ الجمعہ: ۲

قرآن حکیم الطلاق: ۱۱

۵۷ محمد سلیمان' سلمان منصوری پوری۔ رحمۃ اللعلمین. محولہ بالا' ج ۳' خصائص النبی خصوصیت نمبر ۱۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۸ محمد شفیع، مفتی، مولانا، تفسیر معارف القرآن. محولہ بالا۔ بذیل تفسیر سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۹

۵۹ شبلی نعمانی وعلامہ سید سلیمان ندوی۔ سیرت النبی. محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب کراچی، پاکستان، ج ۴، ص ۱۸۴

۶۰ محمد سلیمان، سلمان منصور پوری۔ رحمۃ اللعلمین. محولہ بالا، ج ۱، ص ۱۹۷ تا ۲۰۰

۶۱ ابن ہشام۔ الیسرۃ النبویہ. محولہ بالا، ج ۴، ص ۲۴۸

۶۲ محمد شفیع، مفتی، مولانا۔ تفسیر معارف القرآن، محولہ بالا بذیل تفسیر سورۃ یونس، آیت نمبر ۵۷

۶۳ صالحی، سبل الهدی و الرشاد، محولہ بالا، ج ۱، ص ۴۴۴

۶۴ بخاری۔ الصحیح. کتاب بدء الوحی

۶۵ ابن منظور، اللسان العرب ج ۴، ص ۱۹۱

۶۶ بخاری، الصحیح. کتاب المناقب

الصحیح۔ کتاب التفسیر

مسلم۔ الصحیح، کتاب الفضائل

ترمذی۔ الجامع الصحیح. ابواب الادب

ترمذی۔ الشمائل محمدیہ. باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ

مالک بن انس۔ الموطا. کتاب اسماء النبی ﷺ

احمد بن حنبل۔ المسند

۶۷ مسلم۔ کتاب الفضائل

ترمذی۔ باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۸ ضیاء مقدسی' الاحادیث المختارہ۔ ج ۶' ص ۲۵۹

۶۹ زرقانی۔ شرح الوماهب الدنیه۔ ج ۴' ص ۱۸۲

۷۰ راغب اصفہانی۔ المفردات۔ محولہ بالا بذیل مادہ

۷۱ مقالہ نگار۔ دائرہ معارف اسلامیہ۔ محولہ بالا' ج ۸' ص ۴۳۶

۷۲ محولہ بالا

۷۳ رازی۔ التفسیر الکبیر۔ محولہ بالا' ج ۸' ص ۴۳۸

۷۴ مقالہ نگار' دائرہ معارف اسلامیہ۔ محولہ بالا' ج ۴' ص ۱۹۰

۷۵ محمد شفیع' مفتی' مولانا۔ تفسیر معارف القرآن' محولہ بالا' ج ۴' ۱۹۰

۷۶ شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی۔ سیرت النبی۔ محولہ بالا' ج ۴' ص ۲۴' ۲۰

۷۷ محولہ بالا' ص ۲۵۔ ۲۷

۷۸ نعیم صدیقی۔ محسن انسانیت۔ محولہ بالا' ص ۲۹' ۳۱

۷۹ راغب اصفہانی۔ المفردات۔ محولہ بالا' ص ۱۷۶

۸۰ زبیدی' ابوالفیض محمد بن محمد بن عبدالرزاق مرتضیٰ حسین حنفی۔ تاج العروس من جواھر القاموس۔ دارالفکر' بیروت' لبنان' فصل الحامن باب المیم۔

۸۱ ابن منظور۔ اللسان العرب محولہ بالا ج ۱۲' ص ۱۴۵

۸۲ شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی۔ سیرۃ النبی۔ محولہ بالا' ج ۴' ص ۱۵۶' ۱۵۸

۸۳ محولہ بالا

۸۴ کرم شاہ الازہری' پیر' سنت خیر الانام۔ دعوہ اکیڈمی' اسلام آباد' پاکستان۔ ص ۵۶' ۵۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۵ محمد سلیمان' سلمان' منصور پوری' رحمة اللعلمین۔ محولہ بالا' ج ۳' ص ۷۴۔ ۷۶

۸۶ محولہ بالا' ص ۷۷

۸۷ اسرار احمد' ڈاکٹر' مضمون۔ نبی کریمؐ کا مقصد بعثت۔ نقوش رسول نمبر' ادارہ فروغ اردو' لاہور' پاکستان' شمارہ نمبر ۱۳۰۔ ص ۳۴۷

۸۸ محولہ بالا

۸۹ صارم' عبدالصمد' علامہ۔ شرح السماء الحسنی مکتبہ قاسمیہ' ملتان' پاکستان' ۱۹۹۹' ص ۱۲۳

۹۰ آلوسی' روح المعانی۔ محولہ بالا' ج ۱۷' ص ۱۰۵

۹۱ بیہقی' ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ۔ شعب الایمان۔ محولہ بالا ج ۲' ص ۱۴۴

۹۲ محمد سلیمان' سلمان' منصور پوری' رحمة للعلمین۔ محولہ بالا' ج ۳' ص ۱۱۸

۹۳ محولہ بالا' خصائص النبی میں خصوصیت نمبر ۲۵

۹۴ قسطلانی' المواهب اللدنیه' ج ۴' ص ۱۹۲

۹۵ زرقانی' شرح المواهب اللدنیه' ج ۴' ص ۳۴

۹۶ صالحی' سبل الهدی والرشاد محولہ بالا' ج ۱' ص ۴۶۵

۹۷ حسان بن ثابت' ابن منذر جزرجی۔ دیوان۔ دارالکتب العمیہ' بیروت لبنان' ص ۶۱

۹۸ ترمذی' الجامع کتاب التفسیر۔ باب عبس وتولی

۹۹ بخاری۔ الصحیح' ابواب التهجد' کتاب التفسیر' کتاب الرقاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۰۔ محمد سلیمان، سلمان منصور پوری ۔ رحمۃ للعلمین محولہ بالا ج ۳، ص ۲۳۱

۱۰۱۔ بیضاوی، ابو سعید عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی ۔ التفسیر۔ موسسۃ الاعلمی، بیروت
لبنان، ۱۴۱۰ ہجری، ج ۱، ص ۱۲۹

۱۰۲۔ ابن عابدین، محمد امین، رد المحتار علی در المختار۔ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ
پاکستان، ج ۴، ص ۲۱۱

۱۰۳۔ محولہ بالا

۱۰۴۔ ترمذی، الجامع۔ کتاب الشہادات

۱۰۵۔ بخاری ۔ الصحیح، کتاب الخمس

۱۰۶۔ محولہ بالا

۱۰۷۔ حلبی، انسان العیون۔ ج ۱، ص ۱۳۵

۱۰۸۔ فیروز آبادی، تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس۔ ص ۲۲۵

۱۰۹۔ خازن ۔ لباد التاویل فی معانی التنزیل۔ ج ۳، ص ۱۷۵

۱۱۰۔ سیوطی ۔ تفسیر الجلالین، ص ۲۹۰

۱۱۱۔ ابن الجوزی، الوفا باحوال مصطفی، ص ۸۴۰

۱۱۲۔ بخاری، الصحیح، کتاب التفسیر
ابن کثیر، تفسیر القرآن الکریم۔ ج ۳، ص ۵۵

۱۱۳۔ احمد بن حنبل المسند ج ۳، ص ۳۷۱

۱۱۴۔ زرقانی ۔ شرح المواہب اللدنیہ۔ ج ۴، ص ۲۲۸

۱۱۵۔ خازن، لباب التاویل فی معانی التنزیل ج ۴، ص ۳۸۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختتامیہ

اللہ رب العزت کا کروڑوں مرتبہ شکر ادا کرتا ہوں کہ میں حُبِّ رسول ﷺ کے بحرِ بے کنار سے نایاب موتیوں اور لعل و جواہر کو تلاش کرتا کرتا ساحل کے قریب آ لگا ہوں۔

''اسمائے رسول کی اہمیت اور فضیلت کا انسانی سیرت و کردار پر اطلاق'' کے حوالے سے مندرجات میں موجود جو نتائج ہمارے فکر و عمل کے لیے منتظر ہیں میرے زاویۂ فکر کے مطابق وہ اس طرح ترتیب پاتے ہیں۔

- ہمارے فکر میں یہ احساس پیدا ہو کہ اسماء کی حیثیت کوئی معمولی نہیں بلکہ غیر معمولی اور ہر علم کی بنیاد قرار پاتی ہے۔
- علم الاسماء کا فہم اور ادراک ہر ذی شعور کے لیے اہمیت کا حامل ہے کیونکہ با مقصد زندگی کے گزارنے کے لیے حضرت آدمؑ کو بھی سب سے پہلے علم الاسماء ہی دیا گیا تھا۔
- کائنات میں انسان چونکہ اشرف ہے تو اس کے نام بھی اشرف ہونے چاہئیں جس طرح کائنات کے سب سے بڑے اشرف انسان محمد رسول اللہ ﷺ کے اسماء اشرف ہیں۔
- کسی بھی شخص کا نام بامعنی اور بامقصد ہونا چاہیے کیونکہ نام ہی انسانی شخصیت کا پہلا اور بنیادی تعارف ہوتے ہیں۔
- نام اللہ اور اس کے رسول کی پسند کے مطابق ہونے چاہئیں۔
- اسماء میں شرک و بدعت، غلو اور لادینیت کا پہلو نہیں ہونا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ اسمائے رسول کی تعداد اور برکات سے دل میں نبی ﷺ کی عظمت اور توقیر کا احساس جاگزیں ہونا چاہیے۔

○ اسمائے رسول میں سے ہر اسم رسول میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے ایک گوشے کا نہایت گہرائی اور گیرائی سے مطالعہ ہونا چاہیے۔

○ اسماء رسول جن صفات رسول سے مرکب ہیں معاشرے میں آپ ﷺ کی اس حیثیت کا عملی اظہار اور اطلاق ہونا چاہیے۔

○ اگر کسی شخص کا اپنا نام اسمائے رسول میں سے ہو تو اپنی سیرت و کردار میں نبی ﷺ کی ذات اقدس کے اس پہلو کا اظہار بطور خاص ہونا چاہیے اور اس نسبت سے ہماری سیرت میں اعمال صالحہ کی بنیاد پڑنی چاہیے۔

❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصادر و مراجع

- القرآن الحکیم
- آزاد، سید غلام علی، حسان الہند۔ الدیوان الاوّل۔ حیدر آباد، دکن، مطبعۃ کنز العلوم
- آزاد، سید غلام علی، حسان الہند۔ الدیوان الثّانی۔ حیدر آباد، دکن، مطبعۃ لوح محفوظ
- آزاد، سید غلام علی، حسان الہند۔ الدیوان الثالث۔ حیدر آباد، دکن، مطبعۃ کنز العلوم
- آغا اشرف۔ محمد سید لولاک ﷺ ۔ لاہور، پاکستان، مکتبہ میری لائبریری ۱۹۸۶ء
- آل احمد، رضوی، سید۔ اسماء النبی ﷺ ۔ اسلام آباد، پاکستان، ماڈرن بک ڈپو، میلوڈی
- آلوسی، محمود بن عبداللہ حسینی۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن الکریم۔ بیروت، لبنان دار الاحیاء التراث
- ابراہیم بن محمد التلواجی، الحاج۔ مجموعۃ القصائد۔ دہلی، بھارت، مطبع المجتبائی ۱۳۳۷ھ
- ابراہیم یاسینی، مخدوم محمد۔ النظم المقبول فی آداب الرسول۔ سندھ، پاکستان، جمعیۃ الاحناف، ۱۳۴۹ھ
- ابراہیم مصطفےٰ واصحابہ۔ المعجم الوسیط۔ تہران، ایران، المکتبہ العلمیہ
- ابن الاثیر الجزری، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العلمیہ

- ابن ابی حاتم، رازی، ابو محمد عبد الرحمٰن۔ تفسیر القرآن العظیم۔ سعودی عرب، مکتبہ نزاد مصطفیٰ الباز
- ابن ابی دینا۔ مکارم اخلاق۔ بیروت، لبنان، دارُ المعرفہ ۱۳۰۹ھ
- ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبدُ اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی۔ المصنّف۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبہ الرشید ۱۴۰۹ھ۔
- ابن ابی عاصم، ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلّد شیبانی۔ السنّہ۔ بیروت، لبنان، المکتب الاسلامی ۱۴۰۰ھ۔
- ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام حرانی۔ قاعدہ جلیلہ فی التوسل والوسیلہ۔ لاہور، پاکستان، ادارہ ترجمان السنّہ۔
- ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم بن عبد السلام حرانی۔ مجموعہ فتاویٰ۔ قاہرہ، مصر، مکتبہ ابن تیمیہ
- ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم بن عبد السلام حرانی۔ النبوات۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العربی
- ابن جزی، محمد بن احمد۔ کتاب التسهیل لعلوم التنزیل الوفا باحوالِ مصطفیٰ۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العلمیہ۔
- ابن الجوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ۔ زادالمسیر فی علم التفسیر۔ بیروت، لبنان، المکتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ
- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان احمد بن حبان۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان، موسستہ الرسالہ
- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان۔ الثقات۔ بیروت، لبنان، دارُ الفکر، ۱۳۹۵ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ابن حزم، ابو محمد علی احمد بن سعید۔ جمہرۃ انساب العرب۔ قاہرہ، مصر، دار المعارف
- ابن حبیب، حسن بن عمر۔ المقتفی من سیرۃ المصطفیٰ۔ قاہرہ، مصر دار الحدیث
- ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان، المکتب الاسلامی
- ابن خلکان، قاضی احمد۔ وفیات الاعیان فی ابناء الزّمان۔ مصر، قاہرہ، مطبعۃ عیسیٰ البابی۔ الحلبی وشرکاوہٗ
- ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلّد بن ابراہیم بن عبدُ اللہ۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، مکتبہ الایمان۔۱۴۱۲ھ
- ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبدالرحمٰن بن احمد۔ جامع العلوم فی الحکم فی شرح خمیس حدیثا من جوامع الکلم۔ بیروت، لبنان، دارُ المعرفہ
- ابن رشیق القیروانی ابن علی الحسن۔ العمدہ فی صناعۃ الشعر و نقدہ۔ مصر، قائرہ، مکتبہ امین ہندیہ ۱۳۴۴ھ
- ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد۔ الطبقات الکبریٰ۔ بیروت، لبنان، دارُ المعرفہ للطباعۃ والنشر
- ابن سنی، ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن اسباط دینوی۔ عمل الیوم واللّیلہ۔حیدر آباد، بھارت، دائرہ معارف نظامیہ۔
- ابن عبدالبر، ابو عمر، یوسف بن عبدُ اللہ محمد۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب۔ بیروت، لبنان، دارُ الجیل ۱۴۱۲ھ
- ابن عبدالبر، ابو عمر، یسف بن عبدُ اللہ محمد۔ التمہید۔مراکش وزارت امور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوقاف

○ ابن العربی محمد بن عبداللہ بن احمد۔ احکام القرآن۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العربی

○ ابن العربی، محمد بن عبداللہ بن احمد۔ شرح الجامع الصحیح للترمذی۔ بیروت، لبنان، دارُ الاحیاء التّراث العربی ۱۴۲۱ھ

○ ابن العماد الحنبلی، ابو الفلاح عبدالحیٔ۔ شذرات الذهب فی اخبار من ذهب۔ القاہرہ، مکتبہ القدسی ۱۳۵۰ھ

○ ابن قیسرانی، ابوالفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی۔ تذکرۃ الحفّاظ۔ ریاض، سعودی عرب، دارا لصمیعی ۱۴۱۵ھ

○ ابن القیّم الجوزیہ۔ زاد المعاد فی ھدی خیر العباد۔ قاہرہ، بیروت، (ترجمہ رئیس احمد جعفری)، کراچی، پاکستان، نفیس اکیڈمی

○ ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی۔ البدایہ والنہایہ۔ بیروت، لبنان، دارُ الفکر ۱۴۹۹ھ

○ ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی۔ تفسیر القرآن العظیم۔ قاہرہ، مصر، دارُ الاحیاء الکتب العربیہ

○ ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی۔ ۔ شمائل الرسول۔ قاہرہ، مطبع مصطفےٰ عبدالاحد، ۱۹۲۷ء

○ ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی۔ السنن۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العلمیہ۔

○ ابن مبارک، ابوعبداللہ بن واضح مروزی۔ کتابُ الزھد۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العلمیہ

○ ابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ۔ الایمان۔ بیروت، لبنان،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤسسۃ الرسالہ

○ ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی بن احمد بن ابی قاسم افریقی۔ اللسان العرب۔ بیروت، لبنان، دار الاحیاء التراث العربی

○ ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک بن ہشام حمیری۔ السیرۃ النبویہ۔ بیروت۔ لبنان، دار الجیل ۱۴۱۱ھ

○ ابو حیان الاندلسی، اثیرُ الدین ابو عبداللہ محمد بن یوسف۔ البحرُ المحیط۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ

○ ابو الحسن علی ندوی۔ نبی رحمت۔ لاہور، پاکستان مجلس نشریاتِ اسلام ۱۹۸۸ء

○ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شدّاد ازدی سجستانی۔ السنّن۔ بیروت، لبنان، دار الفکر

○ ابو الکلام آزاد، مولانا۔ رسول رحمت۔ لاہور، پاکستان، شیخ غلام علی اینڈ سنز

○ ابو سعید، محمد بن عمادی۔ ارشاد العقل السلیم الی مزا یا القرآن الکریم۔ بیروت، لبنان دار الاحیاء التراث

○ ابو عبد اندلسی، عبداللہ بن عبدالعزیز بن محمد بن ایوب بن عمرو بکری۔ معجم ما استعجم من اسماء البلاد والمواضع۔ بیروت، لبنان، عالم الکتب ۱۴۰۳ھ

○ ابو قاسم، خلف بن عبدالملک بن بشکوال۔ غو امض الاسماءُ المبہمۃ الواقعہ فی متون الاحادیث المسندہ۔ بیروت، لبنان، عالم الکتب ۱۴۰۳ھ

○ ابو نعیم، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی۔ حلیۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الاولیاء اطب قات الاصفیاء۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العربی ۱۴۰۰ھ

- ابو نعیم، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ۔
- ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی۔ المسند۔ دمشق، شام، دار المامون للتراث ۱۴۰۴ھ
- ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان، ادارۃ العلوم والاثریہ ۱۴۰۷ھ
- احسان الحق اظہر۔ اعتراف (عظمت رسول)۔ راولپنڈی، پاکستان، عاصم برادرز ۲۰۰۱ء
- احمد بخش خواجہ۔ العروۃ الوثقیٰ فی اسماء اہل التقیٰ۔ مطبع پشاور، پاکستان
- احمد بن حنبل، ابو عبداللہ بن محمد۔ المسند۔ بیروت، لبنان، المکتب الاسلامی ۱۳۹۸ھ
- اسد القادری، مولانا۔ سیرت الرسول۔ کراچی، پاکستان، المعین لمیٹڈ
- اسد سلیم شیخ۔ رسول اللہ ﷺ کی خارجہ پالیسی۔ لاہور، پاکستان، سنگ میل پبلی کیشنز
- اسرار احمد ڈاکٹر۔ نبی کریم ﷺ کا مقصد بعثت، نقوش. (رسول نمبر)۔ لاہور، پاکستان، ادارہ فروغ اردو
- اسماعیل حقی، بروسوی۔ تفسیر روح البیان۔ کوئٹہ، پاکستان، مکتبہ اسلامیہ
- اشرف علی تھانوی، مولانا۔ نشر الطیب۔ کراچی، پاکستان، ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اصبہانی، اسماعیل بن محمد فضل تیمی۔ دلائل النبوہ۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبہ ۱۴۰۹ھ
- اصفہانی، راغب علامہ۔ المفردات الفاظ القرآن۔ بیروت، لبنان، دار الشامیہ ۱۴۱۲ھ
- اصلاحی، امین احسن، تدبر القرآن۔ لاہور، پاکستان، فاران فاؤنڈیشن ۱۹۸۶ء
- اصلاحی، امین احسن۔ دعوت دین اور اس کا طریقہ کار۔ لاہور، پاکستان، فاران فاؤنڈیشن
- افضل حق، چودھری۔ محبوب خدا۔ لاہور، پاکستان، قومی کتب خانہ ۱۹۸۳ء
- اکرام شیخ۔ رود کوثر۔ لاہور، پاکستان، فیروز سنز ۱۹۵۸ء
- امداد صابری۔ رسول خدا کا دشمنوں سے سلوک۔ لاہور، پاکستان، سنگ میل پبلی کیشنز ۲۰۰۳ء
- انور محمود خالد، ڈاکٹر۔ اردو نثر میں سیرت رسول۔ لاہور، پاکستان، اقبال اکادمی ۱۹۸۹ء
- البانی، محمد ناصر الدین۔ سلسلۃ الاحادیث صحیحہ۔ بیروت، لبنان، المکتب الاسلامی ۱۴۰۵ھ
- بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان، دمشق، شام، دارُ القلم
- بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت۔ لبنان، دارُ الکتب العلمیہ
- بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ۔ التاریخ الصغیر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیروت۔ لبنان، دارُ المعرفہ

○ بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ۔ الادب المفرد۔ بیروت، لبنان، دارُ الشّعائر الاسلامیہ

○ بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ۔ خلق افعال العباد۔ ریاض، سعودی عرب، دارُ المعارف السعودیہ ۱۳۸۸ھ

○ بزار، ابوبکر احمد بن عمر بن عبدُ الخالق بصروی۔ المسند۔ بیروت، لبنان، دارُ المعرفہ، ۱۴۰۹ھ

○ بشیر بن محمد بن عبدالحمید المعصومی۔ اسلامی ناموں کی رہنمائی۔ مکّہ المکرّمہ، سعودی عرب، الدّارُ السّلفیہ

○ بطرس البستانی۔ دائرۃ المعارف وھو قاموس عام لکل فن و مطلب۔ بیروت، لبنان، دارُ المعرفہ

○ بغوی، ابومحمد حسین بن مسعود بن محمد۔ معالم التنزیل۔ بیروت، لبنان، دارُ المعرفہ ۱۴۱۵ھ

○ بغوی، ابومحمد حسین بن مسعود بن محمد۔ مصابیح السنّہ۔ بیروت، لبنان، دارُ المعرفہ

○ بلگرامی حامد حسن۔ نور مبین کے انوار ابتدائے آفرینش سے مقام محمود تک۔ کراچی، پاکستان، حسن اختر ایسوسی ایٹس

○ بیہقی، ابوبکر بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب، مکتبہ دارُ الباز

○ بیہقی، ابوبکر بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ۔ دلائل النبوہ۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العلمیہ

○ بیہقی، ابوبکر بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ۔ المدخل الی السنن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الکبریٰ۔ کویت، دارُ الخلفاء للکتاب الاسلامی ۱۴۰۴ھ
○ بیہقی، ابوبکر بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ۔ السنّن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب، مکتبہ دارُ الباز
○ بیضاوی، قاضی ناصر الدین، ابوسعید عبد اللہ بن عمر بن محمد۔ انوارُ التنزیل واسرارُ التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی۔ دیو بند، انڈیا، کتب خانہ رحیمیہ
○ پانی پتی، قاضی، محمد ثناء اللہ۔ التفسیر المظھری۔ کوئٹہ، پاکستان، بلوچستان بک ڈپو
○ توکلی، علامہ نور بخش، پروفیسر۔ سیرت رسول عربی۔ لاہور، پاکستان، ضیاء القرآن پبلی کیشنز
○ تبریزی، الخطیب العمری، الشیخ ولی الدین۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العلمیہ
○ ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ ضحاک سلمی۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان، دارُ الغرب الاسلامی ۱۹۹۸ء
○ ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ ضحاک سلمی۔ الشّمائل محمدّیہ۔ بیروت، لبنان، دار ابن حزم ۱۹۹۱ء
○ ٹی، ڈبلیو آرنلڈ۔ دعوت اسلام۔ لاہور، پاکستان محکمہ اوقاف پنجاب، ۱۹۷۲ء
○ الجاحظ، ابوعثمان، عمرو بن بحر۔ البیان والتبیین۔ بیروت، لبنان، دارُ الفکر ۱۹۶۸ء
○ جارج کونسٹان ورژیل۔ پیغمبر اسلام ﷺ۔ مترجم مولانا وارث علی۔ کراچی پاکستان، شمع بک ایجنسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- جی سنگھ دارا۔ رسول عربی۔ لاہور، پاکستان، سیرت اکیڈمی ۱۹۸۹ء
- حاکم، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد۔ المستدرك۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۱ھ
- حلبی۔ علی بن بُرھان الدین۔ السیرۃ الحلبیہ۔ بیروت، لبنان، دار المعرفہ
- حسام الدین ھندی، علاؤالدین علی متقی۔ کنز العمال۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالہ
- حسینی، ابراھیم بن محمد۔ البیان والتعریف۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتاب العربی ۱۴۰۱ھ
- حسینی، ابوالمحاسن محدم بن علی بن حسن۔ الاکمال۔ کراچی، پاکستان، جامعہ الدراسات الاسلامیہ ۱۴۰۹ھ
- حکیم ترمذی، ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ نوادر الاصول فی احادیث الرسول۔ بیروت، لبنان، دارُ الجیل
- حمیدی، ابوبکر عبداللہ بن زبیر۔ المسند۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العلمیہ
- خازن، علی بن محمد ابراھیم بن عمر بن خلیل۔ لباب التاویل فی معانی التنزیل۔ بیروت، لبنان، دارُ المعرفہ
- خالد علوی، ڈاکٹر۔ اسلام کا معاشرتی نظام۔ لاہور، پاکستان، المکتبہ العلمیہ، ۱۹۹۱ء
- خالد علوی، ڈاکٹر۔ انسان کامل۔ لاہور، پاکستان، الفیصل ناشران وتاجران کتب ۲۰۰۱ء
- خالد علوی، ڈاکٹر۔ خلق عظیم۔ اسلام آباد۔ پاکستان، دعوۃ اکیڈمی ۲۰۰۲ء
- خفاجی، ابوعباس احمد بن محمد بن عمر۔ نسیمُ الریاض فی شرح شفاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

القاضی العیاض۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ
- خلیفہ بن خیاط العصفری۔ کتاب الطبقات۔ دمشق، وزارۃ الثقافۃ ۱۹۶۶ء
- خلیفہ عبدالحکیم۔ اسلام کا نظریۂ حیات۔ لاہور، پاکستان ادارہ ثقافت اسلامیہ ۱۹۹۸ء
- خورشید احمد، پروفیسر۔ اسلامی نظریۂ حیات۔ کراچی، پاکستان، شعبہ تصنیف و تالیف، کراچی یونیورسٹی
- دارقطنی، ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان۔ السنن۔ بیروت، لبنان، دارالمعرفہ
- دارمی، ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن۔ السنّن۔ بیروت، لبنان، دارالکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
- دانی، ابوعمرو عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید بن عمر اُسوی مقری۔ السنن الواردہ فی الفتن۔ ریاض، سعودی عرب، دارالعاصمہ
- دریا آبادی، عبدالماجد، مولانا۔ تفسیر ماجدی۔ لکھنؤ، بھارت
- دریا آبادی، عبدُالماجد، مولانا۔ سیرت النّبی۔ لاہور، پاکستان، ملّہ بکس بخشی سٹریٹ، موری دروازہ
- الدّیار، بکری، حسین بن محمد۔ تاریخ الخمیس فی احوال النفس نفیس۔ بیروت، لبنان دارالمعرفہ
- دیلمی، ابوشجاع شیرویہ بن شہزاد بن شیرویہ بن فناخسرو ہمدانی۔ الفردوس بماثور الخطاب۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ
- ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان۔ سیر اعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان، دارالفکر ۱۴۱۷ھ
- رازی، امام فخر الدین، شیخ الاسلام۔ التفسیرُ الکبیر۔ مصر، مکتبہ الحسینیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- رازی، امام فخر الدین، شیخ الاسلام۔ شرح اسماءُ الحسنیٰ۔ بیروت، لبنان، دارُالکتب العربی
- رازی، محمد ولی۔ ھادی عالم۔ کراچی، پاکستان، دارُالعلم ۱۹۹۲ء
- رضوی، واجد علی سید۔ رسول اللہ میدان جنگ میں۔ لاہور، پاکستان، پنجاب بک ڈپو ۱۹۶۶ء
- رویانی، ابوبکر محمد بن ہارون۔ المسند۔ قاہرہ، مصر، مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ
- روز بہان بقلی شیرازی، ابو محمد بن ابی نصر۔ عرائس البیان فی حقائق القرآن۔ کانپور، بھارت، مطبع العالی المغری منشی نولکشور
- ریاض مجید، ڈاکٹر۔ اُردو میں نعت گوئی۔ لاہور، پاکستان، اقبال اکادمی ۱۹۹۰ء
- زبیدی، ابو الفیض محمد بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق مرتضےٰ حسینی حنفی۔ تاجُ العروس من جواھر القاموس۔ بیروت، لبنان، دارُالفکر
- زرقانی، ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی۔ شرح المواھب اللدنیہ۔ بیروت، لبنان، دارُالکتب العلمیہ
- زرقانی، ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی۔ شرح الموطا۔ بیروت، لبنان، دارُالکتب العلمیہ
- زمخشری، ابو القاسم، جارُ اللہ محمود بن عمر۔ التفسیر الکشاف۔ تہران، ایران، انتشارات آفتاب
- سبکی، تقی الدین ابوالحسن علی بن عبدُ الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ بن تمام انصاری۔ شفاء السقام فی زیارت خیر الانام۔ حیدر آباد، بھارت، دائرہ معارفِ نظامیہ
- ستار طاہر۔ ایك عالم ھے ثنا خوان آپ کا۔ اسلام آباد، پاکستان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوست پبلی کیشنز ۱۹۹۵ء

○ سخاوی، ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد۔ القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، المکتبہ العلمیہ

○ سرخسی، شمس الدین محمد بن احمد۔ کتابُ المبسوط۔ مصر، مطبع السعادۃ ۱۳۲۴ھ

○ سلیمان ندوی، شبلی نعمانی۔ سیرت النبی ﷺ ۔ کراچی، پاکستان، محمد سعید اینڈ سنز، تاجران کتب

○ سلیمان ندوی، سید۔ خطبات مدراس۔ لاہور، پاکستان، ادارہ اسلامیات

○ سلیمانی، محمد احسان الحق۔ رسول مبین۔ لاہور، پاکستان، مقبول اکیڈمی

○ سیوہاروی، محمد حفظ الرحمان۔ رسول کریم۔ لاہور، پاکستان، نفیس اکیڈمی

○ سہیلی، ابو قاسم، عبد الرحمٰن عبد اللہ بن احمد بن ابی حسن خثعمی۔ الروض الانف۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۸ھ

○ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن عثمان۔ الخصائص الکبریٰ۔ فیصل آباد، پاکستان، مکتبہ نوریہ، رضویہ

○ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن عثمان۔ الرّیاض الانیقہ فی شرح اسماء خیرُ الخلیقہ۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العلمیہ

○ سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن عثمان۔ الجامع الصغیر فی احادیث البشیر و النذیر۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العلمیہ

○ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن عثمان۔ الدر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المنثور فی التفسیر بالماثور۔ بیروت، لبنان، دار المعرفہ

- سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن عثمان۔ مناهل الصفافی تخریج احادیث الشفاء۔ بیروت، لبنان، دار المعرفہ
- شاشی، ابو سعید ہثیم بن کلیب بن شریح۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، مکتبہ العلوم والحکم
- شافعی، ابو عبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی۔ المسند۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ
- شاہ ولی اللہ دہلوی۔ حجۃ اللہ البالغہ۔ (اردو ترجمہ) لاہور، پاکستان، غلام علی اینڈ سنز
- شاہ ولی اللہ دہلوی۔ فیوض الحرمین۔ کراچی، پاکستان، قرآن محل
- شاہ ولی اللہ دہلوی۔ التفہیمات الٰہیہ۔ حیدر آباد، سندھ، پاکستان، شاہ ولی اللہ اکیڈمی ۱۳۹۰ھ
- شبیر احمد شاہ۔ سرور کونین اغیار کی نظر میں۔ گوجرانوالہ، پاکستان، کتاب مرکز
- شوکانی، محمد بن علی بن محمد۔ فتح القدیر۔ مصر، مطبع مصطفیٰ الحلبی و اولادہ، ۱۳۸۳ھ
- شوکانی، محمد بن علی بن محمد۔ نیلُ الاوطار شرح منتقی الاخبار۔ بیروت، لبنان، دار الفکر
- شہاب: ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی۔ المسند۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالہ
- شہاب الدین احمد بن الاسدی المکی۔ اخبار الکرام باخبار مسجد الحرام۔ بنارس، المطبعۃ السلفیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ شاہ عبدالعزیز۔ عجالۂ نافعہ۔ کراچی، پاکستان، نور محمد کارخانہ کتب
○ شہید، سید قطب۔ فی ظلال القرآن۔ بیروت، لبنان، دارُالشرق ۱۹۷۶ء
○ شیبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلّد۔ الآحاد والمثانی۔ ریاض سعودی عرب، دارالرّایہ
○ الصابونی، محمد علی۔ تفسیر آیات الاحکام من القرآن۔ دمشق، مکتبہ الغزالیہ
○ صدیقی، حامد الرحمٰن کاندھوی۔ جامع ترمذی اُردو ترجمہ۔ کراچی، پاکستان۔ قرآن محل ۱۹۶۷ء
○ صدیقی، عابد الرحمٰن، مولانا۔ صحیح مسلم شریف اُردو ترجمہ۔ کراچی، پاکستان، قرآن محل
○ صارم، عبدالصمد، علامہ۔ تاریخ الحدیث۔ لاہور، پاکستان، مکتبہ العلمیہ
○ صارم، عبدُ الصمد، علامہ۔ شرح اسماءُ الحسنیٰ۔ ملتان، پاکستان، مکتبہ قاسمیہ ۱۹۹ء
○ صالحی، ابوعبدُاللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف شامی۔ سبل الھدیٰ والرشاد۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العلمیہ
○ صاوی، احمد بن خلوتی مالکی۔ حاشیہ علی تفسیر الجلالین۔ بیروت، لبنان، دارُ الفکر
○ صفی الرحمان، مبارک پوری، مولانا۔ الرحیق المختوم۔ لاہور، پاکستان، المکتبہ السّلفیہ، ۱۹۹۶ء
○ صلاح الدین، ڈاکٹر۔ معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتاب العربی ۱۹۸۲ء
○ ضیاء مقدسی، محمد بن عبدُ الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن اسماعیل بن منصور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعدی حنبلی۔ الاحادیث المختارہ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب، مکتبہ النہضۃ الحدیثہ

○ طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللّخمی۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق، مطبوعہ الزہراء الحدیثہ

○ طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللّخمی۔ المعجم الاوسط۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبہ المعارف

○ طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللّخمی۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان، دارُ الفکر

○ طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللّخمی۔ مسند الشّامین۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرّسالہ

○ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید۔ تاریخ الامم والملوک۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العلمیہ

○ طبرانی، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید۔ جامع البیان فی تفسیرُ القرآن۔ بیروت، لبنان، دارُ المعرفہ ۱۴۰۰ھ

○ طحاوی، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبدُ الملک بن سلمہ۔ مشکلُ الآثار۔ بیروت، لبنان، دار صادر

○ طحاوی، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبدُ الملک بن سلمہ۔ شرح معانی الآثار۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العلمیہ

○ طنطاوی، جوہری، شیخ۔ تفسیرُ الجواھر۔ مصر، دارُ الاحیاء الکتب العربیہ

○ طیالسی، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود۔ المسند۔ بیروت، لبنان، دارُ المعرفہ

○ ظہور احمد اظہر۔ مقالہ حدیث نبوی کا بلاغی اعجاز. فکرو نظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سیرت نمبر)۔ اسلام آباد، پاکستان، ادارہ تحقیقات اسلامی، شمارہ ۱۔۲، ج ۳۰

- عائشہ بنت الشاطی، الدکتورہ۔ امّ النبی۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العربی ۱۳۹۹ھ
- عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر۔ المسند۔ قاہرہ، مصر، مکتبہ السنہ ۱۴۰۸ھ
- عبد الحق محدث دہلوی۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ المصابیح۔ سکھر، پاکستان، مکتبہ نوریہ رضویہ ۱۹۷۶ء
- عبدالحق محدث دہلوی۔ مدارج النبوہ۔ کان پور، بھارت، مطبع منشی الکشور۔ ترجمہ: مولانا عبدالمصطفٰے محمد اشرف نقش بندی، لاہور، پاکستان، مکتبہ اسلامیہ
- عبدالرحمان البرقوقی۔ شرح دیوان حسان۔ مصر، المکتبہ التجاریہ الکبریٰ
- عبدالرّزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی۔ المصنّف۔ بیروت، لبنان، المکتبہ الاسلامی ۱۴۰۳ھ
- عبداللہ بن حامد الحامد۔ شعر الدّعوۃ الاسلامیہ فی عہد النبوۃ و الخلفاء الراشدین۔ الرّیاض، سعودی عرب، مطبوعات، الکلّیات والمعاھد العلمیہ
- عبداللہ بن محمد بن عبد الوہاب۔ مختصر سیرت الرسولؐ۔ لاہور، پاکستان، المطبعۃ العربیہ
- عروہ بن زبیرؓ۔ مغازی رسول اللہ ﷺ ۔ (اردو ترجمہ سعید الرحمٰن علوی)، لاہور، پاکستان، ادارہ ثقافت اسلامیہ۔
- عجلونی، ابوالفداء اسماعیل بن محمد بن عبدُ الھادی بن عبدالغنی جراحی۔ کشف الخفاء و مزیل الالباس۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالہ ۱۴۰۵ھ
- علیؓ بن ابی طالب۔ دیوان بدیع البیان۔ لکھنو، بھارت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عسقلانی، ابن حجر احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی۔ تعجیل المنفعه بزوائد رجال الائمة الاربعه۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العربی

عسقلانی، ابن حجر احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی۔ تغلیق التعلیق علیٰ صحیح البخاری۔ بیروت، لبنان، المکتب الاسلامی۔

عسقلانی، ابن حجر احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی۔ الاصابه فی تمیز الصحابه۔ بیروت، لبنان، دارُ الجبل

عسقلانی، ابن حجر احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی۔ فتح الباری۔ لاہور، پاکستان، دارُ النشر الکتبُ السلامیه۱۴۰۱ھ

عون الشریف قاسم۔ نشاة الدولة الاسلامیه فی عهد رسول الله۔ القاہرہ، دارُ الکتاب اللسانی

عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود۔ عمدة القاری۔ بیروت، لبنان، دارُ الفکر۱۳۹۹ھ

فاکہی، ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی۔ اخبار مکه فی قدیم الدهر و حدیثه۔ بیروت، لبنان، دار خضر۱۴۱۴ھ

فضل الرحمٰن۔ هادی اعظم۔ کراچی، پاکستان، ادارہ مجدّدیہ۱۹۸۵ء

فواد، عبدالباقی، محمد۔ المعجم المفهرس لالفاظ القرآن الکریم۔ بیروت، لبنان، دارُ الاحیاء التراث العربی

فیروز آبادی، ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن ابی بکر بن احمد بن محمود۔ تنویر المقباص من تفسیر ابن عباس۔ بیروت، لبنان، دارلکتب العلمیه

فیروز آبادی، ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن ابی بکر بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد بن محمود۔ القاموس المحیط۔ بیروت، لبنان، المؤسسۃ العربیہ

- فیروز الدین مولوی۔ فیروز اللغات (اردو)۔ لاہور، پاکستان فیروز سنز
- قاسمی، محمد جمال الدین۔ تفسیر القاسمی۔ قاہرہ، دار الاحیاء کتب العربیہ ۱۹۶۰ء
- قاضی عیاض، ابو الفضل، عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفےٰ۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العربی
- قاضی عیاض، ابو الفضل، عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی۔ اکمال المعلّم بفوائد مسلم۔ بیروت، لبنان، دار الوفاء للطباعہ والنشر والتوزیع ۱۴۱۹ھ
- قاضی محمد شریف۔ اسوۂ حسنہ قرآن کی روشنی میں۔ لاہور، پاکستان، مکتبہ تعمیر انسانیت ۱۹۸۲ء
- قرطبی، ابو عبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی۔ الجامع الاحکام القرآن۔ بیروت، لبنان، دار الاحیاء التراث العربی
- قسطلانی، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبدالملک بن احمد بن محمد بن حسین بن علی۔ ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری۔ مصر، مطبعہ کبریٰ امیریہ ۱۴۰۳ھ
- قسطلانی، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبدالملک بن احمد بن محمد بن حسین بن علی۔ المواہب اللّدنیہ۔ بیروت، لبنان، المکتب الاسلامی ۱۴۱۲ھ
- قیصر، عبدالحمید۔ مرحبا صل علےٰ سید مکی مدنی۔ لاہور، پاکستان، مکی دار الکتب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- کاندھلوی، محمد ادریس، مولانا۔ سیرت مصطفےٰ ﷺ ۔ لاہور، پاکستان، مکتبہ عثمانیہ
- کتانی، عبدالحئی۔ نظام حکومۃ النبویہ۔ بیروت، لبنان، احیاء التراث
- کنانی، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل۔ مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجہ۔ بیروت، لبنان، دارالعربیہ ۱۴۰۳ھ
- ماجد علی خان، ڈاکٹر۔ سیرت خاتم النبین۔ لاہور، پاکستان، پروگریسو بکس ۱۹۹۶ء
- مارٹن لنگس۔ حیاۃ سرور کائنات ﷺ ، مترجم معین الدین قادری۔ لاہور، پاکستان، اردو بازار، ۱۹۹۴
- مالک، ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی۔ الموطا۔ بیروت، لبنان، دار الاحیاء التراث العربی
- ماہر القادری۔ اردو میں نعتیہ شاعری۔ کراچی، پاکستان، اُردو اکیڈمی
- محبوب عالم، مولوی۔ اسلامی انسائیکلوپیڈیا۔ لاہور، پاکستان، الفیصل ناشران
- محلّی، جلال الدین محمد بن ابراہیم بن احمد بنی ہاشم رحمۃ اللہ علیہ سیوطی۔ تفسیر جلالین۔ کراچی، پاکستان، تاج کمپنی
- محمد ارشد خان بھٹی، پروفیسر۔ انوار سیرت۔ لاہور، پاکستان نصرت پریس ۱۹۹۶ء
- محمد اسحاق قریشی، ڈاکٹر۔ برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری۔ لاہور، پاکستان، مرکز معارف اولیاء محکمہ اوقاف پنجاب ۱۴۲۳ھ
- محمد ادریس، ہوشیار پوری۔ خطبات حکیمُ الاسلام۔ ملتان، پاکستان، کتب خانہ مجدّدیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- محمد اسحاق قریشی، ڈاکٹر۔ حضور اکرم ﷺ پیغمبر امن و سلامتی۔ لاہور، پاکستان، مکتبہ زاریہ ۱۹۹۸ء
- محمد بدر عالم، مولانا۔ ترجمان السنہ۔ دہلی، بھارت، ندوۃ المصنفین ۱۹۴۶ء
- محمد برکت علی، صوفی، ابو انیس لدھیانوی۔ اسماءُ النبی الکریم۔ فیصل آباد، پاکستان، مکتبہ دار الاحسان
- محمد بلال۔ حضور اکرم ﷺ کی رواداری۔ کراچی، پاکستان۔ فضل سنز، ۱۹۹۸ء
- محمد بن علان الصدیقی۔ الفتوحات الربانیہ علی لاذکار النبویہ۔ ریاض، سعودی عرب، المکتبہ اسلامیہ
- محمد حمید اللہ، ڈاکٹر۔ خطبات بہاولپور۔ اسلام آباد، پاکستان، ادارہ تحقیقات اسلامی
- محمد حمید اللہ، ڈاکٹر۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی سیاسی زندگی۔ کراچی، پاکستان، دار الاشاعت
- حمیدُ اللہ، ڈاکٹر۔ مرکزی مقالہ سیرت حضرت محمد ﷺ، سیرۃ خیرُ الانام۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور، پاکستان، پنجاب یونیورسٹی ۱۹۹۱ء
- محمد رشید رضا۔ تفسیر القرآن الکریم المعروف بہ تفسیر المنار۔ بیروت، لبنان، دار المعرفہ
- محمد رضا احمد خان۔ تاریخ مسلمانان عالم۔ لاہور، پاکستان، علمی کتب خانہ ۱۹۹۷ء
- محمد سرور خان بن زین العابدین۔ دراسات فی السیرۃ النبویہ۔ برمنگھم، انگلینڈ، دار ارقم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- محمد شفیع، مفتی، مولانا، تفسیر معارف القرآن، کراچی، پاکستان، ادارۃ المعارف ۱۹۷۱ء
- محمد شفیع، مفتی، مولانا، خاتم الانبیاء۔ دیوبند، بھارت، دارُ الاشاعت ۱۳۴۵ھ
- محمد طاہر القادری، ڈاکٹر۔ اسمائے مصطفےٰ۔ لاہور، پاکستان، منہاج القرآن پبلی کیشنز
- محمد طیب، قاری۔ (مقالہ) سیرت کی جامعیت کے چند بنیادی اصول۔ نقوش (رسول نمبر)۔ لاہور، پاکستان، ادارہ فروغ اردو، ۱۹۸۲ء، شمارہ نمبر ۱۳۰، ج ا
- محمد علی الفاروق تھانوی۔ کشاف اصطلاحات الفنون۔ کلکتہ، بنگال، ایشیاٹک سوسائٹی
- محمد کرم شاہ، پیر، الازہری۔ ضیاءُ القرآن۔ لاہور، پاکستان، ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۱۴۰۲ھ
- محمد کرم شاہ، پیر، الازہری۔ ضیاءُ النبی۔ لاہور، پاکستان، ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۲۰۰۰ء
- محمد کرم شاہ، پیر، الازہری۔ سنت خیرُ الانام۔ لاہور، پاکستان، ضیا القرآن پبلی کیشنز
- محمد نعیم نگوری۔ شرح اسماء النبی الکریم۔ لاہور، پاکستان، صفہ اکیڈمی ۲۰۰۰ء
- محمود الحسن عارف۔ مقالہ شمائل و اخلاق نبوی۔ سیرت خیر الانام۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور، پاکستان، پنجاب یونیورسٹی
- محمود فاروقی۔ مقالہ "ایمان بالرسالت کی اھمیت. سیارہ ڈائجسٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"رسول نمبر". لاہور، پاکستان ۱۹۹۸ء

- الماوردی، ابو الحسن علی بن محمد۔ تفسیر الماوردی۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العربیہ والعلمیہ
- المراغی، احمد مصطفٰے۔ تفسیر المراغی۔ قاہرہ، مکتبہ مصطفٰے البابی الحلبی
- مزی، ابو الحجاج یوسف بن ذکی بن عبدالرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی۔ تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف۔ ممبئی بھارت، الدّارُ القیمہ
- مزی، ابوالحجاج یوسف بن ذکی بن عبدالرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی۔ تہذیب الکمال۔ بیروت، لبنان، موسسۃ الرسالہ ۱۴۰۰ھ
- مسلم، ابوالحسین ابن الحجاج بن مسلم بن وردقیشری نیشا پوری۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان، دارُ الاحیاء والتراث العربی
- معراج الدین۔ محمد سید الکونین ﷺ ۔ لاہور، پاکستان، حافظ مسعود امجد اینڈ برادرز
- مقریزی، ابو العباس احمد بن علی بن عبدالقادر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن تمیم بن عبدالصمد۔ امتاع الاسماء۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ ۱۴۲۰ھ
- مناوی، عبدالرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔ مصر، مکتبہ تجاریہ کبریٰ ۱۳۵۶ھ
- منذری، ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامہ بن سعد۔ التّرغیب و التّرھیب۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العلمیہ ۱۴۱۷ھ
- منصور پوری، قاضی محمد سلیمان سلمان۔ رحمة للعٰلمین۔ فیصل آباد، پاکستان، مکتبہ اسلامیہ
- منصور پوری، قاضی محمد سلیمان سلمان۔ مُہرِ نبوت۔ ریاض، سعودی عرب،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دارالسلام

- مونس زبیری۔ سرکار دو عالم۔ اسلام آباد، پاکستان، نیشنل بک فاؤنڈیشن ۱۹۸۱ء
- میاں عابد احمد۔ شان محمد ﷺ۔ لاہور، پاکستان، ادارہ ادب وثقافت
- ناصر، نصیر احمد، ڈاکٹر۔ پیغمبر اعظم و آخر ﷺ۔ لاہور، پاکستان، فیروز سنز
- النبھانی، علامہ یوسف بن اسماعیل۔ حجة الله علی العٰلمین فی معجزات سید المرسلین۔ لائل پور (فیصل آباد) پاکستان، المکتبہ النوریہ الرضویہ
- النبھانی، علامہ یوسف بن اسمائیل۔ الانوارُ المحمدیه فی المواهب اللّدنیه۔ بیروت، لبنان، المطبعۃ الادیبہ ۱۳۱۲ھ
- ندوی، سید ابوالحسن۔ منصب نبوت۔ کراچی، پاکستان، مجلس نشریات اسلام ۱۹۶۷ء
- ندوی، محمد شہاب الدین، مولانا۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ قرآن کی نظر میں۔ کراچی، پاکستان، مجلس نشریات اسلام ۱۹۸۳ء
- نسائی، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن نسائی بن بحرین دینار۔ السنن۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ
- النسفی، عبداللہ بن احمد محمود۔ تفسیر مدارک التنزیل۔ لاہور، پاکستان، دار النشر الکتب الاسلامیہ
- نسیم امروہوی۔ نسیم اللغات۔ لاہور، پاکستان۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز ۱۹۷۰
- نظام الدین، حسن بن محمد الحسین القمی۔ تفسیر غریب القرآن۔ قاہرہ، دارالاحیاء الکتب العربیہ
- نعیم صدیقی۔ محسن انسانیت۔ لاہور، پاکستان، اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ، ۱۹۷۶ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نعمانی، منظور احمد، مولانا۔ معارف الحدیث۔ کراچی، پاکستان، دارُ الاشاعت
- نور محمد ربانی، ڈاکٹر۔ کشف العرفان۔ کراچی، پاکستان، ایسٹ پبلشرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، ۱۴۰۸ھ
- نور محمد غفاری، پروفیسر، ڈاکٹر۔ نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی۔ لاہور، پاکستان، مرکز تحقیق، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری۔ ۱۹۸۸ء
- نووی، ابو ذکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام۔ شرح الصحیح مسلم۔ کراچی، پاکستان، قدیمی کتب خانہ ۱۳۷۵ھ
- نووی، ابو ذکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام۔ الاذکار۔ بیروت، لبنان، دارلکتب العلمیہ
- نووی، ابو ذکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ بیروت، لبنان، دارُ الکتب العلمیہ
- نیشاپوری، نظام الدین حسن بن قمی۔ تفسیر غرائب القرآن ورغائب القرآن۔ مصر، المصطفیٰ الباح الحلوی واولادہ۔ بیروت، لبنان، دارُ المعرفہ ۱۴۰۰ھ
- وحید الدین، مولانا۔ تذکیر القرآن۔ لاہور، پاکستان، دارُ التذکیر، رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار
- ہاشم الہندی مخدوم التقوی۔ بذیل القوۃ حوادث سنی النبوۃ۔ حیدر آباد، پاکستان ۱۹۶۶ء
- ہثیمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان۔ مجمع الزّوائد۔ قاہرہ، مصر، دارُ الرّیان للتراث، بیروت، لبنان، دارُ الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
- ہیتمی، ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر۔ الجوہر المنظم۔ بیروت، لبنان، دارالکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
- ہیکل محمد حسین۔ حیات محمد ﷺ۔ لاہور، پاکستان، ادارہ ثقافتِ اسلامیہ ۱۹۹۰ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ

(تعارف کے آئینے میں)

ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ ایک فاضل اور نامور مذہبی سکالر ہیں۔ آپ 14 ستمبر 1961ء میں ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کے بعد گریجوایشن تک تعلیم گورنمنٹ کالج، ساہیوال میں حاصل کی۔ اس کے بعد بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی، ملتان سے ایم اے اسلامک سٹڈیز کا امتحان پاس کیا اور 1988ء میں اسلام آباد کے ایک کالج میں شعبہ تدریس اسلامیات سے وابستہ ہو گئے۔ یہاں آپ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد میں بھی کئی سالوں تک بحیثیت وزٹنگ فیکلٹی خدمات انجام دیتے رہے۔ 2007ء میں آپ نے کراچی یونیورسٹی، کراچی سے قرآن وسنہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اپریل 2008ء میں ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ، شعبہ اسلامی فکر وتہذیب، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی (یو ایم ٹی)، جوہر ٹاؤن، لاہور میں مستقل بنیادوں پر اسسٹنٹ پروفیسر تعینات ہو گئے۔ اس طرح ڈاکٹر طاہر تقریباً 20 سال سے زائد اپنی زندگی کا ایک طویل عرصہ اسلام آباد میں گذارنے کے بعد ماضی قریب میں لاہور منتقل ہو گئے۔

ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ، تدریس اسلامیات کی نصابی اور دیگر اسلامی وفکری موضوعات سے متعلق چھوٹی بڑی تقریباً 50 کتابوں کے مصنف اور مولف ہیں۔ اسلوب نگارش عام فہم مگر تحقیقی ہے۔ اپنی تصنیفی اور تالیفی خدمات کی روشنی میں وزیراعظم پاکستان سمیت مختلف اداروں سے ایوارڈ اور اعزازات بھی حاصل کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ، صاحب تحریر ہونے کے ساتھ صاحب تقریر بھی ہیں اور یہ جوہر ان کو وراثت میں ملا ہے کیوں کہ آپ کے والد گرامی مولانا عبدالمجید عارف مرحوم فاضل خیر المدارس جالندھر ہونے کے ساتھ امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ کے خاص تربیت یافتہ اصحاب میں سے تھے۔ اپنے انہی علمی قلمی اور خطابت کے اوصاف کی بنا پر ڈاکٹر طاہر صاحب قومی اور بین الاقوامی ٹی وی چینلز پر مختلف مذہبی پروگراموں میں بھی شریک کیے جاتے ہیں۔

قرآن اور صاحب قرآن ﷺ، ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ کے محبوب موضوع ہیں۔ عشق رسالتمآب ﷺ کی سرشاری میں زندگی اور اسی نسبت سے موت کی تمنا رکھتے ہیں۔ ہماری دعا ہے اللہ رب العزت ڈاکٹر صاحب کی ان آرزوؤں میں مزید تڑپ اور بے قراری نصیب فرمائے اور اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔ زیر نظر کتاب بھی ڈاکٹر صاحب کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت اور والہانہ عقیدت کی منہ بولتی تصویر ہے۔

ادارہ

ISBN 969-503-737-2

9 789695 032831

الفیصل
ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور